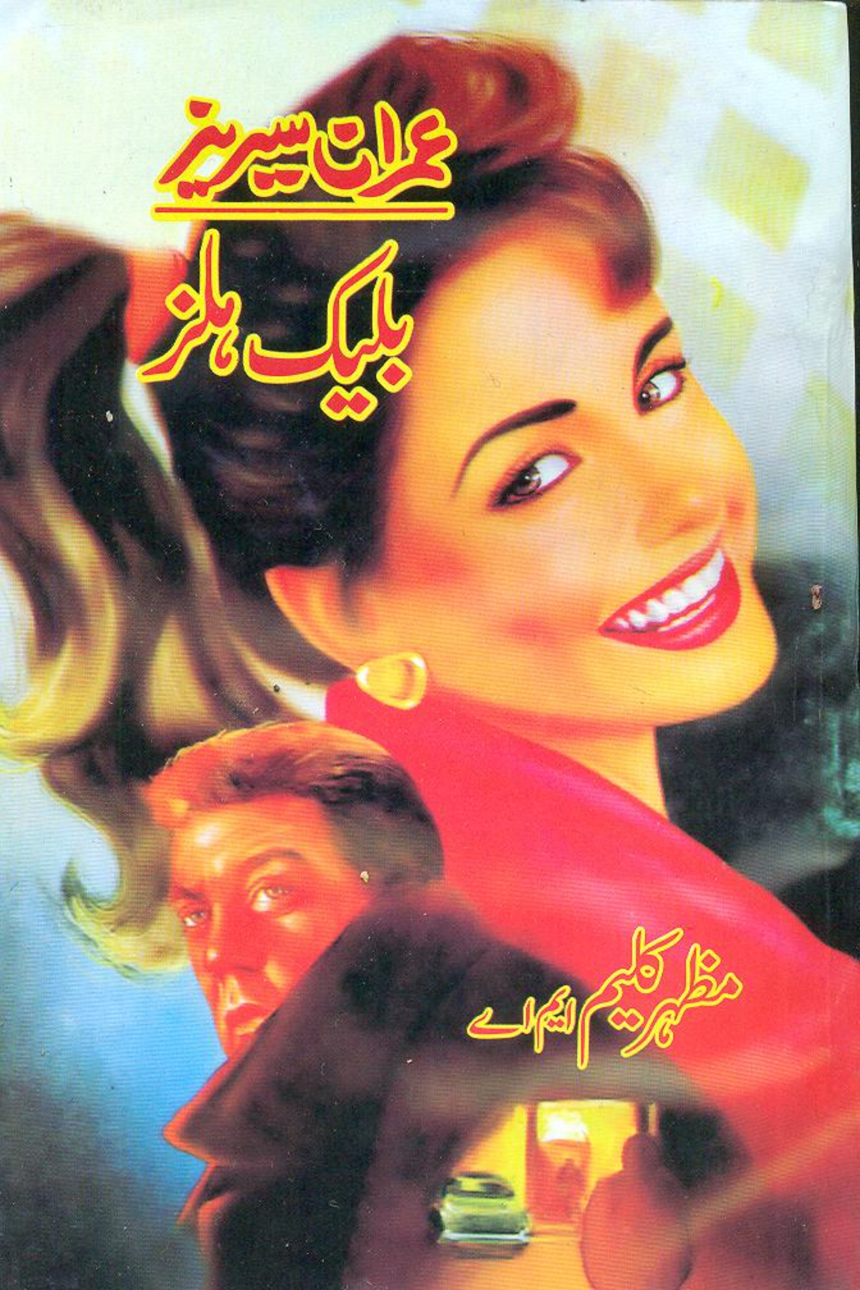

عمران سیریز
بلیک ہلز
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

بلیک ہلز

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد اشرف قریشی
---------- محمد یوسف قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

YOUSUF BROTHERS MULTAN
Price Rs 175/-



چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون .... نیا ناول بلیک ہلز پیش خدمت ہے ۔ یہ ناول علی عمران کے کارناموں میں ایک ایسے کارنامے پر مشتمل ہے جس میں علی عمران کو مشن کو تکمیل تک پہنچانے میں محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً لوہے کے چنے چبانے پڑے ۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اب تک بلامبالغہ لاکھوں نہیں تو سینکڑوں ایسے مجرموں اور ایجنٹوں سے واسطہ پڑ چکا ہے اور جس طرح محاورہ مشہور ہے کہ "لنکا میں سب باون گزے" اسی طرح جرائم کی دنیا کا ہر مجرم اپنی جگہ باون گزا ہی ہوتا ہے لیکن اس ناول میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ٹکراؤ جن مجرموں اور ایجنٹوں سے پڑا ہے وہ محاورتاً ہی نہیں حقیقتاً باون گزے ہی ثابت ہوئے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ اس ناول میں عمران کو بھی اپنے جسم پر بے شمار برستی ہوئی گولیاں کھا کر اپنی قوت برداشت کا امتحان دینا پڑا ہے ۔ ایک ایسا امتحان جسے واقعی امتحان کہنا اس لفظ سے انصاف کرنے کے مترادف ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کی توقعات پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا اور آپ حسب سابق اس ناول کے بارے میں مجھے اپنی آراء سے ضرور نوازیں گے ۔ اب حسب دستور اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیں ۔

رحیم یار خان سے شعیب احمد خان صاحب لکھتے ہیں ۔ "سر مشن"

اور " سپاٹ فلم " بے حد شاندار رہے ہیں ۔ آخر آپ اس قدر متنوع موضوعات پر کیسے لکھ لیتے ہیں ۔ موضوعاتی اعتبار سے گو آپ کا تخلیقی میدان صرف جاسوسی ادب تک ہی محدود ہے لیکن آپ اس انتہائی محدود میدان میں بھی ہر بار نئے سے نئے موضوعات اس طرح سامنے لے آتے ہیں کہ ہر بار پڑھنے والے کو خوشگوار حیرت سے دوچار ہونا پڑتا ہے ۔ " سر مشن " اور سپاٹ فلم " گو اکٹھے ہی شائع ہوئے ہیں لیکن موضوعاتی اعتبار سے دونوں ناول نہ صرف مختلف ہیں بلکہ اپنے اندر انفرادیت کے بھی حامل ہیں ۔ سینکڑوں ناول لکھنے کے باوجود ہر بار نئے سے نئے موضوع پر لکھنا یقیناً آپ کی بے پناہ تخلیقی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے مجھے یقین ہے کہ جب بھی اردو جاسوسی ادب پر کوئی قابل قدر ریسرچ ہوئی تو اردو جاسوسی ادب کو نکھارنے سنوارنے اور وسعت دینے والوں میں آپ کا نام یقیناً سرفہرست رکھا جائے گا ۔

محترم شعیب احمد خان صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جاسوسی ادب موضوعاتی اعتبار سے محدود نہ کبھی رہا ہے اور نہ ہے ۔ البتہ یہ لکھنے والے پر منحصر ہے کہ وہ چند گنے چنے موضوعات سے باہر نکل سکتا ہے یا نہیں اور یہی بنیادی بات ہے ۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی ۔

بنوں ۔ سرائے نورنگ سے محترم عالم زیب خان صاحب لکھتے ہیں " میں آپ کے ناولوں کا اس وقت سے قاری ہوں جب میں ابھی پانچویں جماعت کا طالب علم تھا اور تب سے اب تک آپ کے ناولوں کا مسلسل قاری چلا آرہا ہوں ۔ اتنے طویل عرصے سے مسلسل آپ کی کتابیں پڑھنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کی کتابوں میں وہی چاشنی موجود ہے ۔ لیکن ایک شکایت ضرور کروں گا کہ آپ کے پہلے ناولوں میں جو ایکشن ہوتا تھا ۔ وہ اب موجودہ ناولوں میں بہت کم پڑھنے کو ملتا ہے ۔ جب کہ ہم اب بھی آپ کو " ان ایکشن " دیکھنا چاہتے ہیں ۔

محترم عالم زیب خان صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے اگر ایکشن سے آپ کا مطلب صرف جسمانی مار دھاڑ سے ہے تو آپ نے دراصل ایکشن کا دائرہ کار محدود کر دیا ہے ۔ ایکشن جسمانی کے ساتھ ساتھ ذہنی بھی ہوتا ہے اور واقعاتی بھی ۔ اس لئے سچویشن کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی بہرحال ایکشن میں ہی رہتے ہیں ۔ اب یہ اور بات ہے کہ جہاں ذہنی اور واقعاتی ایکشن ہو آپ اسے ایکشن ہی تسلیم کرنے سے انکار کر دیں ۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو ہر ماہ آپ کو نئے ناول پڑھنے کو مل رہے ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ میں بھی " ان ایکشن " ہوں ۔ اسے آپ تخلیقی ایکشن یا قلمی ایکشن بھی کہہ سکتے ہیں اور آپ کا اتنے طویل عرصے سے ناول پڑھنا بھی یہی ثابت کرتا ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ " ان ایکشن " ہیں ۔ امید ہے اب آپ کی شکایت دور ہو گئی ہو گی ۔

جہلم کینٹ سے عزیزم عثمان عدیل لکھتے ہیں " میں ساتویں جماعت کا طالب علم ہوں ۔ لیکن اس کے باوجود میں نے آپ کے

بہت سے عمران سیریز پڑھ لئے ہیں ۔ آپ کے ناول پڑھنے سے میرے
ذہن کو وسعت ملنے کے ساتھ ساتھ مجھ میں اعتماد بھی پیدا ہوا ہے ۔
لیکن ابھی بھی مجھے کہا جاتا ہے کہ تمہاری عمر عمران سیریز پڑھنے کی نہیں
ہے ۔ کیا واقعی ایسا ہے کیا عمران سیریز بچے نہیں پڑھ سکتے ۔

عزیزم عثمان عدیل صاحب ۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ ۔ مجھے خوشی
ہے کہ آپ عمران سیریز پڑھتے ہیں اور اس سے آپ کے ذہن کو وسعت
اور آپ کی شخصیت میں اعتماد پیدا ہوا ہے دراصل آپ کو عمران سیریز
پڑھنے سے اس لئے منع نہیں کیا جاتا کہ آپ اسے نہیں پڑھ سکتے ۔
موجودہ دور کے بچے موجودہ دور کے بڑوں سے بھی زیادہ ذہین اور روشن
دماغ ہیں ۔ آپ کو جو صاحبان منع کرتے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ
آپ اپنی تعلیم کی طرف بھی پوری توجہ دیا کریں ۔ تعلیم کو ہمیشہ ترجیح
دینی چاہیئے ۔ کیونکہ تعلیم ہی انسان کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنی
زندگی کو کامیابی وکامرانی سے گزار سکے ۔ اگر آپ تعلیم کی طرف پوری
توجہ دیں گے تو پھر آپ کو عمران سیریز پڑھنے سے کوئی منع نہ کرے گا
امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا ۔ دوسرے
لمحے کار اس طرح زوردار جھٹکے سے آگے کو بڑھی جیسے توپ کے دھانے
سے گولہ نکلتا ہے ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا ۔ جب کہ
عقبی سیٹوں پر جوزف اور ٹائیگر موجود تھے ۔

"ارے ارے ۔ کیا ہوا ۔ یہ تم سڑک پر کار چلا رہے ہو یا سرکس
میں" .... عمران نے جھٹکا کھا کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا ۔

"کیا ہوا ماسٹر ۔ میں تو انتہائی سلو سپیڈ سے ڈرائیونگ کر رہا ہوں"
جوانا نے سٹیرنگ کو مسلسل دائیں بائیں تیزی سے گھماتے ہوئے
جواب دیا ۔

"بھائی مجھے جنت میں پہنچنے کی اتنی جلدی نہیں ہے ۔ جتنی تمہیں
ہوگی ۔ بزرگ کہتے ہیں ۔ جنت میں کنواروں کے لئے علیحدہ حصہ
مخصوص ہے اور وہاں حوروں کا داخلہ ممنوع ہے" .... عمران نے

منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ کار سڑک پر واقعی اس طرح دوڑ رہی تھی کہ جیسے کسی نے ایکسیلٹر پر پیر کی بجائے کوئی بڑی چٹان رکھ دی ہو اور کار کے انجن سے نکلنے والی غراتی ہوئی خوف ناک آوازوں کی وجہ سے سڑک پر موجود ٹریفک خود بخود اس طرح چھٹتی جا رہی تھی جیسے کوئی جن انہیں اٹھا اٹھا کر سائیڈوں پر رکھے چلا جا رہا ہو۔ لیکن اس کے باوجود جوانا کے ہاتھ سٹیرنگ پر اس طرح چل رہے تھے کہ جیسے وہ اپنے ارادے کی بجائے کسی اعصابی بیماری کی وجہ سے مسلسل ہاتھوں کو حرکت دے رہا ہو اور پھر ایک موڑ پر کار اس قدر تیزی سے گھومی کہ اس کی ایک سائیڈ کے پہیئے ہوا میں اٹھ گئے۔ لیکن کار الٹی نہیں اور دوبارہ ایک جھٹکے سے سڑک پر گر کر اسی رفتار سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ لیکن اب جوانا کے ہاتھوں کی گردش میں نمایاں کمی آ گئی تھی۔ کیونکہ یہ سڑک بائی پاس تھی اور یہاں ٹریفک کا رش نہ ہونے کے برابر تھا۔

"باس .... جس رفتار سے جوانا کار چلا رہا ہے۔ اس سے زیادہ تیز تو افریقہ کے جنگلوں میں کینچوے چلتے ہیں"........ اچانک عقبی نشست پر بیٹھے ہوئے جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے یاد ہے۔ ایک بار تم اسی رفتار سے کار چلا رہے تھے۔ تو جوانا نے کہا تھا کہ اس رفتار سے تو ناراک کی سڑکوں پر بچے کار چلاتے ہیں۔ آج بہرحال تم نے بات کا بدلہ لے ہی لیا"........ عمران نے ہنستے

ہوئے کہا۔

"مجھے یاد ہے۔ ماسٹر۔ لیکن اب کیا کیا جائے۔ یہاں کی کاریں ہی اس قابل نہیں ہیں کہ انہیں سپیڈ دی جائے۔ اب آپ خود دیکھئے۔ آٹھ سلنڈر کار ہے۔ لیکن اس معمولی سی رفتار میں بھی اس کا انجن چنگھاڑ رہا ہے"........ جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہی بات جوزف نے کہی تھی کہ مجھے بارہ سلنڈر کار لے کر دی جائے"........ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور جوانا بھی اس بار ہنس پڑا۔

"باس۔ کیا آپ واقعی شکار کھیلنے جا رہے ہیں"........ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے۔ شکار ہونے جا رہا ہوں۔ کہا تو ہے کہ ابھی مجھے مرنے کی جلدی نہیں ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ بات نہیں باس اصل میں اس سے پہلے آپ نے کبھی شکار کا پروگرام ہی نہ بنایا تھا"........ ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اس سے پہلے کوئی شکار ہونے کے لئے تیار ہی نہ تھا۔ میں کیا کرتا"........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہاں تو گلہریاں ہی ملیں گی شکار کھیلنے کے لئے۔ آپ افریقہ کا پروگرام بنائیں۔ تاکہ شیر۔ چیتے کا شکار تو کھیلا جا سکے"........ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ذرا خیال سے بات کیا کرو ٹائیگر تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ اس سے پہلے کہ تم افریقہ پہنچو۔ تمہارا شکار یہیں نہ ہو جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے ماسٹر۔آپ نے اچانک یہ پروگرام کیسے بنا لیا"........ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں پسند نہیں آیا پروگرام"........ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ارے نہیں ماسٹر۔میں تو رانا ہاؤس میں بیکار بیٹھے بیٹھے پاگل پن کی حد تک پہنچ چکا ہوں۔ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ مجھے خود اس پروگرام کا پہلے خیال کیوں نہیں آیا۔انسانوں کا نہ سہی جانوروں کا سہی کچھ تو عادت پوری ہو جائے گی"........ جوانا نے جواب دیا اور اس بار عمران بے اختیار ہنس دیا۔

"جانور اتنی آسانی سے گردنیں نہیں تڑواتے جتنی آسانی سے انسان یہ کام کرا لیتے ہیں۔ اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے نصب ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی اور عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے جلدی سے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ایکسٹو کالنگ عمران اوور"........ بٹن دبتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس۔ عمران اٹنڈنگ اوور"........ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو بلیک زیرو سے مل کر رانا ہاؤس پہنچا تھا اور بلیک زیرو سے بھی ملنے وہ اس لئے گیا تھا کہ اسے بتا سکے کہ اس نے ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کے ساتھ شکار پر جانے کا پروگرام بنایا ہے۔ تاکہ کسی ایمرجنسی کی صورت میں اسے کال کیا جا سکے اور اب اچانک اس کی کال آ گئی تھی۔

"جہاں بھی ہو۔ فوراً مجھے رپورٹ کرو اوور اینڈ آل"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"لو بھئی۔ہم سے پہلے چیف نے ہمیں شکار کر لیا"........ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب واپس چلیں"۔جوانا نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ زارم پہاڑی پر واقع فارسٹ ریسٹ ہاؤس میں ہمارے کمرے بک ہیں۔ تم وہاں پہنچو۔ میں اکیلا واپس جاتا ہوں۔ اگر کوئی خاص مسئلہ نہ ہوا تو میں وہیں آ جاؤں گا۔ ورنہ تم اطمینان سے شکار کھیل کر واپس آ جانا۔ شکار کا اجازت نامہ اور دوسرے کاغذات ڈیش بورڈ میں موجود ہیں اور شکار کھیلنے کے لئے گائیڈ بھی وہاں موجود ہو گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں آپ کے ساتھ واپس نہ چلا جاؤں۔ جوزف اور جوانا شکار کھیل لیں گے"........ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں........ تم وہاں سے واقف ہو۔ جب کہ یہ پہلی بار جا رہے

ہیں "۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران
کے کہنے پر جوانا نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی ۔ اس وقت تک
وہ شہر کی حدود سے کافی باہر آچکے تھے ۔ اس لئے اب واپسی کے لئے کوئی
بس ہی مل سکتی تھی گو جوانا نے واپس عمران کو پہنچانے پر اصرار کیا تھا
لیکن عمران نے اسے سختی سے منع کر دیا اور مجبوراً جوانا کو کار ایک
سائیڈ پر کر کے روکنی پڑی ۔

جوانا جب کار لے کر آگے بڑھ گیا ۔ تو عمران نے کلائی پر بندھی
ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا اور پھر سوئیوں کو مخصوص ہندسوں پر
ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن کو تھوڑا سا اور کھینچ لیا اور اس کے ساتھ
ہی ڈائل کے درمیان سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا ۔ بلیک
زیرو نے جس انداز میں اسے واپس آنے کے لئے کہا تھا ۔ اس کی وجہ
سے حقیقتاً وہ ذہنی طور پر خاصا الجھ گیا تھا ۔

"ہیلو ہیلو ۔ عمران کالنگ اوور "........ عمران نے گھڑی کو منہ سے
لگاتے ہوئے بار بار کال دینی شروع کر دی ۔

" طاہر بول رہا ہوں اوور "........ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی
آواز سنائی دی ۔ کیونکہ جس فریکونسی پر عمران نے کال کیا تھا وہ صرف
بلیک زیرو کے لئے مخصوص تھی ۔

" طاہر کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے اوور "........ عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" عمران صاحب ۔ سلیمان پر کسی نے آپ کے فلیٹ میں گھس کر

اندھا دھند فائرنگ کی ہے اور سلیمان شدید زخمی ہے اس کی حالت
شدید خطرے میں ہے ۔ مجھے اطلاع تنویر نے دی ہے ۔ وہ اتفاق سے
آپ کے فلیٹ کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ اس نے وہاں لوگوں کو
اکٹھا دیکھا ۔ پولیس اور ایمبولینس گاڑی بھی موجود تھی ۔ اس کے پوچھنے
پر پتہ چلا کہ فلیٹ میں فائرنگ کی گئی ہے اور ایک آدمی شدید زخمی
حالت میں پایا گیا ہے ۔ وہ فوراً اندر پہنچا تو اسے پتہ چلا کہ زخمی ہونے
والا سلیمان ہے ۔ اس کے جسم میں دس بارہ گولیاں لگی ہیں ۔ چنانچہ
اس نے فوری طور پر پولیس آفیسر کو سپیشل فورس کا کارڈ دکھا کر
سلیمان کو اپنی نگرانی میں سنٹرل ہسپتال کے سپیشل روم میں بھجوایا
اور اپنے سامنے آپ کا فلیٹ سیل کرا دیا ۔ اس کے بعد اس نے مجھے فون
کیا تو میں نے سلیمان کو سنٹرل ہسپتال سے سپیشل ہسپتال میں
شفٹ کرنے کا حکم دے دیا اور ڈاکٹر صدیقی سے خاص طور پر کہا کہ وہ
سلیمان کی جان بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے ۔ اس کے بعد
میں نے آپ کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا ۔ آپ کی اس کال کے آنے سے چند
لمحے پہلے میری ڈاکٹر صدیقی سے بات ہوئی ہے ۔ اس نے بتایا کہ اس
نے آپریشن کر کے ساری گولیاں نکال دی ہیں ، لیکن سلیمان کی حالت
شدید خطرے میں ہے اور اس کے بچ جانے کا انحصار اللہ تعالیٰ کی
رحمت پر ہے اوور "........ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں آرہا ہوں ۔ اوور اینڈ آل "........ عمران نے کہا
اور جلدی سے ونڈ بٹن کو ذرا سا دبا کر اس نے بار بار سوئیاں گھمانی

شروع کر دیں اور پھر سوئیوں کو ایک مخصوص فریکونسی پر ایڈجسٹ کر کے اس نے ونڈ بٹن کو دوبارہ کھینچا تو ڈائل پر موجود ایک ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ اوور"........ عمران نے گھڑی کو منہ سے لگاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اس نے ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی تھی اور اسے یقین تھا کہ جوانا چاہے جس رفتار سے بھی کار ڈرائیو کر لے ابھی وہ واچ ٹرانسمیٹر کی رینج سے باہر نہ نکلا ہو گا۔ سلیمان کی حالت کے پیش نظر اب اسے فوری طور پر تیز رفتار سواری کی ضرورت تھی۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور"........ چند لمحوں بعد گھڑی میں سے ٹائیگر کی مدھم سی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ جوانا کو کہو کہ کار لے کر فوراً واپس آ جائے۔ میں وہیں موجود ہوں جہاں تم مجھے اتار کر گئے تھے۔ میرے واچ ٹرانسمیٹر پر مجھے تنویر کی طرف سے کال ملی ہے کہ سلیمان پر فائرنگ کی گئی ہے اور سلیمان کی حالت شدید خطرے میں ہے۔ اوور"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے یہ وضاحت ضروری تھی۔ کیونکہ کسی ویران جگہ پر اترنے کے بعد عمران کو کسی اطلاع کا اس قدر وضاحت سے مل جانا حیرت انگیز تھا۔ جب کہ ایکسٹو کی طرف سے آنے والی کال ڈیش بورڈ ٹرانسمیٹر پر آئی تھی اور کار اس وقت ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں کے پاس تھی۔

"یس باس اوور"........ دوسری طرف سے مختصر لفظوں میں کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ونڈ بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور گھڑی کی سوئیاں خود بخود صحیح وقت پر پہنچ گئیں۔ عمران کے ذہن میں واقعی آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ سلیمان پر اس طرح کی فائرنگ کا بظاہر تو کوئی جواز نہ تھا۔ لازماً یہ فائرنگ عمران پر ہونی چاہئے تھی۔ لیکن جس نے بھی فائرنگ کی تھی۔ اسے لامحالہ عمران اور سلیمان کے درمیان فرق کا تو علم ہو گا ہی۔ اس کے باوجود سلیمان پر اس طرح کی اندھا دھند فائرنگ ایک عجیب سی بات تھی اور عمران ذہنی طور پر اس ادھیڑ بن میں مصروف تھا کہ اسے دور سے اپنی کار واپس آتی ہوئی دکھائی دی۔ اس دوران کئی اور کاریں گزری تھیں۔ لیکن ظاہر ہے۔ عمران اس پوزیشن میں نہ ہی لفٹ لینے کے چکر میں وقت ضائع کر سکتا تھا۔ اور نہ بس کے سفر کا متحمل ہو سکتا تھا۔ اس لئے اپنی کار کی واپسی کا ہی انتظار رہا تھا۔ چند لمحوں بعد کار اس کے قریب آ کر رک گئی۔ سائیڈ سیٹ خالی تھی۔ عمران نے دروازہ کھولا اور بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔ سلیمان پر کس نے فائرنگ کی ہے"........ جوانا نے کار آگے بڑھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہی تو معلوم کرنے جا رہا ہوں"........ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ویسے جوانا، جوزف اور ٹائیگر۔ تینوں کے چہروں پر گہری سنجیدگی اور دکھ کے آثار نمایاں تھے۔ لیکن

شاید عمران کے چہرے پر موجود کیفیات دیکھ کر وہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

جوانا اس بار پہلے سے کہیں زیادہ رفتار سے کار چلا رہا تھا۔ لیکن اس بار عمران نے اسے تیز رفتاری سے کار چلانے سے منع نہ کیا تھا۔ کیونکہ جس صورت حال سے عمران گزر رہا تھا۔ اس کا دل تو چاہتا تھا کہ وہ اڑ کر سلیمان کے پاس پہنچ جائے۔

"سپیشل ہسپتال چلو سیدھے"........ شہر میں داخل ہوتے ہی عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ کے انتہائی تیز رفتار سفر کے بعد کار سپیشل ہسپتال کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی اور کار جیسے ہی آگے بڑھ کر رکی عمران دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر دوڑتا ہوا ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ ڈاکٹر صدیقی کے دفتر میں داخل ہوا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا پوزیشن ہے سلیمان کی"........ عمران نے انتہائی بے تاب لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تو وہی ہے۔ عمران صاحب بس دعا کیجئے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ۔ مجھے لے چلو اس کے پاس"........ عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی سر ہلاتا ہوا میز کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں چار ڈاکٹر

اور چار نرسیں موجود تھیں۔ خون اور گلوکوز کی بوتلیں ٹنگی ہوئی تھیں اور بستر پر سلیمان آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد ہو رہا تھا۔ عمران نے سائیڈ پر موجود پیشنٹ کا چارٹ اٹھایا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

"زخم زہریلے ہو چکے ہیں"۔ عمران نے چارٹ پڑھتے ہوئے ساتھ کھڑے ڈاکٹر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"........ ڈاکٹر صدیقی نے مختصر سا جواب دیا اور عمران نے چارٹ واپس رکھا اور سلیمان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سلیمان کی دونوں آنکھیں باری باری انگلیوں سے کھول کر انہیں چیک کیا اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے جو علاج تجویز کیا تھا اور جو چارٹ پر درج تھا وہ ان حالات میں بہترین تھا۔ لیکن سلیمان کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ واقعی انتہائی شدید خطرے کی حالت میں ہے۔ اس کی آنکھوں میں جسم میں زہر پھیل جانے کے مخصوص نشانات بھی موجود تھے اور یہی سب سے خطرناک بات تھی۔ عمران خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے بھی کوئی بات نہ کی اور تھوڑی دیر بعد جب وہ دفتر پہنچے تو وہاں ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی موجود تھے۔

"کیا حالت ہے سلیمان کی"......... اس بار جوزف نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اس کے زخموں میں زہر بھر چکا ہے۔ بس دعا کرو۔ میرا خیال ہے کہ فائرنگ کے بعد وہ کافی دیر تک بغیر طبی امداد کے وہیں فلیٹ میں ہی

پڑا رہا ہے۔ ظاہر ہے ہمارے ملک کی پولیس نہ اتنی جلدی آتی ہے اور نہ مریض کو فوراً ہسپتال پہنچایا جاتا ہے"۔ عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر اجازت دیں تو میں سلیمان کے جسم میں موجود سارا زہر باہر نکال دوں"...... اچانک جوزف نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی سب افراد بھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کس طرح"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ افریقہ میں جب کسی کے زخم سڑ جاتے تھے تو عظیم وچ ڈاکٹر اگالا ان زخموں سے زہر نکالنے کے لئے ٹرنچی استعمال کیا کرتا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے زخم ٹھیک ہو جایا کرتے تھے"...... جوزف نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹرنچی۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔ کیونکہ یہ اس کے لئے نیا نام تھا۔

"افریقہ کی ایک مخصوص بوٹی کا نام ہے۔ یہ سیاہ اور قدیم دلدلوں کے کنارے پر اگتی ہے"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ پہلے تمہیں افریقہ بھیجوں۔ تاکہ تم وہاں سے ٹرنچی لے آؤ اور پھر اس سے سلیمان کے زخموں سے زہر دور ہو"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ ٹرنچی نام کا ایک انجکشن تو بنایا گیا ہے۔ وہ

بھی ایسے ہی زخموں کے زہر کے لئے تیار کیا گیا ہے میرے پاس اس کے پمفلٹ تو پہنچے ہیں، لیکن ابھی یہ مارکیٹ میں نہیں آیا"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اچھا۔ کہاں ہیں وہ پمفلٹ۔ دکھاؤ مجھے"۔ عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی نے دراز کھولی اور تھوڑی سی تلاش کے بعد اس نے ایک رسالہ نما پمفلٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ کسی ایکریمین دوا ساز کمپنی کی طرف سے شائع کیا گیا تھا۔ عمران نے پمفلٹ لیا اور اس میں درج تفصیل پڑھنے لگا۔ تقریباً دس منٹ بعد اس کے چہرے پر یک لخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اوہ۔ ہنگامی طور پر ہم اسے یہاں تیار کر سکتے ہیں۔ گو یہ اس معیار کا تو نہیں بنے گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ سلیمان کو خطرے کی زد سے باہر نکال لائے گا۔ ایک منٹ میں آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف مڑا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھنے لگے۔ لیکن عمران نے مڑ کر جوانا سے کار کی چابیاں مانگیں اور چابیاں لے کر اس نے انہیں وہیں بیٹھنے کے لئے کہا اور خود تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہو گئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ موجود تھا۔

"یہاں قریب ہی ایک میڈیکل ہال پر ہی کام بن گیا ہے"۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے لفافے میں سے چار پانچ کیپسول اور ایک بڑی سی بوتل جس میں کوئی سیال موجود تھا باہر نکالی

اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور کیپسولوں کو کھول کر اس نے ان میں موجود رنگ برنگا سفوف اس بوتل میں ڈالنا شروع کر دیا۔ بوتل میں بلبلے سے اٹھنے لگے اور اس میں موجود بے رنگ محلول کا رنگ تیزی سے عنابی ہونے لگ گیا۔ جب تمام کیپسولوں کا مواد اس بوتل میں چلا گیا۔ تو اس نے ڈھکن لگایا اور ہاتھ سے اس نے بوتل کو پوری قوت سے ہلانا شروع کر دیا۔

"سرنج لاؤ ڈاکٹر صدیقی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کام کرے گا"......... عمران نے بوتل کو زور زور سے ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ کیا کہیں"........ ڈاکٹر صدیقی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اس نے فقرہ مکمل نہ کیا تھا۔

"میں تمہارے خدشات سمجھتا ہوں ڈاکٹر۔ لیکن جو صورت حال میں نے سلیمان کی دیکھی ہے۔ اس سے مجھے یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس حالت میں وہ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹے ہی نکال سکے گا۔ اس لئے میں یہ رسک لے رہا ہوں"......... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ڈاکٹر صدیقی خاموشی سے چلتا ہوا دفتر سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔ جس میں ایک سرنج پیکڈ تھی۔ عمران نے لفافہ ڈاکٹر صدیقی کے ہاتھ سے لے کر اس کی پیکنگ علیحدہ کی اور سرنج نکال کر اس نے بوتل میں موجود محلول اس میں بھرا اور جب آدھی سرنج بھر گئی تو اس نے سوئی لگائی اور پھر ڈاکٹر صدیقی کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ دفتر سے باہر آ گیا۔ چند

لمحوں بعد وہ ایک بار پھر سلیمان کے کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ لیکن اس بار وہ سلیمان کا چہرہ دیکھ کر چونک پڑا۔ اب سلیمان کے چہرے پر زہر کی مخصوص علامات نظر آنے لگ گئی تھیں۔

"یہ تو حالت اور بگڑ گئی ہے"........ ڈاکٹر صدیقی نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ عام گولیاں نہیں تھیں ڈاکٹر صدیقی۔ یہ خصوصی طور پر تیار کردہ گولیاں تھیں۔ اب میں ان کی ماہیت سمجھ گیا ہوں"........ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سلیمان کے اوپر والے جسم پر موجود کمبل ہٹایا اور سرنج کی سوئی پر موجود کیپ ہٹا کر محلول کے چند قطرے سوئی کی نوک سے باہر نکالے اور پھر اونچی آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے اس نے سلیمان کے بازو میں انجکشن لگانا شروع کر دیا۔ انجکشن لگاتے وقت اس کے ہونٹ مسلسل ہل رہے تھے۔ جیسے وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا ہو۔ ڈاکٹر صدیقی ہونٹ بھینچے خاموشی سے یہ عمل دیکھ رہا تھا۔ جب کہ کمرے میں موجود دوسرے ڈاکٹروں اور نرسوں کے چہروں پر حیرت تھی۔ لیکن شاید ڈاکٹر صدیقی کی وجہ سے وہ خاموش تھے۔ جب تمام محلول انجیکٹ ہو گیا تو عمران نے سرنج ہٹائی اور ایک طویل سانس لے کر وہ واپس مڑ گیا۔

"آؤ ڈاکٹر۔ اس کا رزلٹ آدھے گھنٹے کے بعد سامنے آئے گا"۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی کمرے میں موجود ڈاکٹروں کو ہدایات دیتا ہوا عمران کے پیچھے آ گیا۔ کمرے میں

موجود جوزف جوانا اور ٹائیگر نے سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھا۔ لیکن پھر اس کے چہرے پر موجود مخصوص سنجیدگی دیکھ کر انہیں شاید کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہ ہوئی۔ عمران خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر صدیقی بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر صدیقی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"........ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"یس سر۔ سر"....... ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"چیف کی کال ہے"........ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے رسیور لے لیا۔

"یس سر۔ عمران بول رہا ہوں"........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا پوزیشن ہے سلیمان کی"......... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا تھا۔

"فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ میں نے اپنے طور پر ایک کوشش کی ہے۔ اب نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے"........ عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رلیور رکھ دیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک جونیئر ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ تو اس کے چہرے پر مسرت کی جھلکیاں تھیں۔

"سر........ کمرہ نمبر بارہ کے مریض کی حالت بہتر ہونے لگ گئی ہے"۔ اس ڈاکٹر نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ ساتھ عمران بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ کمرہ نمبر بارہ میں سلیمان تھا۔

"خدایا تیرا لاکھ شکر ہے۔ تم نے مجھ جیسے گناہ گار کی دعا قبول کر لی ہے"........ عمران کے منہ سے بے ساختہ نکلا اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس بار ٹائیگر جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے دفتر سے باہر نکل آئے۔ ڈاکٹر صدیقی ان سے پہلے دوڑتا ہوا کمرے میں پہنچ چکا تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ تو ناممکن ممکن ہو گیا ہے۔ سلیمان اب خطرے سے باہر ہو چکا ہے"........ ڈاکٹر صدیقی نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ جیسے وہ چھوٹا سا بچہ ہو اور اسے اس کا پسندیدہ ترین کھلونا اچانک مل گیا ہو۔

"ہاں۔ جب اللہ تعالیٰ رحمت کر دے تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ یہ سب صرف اس کی رحمت ہے۔ اگر جوزف ٹرنچ کی بات نہ کرتا اور تم وہ پمفلٹ مجھے نہ دیتے تو میں یہ دوا تیار ہی نہ کر سکتا۔ بہرحال اب سلیمان بچ گیا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا جب سے اس نے سلیمان پر فائرنگ کی بات سنی تھی۔ اب پہلی بار اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور لہجے میں شگفتگی نمودار ہوئی تھی۔ ورنہ حقیقتاً وہ مرجانے کی حد تک سنجیدہ ہو رہا تھا۔

"یہ کون سی دوا تھی۔ آپ نے بتایا نہیں۔ یہ تو واقعی حیرت انگیز

دوا ہے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

" اصل میں یہ وہی نسخہ ہے۔ جو درچ ڈاکٹر اگالا استعمال کرتا تھا۔ ٹرنجی بوٹی پر ہی ریسرچ کی گئی تھی۔ اس لئے اس دوا کا نام بھی ٹرنجی ہی رکھا گیا تھا۔ لیکن اس پمفلٹ میں اس ریسرچ کے بارے میں کچھ اشارات موجود تھے اور اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ ٹرنجی بوٹی میں کون کون سے اہم عناصر کیمیائی موجود ہیں۔ میں نے اس جیسے دوسرے کیمیائی عناصر پر مشتمل کیپسول اور محلول خریدا جو بازار میں ملتے ہیں۔ پھر انہیں مکس کر دیا۔ میرا اندازہ تھا کہ اگر سو فیصد نہیں تو کم از کم پچاس فیصد ٹرنجی تیار ہو جائے گی اور وہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" آپ کا ذہن واقعی حیرت انگیز ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے میڈیسن کی تعلیم حاصل نہیں کی لیکن اس کے باوجود......" ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" علم صرف ڈگریوں پر مشتمل نہیں ہوتا ڈاکٹر صدیقی۔ مطالعہ اور دلچسپی کے ساتھ گہرا مطالعہ ہی اصل علم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد سلیمان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ وہ ہوش میں آ چکا تھا۔

" آؤ۔ فوراً اس کے ذہن پر زور نہیں پڑنا چاہئے۔ ہمیں کم از کم نصف گھنٹہ مزید انتظار کرنا ہو گا"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آ گئے۔ جب کہ ڈاکٹر

صدیقی وہیں رہ گیا۔

" عمران صاحب۔ سلیمان پر فائرنگ کی کوئی وجہ آپ کے ذہن میں آئی ہے"...... اس بار ٹائیگر نے پوچھا۔

" سلیمان میری طرح غریب آدمی نہیں ہے اور پھر یہ اپنی دولت اس طرح چھپا کر رکھتا ہے کہ بڑے سے بڑا ماہر بھی اسے تلاش نہیں کر سکتا۔ یہ فائرنگ یقیناً کسی چھوٹے موٹے چور نے کی ہو گی۔ جسے اطلاع تو یہی ملی ہو گی کہ سلیمان اربوں نہیں تو کروڑ پتی ضرور ہے۔ لیکن وہاں سے اسے ملے ہوں گے خالی ڈبے اور تھیلیاں اور ظاہر ہے سلیمان چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے پر یقین رکھنے والا آدمی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر اور جوانا دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران کے چہرے پر دوبارہ وہی مخصوص شگفتگی لوٹ آئی تھی اور اس کے ذہن پر پڑنے والا بوجھ بھی ہٹ گیا تھا۔ اس لئے وہ دوبارہ اپنی مخصوص ڈگر پر لوٹ آیا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر صدیقی واپس آیا تو اس کے چہرے پر بھی مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

" سلیمان اب مکمل طور پر خطرے سے باہر ہے عمران صاحب۔ مبارک ہو۔ ویسے اسے نئی زندگی ملی ہے۔ اب آپ اس سے بات کر سکتے ہیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور عمران مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

" جب تک شادی نہ ہو جائے۔ آدمی مسلسل خطرے سے باہر ہی رہتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی بے

اختیار ہنس پڑا۔ چند لمحوں بعد عمران۔ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا سلیمان کے کمرے میں موجود تھے سلیمان کے چہرے پر اب واقعی زندگی کی چمک ابھر آئی تھی۔

"کیا ہوا تھا سلیمان۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ"........ عمران نے اسے صحت یابی کی مبارکباد دینے کے بعد انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"مجھے تو معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ کیا ہوا۔ گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ میں اس وقت کچن میں تھا۔ میں نے آکر دروازہ کھولا تو ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی مجھے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ میں احتجاج کرتا اس نے اچانک ہاتھ میں موجود ایک لمبی سی نال سے مجھ پر فائرنگ شروع کر دی۔ میں نیچے گرا اور پھر میرے ذہن پر تاریکی چھا گئی اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"........ سلیمان نے جواب دیا۔

"کس ملک کا رہنے والا تھا وہ"........ عمران نے پوچھا۔

"یورپ کا ہی لگتا تھا........ مجھے تو سب گورے ایک جیسے ہی لگتے ہیں"۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا لباس"........ عمران نے پوچھا۔

"عام سا سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ مٹیالے سے رنگ کا"........ سلیمان نے جواب دیا۔

"اس نے کچھ پوچھا۔ کوئی بات کی"........ عمران نے پوچھا۔

"نہیں صاحب۔ وہ تو بولا ہی نہیں۔ بس فائرنگ شروع کر دی تھی اس نے"........ سلیمان نے جواب دیا۔ پھر عمران نے اس سے

اس آدمی کا حلیہ پوچھنے کی کوشش کی۔ لیکن سلیمان کوئی ایسی بات نہ بتا سکا۔ جس سے اس کی شناخت ہو سکتی۔ چنانچہ عمران اسے تسلی دے کر واپس چلا گیا۔ جوزف۔ جوانا اور ٹائیگر کو اس نے واپس بھیج دیا اور خود وہ فلیٹ کے عقبی راستے سے اندر داخل ہو گیا۔ کیونکہ دروازے پر پولیس سیل لگی ہوئی تھی۔ اس نے پورے فلیٹ کو اچھی طرح چیک کیا۔ لیکن کسی معمولی سے معمولی چیز کو بھی نہ چھیڑا گیا تھا اور نہ ہی وہاں کوئی چیز رکھ گئی تھی۔ عمران نے جدید ترین ڈیٹکٹرز سے پورا فلیٹ چیک کر لیا تھا۔ پھر وہ عقبی دروازے سے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل پہنچ گیا۔

"مبارک ہو عمران صاحب۔ مجھے ابھی ڈاکٹر صدیقی نے فون کر کے بتایا ہے کہ سلیمان بچ گیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ آپ نے اسے کوئی مخصوص انجکشن لگایا تھا"........ بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بس اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو گئی ہے۔ ورنہ اس بار سلیمان کے بچنے کی ایک فی صد امید بھی نہ تھی۔ اس پر باقاعدہ خصوصی طور پر تیار کردہ زہریلی گولیوں سے فائرنگ کی گئی تھی"........ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جوزف کے ٹرنچی والے نسخے سے لے کر خود انجکشن تیار کرنے تک پوری روئیداد سنا دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ وہ فلیٹ کو چیک کر کے آیا ہے۔ وہاں سب کچھ معمول پر ہے۔

"پھر اس واردات کا مقصد.......... خاص طور پر غیر ملکی کے حوالے سے تو یہ عجیب بات ہے۔ کیا حملہ آور کا مقصد سلیمان کو ہلاک کرنا تھا" بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی غیر ملکی کو سلیمان سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے اور دوسری بات یہ کہ اگر مقصد ہلاک کرنا ہوتا تو وہ ایک گولی اس کی کھوپڑی یا دل میں اتار دیتا۔ جب کہ سات گولیاں ماری گئی ہیں اور سا ت ں کی ساتوں اس کی رانوں میں ماری گئی ہیں اور حیرت انگیز بات یہ کہ کوئی ہڈی بھی نہیں ٹوٹی۔ یوں لگتا ہے کہ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ گولیاں گوشت میں لگیں۔ ہڈی بچ جائے"........ عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر آپ نے کیا نتیجہ نکالا ہے"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"فی الحال تو کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔ سلیمان بھی اس غیر ملکی کے بارے میں کوئی خاص بات نہیں بتا سکا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ میرے فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہوں۔ تم ایسا کرو۔ سیکرٹ سروس کو کہہ دو کہ وہ میرے فلیٹ کی نگرانی کے ساتھ ساتھ شہر میں پھیل کر کسی بھی مشکوک غیر ملکی کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ میں اس دوران لائبریری میں جا کر چیک کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ اس مخصوص طریقۂ واردات کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو جائیں"۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جب کہ بلیک

زیرو نے سر ہلاتے ہوئے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

عمران لائبریری میں پہنچ کر کافی دیر تک کام کرتا رہا۔ لیکن بے شمار فائلیں پڑھنے کے باوجود جب اس خاص طریقۂ واردات کے بارے میں اسے کچھ معلوم نہ ہو سکا تو وہ اٹھا اور واپس بلیک زیرو کے پاس آپریشن روم میں آ گیا۔

"کیا کچھ معلوم ہوا عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں باوجود کوشش کے کچھ معلوم نہیں ہو سکا"۔ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ سلیمان پر حملہ کسی ایسے مقصد کے لئے کیا گیا ہے جس کے تحت وہ آپ سے کوئی خاص کام کروانا چاہتے ہیں"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"کیسا کام"........ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم"........ بلیک زیرو نے کہا اور عمران اس کے اس بے ساختہ جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

دروازے پر ہلکی سی دستک کی آواز سنتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز آدمی جس کا سر درمیان سے گنجا تھا اور صرف عقبی طرف سفید بالوں کی جھالر تھی ۔ چونک کر سیدھا ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر جھریاں تھیں اور آنکھوں پر موجود موٹے شیشوں اور بھاری فریم کی عینک کی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ بوڑھا نظر آ رہا تھا ۔ جسم بھی درمیانہ تھا اور سوٹ کے باوجود اندر موجود ہڈیاں نمایاں طور پر محسوس ہو رہی تھی ۔

"یس "........ اس بوڑھے نے ہلکی سی کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا ۔

" سلیک ہوں ڈاکٹر ویلٹ "........ دروازے کے باہر سے ایک نوجوان کی مؤدبانہ سی آواز سنائی دی ۔

"کم ان ۔ ڈاکٹر سلیک "........ بوڑھے ڈاکٹر ویلٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ اس کے چہرے پر بھی بھاری فریم اور موٹے شیشوں والی عینک تھی ۔ سر کے

بال الجھے ہوئے تھے اور وہ شکل وصورت سے کوئی فلاسفر لگ رہا تھا ۔ جسم پر موجود سوٹ بھی مسلا ہوا اور شکن آلود نظر آ رہا تھا ۔ لیکن اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک تھی ۔

" کیا رزلٹ ہے سلیک "........ بوڑھے نے قدرے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا ۔

" کامیابی ۔ سو فیصد کامیابی "........ سلیک نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ویری گڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ آئیڈیا درست نکلا ۔ تفصیل بتاؤ "........ بوڑھے نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" عمران نے انتہائی حیرت انگیز طور پر وی کا توڑ تلاش کر لیا ہے اور اس کا باورچی اب خطرے سے باہر آ چکا ہے "........ سلیک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

" پوری تفصیل بتاؤ "........ بوڑھے نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" مکمل اور تفصیلی رپورٹ اس فائل میں موجود ہے "........ سلیک نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل بوڑھے ویلٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور بوڑھے نے بڑے اشتیاق بھرے انداز میں سلیک کے ہاتھ سے فائل حاصل کی اور پھر اسے کھول کر پڑھنے لگا ۔ فائل میں صرف دو ٹائپ شدہ کاغذ تھے ۔ بوڑھا ویلٹ غور سے انہیں پڑھتا رہا ۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا ۔

" لیکن اس میں اس انجکشن کی تو تفصیل موجود ہی نہیں ہے ۔ جو

اس عمران نے اپنے باورچی کو لگایا ہے "........ بوڑھے نے فائل بند کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا تو عمران کو ہی علم ہو گا" .... سلیک نے جواب دیا۔

"ہونہہ ۔اس کا مطلب ہے کہ ہیڈ کوارٹر کا آئیڈیا سو فیصد درست ثابت ہوا ہے ۔حالانکہ آج تک بڑے بڑے ماہر ٹکریں مار چکے ہیں لیکن وہی کا توڑ دریافت نہیں کر سکے ۔لیکن اس عمران نے چند گھنٹوں میں نہ صرف اس کا توڑ تلاش کر لیا۔ بلکہ اس کا کامیاب تجربہ بھی کر دیا۔ ویری گڈ ۔واقعی یہ شخص سپر مائینڈ ہے "........ بوڑھے نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے" .... سلیک نے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے ۔ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دینی ہو گی ۔ پھر جیسے ہیڈ کوارٹر حکم دے گا۔ ویسے ہی کریں گے "........بوڑھے نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ ایک طرف دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا ۔اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر سے ایک بریف کیس نکال کر اسے اس نے اپنی کرسی کے سامنے میز پر رکھا اور پھر دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے بریف کیس کھولا اور اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا پیکٹ اٹھا کر اس نے اس کے کونے میں موجود ایک باریک سی تار نکال کر بریف کیس کے ایک تالے کے سوراخ میں ڈال کر اسے گھمایا تو ہلکی سی کٹک کی آواز کے ساتھ تار اس تالے کے اندر فٹ ہو گئی ۔ اس نے تار کو کھینچ کر اندازہ کیا اور پھر ڈبے کو ایک سائیڈ سے ذرا سا

دبایا۔ تو ڈبے میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں ۔

" ڈاکٹر ویلٹ بول رہا ہوں "........ ویلٹ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس ۔ ہیڈ کوارٹر ۔ زون الیون اٹنڈنگ "........ ڈبے میں سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔ لہجہ مشینی سا تھا ۔ جیسے کوئی روبوٹ بول رہا ہو ۔

" باس سے بات کراؤ ۔ مشن نمبر فور زیرو فورون کی فائنل رپورٹ دینی ہے "........ ویلٹ نے کہا۔

" یس ۔چیف سپیکنگ ۔ کیا رپورٹ ہے ڈاکٹر ویلٹ "........ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک کرخت مردانہ آواز سنائی دی ۔

" باس ۔ مشن فور زیرو فورون مکمل طور پر کامیاب ہو گیا "........ ویلٹ نے جواب دیا۔

" کس طرح ۔ پوری رپورٹ دو "........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پلان کے مطابق کلر نے علی عمران کے باورچی پروہی فائر کیا ۔ سات گولیاں اس کی رانوں میں ماری گئیں ۔ کلر اپنا مشن مکمل کر کے واپس چلا گیا ۔ ہمارے آدمی وہاں موجود تھے ۔ فائرنگ کی آوازوں کی وجہ سے وہاں لوگ اکٹھے ہو گئے ۔ پولیس کو کال کیا گیا ۔ پھر سپیشل فورس کا آدمی بھی وہاں آ گیا۔ عمران کے باورچی کو سنٹرل ہسپتال کے خصوصی شعبے میں داخل کر دیا گیا۔ لیکن پھر کسی خفیہ فون کال کی بنا پر اسے وہاں سے نکال کر ایک اور خصوصی ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ وہاں

تھوڑی دیر بعد عمران پہنچ گیا۔ اس ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر صدیقی ہے۔ وہاں ہمارے آدمیوں نے ویو مائینڈر نصب کیا ہوا تھا۔ عمران کے باورچی کی حالت توقع کے مطابق مسلسل خراب سے خراب تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ پھر اچانک اس عمران نے اپنے باورچی کو ایک انجکشن لگایا اور اس کے بعد وہی کا زہر اترنا شروع ہو گیا اور عمران کا باورچی حیرت انگیز طور پر خطرے سے باہر ہو گیا"...... ویلٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر نے جو کچھ کہا تھا وہ درست ثابت ہوا تھا۔ مگر اس کے توڑ کی تفصیل کیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ بس اتنا معلوم ہوا ہے کہ عمران کوئی انجکشن لے کر آیا۔ اس نے اپنے باورچی کو انجکشن لگا دیا۔ اب آپ جیسے حکم کریں"...... ویلٹ نے کہا۔

"ویری گڈ...... اب اس توڑ کی تفصیل عمران سے معلوم کرنی ہے"۔ چیف نے کہا۔

"آپ اگر حکم دیں تو میں عمران کو اغوا کرا کر اس سے معلومات حاصل کروں"...... ویلٹ نے کہا۔

"کیوں بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو ڈاکٹر ویلٹ۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ عمران کس ٹائپ کا آدمی ہے۔ تم اس سے کیا معلومات حاصل کرو گے۔ وہ تم سے سب کچھ معلوم کر لے گا"......

دوسری طرف سے چیف نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب تک اس سے اصل بات کا پتہ نہ چلے گا۔ اس وقت تک اس سارے مشن کا فائدہ کیا ہو گا"...... ویلٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"معلوم تو کرنا ہے۔ لیکن اس طرح نہیں جس طرح تم سوچ رہے ہو۔ اگر اس طرح مشن مکمل کرنا ہوتا تو پھر تمہیں مین ہیڈ کوارٹر کیوں بھیجتا۔ تمہیں بھیجنے کا مقصد تو یہی ہے کہ تم سب کچھ معلوم بھی کر لو اور اس عمران کو علم بھی نہ ہو سکے کہ اس سے کیا معلوم کیا گیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ اس پر تشدد کی بجائے اس کے ساتھ دوستانہ انداز اپنایا جائے"...... ویلٹ نے کہا۔

"نہ تشدد ہو نہ دوستانہ...... کوئی ایسی ترکیب سوچو ویلٹ کہ جس سے وہی کا توڑ بھی معلوم ہو جائے اور عمران کو تم پر شک بھی نہ پڑ سکے"۔ چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کو توڑ چاہئے۔ مل جائے گا۔ میرا وعدہ"...... ویلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا۔ عمران شیطانی ذہن کا مالک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے اپنے سب سے بہترین سیکشن سے ہاتھ دھونا پڑ جائے"...... چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں عمران کی ٹائپ سمجھ گیا ہوں۔ کام

توقع کے مطابق ہو جائے گا"........ ویلٹ نے کہا اور دوسری طرف سے او ۔ کے کی آواز کے ساتھ ہی ڈبے میں سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں ۔ ویلٹ نے تالے کے نچلے حصے کو مخصوص انداز میں دبایا اور تالے کے سوراخ میں موجود تار خود بخود باہر آ گئی ۔ اس کے ساتھ ہی آوازیں نکلنی بند ہو گئیں ۔ ویلٹ نے بریف کیس بند کر دیا اور اسے اٹھا کر دوبارہ الماری میں رکھ کر وہ واپس مڑا اور آ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا ۔ سلیک اسی طرح اپنی کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔

" میرے خیال میں ساری پلاننگ ہی غلط بنائی گئی ہے "........ اچانک سلیک نے کہا تو ویلٹ چونک پڑا ۔

" کیسے "........ ویلٹ نے چونک کر پوچھا ۔

" عمران کے باورچی پر ویی کا استعمال کر کے ہم نے عمران کو یقیناً مشتعل کر دیا ہو گا ۔ اب عمران اس کھوج میں لگ جائے گا کہ اس کے باورچی پر فائرنگ کس نے کی ۔ اگر ہم نے اس سے رابطہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے خلاف کوئی خطرناک ایکشن کر ڈالے "........ سلیک نے جواب دیا ۔

" تو تمہارے خیال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے تھا "........ ویلٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا ۔

" ہم ویسے جا کر عمران سے ویی کا توڑ پوچھ سکتے تھے ۔ ظاہر ہے اسے معلوم تھا تو اس نے توڑ استعمال کیا تھا "........ سلیک نے کہا اور ویلٹ بے اختیار مسکرا دیا ۔

" اس کا مطلب ہے ۔ عمران کے متعلق مین ہیڈ کوارٹر نے جو فائل بھیجی تھی وہ تم نے نہیں پڑھی "........ ویلٹ نے کہا ۔

" پڑھی ہے "........ سلیک نے جواب دیا ۔

" اگر غور سے پڑھی ہوتی تو تمہیں اندازہ ہو جاتا کہ عمران کا ذہن وقت پڑنے پر انتہائی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے ۔ ویسے شاید اسے زندگی بھر ویی کا توڑ معلوم نہ ہو سکتا ۔ لیکن تم نے دیکھا کہ اپنے باورچی کو بچانے کے لئے اس نے کس طرح ویی کا توڑ نکال لیا ۔ ہمارے پاس دو ہی صورتیں تھیں ۔ یا تو اس پر ویی کا استعمال کیا جاتا تاکہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے اس کا توڑ سوچتا یا پھر اس کے کسی ایسے آدمی پر جسے وہ بے حد عزیز رکھتا ہو ۔ لیکن ویی کی یہ خصوصیت کہ اس سے گہری بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے ۔ عمران پر اس کے استعمال کی راہ میں رکاوٹ بن گئی ۔ اس لئے اس کے باورچی پر اس کا استعمال کیا گیا اور تم نے دیکھا کہ رزلٹ سو فیصد درست رہا ۔ باقی رہ گیا اس کی تفصیل معلوم کرنا تو وہ کوئی مسئلہ نہیں ۔ کوئی نہ کوئی ترکیب ایسی سوچ لی جائے گی جس سے اس کی تفصیل معلوم ہو سکے "........ ویلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن ڈاکٹر ویلٹ ۔ صرف ویی کا توڑ معلوم کرنے سے مین ہیڈ کوارٹر کو کیا فائدہ ہو گا "........ سلیک نے کہا ۔

" ویی ایک خوفناک ہتھیار کے طور پر تیار کی جا رہی ہے ۔ یہ ایسا ہتھیار ہے جو اپنی مخصوص ریز کی وجہ سے انتہائی وسیع پیمانے پر تباہی

پھیلا سکتا ہے ۔ لیکن مین ہیڈ کوارٹر اس کا توڑ بھی چاہتا تھا ۔ لیکن
ماہرین نے ٹکریں ماریں مگر اس کا سو فیصد توڑ نہ مل سکا ۔ چنانچہ مین
ہیڈ کوارٹر نے اس کے لئے عمران کے ذہن کو استعمال کرنے کا
منصوبہ بنایا اور منصوبہ کامیاب رہا" .... ویلٹ نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا ۔ جیسے اچانک اس کے ذہن میں کوئی
بات آگئی ہو ۔

"کیا ہوا" .... سلیک نے اسے چونکتے دیکھ کر پوچھا ۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے ۔ کیوں نہ ہم اپنے کسی آدمی پر
ڈمی کا استعمال کر کے اسے ہسپتال میں داخل کرا دیں اور پھر اس
خصوصی ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی تک یہ بات کسی طرح پہنچا دی
جائے کہ ایسا ہی ایک اور مریض بھی موجود ہے ۔ ظاہر ہے وہ اس پر
عمران کو کہے گا اور عمران ایک بار پھر اس کا توڑ استعمال کرے گا ۔ ہم
وہیں موجود ہوں گے ۔ جب یہ توڑ کامیاب ہو جائے گا تو ہم عمران کا
شکریہ ادا کرنے اس کے فلیٹ پر جائیں گے اور پھر اس سے انسانیت
کے نام پر اپیل کر کے اس سے یہ توڑ معلوم کر لیں گے" .... ویلٹ
نے کہا ۔

"کیا ضرورت ہے اس طرح کا لمبا کھڑاگ پھیلانے کی ۔ ہم براہ
راست اس عمران سے بھی بات کر سکتے ہیں ۔ ہم پر تو اسے کسی طرح
بھی شک نہیں ہو سکتا" .... سلیک نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"کیوں نہیں ہو سکتا ۔ جیسے ہی ہم نے بات کی وہ سمجھ جائے گا کہ

اس کے باورچی پر گولیاں ہم نے چلائی ہیں ۔ میرا خیال ہے پہلے اس
ڈاکٹر صدیقی کا اتہ پتہ معلوم کیا جائے ۔ اس سے دوستی کی جائے اور پھر
ڈاکٹر صدیقی کو مجبور کیا جائے ۔ وہ اس موضوع پر ہماری عمران سے
بات کرائے ۔ اس طرح بات بن سکتی ہے" .... ویلٹ نے کہا ۔

"چلو ایسے ہی سہی ۔ پھر میں اس پر کام شروع کر دوں" .... سلیک
نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"ہاں ۔ لیکن اس انداز میں کام کرنا کہ معاملہ الجھنے کی بجائے سلجھ
جائے" .... ویلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"بے فکر رہیں ۔ سب ٹھیک ہو جائے گا" .... سلیک نے کہا اور
کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف مڑ گیا ۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"........ عمران نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا کیونکہ اس کی نظریں مسلسل اس رسالے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب"........ دوسری طرف سے سپیشل ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ سلیمان ابھی تک ہسپتال میں تھا گو اب وہ صحت یابی کے تقریباً قریب پہنچ چکا تھا۔ لیکن پھر بھی اس طرح ڈاکٹر صدیقی کی کال آنے پر اس کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔

"کوئی اچھا بول بولنا۔ ڈاکٹروں کے بولنے سے بھی خوف آتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"خوف کی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ میں نے فون آپ کو اس لئے کیا ہے کہ ویسٹرن کارمن کے ایک مشہور ڈاکٹر ویلٹ اپنے اسسٹنٹ سلیک کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے ہیں۔ وہ اس دوا کے بارے میں تفصیلات جاننے کے خواہشمند ہیں جو آپ نے سلیمان پر آزمائی تھی"........ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"ویسٹرن کارمن سے آئے ہیں۔ یہ خبر ویسٹرن کارمن کیسے پہنچ گئی"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا ایک اسسٹنٹ ڈاکٹر ہے ایاز حسین۔ وہ ویسٹرن کارمن اپنے کسی نجی کام سے گیا تھا۔ وہ ڈاکٹر ویلٹ کا شاگرد بھی رہا ہے۔ اس نے ڈاکٹر ویلٹ سے تذکرہ کر دیا اور ساتھ ہی اپنا کارڈ بھی دے دیا۔ ڈاکٹر ویلٹ کو اس قدر اشتیاق پیدا ہوا کہ وہ فوراً پاکیشیا آئے اور مجھ سے ملے۔ مگر ظاہر ہے مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے کہ آپ نے کس طرح یہ حیرت انگیز انجکشن تیار کیا تھا۔ البتہ میں نے ڈاکٹر ویلٹ سے وعدہ کیا ہے کہ میں آپ سے بات کر کے اس کی تفصیل معلوم کر دیتا ہوں آپ اگر اجازت دیں تو میں ڈاکٹر ویلٹ کے ساتھ آپ کے فلیٹ پر آ جاؤں"........ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"میرا باورچی تو آپ کے پاس رہن پڑا ہوا ہے اور وہی نجانے کہاں سے چائے اور دوسرے لوازمات نکال لاتا تھا۔ مجھے تو اس کی عدم موجودگی میں سارا باورچی خانہ ہی خالی نظر آتا ہے۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میں آپ جیسے معزز مہمانوں کے سامنے خالی کیتلی، خالی پیالیاں

اور خالی پلیٹیں رکھ کر کہوں کہ لیجئے شوق فرمائیں "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑے۔

" اس کی آپ فکر نہ کریں۔ آپ خالی برتن رکھ دیجئے گا۔ سامان میں ساتھ لیتا آؤں گا "....... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

" یعنی وہی بات کہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ ایسی کوئی بات نہیں تشریف لائیں۔ میں کوئی نہ کوئی بندوبست کر ہی لوں گا۔ بستر کا بھی "....... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے ہنستے ہوئے شکریہ ادا کیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

" جوزف "........ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔ اس نے سلیمان کی عدم موجودگی میں رانا ہاؤس سے جوزف کو یہاں بلالیا تھا۔

" یس باس "........ چند لمحوں بعد جوزف نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر صدیقی دو غیر ملکی معزز مہمانوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ مجبوری یہ ہے کہ ان کی خاطر مدارت بھی کرنی پڑے گی۔ اب تم ہی بتاؤ۔ کیا کیا جائے "........ عمران نے بڑے فکر مندانہ لہجے میں کہا۔

" کس ٹائپ کے مہمان ہیں "........ جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" ٹائپ۔ کیا مطلب۔ اب مہمانوں کی بھی ٹائپس ہوتی ہیں "........ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جی ہاں۔ دانتوں والے مہمان اور ہوتے ہیں بغیر دانتوں والے اور "........ جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

" واہ۔ یہ تو واقعی بالکل نئی قسمیں ہیں مہمانوں کی "........ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" باس۔ بوڑھے اور بغیر دانتوں والے اور جوان دانتوں والے۔ دونوں قسموں کے مہمانوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مہمان نوازی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے قبیلے میں دانتوں والوں کے لئے تو کچا انسانی گوشت رکھا جاتا تھا اور بغیر دانتوں والوں کے لئے پکا ہوا۔ آپ جو حکم کریں "........ جوزف نے جواب دیا۔ تو عمران کے چہرے پر خوف کے تاثرات پھیل گئے۔

" کک۔ کک۔ کیا کہہ رہے ہو انسانی گوشت۔ تو کیا تمہارا قبیلہ آدم خور تھا "........ عمران نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" ہمارا قبیلہ صرف آدمی کا گوشت کھاتا تھا۔ آپ اسے انسانی گوشت خور تو کہہ سکتے ہیں۔ آدم خور نہیں۔ یہ کام تو یہاں آپ کے علاقوں میں ہوتا ہے کہ سالم آدمی ہی کھا جاتے ہیں "........ جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہاں۔ ارے یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ہمارا معاشرہ تو انتہائی مہذب اور ترقی یافتہ معاشرہ ہے۔ جو معاشرتی انصاف پر یقین رکھتا ہے۔ جہاں انسانوں کے بنیادی حقوق کو سب پر ترجیح دی جاتی ہے "۔ عمران

نے کسی جوشیلے مقرر کی طرح باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"باس ۔کم از کم آپ تو یہ باتیں نہ کیا کریں ۔اگر واقعی ایسا ہوتا تو پھر آپ کو یوں ساری عمر قاتلوں اور مجرموں کے پیچھے نہ بھاگنا پڑتا اور آپ نے تو صرف چند حدود قائم کر لی ہیں ۔افریقی قبائل کی طرح شکار کے علاقے ۔ورنہ یہاں قدم قدم پر جو کچھ ہوتا ہے وہ آپ بھی جانتے ہیں آپ کا معاشرہ ہمارے افریقی معاشرہ سے بھی بڑا آدم خور معاشرہ ہے"....... جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پتہ نہیں ۔اس فلیٹ میں کون سی خاصیت ہے کہ یہاں جو بھی آتا ہے ۔فلاسفر بن جاتا ہے ۔آغا سلیمان پاشا بھی مجھے یہی لیکچر دیتے رہتے ہیں اور اب تم نے بھی اس کی جگہ سنبھال لی ہے ۔ باقی رہا معاشرہ تو تمام معاشرے ایک جیسے ہوتے ہیں ۔چاہے افریقہ کے گھنے جنگلات کا ہو یا کسی مہذب شہر کا ۔انسان بنیادی طور پر انسان ہی ہوتا ہے ۔فرشتہ نہیں ہوتا"........ عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور جوزف بھی ہنس پڑا ۔اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی ۔

"میرا خیال ہے ۔مہمان آگئے ہیں ۔اب تم خود ان کے دانت گن لینا"........ عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی ایک بوڑھے اور ایک نوجوان کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو عمران ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا

ہوا۔

"یہ ہیں ڈاکٹر ویلٹ اور یہ ڈاکٹر سلیک"........ ڈاکٹر صدیقی نے تعارف کی رسم ادا کرتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ویلٹ اور ڈاکٹر سلیک رسمی فقرے کہہ کر بیٹھ گئے۔

"ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ نے کوئی نسخہ استعمال کیا ہے ۔جس سے زہر آلود زخم فوری طور پر ٹھیک ہو جاتے ہیں ۔اگر آپ وہ نسخہ اور اس کی تفصیل ہمیں بتادیں تو یہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہو گی"۔ ڈاکٹر ویلٹ نے فوراً ہی اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

"نسخہ کیا ہے ۔ڈاکٹر ویلٹ ۔ہماری زبان کے محاورے کے مطابق اندھے کے پیر تلے بٹیر آگیا اور وہ شکاری کہلانے لگا ۔آپ اپنی زبان میں اسے فلوک کہہ سکتے ہیں ۔ یعنی اتفاقی کامیابی"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب عظیم دریافتیں شروع میں ایسے ہی فلوک کے طور پر سامنے آتی ہیں ۔یہ شاید قدرت کا کوئی راز ہے کہ جب وہ انسانوں کو کسی عظیم راز سے آشنا کرنا چاہتی ہے تو اسے اس انداز میں سامنے لایا جاتا ہے کہ ابتدا میں اسے فلوک ہی کہا اور سمجھا جاتا ہے ۔آپ کا یہ نسخہ بھی انسانوں کے لئے عظیم دریافت ہے ۔اس سے لاکھوں ، کروڑوں انسانوں کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں ۔اگر آپ چاہیں تو اس نسخے کو آپ کے نام سے باقاعدہ رجسٹرڈ کرایا جا سکتا ہے"........ ڈاکٹر ویلٹ نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"یہ میرا نسخہ نہیں ہے ڈاکٹر ویلٹ ۔اصل میں یہ نسخہ میرے ساتھی جوزف کا ہے ۔جو افریقہ کا پرنس ہے ۔میں نے البتہ اسے جدید ضرور بنا دیا ہے۔ ویسے جہاں تک کسی دریافت کو رجسٹرڈ کرانے کی بات ہے میں اس کا سرے سے ہی قائل نہیں ہوں ۔ اسے پوری دنیا کے انسانوں کے نام رجسٹرڈ ہونا چاہیئے ۔دریافتوں کو محدود کرنا انسانوں کے ساتھ ظلم ہے "۔ عمران نے جواب دیا اور ڈاکٹر ویلٹ اور ڈاکٹر سلیک دونوں کے چہروں پر انتہائی عقیدت کے تاثرات ابھر آئے ۔

"آپ کا ذہن اور خیالات عظیم ہیں جناب ۔یقین کیجیئے آپ جیسے انسان سے مل کر ہمیں دلی مسرت ہوئی ہے ۔ میرا تعلق ویسٹرن کارمن کے شعبہ میڈیسن سے ہے ۔ہم پہلے ہی اس پوائنٹ پر ریسرچ کر رہے تھے ۔لیکن کوئی ایسا زود اثر اور تیر بہدف نسخہ دریافت نہ ہو رہا تھا۔لیکن جیسے ہی مجھے آپ کے نسخے کی اطلاع ملی ۔میں سب کام چھوڑ کر فوراً یہاں آ گیا ہوں ۔ کیا آپ مجھے تفصیل بتانا پسند کریں گے "...... ڈاکٹر ویلٹ نے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے جوزف ایک بڑا سا ٹرے اٹھائے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے کافی کا سامان ٹرے سے اٹھا کر درمیانی میز پر رکھنا شروع کر دیا

"یہ تو بغیر دانتوں والوں کی مہمان نوازی ہے "........ عمران نے کافی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مہذب لوگوں کو میں بغیر دانتوں کے ہی سمجھتا ہوں "...... جوزف نے جواب دیا اور خاموشی سے واپس مڑنے لگا ۔ ڈاکٹر صدیقی

حیرت سے عمران اور جوزف کے درمیان ہونے والی باتیں سن رہا تھا۔ ظاہر ہے ڈاکٹر ویلٹ اور ڈاکٹر سلیک کو مقامی زبان نہ آتی تھی ۔اس لئے وہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔

" ایک منٹ جوزف "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف مڑ گیا۔

" ڈاکٹر ویلٹ ۔ یہ ہے میرا ساتھی جوزف دی گریٹ پرنس آف افریقہ ۔ جس نسخے کے لئے آپ نے اتنا لمبا سفر کیا ہے ۔ وہ اس کی دریافت ہے "........ عمران نے ڈاکٹر ویلٹ اور ڈاکٹر سلیک سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں ایک لمحے کے لئے تو حیرت سے جوزف کو دیکھتے رہے ۔ پھر وہ دونوں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" آپ جیسے عظیم انسان سے مل کر ہمیں بے حد مسرت ہوئی ہے مسٹر جوزف دی گریٹ "........ ڈاکٹر ویلٹ نے انتہائی عقیدت مندانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" سوری ڈاکٹر ویلٹ .... آپ غلط آدمی کو عظیم کہہ رہے ہیں ۔ اگر آپ واقعی عظیم انسان سے ملنا چاہتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں ۔ وہ باس علی عمران ہیں ۔جو مجھ جیسے وحشی نسل کے آدمی کو گریٹ کہتے رہتے ہیں "۔جوزف نے مصافحہ کرنے کی بجائے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور دوسرے لمحے تیزی سے مڑ کر ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔

" مجبوری ہے جناب یہ ایسا ہی آدمی ہے "........ عمران نے ڈاکٹر ویلٹ کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا ۔ کیونکہ

جوزف نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کر دیا تھا۔

" کوئی بات نہیں ۔ بہر حال آپ تفصیل بتا رہے تھے "........ ڈاکٹر ویلٹ نے جھینپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میرے باورچی سلیمان کو کسی نے رانوں پر سات گولیاں ماریں میں شکار پر جا رہا تھا ۔ مجھے اطلاع ملی تو میں واپس آگیا۔ جوزف میرے ساتھ تھا ہم ہسپتال میں ڈاکٹر صدیقی کے پاس پہنچے ۔ سلیمان کی حالت لمحہ بہ لمحہ بگڑتی چلی جا رہی تھی ۔ اس کے زخموں میں شاید دیر سے طبی امداد ملنے کی وجہ سے زہر پیدا ہو گیا تھا ۔ بہر حال صورت حال انتہائی خراب تھی اور مجھے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ میں کیا کروں ۔ ڈاکٹر صدیقی اپنے طور پر بہترین علاج کر رہے تھے ۔ لیکن صورت حال سنبھلنے کی بجائے بگڑتی چلی جا رہی تھی ۔ اس موقع پر جوزف نے مجھے بتایا کہ افریقہ کے وچ ڈاکٹر افریقہ میں پیدا ہونے والی ایک جڑی بوٹی ٹرنچی سے اس کا علاج کرتے ہیں ۔ لیکن ظاہر ہے اب افریقہ سے وہ بوٹی لے کر آنے کا وقت نہ تھا۔ ڈاکٹر صدیقی نے مجھے بتایا کہ ان کے پاس ایک نئی دوا کا پمفلٹ آیا ہے ۔ جس کا نام بھی ٹرنچی ہے ۔ لیکن یہ ابھی مارکیٹ میں نہیں آئی ۔ میں نے وہ پمفلٹ پڑھا ۔ اس میں واقعی اس افریقی بوٹی ٹرنچی پر ریسرچ سے دوا بنائی جا رہی تھی ۔ لیکن اس کے اثرات ابھی تک پوری طرح کامیاب نہ ہو رہے تھے ۔ اس لئے دوا مارکیٹ میں نہ لائی جا رہی تھی ۔ لیکن اس میں ٹرنچی کی ایک ایسی خصوصیت بتائی گئی جس نے مجھے چونکا دیا ۔ یہ بالکل ویسی ہی خصوصیت تھی جو ہمارے دیسی

نسخہ جات میں سانپ کی کینچلی کے بتائے جاتے ہیں ۔ بس یہی ایک عنصر ایسا تھا جو میڈیکل میں دستیاب نہ تھا ۔ جب کہ باقی عناصر کے متبادل موجود تھے ۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ یہاں مقامی طور پر سانپ کی کینچلی کو ایک مخصوص طریقے سے محلول میں تبدیل کر کے دوا کے طور پر فروخت کیا جاتا ہے اور یہ دوا سانپ کے زہر کے خلاف کام میں لائی جاتی ہے ۔ چنانچہ میں نے وہ محلول حاصل کیا ۔ باقی عناصر کے متبادل خریدے اور پھر ان سب سے ایک انجکشن تیار کر کے سلیمان کو لگا دیا ۔ نتیجہ انتہائی کامیاب رہا "...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹرنچی پر ہماری لیبارٹری ہی ریسرچ کر رہی ہے ۔ یوں سمجھ لیجئے کہ اس پر ریسرچ میری نگرانی میں ہی ہو رہی ہے اور واقعی ہم اس میں سو فیصد کامیاب نہ ہو رہے تھے ۔ اس کا مطلب ہے کہ سانپ کی کینچلی کو اگر ٹرنچی کے ساتھ شامل کر دیا جائے تو سو فی صد کامیابی ممکن ہے "۔ ڈاکٹر ویلٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو سانپ کی کینچلی کے مخصوص محلول میں دوسرے عناصر کے متبادل ڈال کر استعمال کئے ۔ اس خیال سے کہ شاید اس طرح ٹرنچی کی تمام خصوصیات یکجا ہو جائیں ۔ جب کہ آپ اب نئی بات کر رہے ہیں کہ ٹرنچی بذات خود کام نہیں کر رہی ۔ ہو سکتا ہے کہ افریقہ کے وچ ڈاکٹر ٹرنچی کے ساتھ سانپ کی کینچلی کا سفوف بھی استعمال کرتے ہوں ۔ جس کا علم جوزف کو نہ ہو سکا ہو "........ عمران

نے جواب دیا۔

" بالکل ایسا ہی ہوتا ہوگا۔بہت خوب۔آپ نے واقعی انسانیت پر عظیم احسان کیا ہے "........ ڈاکٹر ویلٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر کافی پینے کے بعد انہوں نے اجازت طلب کی اور عمران انہیں دروازے تک چھوڑنے آیا۔ڈاکٹر صدیقی نے بھی عمران کا شکریہ ادا کیا۔ ویسے اسے واقعی یہ سوچ کر مسرت کا احساس ہو رہا تھا کہ سلیمان پر ہونے والے اس تجربے سے لاکھوں انسانوں کے صحت یاب ہونے کا چانس بن گیا ہے اور یہ واقعی اس کے نزدیک انتہائی مسرت کی بات تھی۔ابھی وہ واپس ڈرائنگ روم میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" سوری جناب۔میرے پاس اب اتنے نسخے نہیں ہیں کہ میں ہر بار نیا نسخہ بتا سکوں۔ایک ہی تھا۔وہ ڈاکٹر ویلٹ لے جا چکے ہیں "........ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں باس "........ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر بولا نہیں کرتا۔ دھاڑا کرتا ہے "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" رنگ ماسٹر کے سامنے دھاڑنے سے چابک کھانا پڑتا ہے۔اس لئے احتیاط ضروری ہے جناب "........ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران اس کے اس خوب صورت جواب پر بے اختیار

ہنس دیا۔

" یعنی تم نے تسلیم کر لیا کہ تم سرکس کے ٹائیگر ہو۔میرا مطلب ہے نمائشی ٹائیگر۔میں خواہ مخواہ تم سے ڈرتا رہا کہ نجانے کس وقت تمہیں غصہ آجائے اور مجھے چیر پھاڑ کر رکھ دو۔اس لئے تو میں افریقی ٹائیگروں سے لڑنے والے جوزف دی گریٹ کا خرچہ اٹھاتا رہا ہوں "۔ عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس دیا۔

" باس۔میں نے آپ کو ایک اہم اطلاع دینی تھی۔میں نے اس آدمی کا سراغ لگا لیا ہے۔جس نے سلیمان پر فائرنگ کی تھی "........ دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔واقعی اہم اطلاع ہے۔پوری تفصیل بتاؤ "........ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" باس۔زاقین کلب کے ایک آدمی نے اسے آپ کے فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دیکھا تھا اور وہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔وہ پیشہ ور قاتل ہے اور اس کا تعلق ویسٹرن کارمن سے ہے۔اس کا اصل نام تو رالف ہے۔لیکن ویسٹرن کارمن میں اسے عام طور پر کلر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔وہ اسے یہاں پاکیشیا میں دیکھ کر بے حد حیران ہوا وہ وہاں اس لئے رک گیا تا کہ اگر وہ واپس آئے تو اس سے ملاقات ہو سکے۔لیکن پھر فلیٹ پر فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ آدمی چونک پڑا۔وہ سمجھ گیا کہ کلر شکار کھیل رہا ہے۔پھر اس نے دوسرے لمحے کلر کو سیڑھیاں اترتے دیکھا اور کلر قریب کھڑی کار میں بیٹھا اور فوراً ہی

وہاں سے نکل گیا۔اس آدمی نے اس کا تعاقب کیا اور کلر کی کار لائن کالونی میں داخل ہو کر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔اس کے بعد اسے معلوم نہ ہو سکا کہ کلر کہاں گیا ہے۔وہ واپس لوٹ آیا۔اسے دراصل یہ معلوم نہ تھا کہ یہ فلیٹ آپ کا ہے"........ ٹائیگر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔تو یہ کام ویسٹرن کارمن کی طرف سے ہوا ہے۔تمہارے آدمی نے اس کا حلیہ اور کار کا نمبر تو بتایا ہی ہوگا"........ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔میں نے اس کی تفصیل معلوم کر لی ہے اور اب میں اسے تلاش کر لوں گا۔میں نے سوچا کہ آپ کو ابتدائی رپورٹ دے دوں"........ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔اسے تلاش کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو۔لیکن تم نے صرف اسے تلاش کرنا ہے۔سمجھ گئے"........ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"........ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ٹائیگر کا دوبارہ فون آیا۔

"باس۔میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔وہ رالف کلر سلیمان پر فائرنگ کے بعد لائن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو دس بی بلاک میں پہنچا تھا۔کار ابھی تک اسی کوٹھی میں موجود ہے۔لیکن کوٹھی خالی پڑی

ہوئی ہے۔میں نے کوٹھی اور کار سے متعلق مزید معلومات حاصل کر لی ہیں تو پتہ چلا کہ کوٹھی دو روز پہلے نیشنل پراپرٹی ڈیلرز کے ذریعے ویسٹرن کارمن کے کسی ڈاکٹر ویلٹ کے نام پر بک کرائی گئی تھی اور کار سٹی کارز سے کرایہ پر حاصل کی گئی ہے اور یہ کار کسی ڈاکٹر سلیک کے نام سے حاصل کی گئی ہے۔ڈاکٹر سلیک کا تعلق بھی ویسٹرن کارمن سے ہے"........ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر ڈاکٹر ویلٹ اور ڈاکٹر سلیک کے نام آتے ہی انتہائی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کیا کوٹھی خالی کر دی گئی ہے یا اس کے مکین کہیں گئے ہوئے ہیں"
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کوٹھی قطعی خالی پڑی ہوئی ہے۔اس میں سوائے مستقل فرنیچر کے اور کوئی سامان موجود نہیں ہے"........ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ابھی تم اس کوٹھی کی نگرانی کرو۔میں اس دوران اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرتا ہوں۔اب ہمارا رابطہ واچ ٹرانسمیٹر پر ہوگا"........ عمران نے کہا اور ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آجانے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔کیونکہ جو نمبر عمران نے ڈائل کیا تھا۔وہ براہ راست ڈاکٹر صدیقی کا نمبر تھا۔

"عمران بول رہا ہوں۔سلیمان کی اب کیا پوزیشن ہے"........

عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"بہت بہتر ہے۔ لیکن ابھی اسے ایک ہفتہ ہسپتال میں رہنا پڑے گا"........ دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔ اس نے شاید یہ سمجھا تھا کہ عمران نے اسے ہسپتال سے فارغ کرانے کے لئے فون کیا ہے۔

"وہ تمہارے مہمان ڈاکٹر صاحبان واپس چلے گئے ہیں یا ابھی یہیں ہیں"........ عمران نے پوچھا۔

"آپ کے فلیٹ سے واپسی پر میں نے انہیں مین مارکیٹ کے چوک پر ڈراپ کر دیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے اس کی خواہش کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ یہاں سے چند مقامی چیزیں وہاں اپنے دوستوں کے لئے تحفے کے طور پر خرید کر فوری طور پر ویسٹرن کارمن واپس چلے جائیں گے۔ تاکہ آپ کے بتائے ہوئے نسخے پر ریسرچ کر سکیں۔ ویسے عمران صاحب آپ سے دونوں ڈاکٹر صاحبان بے حد متاثر تھے۔ راستے میں وہ آپ کی ذہانت کی کھل کر داد دیتے رہے ہیں"........ ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ وہ تو انہیں دینی ہی تھی۔ کیونکہ میں نے مفت میں اتنا اہم نسخہ جو بتا دیا تھا۔ بہرحال تم فوری طور پر ایک کام کرو اور سلیمان کو سپیشل وارڈ میں منتقل کر دو۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس پر دوبارہ حملہ کیا جا سکتا ہے"........ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی اسے سپیشل وارڈ میں منتقل کرا دیتا

ہوں"........ ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر کہا۔

"اب اگر ڈاکٹر صاحبان سے ملاقات ہو یا ان کا فون آئے تو تم نے ان کی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کر کے مجھے ضرور بتانا ہے اور اس بات کا خیال رکھنا کہ انہیں معلوم نہ ہو کہ میں ان کا پتہ حاصل کرنے کا خواہشمند ہوں"........ عمران نے اسے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا کوئی گڑبڑ ہے"........ ڈاکٹر صدیقی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں۔ گڑبڑ تو نہیں ہے۔ البتہ بڑگڑ کا خدشہ ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بڑگڑ۔ کیا مطلب"........ ڈاکٹر صدیقی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مطلب تم سوچتے رہو۔ خدا حافظ"........ عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"........ دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ ویسٹرن کارمن کے دو افراد کے حلیے نوٹ کرو"........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر ویلٹ اور ڈاکٹر سلیک کے حلیے تفصیل سے بتا دیئے۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کو ہدایت کر دو کہ انہیں پورے شہر میں تلاش

کیا جائے ۔ صفدر کی ڈیوٹی ایئرپورٹ پر لگا دینا ۔ ہو سکتا ہے یہ فوری
طور پر واپس جانے کی کوشش کریں تو صفدر نے کسی ایسے طریقے سے
انہیں روکنا ہے کہ انہیں یہ شک نہ پڑ سکے کہ انہیں جبری روکا جا رہا
ہے "........ عمران نے کہا۔

" کیا ان دونوں کا تعلق سلیمان پر ہونے والی فائرنگ سے ہے " ۔
بلیک زیرو نے پوچھا۔

" ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جیسے ہی ان کے متعلق کوئی اطلاع ملی
مجھے فوری طور پر اطلاع دینی ہے تم نے "........ عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ لباس
تبدیل کر کے اس نے جوزف کو ہدایات دیں اور چند لمحوں بعد اس کی
کار لائن کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ کالونی خاصی وسیع
وعریض تھی ۔ لیکن پتہ مکمل معلوم ہونے کی وجہ سے عمران نے بی
بلاک کی کوٹھی نمبر ایک سو دس کو جلد ہی ٹریس کر لیا ۔ کوٹھی
درمیانے درجے کی تھی ۔ لیکن تعمیر جدید انداز کی تھی ۔ عمران نے کار
ایک سائیڈ پر روکی اور پھر جیسے ہی وہ کار سے نیچے اترا ۔ سڑک کے
دوسرے کنارے سے ٹائیگر نے ہاتھ ہلایا اور پھر وہ سڑک کراس کر کے
عمران کے پاس پہنچ گیا۔

" کوئی نئی بات "........ عمران نے پوچھا۔

" جی نہیں "........ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تم یہیں ٹھہر کر خیال رکھو۔ میں کوٹھی کے اندر جا رہا ہوں " ۔

عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی کی عقبی
چھوٹی دیوار پھلانگ کر اندر پہنچ چکا تھا ۔ کوٹھی میں فرنیچر موجود تھا ۔
لیکن کوٹھی میں کوئی ایسا سامان نہ تھا جس سے معلوم ہو سکے کہ وہاں
افراد اب بھی رہائش پذیر ہیں ۔ لیکن کوٹھی کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ
زیادہ عرصہ سے خالی نہیں ہے ۔ وہاں کچھ لوگوں کی رہائش رہی ہے ۔
عمران نے کوٹھی کے سامان کی تلاشی لینی شروع کر دی ۔ لیکن پوری
کوٹھی چھان مارنے کے باوجود وہاں کاغذ کا ایک پرزہ تک اسے نہ مل
سکا ۔ یوں لگتا تھا جیسے یہاں رہنے والوں نے اس بات کا خاص طور پر
خیال رکھا ہو کہ ان کے جانے کے بعد یہاں کوئی معمولی سی چیز بھی
ایسی نہ رہ جائے ۔ جس سے ان کی شناخت میں مدد مل سکے ۔ لیکن ایک
کمرے میں پہنچتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا ۔ کیونکہ اس کمرے کی
مخصوص ساخت بتا رہی تھی کہ اس کے نیچے کوئی تہہ خانہ ہے ۔ تہہ
خانے کا خیال آتے ہی عمران نے تہہ خانے کا راستہ تلاش کرنے کی
کوشش شروع کر دی اور تھوڑی سی کوشش کے بعد آخر کار وہ راستہ
تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ تہہ خانہ خاصا بڑا تھا اور تہہ خانے میں
داخل ہوتے ہی عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی ۔ کیونکہ یہاں
ایک کونے میں باقاعدہ ردی کی بڑی سی ٹوکری موجود تھی جس میں
ردی بھری ہوئی تھی ۔ جس انداز میں اس ٹوکری میں سامان بھرا ہوا نظر
آرہا تھا۔ اس سے عمران سمجھ گیا کہ اوپر باقاعدہ صفائی کر کے تمام ردی
کاغذ اور ایسا ہی بیکار سامان اس ٹوکری میں رکھ کر اسے نیچے تہہ خانے

میں پہنچایا گیا ہے۔ لیکن یہ بات اس کی بھی سمجھ میں نہ آئی تھی کہ ردی کو باہر ڈرم میں ڈالنے کی بجائے یہاں تہہ خانے میں کیوں رکھا گیا ہے اس نے آگے بڑھ کر ردی کی ٹوکری کو فرش پر الٹ دیا اور پھر فرش پر پنجوں کے بل بیٹھ کر اس نے اس میں موجود سامان کی پڑتال شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس کے ہاتھ میں کاغذ کا ایک ٹکڑا آیا۔ وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس پر کلر کے لفظ کے آگے سات کا ہندسہ اور اس کے بعد وی کا لفظ لکھا ہوا تھا اور نیچے سلیمان کا نام اور اس سے آگے اس کے فلیٹ کا فون نمبر درج تھا۔ کاغذ کو چونکہ پھاڑا گیا تھا۔ اس لئے اس نے اس کاغذ کے دوسرے ٹکڑوں کی تلاش شروع کر دی اور تھوری دیر بعد وہ مختلف ٹکڑوں کو جوڑ کر پورا کرنے میں کسی حد تک کامیاب ہو گیا۔ اب پیغام واضح تھا۔ اس پیغام کے مطابق کلر کو سات وی بلنس سپلائی کرنے اور پھر سلیمان پر فائر کرنے کی بات درج تھی اور سب سے اہم بات جو اس کاغذ میں درج تھی وہ بلیک تھنڈر کا نام تھا اور یہ نام پڑھ کر عمران حقیقتاً اچھل پڑا تھا۔ اب صورت حال خاصی واضح ہو چکی تھی کہ بلیک تھنڈر ایک بار پھر پاکیشیا میں کسی مشن پر کام کر رہی تھی اور اس بار اس کے ایجنٹ ڈاکٹر ویلٹ اور ڈاکٹر سلیک ہیں۔ اس نے کاغذ کے ٹکڑوں کو جیب میں ڈالا اور پھر مزید تلاشی لینے کے بعد وہ تہہ خانے سے باہر آیا اور چند لمحوں بعد ایک بار پھر عقبی دیوار پھلانگ کر وہ عقبی سڑک پر پہنچ چکا تھا۔

" اس کلر کے بارے میں مزید کچھ پتہ چلا "....... عمران نے ٹائیگر

کے پاس پہنچ کر پوچھا۔

" وہ واپس ویسٹرن کارمن جا چکا ہے باس۔ میں نے ایک ٹیکسی ڈرائیور کو تلاش کر لیا تھا جو اسے یہاں کوٹھی سے ایئرپورٹ چھوڑ آیا تھا اور پھر میں نے ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کیں اور پتہ چل گیا کہ رالف نام کا مسافر۔ ویسٹرن کارمن اسی رات کو روانہ ہوا تھا "........ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن پہلے تم نے اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر نہیں کیا تھا "۔ عمران نے پوچھا۔

" مجھے خیال نہ رہا تھا۔ اب آپ کے پوچھنے سے یاد آیا ہے "...... ٹائیگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" کوٹھی کی نگرانی جاری رکھو اور اگر کوئی آدمی یہاں آئے۔ تو اسے نظروں سے اوجھل نہ ہونے دینا اور مجھے فوری رپورٹ دینا "۔ عمران نے اسے ہدایت کی اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ کالونی سے نکل کر اس نے کار کا رخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔

" کوئی رپورٹ "........ عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

" جی نہیں۔ ابھی تک نہیں ملی "........ بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا۔ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"......... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب۔آپ نے جن دو افراد کے حلیے بتائے وہ اس وقت ایئر پورٹ پر موجود ہیں اور ایک گھنٹے بعد ویسٹرن کارمن جانے والی فلائٹ پر ان کی سیٹیں بک ہیں"........ صفدر نے کہا۔

"تم وہاں اکیلے ہو"........ عمران نے پوچھا۔

"یس سر"........ صفدر نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل اور تنویر کو فوری طور پر کال کر لو اور ان دونوں کو تم نے اغوا کر کے دانش منزل پہنچانا ہے لیکن یہ کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔کیونکہ ان کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"........ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"بلیک تھنڈر پھر پہنچ گئی یہاں"....... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ویسے ہے یہ اصول کے خلاف۔جب یہاں پہلے سے ہی ایک بلیک موجود ہے تو پھر دوسرے بلیک کی آمد نہیں ہونی چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی مسکرا دیا۔

"آپ مجھے تفصیل تو بتائیں کہ اچانک یہ ڈاکٹر ڈیلٹ اور ڈاکٹر سلیک کہاں سے نمودار ہو گئے اور بلیک تھنڈر سے ان کا تعلق کیسے نکل آیا"........ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اسے ڈاکٹر صدیقی کے

ہمراہ ان دونوں کی فلیٹ میں آمد اور پھر ٹائیگر کی رپورٹ کے علاوہ خود کوٹھی پہنچ کر اس کی تلاشی لینے کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔واقعی اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمان پر فائرنگ باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت کی گئی ہے۔لیکن پھر وہ نسخہ حاصل کرنے کیوں پہنچ گئے۔بلیک تھنڈر تو مجرم تنظیم ہے۔اس کا میڈیسن وغیرہ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"۔بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔مجھے تو یاد ہی نہیں رہا کہ یہ ویمی بلٹس کیا ہوتی ہیں۔اس کاغذ کے مطابق کلر کو باقاعدہ ویمی بلٹس سپلائی کی گئی تھیں۔جہاں تک میرا خیال ہے۔ڈکشنری میں تو ویمی کا لفظ ہی نہیں ہے"۔عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں بالکل نامانوس سا لفظ ہے"........ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے کچھ دیر سوچنے کے بعد ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس نیشنل آرمز ہاؤس"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کاروباری سی آواز سنائی دی۔

"مرزا افضل بیگ صاحب ہیں۔میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ہولڈ آن کیجئے"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز رسیور پر سنائی دی۔

" عمران بیٹے ۔ خیریت ۔آج چچا کی یاد کیسے آ گئی "........ بولنے والے کا لہجہ شفقت سے پر تھا۔

"چچا نے بھی تو بھتیجے کو بھلا دیا ہے ۔نہ کوئی دعوت ۔نہ روسٹ مچھلی کے قتلے ۔نہ خالص گھی کے ترتراتے ہوئے پراٹھے ۔نہ شربت صندل کے گلاس ۔اب کیا کیا یاد کروں "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے بے اختیار قہقہے کی آواز سنائی دی ۔

"اوہو ۔ بھتیجے کیا یاد دلا دیا ۔یہ سب تو اب خواب بن چکا ہے ۔اب تو ڈاکٹروں نے ہر وہ چیز بند کر دی ہے ۔جسے کھاتے عمر گذر گئی ہے ۔ ان کا بس چلے تو سانس بھی بند کر دیں کہ اس سے بھی جان جانے کا خطرہ ہے "........ مرزا صاحب نے کہا اور عمران ان کی اس خوب صورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"چچا آپ نے تو یقیناً زیادہ کھا کر اپنا کوٹہ پورا کر لیا ہو گا ۔مگر ہمارا کوٹہ تو ابھی پورا نہیں ہوا ۔ہم کہاں جائیں ۔ہم تو آغا سلیمان پاشا کے سامنے ان کا نام بھی لے لیں تو وہ کاٹنے کو دوڑتا ہے "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آغا سلیمان پاشا ۔وہ کون ہے "........ مرزا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ارے چچا آپ سلیمان کو بھی بھول گئے ۔کہیں ڈاکٹروں نے آپ کی یادداشت تو بند نہیں کر دی "........ عمران نے کہا۔

"ارے وہ سلو پیٹو ۔اس کی بات کر رہے ہو ۔مگر وہ آغا سلیمان پاشا

کب سے ہو گیا "........ مرزا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا کہنا ہے کہ وہ آل پاکیشیا باورچی ایسوسی ایشن کا صدر ہے ۔ اس لئے اب اسے اس کے پورے خاندانی نام سمیت پکارا جائے ۔اس لئے اب وہ آپ کا سلو پیٹو آغا سلیمان پاشا بن چکا ہے "...... ..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دوسری طرف سے مرزا صاحب کے ہنسنے کی آواز سنائی دی ۔

"ہاں بھئی ۔واقعی زمانہ تیزی سے بدلتا چال رہا ہے ...بہر حال بتاؤ ۔ آج کیسے یہاں دکان پر فون کیا ہے ۔اللہ بخشے تمہاری چچی زندہ ہوتیں تو تمہیں پتہ چل جاتا کہ تم نے گھر کی بجائے دکان پر مجھ سے بات کی ہے تو قیامت برپا کر دیتیں کہ چچی سے زیادہ چچا سے پیار کیوں ہے "۔مرزا افضل بیگ نے پرانی یادیں چھیڑتے ہوئے کہا۔

"اس بات پر تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا چچا ۔بہر حال یہ بتائیں کہ کوئی ویپی بلٹس نام کی بلٹس بھی ہوتی ہیں "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویپی بلٹس ۔یہی کہا ہے ناں تم نے "........ مرزا افضل بیگ نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں کیوں کوئی خاص بات ہے "........ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" بالکل خاص بات ہے ۔ویپی بلٹس ایک خاص قسم کی زہریلی بلٹس کو کہا جاتا ہے ۔دوسری جنگ عظیم کے زمانے میں اس نام کی

بلٹس کارمن والوں نے تیار کی تھیں۔ان کا شکار کسی صورت میں بچ
نہ بچ سکتا تھا۔لیکن پھر ان کا رواج ختم ہو گیا۔ویسے ڈیی ایک خاص
قسم کے زہر کا نام ہے۔عام طور پر یہ زہر افریقہ میں پائے جانے والے
ایک خاص قسم کے مینڈک کے سر کے عقبی حصے سے نکالا جاتا ہے۔
لیکن میرا خیال ہے کہ کارمن کے ماہرین نے اسے مصنوعی طور پر تیار
کر لیا ہو گا۔ورنہ اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ اتنی تعداد میں تو مینڈکوں کا
وجود ہی نہ ہوتا ہو گا کہ اس سے بے تحاشا اسلحہ بنایا جا سکے"۔مرزا
افضل بیگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈیی اس مینڈک کا نام تو نہیں ہے"........ عمران نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے۔مجھے اس کی تفصیل معلوم نہیں ہے۔لیکن تمہیں یہ
نام کہاں سے مل گیا"........ مرزا افضل بیگ نے پوچھا۔

"ایک کتاب میں پڑھا تھا۔ڈکشنری میں تو اس کے معنی ملے نہیں
ساتھ چونکہ بلٹس کا لفظ تھا۔اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے معلوم
کیا جائے۔کیونکہ میرے خیال میں اس وقت اسلحے کے معاملے میں
آپ سے زیادہ ماہر اور کوئی نہیں ہے"........ عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا حسن ظن ہے بھتیجے۔ورنہ لوگ تو مجھے خبطی اور سنکی کہتے
ہیں۔میرے اپنے بچے میرا مذاق اڑاتے ہیں"........ مرزا افضل بیگ
نے قدرے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ان کی کم علمی ہے چچا۔ورنہ جو آپ کو جانتے ہیں۔وہ آپ کے مرتبے
سے بھی بخوبی واقف ہیں۔اچھا اجازت۔میں کوشش کروں گا کہ جلد
ہی آپ کی نیاز حاصل کروں"........ عمران نے کہا۔

"خدا تمہیں ہمیشہ خوش رکھے بھتیجے۔خدا حافظ"........ دوسری
طرف سے انتہائی مشفقانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے بھی خدا حافظ
کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ شاید سر عبدالرحمن کے پرانے دوست ہیں"........ بلیک زیرو
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ان سے ہمارے کئی پشتوں سے خاندانی تعلقات ہیں۔مرزا
صاحب واقعی اسلحے کے بارے میں اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں۔اب تم
نے دیکھا کہ انہوں نے کس طرح فوراً ساری بات بتا دی"۔عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سلیمان پر ڈیی بلٹس کا استعمال کیا گیا۔اس
لئے اس کے زخم تیزی سے سڑنے لگے تھے اور پورے جسم میں زہر
پھیل گیا تھا۔لیکن اس کا مقصد۔یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر ویلٹ اس مقصد کی نشاندہی کر سکیں"۔
عمران نے کہا اور ابھی اس کی بات ختم ہی ہوئی تھی کہ کمرے میں
مخصوص آواز گونج اٹھی۔اس کا مطلب تھا کہ گیٹ پر کوئی موجود ہے۔
بلیک زیرو نے ایک بٹن دبایا تو سامنے دیوار پر گیٹ سے باہر کھڑی

صفدر کی کار نظر آئی جس کے ساتھ ہی صفدر بھی موجود تھا۔ بلیک زیرو نے بٹن آف کر کے گیٹ کھولنے والا بٹن آن کر دیا۔

"ان سے کہہ دو کہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ گیسٹ روم میں رکھیں"۔ عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے میز کے کنارے کو دبایا تو ایک چھوٹا سا مائیک باہر آگیا۔ بلیک زیرو نے اس کے ساتھ موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

"دونوں کو علیحدہ علیحدہ گیسٹ روم میں پہنچا دو"......... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی بٹن آف کر کے مائیک واپس میز میں بند کر دیا اور پھر ایک اور بٹن دبا دیا۔ دیوار پر ایک بار پھر منظر ابھر آیا۔ لیکن یہ منظر دانش منزل کا اندرونی منظر تھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دو بے ہوش افراد کو کاندھے پر لادے برآمدے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جب کہ تنویر کار کے قریب خاموش کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل واپس آتے دکھائی دیئے اور ایک بار پھر وہ کار میں بیٹھے اور انہوں نے کار واپس گیٹ کی طرف موڑی۔ بلیک زیرو نے گیٹ کھولنے والا بٹن پریس کر دیا اور جب ان کی کار گیٹ سے باہر چلی گئی تو اس نے گیٹ بند کر دیا۔

"میں ڈاکٹر ویلٹ کا انٹرویو کر لوں"......... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ گیسٹ روم کا مخصوص لاک کھول کر اندر داخل ہوا تو قالین پر ڈاکٹر ویلٹ بے ہوش پڑا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کے لباس کی

تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن جیبوں میں سے کرنسی۔ سفر کے کاغذات کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ کاغذات کی رو سے اس کا نام ڈاکٹر ویلٹ ہی تھا۔ ڈاکٹر ویلٹ کے سر پر موجود گومڑ بتا رہا تھا کہ اسے کس طرح بے ہوش کیا گیا ہے۔ چنانچہ عمران نے سامان واپس اس کی جیبوں میں ڈالا اور پھر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد جب ڈاکٹر ویلٹ کے جسم میں حرکت کا احساس نمودار ہوا تو عمران پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ویلٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر چند لمحوں تک وہ لاشعوری انداز میں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھ کر وہ بری طرح چونک کر اٹھ بیٹھا۔

"کیا...... کیا......... میں کہاں ہوں تم۔ تم علی عمران ہو ناں"۔ ڈاکٹر ویلٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں علی عمران ہوں۔ تم اٹھ کر کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ تاکہ تم سے بات چیت کی جا سکے"......... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور ڈاکٹر ویلٹ اٹھا اور کرسی پر بیٹھ تو گیا لیکن اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھی تک نمایاں تھے۔

"ڈاکٹر ویلٹ۔ جب تم ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ میرے فلیٹ پر آئے تھے۔ تو میں نے تمہارا احترام دو وجوہات کی بنا پر کیا تھا۔ ایک تو یہ کہ تم میرے مہمان تھے اور دوسری یہ کہ تم میڈیسن کے ڈاکٹر اور ریسرچ سکالر تھے۔ لیکن اس وقت تمہاری حیثیت ایک بین الاقوامی مجرم کی

ہے اور مجرموں سے میرا سلوک کچھ مختلف ہوتا ہے "........ عمران کا لہجہ ضرورت سے زیادہ کرخت تھا۔

" بین الاقوامی مجرم ۔ کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو "........ ڈاکٹر ویلٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میری بات تفصیل سے سن لو اس کے بعد خود ہی فیصلہ کر لینا کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے ۔ تم اور ڈاکٹر سلیک بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہو ۔ تم ویسٹرن کارمن کے ایک پیشہ ور قاتل رلف عرف کلر کے ہمراہ یہاں آئے تم نے کلر کو سات مخصوص زہریلی بلٹس جنہیں ویپی بلٹس کہا جاتا ہے سپلائی کیں ۔ تاکہ وہ میرے باورچی پر ان کو فائر کر سکے اور اس نے یہ فائرنگ کر دی ۔ جس کے نتیجے میں سلیمان ہسپتال پہنچ گیا اور ویپی بلٹس کی وجہ سے اس کی زخم خراب ہو گئے اور اس کی جان کے لالے پڑ گئے ۔ میں نے ایک نسخہ آزمایا ۔ جس سے ویپی بلٹس کا زہر ختم ہو گیا ۔ اس کے بعد تم دونوں ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ میرے فلیٹ پر پہنچے تم نے مجھ سے وہ نسخہ حاصل کیا ۔ تم دونوں کی رہائش لائن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو دس بی بلاک میں تھی ۔ کلر بھی تمہارے ساتھ تھا ۔ سلیمان پر حملہ کے لئے کلر نے جو کار استعمال کی وہ ڈاکٹر سلیک کے نام سے کرائے پر حاصل کی گئی اور کوٹھی تمہارے نام پر بک کرائی گئی ۔ کار ابھی تک اس کوٹھی میں موجود ہے ۔ کلر اسی رات واپس ویسٹرن کارمن چلا گیا ۔ جب کہ اب تم دونوں واپس جا رہے تھے ۔ لیکن میں نے تم دونوں کو

اس لئے واپس بلوا لیا ہے کہ تم مجھے اس ساری واردات کا اصل مقصد بتا سکو "........ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ویلٹ کا چہرہ حیرت کی شدت سے مسخ ہونے کے قریب پہنچ گیا۔

" تت ۔ تت ۔ تمہیں اس ساری تفصیل کا کیسے علم ہو گیا "۔ ڈاکٹر ویلٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں شاید بلیک تھنڈر کی طرف سے پاکیشیا پہنچتے وقت میرے متعلق تفصیل نہیں بتائی گئی تھی "........ عمران نے جواب دیا۔

" بتائی تو گئی تھی ۔ لیکن مجھے کم از کم یہ توقع ہرگز نہ تھی کہ تم اتنے کم وقت میں اس قدر تفصیل جان سکو گے ۔ بہرحال تم یقین کر دیا نہ کرو میں تمہیں بتا دوں کہ میرا تعلق کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم سے نہیں ہے ۔ میں واقعی میڈیسن کا ڈاکٹر ہوں اور میری ذاتی پرائیویٹ لیبارٹری ہے اور ایک کاروباری فرم ہے ۔ جس کا نام ویلٹ میڈیسن کارپوریشن ہے ۔ ہمارا بزنس پوری دنیا میں ہے ۔ ایک ماہ پہلے کی بات ہے کہ ہمیں ویپی بلٹس کے زہر کا تریاق تیار کرنے کا آرڈر ملا ۔ یہ آرڈر ویسٹرن کارمن کے ایک لارڈ کی طرف سے تھا ۔ اس کی بھی میڈیسن کارپوریشن ہے ۔ جس کا نام لارڈ کمفرٹ کارپوریشن ہے ۔ لیکن یہ صرف زہروں اور ان کے تریاق کا بزنس کرتی ہے ۔ لارڈ کمفرٹ میرا بہترین دوست ہے ۔ لارڈ کمفرٹ نے مجھے کہا کہ اس کی کمپنی کی لیبارٹریز کے ماہرین ویپی زہر کا تریاق باوجود سر توڑ کوششوں کے حاصل نہیں کر

سکے ۔ جب کہ اس کی مانگ بے حد زیادہ ہے ۔ کیونکہ آج کل کیمیائی
ہتھیاروں کا رواج فروغ پا رہا ہے اور کیمیائی ہتھیاروں میں زیادہ ترویی
زہر ہی استعمال کیا جا رہا ہے اور سپر پاورز کی خواہش ہے کہ ویی کا توڑ
تلاش کیا جائے ۔ چنانچہ اس نے یہ پروجیکٹ مجھے دیا اور کثیر رقم
ریسرچ کے لئے آفر کی ۔ میں نے اپنے ساتھیوں سمیت اس پر کام شروع
کر دیا ۔ ہم نے افریقہ کی ٹرنجی بوٹی سے اس کا تریاق حاصل کرنے کی
پلاننگ کی ۔ کیونکہ ویی بھی قدرتی حالت میں افریقی زہر ہے اور ایک
خاص نسل کے مینڈک سے حاصل کیا جاتا ہے ۔ لیکن اب اسے
مصنوعی طور پر تیار کیا جا رہا ہے ۔ ایک پرانی کتاب سے مجھے ٹرنجی بوٹی
کے متعلق معلوم ہوا ۔ میں نے اس بوٹی پر ریسرچ شروع کی ۔ گو رز
لٹس پچاس فیصد درست ثابت ہوئے ۔ لیکن سو فی صد نہ تھے ۔ اس پر
میں نے ٹرنجی کے نام سے دوا رجسٹرڈ کرالی ۔ کیونکہ موجودہ تریاقوں
کے لحاظ سے پچاس فی صد بھی زیادہ کامیابی تھی ۔ لیکن لارڈ کمفرٹ سو
فیصد رزلٹ چاہتا تھا ۔ لیکن جب سو فیصد رزلٹ حاصل کرنے میں
ناکامی ہوئی تو لارڈ کمفرٹ نے مجھے ایک پلاننگ بتائی ۔ اس نے بتایا
کہ اسے ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک تھنڈر کے ایک سرکردہ
آدمی سے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا میں ایک آدمی علی عمران رہتا ہے ۔
جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے ۔ وہ سپر مائینڈ ہے اور
وقت پڑنے پر ایسی ایسی انوکھی ایجادات کر لیتا ہے جس کا تصور بھی
نہیں کیا جا سکتا ۔ اس لئے اگر اس کے ذہن کو ایک خاص طریقے سے

مجبور کر دیا جائے تو یہ بات یقینی ہے کہ وہ ویی کا تریاق تلاش کر لے گا
میں نے اسے تسلیم نہ کیا ۔ لیکن لارڈ کمفرٹ اس پر مصر رہا ۔ تو میں اس
تجربے کے لئے تیار ہو گیا ۔ مجھے بتایا گیا کہ اس کے لئے خصوصی سیٹ
اپ تیار کیا گیا ہے ۔ عمران کا ایک باورچی ہے ۔ اس پر ویی بلٹس فائر
کی جائیں گی اور اسے بچانے کے لئے لازماً عمران اپنا ذہن استعمال
کرے گا ۔ چنانچہ ایک آدمی جس کا نام کلر بتایا گیا ہے ۔ ہمارے ساتھ
بھیجا گیا ۔ یہاں آ کر بالکل وہی طریقہ اپنایا گیا ۔ جس کی تم نے تفصیل
بتائی ہے اور یہی لوگ تھے جو اس ہسپتال کی نگرانی کر رہے تھے ۔
بہرحال جب مجھے اطلاع ملی کہ تم نے واقعی حیرت انگیز طور پر اپنے
باورچی کو تندرست کر دیا ہے ۔ تو یقین کرو میں حیران رہ گیا ۔ پھر
ایک چھوٹا سا چکر چلا کر میں اپنے ساتھی ڈاکٹر سلیک کے ساتھ تم سے
ملا اور تم نے سانپ کی کینچلی کے محلول کا استعمال بتا دیا ۔ میں چونکہ
میڈیسن کا ڈاکٹر ہوں ۔ اسلئے میں سمجھ گیا کہ یہ نسخہ سو فیصد رزلٹ
دے گا ۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر لارڈ کمفرٹ کو یہاں سے فون کر
کے اسے تمہارے نسخے کی تفصیل بتا دی ۔ وہ بھی بے حد خوش ہوا اور
اب ہم واپس جا رہے تھے کہ اچانک دو آدمی آئے ۔ انہوں نے ہمیں
سپیشل فورس کے کارڈ دکھائے اور ہمیں ایک ضروری بات کرنے کے
لئے ایک طرف لے گئے ۔ اس کے بعد ہمارے سروں پر قیامت ٹوٹ
پڑی اور اب مجھے ہوش یہاں آیا ہے ۔ ڈاکٹر سلیک یہاں نظر نہیں آ رہا ۔
ڈاکٹر ویلٹ نے ڈاکٹر سلیک کا نام لیتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ کر

کہا۔

"لارڈ کمفرٹ کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا اور ڈاکٹر ویلٹ نے اسے فون نمبر بتا دیا۔ عمران کرسی سے اٹھ کر دروازے کی سائیڈ دیوار کی طرف بڑھا۔ اس نے ایک جگہ کو ہاتھ سے آہستہ سے تھپتھپایا تو ایک خانہ سا کھل گیا اور اس میں سے ایک وائرلیس فون پیس باہر آ گیا۔ عمران نے خانہ دوبارہ بند کیا اور پھر اس نے اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے ڈاکٹر ویلٹ کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ لارڈ ہاؤس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ویلٹ بول رہا ہوں۔ لارڈ سے بات کرائیں"...... عمران نے ڈاکٹر ویلٹ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر ویلٹ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ ڈاکٹر ویلٹ۔ میں ٹیری بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب کا پی۔ اے۔ لارڈ صاحب کو ابھی ایک گھنٹہ پہلے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"تفصیل بتاؤ۔ یہ واردات کیسے ہوئی"...... عمران نے ڈاکٹر ویلٹ کے ہی لہجے میں پوچھا۔

"آپ کا فون ملنے کے بعد لارڈ صاحب نے کار لی اور اکیلے ہی بغیر کسی کو کچھ بتائے چلے گئے۔ پھر ان کی واپسی تین گھنٹوں کے بعد ہوئی

تو ان کے ساتھ ایک اجنبی بھی تھا۔ وہ دونوں اپنے خاص کمرے میں چلے گئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اجنبی واپس چلا گیا۔ بعد میں جب لارڈ صاحب کے کمرے میں ان کا ملازم گیا تو لارڈ صاحب ہلاک ہو چکے تھے۔ ان کے سر میں گولی ماری گئی تھی۔ اب پولیس اس اجنبی کو تلاش کر رہی ہے"...... سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ"...... عمران نے کہا اور فون بند کر دیا۔

"کیا ہوا۔ تم کسی واردات کی بات کر رہے تھے"۔ ڈاکٹر ویلٹ نے پوچھا۔ کیونکہ وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز سن نہ سکا تھا۔

"لارڈ کمفرٹ کو ایک گھنٹہ پہلے قتل کر دیا گیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر ویلٹ کے چہرے کا رنگ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔

"قتل کر دیا گیا ہے...... اوہ ویری بیڈ۔ وہ میرا بہترین دوست تھا مگر"۔ ویلٹ نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس نے قتل ہونا تھا۔ اور مجھے یقین ہے کہ جب تم ویسٹرن کارمن پہنچو گے تو قاتل تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا۔ کیوں"...... ڈاکٹر ویلٹ اور زیادہ گھبرا گیا۔

"اس لئے کہ بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک تھنڈر نے مجھ سے فارمولا حاصل کر کے لئے تمہیں اور لارڈ کمفرٹ کو آلہ کار بنایا تھا۔ جو پلاننگ بنائی گئی تھی یہ نہ ہی لارڈ کمفرٹ کے ذہن میں آ سکتی تھی اور نہ تمہارے۔ یہ یقیناً بلیک تھنڈر کے کسی انتہائی ذہین آدمی کی بنائی

ہوئی پلاننگ ہوگی ۔ تم نے لارڈ کو فارمولا بتا دیا ۔ لارڈ نے اس کی اطلاع اس آدمی کو دے دی ہوگی ۔ جس کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہوگا اور اب اس فارمولے کو خفیہ رکھنے کے لئے تم تینوں کے قتل کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہوں گے ۔ لارڈ کمفرٹ وہاں موجود تھا ۔ چنانچہ اس پر حکم کی تعمیل کر دی گئی اور تمہاری آمد کا انتظار کیا جا رہا ہوگا "....... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" پھر ۔ کیا ہوگا ۔ مم ۔ مم ۔ میرا کیا ہوگا ۔ میں تو بے گناہ ہوں ۔ میں تو "....... ڈاکٹر ویلٹ اس بری طرح گھبرا گیا کہ اس کے منہ سے صحیح فقرہ نہ نکل پا رہا تھا ۔

" تمہاری طرح لارڈ کمفرٹ بھی بے گناہ ہوگا ڈاکٹر ۔ لیکن مجرم تنظیم کے آلہ کار بننے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے ۔ جب تمہارے سامنے یہ پلاننگ لائی گئی کہ ایک بے گناہ آدمی پر ڈمی بلٹس سے فائرنگ کی جائے گی ۔ تو تم نے اس پر کوئی احتجاج نہ کیا ۔ اس لئے کہ تمہیں صرف فارمولے سے غرض تھی ۔ اگر تم اس وقت اس پلاننگ سے اختلاف کرتے تو آج تم زندہ بچ سکتے تھے "....... عمران کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا ۔

" مم ۔ مم ۔ مجھے یقین دلایا گیا تھا کہ تم اسے ہر صورت میں بچا لو گے "....... ڈاکٹر ویلٹ نے جواب دیا ۔

" ہر صورت میں ۔ کیسے ۔ کیا میں عقل کل ہوں ۔ نہیں ڈاکٹر ویلٹ ۔ تم نے میرے باورچی کو انسان کی بجائے وہ سفید چوہا سمجھا تھا

جس پر تم اپنی لیبارٹریوں میں تجربات کرتے رہتے ہو ۔ اس لئے مجھے تم جیسے لوگوں سے قطعاً کوئی ہمدردی نہیں ہے "....... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا ۔

" مم ۔ مم ۔ میں اعتراف کرتا ہوں ۔ واقعی مجھے ایسا نہ کرنا چاہئے تھا تجربہ اپنی جگہ اور انسانی زندگی کی وقعت اپنی جگہ ۔ پلیز ۔ مجھے ان قاتلوں سے بچا لو "....... ڈاکٹر ویلٹ نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے دوڑ کر عمران کے پیر پکڑ لئے ۔

" تمہارا اعتراف بتا رہا ہے کہ ابھی تمہارا ضمیر مکمل طور پر مردہ نہیں ہوا ۔ البتہ بے حس ضرور ہو گیا تھا اور اب اپنی جان جانے کے خوف نے تمہیں دوسروں کی جان کی وقعت کا احساس دلایا ہے ۔ بہرحال اٹھ کر بیٹھ جاؤ ۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہاری جان کسی طرح بچ سکے "....... عمران نے کہا اور ڈاکٹر ویلٹ اٹھ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا ۔

" میں کیا کروں ۔ مجھے تو کوئی راستہ ہی نظر نہیں آ رہا ۔ میں ان خطرناک قاتلوں سے کب تک بچ سکوں گا "....... ڈاکٹر ویلٹ نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا ۔

" اس کا ایک حل ہے کہ تم کسی طرح بلیک تھنڈر تک یہ بات پہنچا دو کہ تمہیں اس فارمولے کا علم نہیں ہے "....... عمران نے کہا ۔

" اوہ ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔ میں کہہ دوں گا کہ تم سے فارمولا ڈاکٹر سلیک نے حاصل کیا تھا اور اس نے لارڈ کمفرٹ کو فون کیا تھا ۔ میں

صاف مکر جاؤں گا"....... ڈاکٹر ویلٹ نے جلدی سے کہا اور عمران کے پہلے سے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔

"تو تم اپنی جان بچانے کے لئے اپنے ساتھی کی جان کو قاتلوں کے حوالے کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے"......... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ تو ڈاکٹر ویلٹ بری طرح چونک پڑا۔

"نہ۔ نن۔ نہیں۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ ڈاکٹر سلیک غیر اہم آدمی ہے۔ وہ صرف میرے ساتھ لیبارٹری میں کام کرتا ہے۔ اسے تو کوئی جانتا تک نہیں۔ اس لئے وہ آسانی سے روپوش ہو سکتا ہے۔ جب کہ میری ویسٹرن کارمن میں ایسی حیثیت ہے کہ میں روپوش نہیں ہو سکتا"۔ ڈاکٹر ویلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اب سوچ کر بتاؤ کہ لارڈ کمفرٹ کا تعلق بلیک تھنڈر کے کس آدمی سے تھا۔ کوئی ایسا آدمی سوچو۔ جو تمہارے نزدیک بلیک تھنڈر جیسی بین الاقوامی تنظیم کا آدمی ہو سکتا ہو"........ عمران نے پوچھا۔

"مجھے زیادہ علم نہیں ہے۔ لارڈ کمفرٹ سے ملاقاتیں صرف رسمی ہوتی ہیں۔ ہمارے ایسے تعلقات نہ تھے کہ میں اس کی ذاتی سرگرمیوں کے بارے میں جان سکوں"..... ڈاکٹر ویلٹ نے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"او۔ کے۔ میں اب جا رہا ہوں۔ تم یہاں بیٹھو۔ میں تمہاری روانگی کا بندوبست کر کے تمہیں یہاں سے بھجوا دوں گا"........ عمران

نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے کے اندر میز کے پیچھے بیٹھا ہوا آدمی بے
اختیار چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔
لیکن اس کے چہرے پر موجود رعب و دبدبہ یہ بتا رہا تھا کہ اس کی ساری
زندگی افسری کرتے ہی گذری ہے۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر
داخل ہو رہا تھا۔ جس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔

"اوہ۔ تم مارٹن۔ آؤ"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے نرم لہجے میں کہا لیکن اس
کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ایک اہم مشن درپیش ہے۔ میں نے سوچا کہ تم طویل عرصے
سے رخصت منا رہے ہو۔ اس لئے یہ مشن تمہیں دے دیا جائے"
.... ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ باس۔ یقیناً یہ مشن میرے سٹائل کا ہی ہوگا"
مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو تمہیں دے رہا ہوں۔ پہلے مختصر سا پس منظر سن
لو۔ تفصیلی فائل ساتھ لے جانا اور اسے اطمینان سے پڑھ لینا۔ بہر حال
مجھے اس مشن میں سو فیصد کامیابی چاہیئے"........ باس نے کہا۔

"فرمایئے"........ مارٹن نے سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک افریقی ملک ہے زاحیرے۔ اسے غیر ملکی تسلط سے آزاد
ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں۔ بظاہر انتہائی پس ماندہ ملک ہے
دوسرے افریقی ملکوں کی طرح۔ لیکن گذشتہ دنوں اس کے متعلق
میرے محکمے کو ایک ایسی اطلاع ملی جس نے مجھے چونکا دیا ہے۔ وہ
اطلاع یہ تھی کہ اس ملک کا ایک سائنسدان حکومت کی سرپرستی میں
ایک ایسا کیمیاوی ہتھیار تیار کر رہا ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے
انتہائی وسیع رینج رکھنے کے ساتھ ساتھ انتہائی مہلک بھی ہے۔ اس
ہتھیار سے وسیع تباہی پھیلے گی اور یہ تباہی ایسی ہے جس کا کوئی علاج
بھی نہیں ہے۔ اسے انہوں نے وی میزائل کا نام دیا ہے۔ وی زہر کے
متعلق معلوم ہوا ہے کہ یہ افریقہ میں ایک خاص نسل کے مینڈک سے
حاصل کیا جاتا ہے۔ لیکن بعد میں اسے مصنوعی طور پر بھی تیار کیا
جانے لگا تھا اور دوسری جنگ عظیم کے دوران کارمن کے سائنسدانوں
نے بھی اس سے کام لیا تھا۔ لیکن انہوں نے اس سے صرف بلٹس تیار
کی تھیں۔ جسے وی بلٹس کہا جاتا ہے۔ ان کی تباہی کی رینج انتہائی محدود
ہوتی تھی۔ اس کے میں اس کا استعمال ترک کر دیا گیا۔ لیکن اب
زاحیرے کے اس سائنسدان نے وی پر مزید ریسرچ کر کے اس کی رینج

کو انتہائی وسیع کر دیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایک میزائل اس قدر
تباہی پھیلا سکتا ہے کہ ایک بہت بڑے شہر کے لئے ایک ہی میزائل
کافی ثابت ہو گا"...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میں نے وہ میزائل حاصل کرنا ہے یا اس کا فارمولا" ۔ مارٹن
نے سادہ سے لہجے میں پوچھا۔

"نہ میزائل اور نہ اس کا فارمولا"...... باس نے آگے کی طرف
جھکتے ہوئے کہا تو مارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"پھر کیا مشن ہے"...... مارٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا۔

"مشن ہے ۔ ویپی کا سو فی صد توڑ حاصل کرنا"...... باس نے کہا تو
مارٹن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

"کیا مطلب باس ۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں ہوں"...... مارٹن
نے کہا۔

"پوری تفصیل سن لو ۔ پھر سوال کرنا ۔ زاحیرے کا جو سائنسدان
یہ میزائل تیار کر رہا ہے ۔ ہم نے خفیہ طور پر اس کو انتہائی بھاری رقم
ادا کر کے اس سے فارمولا حاصل کر لیا ہے اور ہمارے سائنسدان نے
اس پر مزید ریسرچ بھی شروع کر دی ہے ۔ اس لئے ہمیں اب اس کی فکر
نہیں ہے ۔ تم جانتے ہو کہ جہاں رقم کام دے سکتی ہو وہاں ہم اپنے
آدمیوں کو استعمال نہیں کرتے ۔ لیکن اب ایک نیا مسئلہ سامنے آیا
ہے ۔ ویسٹرن کارمن کی حکومت کو بھی زاحیرے کے اس ویپی میزائل

کے بارے میں اطلاع مل گئی ۔ چونکہ دوسری جنگ عظیم کے دوران
انہوں نے ویپی بلٹس کا باقاعدہ استعمال کیا تھا اور ان کے پاس ابھی
تک وہ سائنسدان موجود ہیں جنہوں نے اس پر ریسرچ کی تھی ۔ چنانچہ
انہوں نے از خود اس پر ریسرچ شروع کر دی اور وہ بھی اس میزائل کے
فارمولے تک پہنچ گئے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس بات
پر بھی غور شروع کر دیا کہ ویپی کا توڑ بھی تلاش کیا جائے ۔ تاکہ اگر
آئندہ کسی جنگ میں ان کے ملک کے خلاف ویپی میزائل استعمال ہو
تو وہ اس کا توڑ کر سکیں ۔ چنانچہ اس سلسلے میں انہوں نے ریسرچ
شروع کر دی ۔ ویسٹرن کارمن کی ایک میڈیسن لیبارٹری میں اس پر
کام شروع کر دیا گیا ۔ لیکن وہ باوجود پوری کوشش کرنے کے سو فی صد
توڑ نہ حاصل کر سکے ۔ اس پر انہوں نے ایک نئی گیم کھیلی ۔ انہوں نے
اس سلسلے میں ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک تھنڈر سے رابطہ
قائم کیا ۔ کیونکہ یہ بتایا گیا ہے کہ بلیک تھنڈر کی لیبارٹریاں نامعلوم
مقامات پر ایسے ہی اسلحے تیار کر رہی ہیں ۔ لیکن بلیک تھنڈر کے
ماہرین بھی اس کا سو فیصد توڑ تلاش نہ کر سکے ۔ جس پر اس بلیک
تھنڈر نے ایک آدمی کا ذہن استعمال کرنے کا پروگرام بنایا ۔ بلیک
تھنڈر کے نزدیک یہ آدمی سپر مائینڈ ہے ۔ اگر وہ چاہے تو اس کا توڑ
فوری طور پر حاصل کر سکتا ہے ۔ پھر تجربہ کیا گیا اور تمہیں یہ سن کر
حیرت ہو گی کہ اس آدمی نے صرف چند گھنٹوں کے اندر اس کا سو فیصد
توڑ دریافت کر لیا ۔ حالانکہ وہ آدمی نہ ہی میڈیسن کا ڈاکٹر ہے اور نہ اس

فیلڈ میں ماہر۔ اس طرح بلیک تھنڈر کے پاس وہی زہر کے تریاق کا فارمولا پہنچ گیا۔ لیکن بلیک تھنڈر نے یہ فارمولا ویسٹرن کارمن کے حوالے کرنے کی بجائے اپنے اس آدمی کو ہی ہلاک کرا دیا جس کی معرفت اس فارمولے کے بارے میں بلیک تھنڈر سے بات چیت ہوئی تھی ۔ چنانچہ اب یہ فارمولا بلیک تھنڈر کے پاس پہنچ چکا ہے اور بلیک تھنڈر کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون لوگ ہیں اور ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ البتہ وہ آدمی جس نے یہ فارمولا سوچا تھا وہ زندہ ہے۔ اس لئے اب یہی ایک صورت رہ گئی ہے کہ اس آدمی سے ہم براہ راست وہ فارمولا حاصل کر لیں اور یہی تمہارا مشن ہے "........ باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" وہ حیرت انگیز آدمی کون ہے "........ مارٹن نے پوچھا۔

" تم اسے اچھی طرح جانتے ہو۔ پاکیشیا کا علی عمران "....... باس نے کہا تو مارٹن بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

" اوہ اوہ ۔ واقعی وہ ایسا ہی آدمی ہے ۔ وہ واقعی ایسے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دے سکتا ہے "........ مارٹن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو تمہارا انتخاب کیا ہے میں نے "........ باس نے مسکراتے ہوئے کہا اور مارٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے انتخاب کی میں داد دیتا ہوں باس "......... مارٹن نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" میں گریٹ لینڈ سے مارٹن بول رہا ہوں ۔ علی عمران صاحب کا پرانا دوست ۔ عمران صاحب سے بات کرنی ہے "۔ مارٹن نے کہا۔

" ہولڈ آن کیجئے "........ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد رسیور پر عمران کی آواز سنائی دی ۔ باس نے از خود ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" گریٹ لینڈ کے کس میوزیم سے بول رہے ہو مارٹن "........ عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" میوزیم ۔ کیا مطلب "......... مارٹن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اسے واقعی عمران کی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی ۔

"پرانی چیزیں تو میوزیم میں ہی ہوتی ہیں اور تم ہو پرانے دوست "۔ عمران نے جواب دیا اور اس بار مارٹن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور باس بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

" تمہارے ساتھ دوستی رہی تو واقعی میں کسی میوزیم میں ہی نظر آؤں گا "......... مارٹن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میرے لئے سالانہ ٹکٹ پہلے سے خرید لینا۔ میں غریب آدمی ہوں ہو سکتا ہے ۔ میوزیم کی ٹکٹ ہی نہ خرید سکوں اور اس طرح مجھے پرانی دوستی سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں "....... عمران نے جواب دیا اور

مارٹن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے خرید لوں گا۔ مجھے تو تم یہ بتاؤ کہ تم کب سے میڈیسن سپیشلسٹ ہو گئے ہو۔ سنا ہے بڑی بڑی مجرم تنظیموں کو زہر دور کرنے کے نسخے فروخت کر رہے ہو"۔ مارٹن نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

" ارے واہ۔ تم بھی گاہک بن کر فون کر رہے ہو۔ بہت خوب۔ آج تو میرا ستارہ عروج پر پہنچ گیا ہے۔ بس ایک زہر کا علاج میرے پاس نہیں ہے۔ باقی ہر زہر کا علاج موجود ہے"......... عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اچھا۔ کیا واقعی کوئی ایسا زہر بھی ہے جس کا علاج تمہارے پاس نہیں ہے"......... مارٹن نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسے زہر عشق کہتے ہیں۔ اگر تو تمہارا مسئلہ اس زہر سے وابستہ ہے تو اس کا عارضی علاج تو بتا سکتا ہوں اور وہ ہے۔ بچوں سے پتھر کھانا۔ بس کپڑے پھاڑ کر سڑکوں پر دوڑنا شروع کر دو۔ خاص طور پر ان سڑکوں پر جہاں پتھروں کے ڈھیر موجود ہوں۔ جلد ہی علاج شروع ہو جائے گا"......... عمران نے کہا اور مارٹن اس بار واقعی دل سے کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ واقعی یہ لاعلاج زہر ہے۔ لیکن ویمی زہر کے متعلق کیا علاج ہے تمہارے پاس "......... مارٹن نے کہا اور اس کے یہ بات کرتے ہی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا باس بے اختیار آگے کی

طرف جھک گیا۔ جیسے کان لگا کر دوسری طرف سے آنے والا جواب سننا چاہتا ہو۔ حالانکہ فون میں موجود لاؤڈر آن تھا اور آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی لیکن اس نے یہ لاشعوری تجسس کی بنا پر کیا تھا۔

" تم گریٹ لینڈ سے بول رہے ہو ناں "....... دوسری طرف سے عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں "....... مارٹن نے چونک کر پوچھا۔

" میں نے سمجھا کہ شاید ویسٹرن کارمن شفٹ ہو گئے ہو۔ وہاں آج کل ویمی زہر کے علاج کے لئے بڑی تگ و دو ہو رہی ہے۔ لیکن یہ بتا دوں کہ یہ نسوانی زہر ہے اور زہر عشق کی قبیل کا زہر لگتا ہے "........ عمران نے جواب دیا اور باس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران جان بوجھ کر اصل نسخہ بتانے سے گریز کر رہا ہے۔

" نسوانی زہر۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں "........ مارٹن نے جواب دیا۔

" ویمی ظاہر ہے کسی خاتون کا ہی نام ہو سکتا ہے "........ عمران نے جواب دیا اور مارٹن ہنس پڑا۔

" سنو عمران۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ مجھے تمہاری دوستی پر مکمل اعتماد تھا۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ زاجیرے کا ایک سائنس دان ویمی میزائل تیار کر رہا ہے۔ اس میزائل کی رینج بے حد وسیع ہے۔ ایک میزائل سے ایک بڑے شہر کے لاکھوں کروڑوں افراد اس زہر کا شکار ہو کر مر سکتے ہیں۔ کارمن نے دوسری جنگ عظیم میں

ہمارے خلاف اس زہر سے بنی ہوئی گولیوں کا استعمال کیا تھا اور ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ویسٹرن کارمن اب زاحیرے کے اس سائنس دان سے اس میزائل کا فارمولا حاصل کر کے اس کو وسیع پیمانے پر تیار کرا رہا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ پہلے بھی دوسری جنگ عظیم میں کارمن نے ہمارے خلاف ہی ویری بلٹس کا استعمال کیا تھا۔ جس سے ہمارے ہزاروں فوجی مر گئے تھے۔ اس لئے ہمیں اب اس ویری میزائل کی وجہ سے شدید پریشانی لاحق ہو گئی ہے۔ ہمیں یہ اطلاعات بھی ملی ہیں کہ کارمن والوں نے کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیک تھنڈر کے ذریعے تمہارے باورچی پر فائرنگ کرا کر تمہیں اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ تم اس کا علاج تلاش کرو اور تم نے اپنی خداداد ذہانت کی بنیاد پر اس کا علاج تلاش کر لیا اور یہ علاج بلیک تھنڈر تک پہنچ گیا۔ اس کے بعد بلیک تھنڈر نے درمیانی ایجنٹوں کو ختم کر دیا اور علاج کی خود مالک بن بیٹھی۔ جب مجھے اس ساری بات کا علم ہوا میں نے سوچا کہ اگر تم یہ نسخہ اس بلیک تھنڈر تنظیم کے ایجنٹوں کو بتا سکتے ہو۔ تو پھر میں تو تمہارا پرانا دوست ہوں اور تمہارے اس نسخے سے شاید گریٹ لینڈ کے لاکھوں بے گناہ انسانوں کی جانیں بھی بچائی جا سکیں "........ مارٹن نے پوری سنجیدگی سے اپنے مخصوص انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ وہ جان بوجھ کر یہ بات گول کر گیا تھا کہ اس کی حکومت بھی یہ میزائل تیار کر رہی ہے۔

" ایک شرط پر بتا سکتا ہوں "........ دوسری طرف سے عمران کی

سنجیدہ آواز سنائی دی۔

" شرط۔ کیسی شرط "........ مارٹن نے چونک کر پوچھا۔

" کہ یہ نسخہ تم اپنے نام سے رجسٹرڈ نہ کرا لو گے۔ گریٹ لینڈ والوں کی یہ فطرت ہے کہ دوسروں کے نسخے اپنے نام رجسٹرڈ کرا کر خود اس کے مالک بن بیٹھتے ہیں "........ عمران نے کہا اور مارٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

" شرط منظور ہے۔ وعدہ رہا کہ ایسا نہ کروں گا "........ مارٹن نے کہا تو عمران نے اسے نہ صرف نسخہ بتا دیا بلکہ اس کی پوری تفصیل بھی بتا دی۔

" شکریہ عمران۔ تمہارا یہ احسان زندگی بھر یاد رکھوں گا۔ گڈ بائی "
.... مارٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" لیجئے باس۔ مشن مکمل ہو گیا اور حکم "۔ مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بس اور کیا حکم ہونا ہے۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے یہ بظاہر ناممکن کام اتنی آسانی سے ممکن کر لیا ہے۔ نسخہ ٹیپ ہو چکا ہے۔ میں اس ٹیپ کو لیبارٹری بھجوا دیتا ہوں "........ باس نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور مارٹن باس سے اجازت لے کر کرسی سے اٹھا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے گنجے سر اور موٹے جسم کے آدمی نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو سٹا جم۔ میں راڈرک بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور موٹا آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا بات ہے راڈرک۔ کیسے فون کیا ہے۔ خیریت ہے"۔ سٹا جم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے گروپ کی مجھے ضرورت پڑ گئی ہے"....... راڈرک نے جواب دیا۔

"تو کھل کر بات کرو۔ ایک دوسرے سے تعاون تو چلتا رہتا ہے"۔ سٹا جم نے کھلے دل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ ایک اہم کام ہے۔ تمہارے ملک کی لیبارٹری زیرو سٹار میں ایک سائنسدان کام کرتا ہے۔ اس کا نام جاف ہے۔ اسے اغوا

کرانا ہے۔ لیکن اس طرح کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ وہ کہاں گیا اور کس نے اسے اغوا کیا ہے"....... راڈرک نے کہا۔

"کتنی رقم دے سکتے ہو"....... سٹا جم نے پوچھا۔

"جتنی تم کہو۔ مجھے کام چاہئے"........ راڈرک نے کہا۔

"پچاس لاکھ ڈالر دے سکتے ہو"....... سٹا جم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جواب دیا۔

"مل جائیں گے۔ لیکن کام ہر صورت میں ہونا چاہئے"....... راڈرک نے کہا۔

"تم جانتے تو ہو کہ جب سٹا جم کسی کام کا وعدہ کر لے تو پھر وہ ہر صورت میں ہو جاتا ہے"........ سٹا جم نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس لئے تو میں نے تم سے بات کی ہے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم ان کاموں کے ماہر ہو۔ بہرحال مزید کوئی تفصیل چاہئے تو مجھے بتا دو"........ راڈرک نے کہا۔

"نہیں۔ زیرو سٹار لیبارٹری کے بارے میں بھی جانتا ہوں اور سائنسدان کا نام بھی تم نے بتا دیا ہے۔ باقی کیا رہا۔ بس اتنا بتا دو کہ اسے کہاں پہنچانا ہے"........ سٹا جم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تم مجھے فون کر کے اطلاع دے دینا۔ میرے آدمی آ کر اسے لے جائیں گے"....... راڈرک نے کہا۔

"او۔ کے۔ تم رقم بھجوا دو۔ تا کہ میں کام کا آغاز کر سکوں"........ سٹا جم نے کہا۔

"رقم زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی۔ مجھے تمہارے اکاؤنٹ کا علم ہے" راڈرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور سٹاجم نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"پچاس لاکھ ڈالر خاصی بڑی رقم ہے۔ اس کا مطلب ہے یہ جاف خاصا اہم آدمی ہے"...... سٹاجم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے عقبی الماری کھول کر اس میں سے شراب کی بوتل اور جام نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے جام آدھا بھرا اور پھر اطمینان سے اس کی چسکیاں لینے میں مصروف ہو گیا۔ واقعی پندرہ منٹ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سٹاجم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سٹاجم بول رہا ہوں"...... سٹاجم نے کہا۔

"باس۔ میں روک بول رہا ہوں۔ بنک سے فون آیا ہے کہ آپ کے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ ڈالر کی رقم جمع کرائی گئی ہے۔ جمع کرانے والا کوئی راڈرک ہے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے"...... سٹاجم نے کہا اور رسیور رکھ کر ساتھ پڑے ہوئے دوسرے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک محتاط سی آواز سنائی دی۔

"سٹاجم بول رہا ہوں فریڈ"...... سٹاجم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"زیرو سٹار لیبارٹری میں ایک سائنسدان جاف ہے۔ میں اسے فوری طور پر اغوا کرانا چاہتا ہوں۔ اس کے بارے میں پوری رپورٹ حاصل کر کے مجھے بتاؤ"...... سٹاجم نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سٹاجم نے رسیور رکھ کر ایک بار پھر شراب سے شغل کرنا شروع کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ فریڈ اپنے کام میں ماہر ہے۔ اس لئے وہ کسی جن کی طرح جلد ہی اسے پوری تفصیل سے رپورٹ دے گا۔ سٹاجم ایک مخصوص گروپ جسے فریڈ گروپ کہا جاتا تھا کا چیف تھا۔ یہ ہر قسم کا پیشہ ور ماہروں کا گروپ تھا اور سٹاجم انہیں بھاری معاوضہ ادا کرتا۔ دنیا کا کوئی بھی جرم ہو۔ اسے سرانجام دینا سٹاجم کے بائیں ہاتھ کا کام تھا۔ حالانکہ وہ خود اپنے اس مخصوص دفتر میں کسی عام کاروباری آدمی کی طرح بس بیٹھا رہتا۔ لیکن پورے ویسٹرن کارمن میں اس کے آدمی اس کے حکم کی تعمیل میں کام کرتے رہتے تھے۔ وہ کمیشن ایجنٹ تھا۔ بھاری معاوضے پر وہ کام لیتا اور کام کرنے کے بعد اس کا مسئلہ ختم ہو جاتا۔ راڈرک ویسٹرن کارمن میں ایک پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم کا چیف تھا اور ان دونوں کے درمیان کاروباری رقابت بھی موجود تھی۔ لیکن یہ معاملہ بس صرف رقابت تک ہی محدود تھا۔ اس سے زیادہ نہیں۔ ویسے راڈرک کی بجائے کوئی اور اسے یہ کام دیتا تو وہ زیادہ سے زیادہ اس کا

معاوضہ دس لاکھ ڈالر وصول کرتا۔

تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور سٹاجم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس ۔ سٹاجم بول رہا ہوں"........ سٹاجم نے کہا۔

"فریڈ بول رہا ہوں باس"........ دوسری طرف سے فریڈ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ تم نے کافی دیر بعد فون کیا ہے"........ سٹاجم نے کہا۔

"باس ۔ زیرو سٹار لیبارٹری میں میرا آدمی کسی اہم کام میں مصروف تھا۔ اس لئے اس سے رابطہ نہ ہو رہا تھا۔ جاف نام کا ایک سائنسدان اس لیبارٹری میں کام ضرور کرتا ہے ۔ لیکن وہ آج کل لیبارٹری میں موجود نہیں ہے"........ فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کہاں گیا ہوا ہے"........ سٹاجم نے چونک کر پوچھا۔

"رخصت پر ہے ۔ میرے مزید تفصیل معلوم کرنے پر اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ اکثر جب رخصت لیتا ہے تو اپنی گرل فرینڈ مارکین کے ساتھ سیاحت کے لئے دوسرے ملکوں میں چلا جاتا ہے ۔ اب بھی وہ ایک ماہ کی رخصت پر ہے"........ فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جاف اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ سیاحت کے لئے ملک سے باہر گیا ہوا ہے"۔ سٹاجم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ اسے پچاس لاکھ ڈالر کی بھاری رقم ڈوبتی ہوئی نظر آرہی تھی۔

"جی ہاں ۔ میں نے اس کی گرل فرینڈ کا بھی پتہ کیا ہے ۔ وہ بھی غائب ہے"........ فریڈ نے جواب دیا۔

"اس جاف کا حلیہ معلوم کیا ہے"........ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سٹاجم نے پوچھا۔

"جی نہیں ۔ جب وہ"........ فریڈ نے کہنا شروع کیا۔

"سنو۔ ہم نے ہر صورت میں جاف کو ایک پارٹی کے حوالے کرنا ہے ۔ میں نے اس کا وعدہ کیا ہوا ہے اور میں ایک ماہ تک انتظار نہیں کر سکتا۔ تم ایسا کرو۔ جاف کا قدوقامت اور تفصیلی حلیہ معلوم کرو اور پھر اپنے گروپ سے کسی ایسے آدمی کا انتخاب کرو جو ہر لحاظ سے اس قد وقامت اور حلیے پر فٹ بیٹھتا ہو ۔ اسے بریف کر دو کہ ایک ماہ کے لئے اسے جاف سائنسدان بننا ہو گا۔ ایک ماہ بعد جب جاف واپس آئے گا تو ہم اسے اغوا کر کے اپنے آدمی کی جگہ پہنچا دیں گے اور اپنے آدمی کو واپس منگوالیں گے ۔ اس طرح اس پارٹی کا کام بھی ہو جائے گا اور میرا وعدہ بھی پورا ہو جائے گا"........ سٹاجم نے جان بوجھ کر وعدے کی بات کی تھی ۔ بھاری رقم کی بات نہ کی تھی ۔ تاکہ فریڈ کہیں ضرورت سے زیادہ معاوضہ نہ طلب کر لے ۔

"باس ۔ جاف سائنسدان ہے ۔ عام آدمی ایک ماہ تک بطور سائنسدان کے کام نہ کر سکے گا اور اس پارٹی کو فوراً ہی پتہ چل جائے گا کہ ہم نے اس کے ساتھ دھوکہ کیا ہے ۔ اس طرح ہماری ساکھ خراب ہو جائے گی ۔ اس لئے کیا بہتر نہیں کہ ہم اس لیبارٹری کے ہی کسی

سائنسدان کو بھاری معاوضے پر رضا مند کر لیں ۔ وہ ایک ماہ کی رخصت لے لے گا۔اس پر ہم جاف کا میک اپ کر دیں گے ۔ایک ماہ بعد اصلی جاف کو اس کی جگہ پہنچا دیا جائے گا اور اسے واپس منگوا لیا جائے گا۔اس طرح اس پارٹی کو بھی شک نہ ہوگا اور کام بھی ہو جائے گا"........ فریڈ نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ فریڈ۔ تمہاری ذہانت واقعی بے مثال ہے ۔اس خوب صورت پلاننگ پر تمہارے معاوضے کے علاوہ میں تمہیں خصوصی انعام بھی دوں گا"........ سٹاجم نے مسکراتے ہوئے کہا۔اسے واقعی فریڈ کی یہ پلاننگ بے حد پسند آئی تھی۔

"تھینک یو باس ۔آپ اب یہ ساری بات مجھ پر چھوڑ دیں ۔ میں مکمل بندوبست کر لوں گا آپ صرف یہ بتا دیں کہ اس جاف کو کہاں پہنچانا ہے"........ فریڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال اپنے پاس رکھنا۔جب تمام کام مکمل ہو جائے تو مجھے کال کرنا۔پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ اسے کہاں پہنچانا ہے"........ سٹاجم نے کہا اور دوسری طرف سے یس باس کے الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے ۔ کیونکہ اب اسے پچاس لاکھ ڈالر ضائع ہوتے دکھائی نہ دے رہے تھے۔ رہی یہ بات کہ راڈرک اس منصوبے کے بارے میں جان سکے گا یا نہیں ۔اس کا مسئلہ نہ تھا۔کیونکہ وہ آسانی سے راڈرک کو کہہ سکتا تھا کہ اس نے جاف کو پہنچایا ہے ۔اب جاف نقلی ہے یا اصلی ۔اس کے

بارے میں اسے کیسے علم ہو سکتا ہے ۔ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ڈائریکٹ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سٹاجم نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔سٹاجم بول رہا ہوں"........ سٹاجم نے اپنے مخصوص سپاٹ لہجے میں کہا۔

"وولف بول رہا ہوں سٹاجم"........ دوسری طرف سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور سٹاجم بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ۔وولف تم ۔خیریت ۔آج سٹاجم کیسے یاد آ گیا"........ سٹاجم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔کیونکہ وولف ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کا سربراہ تھا اور جب بھی وہ سٹاجم کو کام دیتا ۔سب سے زیادہ معاوضہ ادا کرتا تھا۔اس لئے سٹاجم کے لہجے میں وولف کی آواز سنتے ہی مسرت کا عنصر خود بخود نمودار ہو گیا تھا۔

"کسی زیرو سٹار لیبارٹری سے واقف ہو"........ وولف نے پوچھا اور سٹاجم ایک بار پھر چونک پڑا۔

"ہاں ۔اچھی طرح واقف ہوں"........ سٹاجم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا ۔کیونکہ اس سے پہلے راڈرک کا کام بھی زیرو سٹار لیبارٹری سے ہی تھا۔

"مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ تم اس کے بارے میں جانتے ہو گے ۔ وہاں ایک سائنسدان ہے ۔اس کا نام ہے جاف ۔میں اسے اغوا کرنا چاہتا ہوں ۔بولو ۔کتنا معاوضہ لو گے"........ وولف نے کہا۔

"کب اغوا کرانا ہے"........ ستاجم نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"فوراً۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے"......... وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری وولف۔ یہ کام ایک ماہ بعد ہو سکتا ہے۔ فوراً نہیں"۔ ستاجم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ ایک ماہ بعد کیوں۔ میں سمجھا نہیں"........ وولف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس لئے کہ جاف ایک ماہ کی رخصت پر ہے اور اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔ تم سے پہلے ایک پارٹی نے بھی یہی کام میرے ذمہ لگایا تھا۔ اس لئے مجھے معلوم ہے۔ لیکن پلیز اس پارٹی کا نام مجھ سے نہ پوچھنا۔ کیونکہ یہ بزنس سیکرٹ ہے"........ ستاجم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ راڈرک ہی یہ کام تمہارے ذمہ لگا سکتا ہے"۔ وولف نے جواب دیا تو ستاجم حیرت کے مارے اچھل پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"........ ستاجم نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

"راڈرک کو میں نے ہی یہ کام دیا تھا۔ اس نے یقیناً آگے یہ کام تمہارے سپرد کر دیا ہوگا دراصل مجھے پہلے تمہارا خیال نہیں آیا تھا۔ لیکن اب جب کہ راڈرک ہلاک ہو چکا ہے تو مجھے تمہارا خیال آیا"۔ وولف نے کہا۔

"راڈرک ہلاک ہو چکا ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو اس نے مجھ سے بات کی ہے"........ ستاجم نے زیادہ حیران ہو گیا۔

"کتنی دیر پہلے بات کی تھی"........ وولف نے پوچھا۔

"یہی زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ہوئے ہوں گے"۔ ستاجم نے کہا۔

"ایک گھنٹہ پہلے وہ کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ وہ ہمیشہ انتہائی تیز رفتاری سے کار چلانے کا عادی ہے اور آج وہ اس کا شکار ہو گیا۔ اس کی کار کے بریک اچانک فیل ہو گئے اور کار پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی ایک ٹرالر سے ٹکرائی اور راڈرک وہیں موقع پر ہی ہلاک ہو گیا ہے۔ مجھے جب یہ خبر ملی تو میں نے اس کے اسسٹنٹ جانی سے بات کی۔ جانی نے مجھے بتایا کہ راڈرک نے تم سے فون پر بات کی تھی۔ لیکن اسے کام کی تفصیل کا علم نہ تھا۔ اس کی بات پر مجھے تمہارا خیال آیا اور میں نے تم سے بات کی"........ وولف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن جاف تو واقعی رخصت پر ہے۔ ایک ماہ بعد آئے گا"........ ستاجم نے جواب دیا۔ کیونکہ وہ راڈرک سے تو دھوکہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ وہ اسے سنبھال بھی سکتا تھا۔ لیکن وولف سے دھوکہ کرنے کا مطلب نہ صرف اس کی بلکہ پورے گروپ کی ہلاکت تھی۔ وولف اس سے کئی گنا زیادہ بڑی اور منظم بین الاقوامی مجرم تنظیم کا سربراہ تھا۔ اس لئے اس نے وولف سے درست بات کر دی تھی۔

"تم ایسا کرو کہ اپنے گروپ کی مدد سے یہ معلوم کرا کر مجھے بتاؤ کہ جاف اس وقت کہاں موجود ہے یا کہاں گیا ہے۔ باقی کام میں سنبھال لوں گا اور سنو۔ مجھے راڈرک کے اسسٹنٹ نے بتا دیا ہے کہ مرنے سے پہلے اس نے تمہارے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ ڈالر جمع کرا دیئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود اگر تم اس جاف کو ڈھونڈھ نکالو تو ان پچاس لاکھ ڈالرز کے علاوہ مزید دس لاکھ ڈالر بھی میں تمہیں دوں گا۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ مجھے اطلاعات ملتی رہتی ہیں کہ تم رقم حاصل کرنے کے بعد بعض اوقات دھوکہ دہی کی واردات بھی کر ڈالتے ہو۔ لیکن اگر تم نے میرے ساتھ کوئی ایسی حرکت کی تو نہ صرف تم بلکہ تمہارا پورا گروپ دوسرا سانس نہ لے سکے گا"........ وولف نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"ساری دنیا سے جو چاہے کرتا رہوں وولف۔ مگر تمہارے ساتھ میں نے پہلے کبھی ایسا کیا ہے اور نہ آئندہ کروں گا"......... سٹاجم نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ دوسری طرف سے پہلے ہی رسیور رکھا جا چکا تھا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فریڈ بول رہا ہوں"........ دوسری طرف سے فریڈ کی آواز سنائی دی۔

"فریڈ۔ وہ پہلے والا پروگرام کینسل کر دو۔ کیونکہ وہ پارٹی جس نے کام دیا تھا اس نے اسے منسوخ کر دیا ہے۔ البتہ اب مشن اس جاف

کے بارے میں فوری معلومات حاصل کرنا ہے کہ جاف کہاں گیا ہے"۔ سٹاجم نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں اب اس پر کام شروع کر دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے فریڈ نے کہا اور سٹاجم نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس ڈاکٹر ویلٹ اور سلیک کو آپ نے بغیر کسی تفصیلی پوچھ گچھ کے چھوڑ دیا۔ حالانکہ یہ دونوں بلیک تھنڈر کے ایجنٹ تھے۔ اس سے بلیک تھنڈر کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل ہو سکتی تھیں"۔ بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر تمہاری سروس کے کسی آدمی سے پوچھا جائے کہ ایکسٹو کون ہے۔ تو کیا وہ بتا سکے گا۔ حالانکہ وہ تمہاری سروس کا آدمی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھے۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے"۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"وہ انتہائی غیر اہم مہرے تھے۔ انہیں صرف استعمال کیا گیا ہے۔ اصل مہرہ لارڈ کمفرٹ تھا۔ جسے پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا اور ویسے بھی

مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں جیسے ہی ویسٹرن کارمن پہنچیں گے ان کا بھی خاتمہ بالخیر ہو جائے گا۔ بلکہ شاید اب تک ہو بھی چکا ہو"........ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ بتا رہے تھے کہ گریٹ لینڈ والے بھی ڈی وی بلٹس اور اس کے توڑ میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ آخر یہ اچانک سب کو ڈی وی کا دورہ کیوں پڑ گیا ہے"......... بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"دنیا میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے ہر لمحے انفرادی اور اجتماعی سطح پر کام ہوتا رہتا ہے۔ زہر کو بھی بطور ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ نجانے کس قدر خوف ناک ہتھیار پوری دنیا میں تیار کئے جا رہے ہوں گے۔ اس لئے یہ عام سی بات ہے۔ میں نے تو اس کا توڑ اس لئے گریٹ لینڈ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے اپنے دوست مارٹن کو بتا دیا تھا کہ شاید اس طرح کسی انسان کی زندگی بچ جائے"........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھا ہوا ایک رسالہ اٹھایا اور اس کو کھول کر دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

"میں تو سوچ رہا تھا کہ شاید اس بار بھی بلیک تھنڈر نے کوئی ایجنٹ بھیجا ہے اور اس کے خلاف کام کرنا ہو گا۔ مگر بات آگے بڑھی ہی نہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس بار بلیک تھنڈر نے میرے خلاف کام کرنے کی بجائے مجھ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اس کے ہیڈ کوارٹر کا مجھے علم

نہیں ہے ۔ ورنہ سلیمان کے زخمی ہونے کا ہرجانے کا بل اور اس کے علاج کا بل بنا کر ان سے رقم تو وصول کر لیتا کہ چلو کچھ چھوٹے موٹے قرضے اترنے کی ہی سبیل پیدا ہو جاتی "........ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ۔ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"........ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" باس ہیں یہاں "........ دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"ارے کیا ہوا ۔ اکیلے فلیٹ میں ڈر لگنے لگ گیا ہے "........ عمران نے اس بار اصل آواز میں کہا۔

" باس ۔ ایک سائنس دان جس کا نام جاف ہے ۔ وہ ویسٹرن کارمن سے یہاں آیا ہوا ہے اور ہوٹل گرین ویو کے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں ٹھہرا ہوا ہے ۔ وہ فوری طور پر آپ سے ملنا چاہتا ہے ۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کی آپ سے فوری ملاقات میں پاکیشیا کا مفاد ہے ۔ اس کا فون آیا تھا ۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ جب آپ آئیں گے تو آپ کا پیغام دے دیا جائے گا ۔ لیکن اس کے لہجے میں کوئی ایسی بات تھی جس سے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس سے ملنے میں آپ کا فائدہ ہے" .... دوسری طرف سے جوزف نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔ میں بات کر لیتا ہوں "........ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے ۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی ۔ بلیک زیرو اس کے چہرے پر ابھر آنے والی سنجیدگی دیکھ کر حیران ہو رہا تھا ۔ لیکن اس نے کوئی بات نہ کی تھی ۔

" یس ۔ انکوائری پلیز"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی ۔

"ہوٹل گرین ویو کا نمبر دیں "........ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور آپریٹر نے تیزی سے نمبر دوہرا دیا ۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" ہوٹل گرین ویو "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" روم نمبر بارہ ۔ سیکنڈ سٹوری میں مسٹر جاف سے بات کرائیں ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں "........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہولڈ آن کریں "......... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"ہیلو کون صاحب ہیں "........ بولنے والے کا لہجہ بے حد محتاط تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں ۔ آپ نے میرے فلیٹ پر فون کیا تھا "۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ آپ ۔ عمران صاحب ۔ شکر ہے آپ سے رابطہ ہو گیا ۔ ورنہ میں بے حد پریشان تھا ۔ کیا آپ فوری طور پر مجھ سے ملاقات کر سکتے ہیں "........ دوسری طرف سے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔

" آپ کا تعلق ویسٹرن کارمن کی کس لیبارٹری سے ہے "........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" زیرو سٹار سے "........ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں آرہا ہوں وہیں آپ کے ہوٹل "........ عمران نے جلدی سے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

" ویسٹرن کارمن کا سائنسدان ہے ۔ وہاں کی ایک غیر سرکاری لیبارٹری زیرو سٹار میں کام کرتا ہے ۔ میں اس کا نام سن کر چونکا تھا۔ کیونکہ زیرو سٹار لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر البرٹ میرا گہرا دوست ہے ۔ وہ انتہائی ذہین سائنسدان ہے اور اکثر اس کی اور میری کسی بھی سائنسی مسئلے پر بات چیت ہوتی رہتی ہے ۔ اس کے اسسٹنٹ کا نام جاف تھا ۔ یہ نام ایسا ہے کہ جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے قطعی منفرد ہے اس لئے جیسے ہی جوزف نے جاف کا نام لیا میں چونک پڑا ۔ اس لئے میں نے اس لیبارٹری کا کوڈ نام پوچھا تھا اور کوڈ نام اس نے درست بتایا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ واقعی وہی جاف ہے اور اس کی اس طرح یہاں آمد بتا رہی ہے کہ کوئی خاص مسئلہ درپیش ہے "۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ

گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کے کمرہ نمبر بارہ پر دستک دے رہا تھا۔

" کون "........ اندر سے جاف کی آواز سنائی دی ۔

" علی عمران "۔ عمران نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھل گیا ۔ دروازے پر ایک نوجوان کھڑا تھا لیکن اس کے چہرے پر گہرے سنجیدگی اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے ۔

" علی عمران ۔ تشریف لائیے "۔ اس نے غور سے عمران کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے ایک طرف مڑ کر کہا اور عمران اندر داخل ہو گیا اور جاف نے دروازہ لاک کیا اور پھر ایک طرف موجود کرسیوں کی طرف بڑھ آیا۔

" تشریف رکھیئے "۔ جاف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا آپ میری تسلی کرا سکتے ہیں کہ آپ واقعی علی عمران ہیں ۔ کیونکہ مجھے آپ کے متعلق جو کچھ بتایا گیا ہے ۔ آپ اس سے الٹ ثابت ہو رہے ہیں "........ جاف نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

" یعنی میں علی عمران کی بجائے عمران علی ثابت ہو رہا ہوں "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جاف چند لمحے خاموش بیٹھا رہا ۔ پھر بے اختیار اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی ۔

" الٹ کے لفظ کا آپ نے واقعی خوب صورت جواب دیا ہے ۔ بہرحال آپ کے اس فقرے نے ہی مجھے یقین دلا دیا ہے کہ آپ اصل

علی عمران ہیں ۔ مجھے یہی بتایا گیا تھا کہ آپ انتہائی شوخ طبعیت کے
آدمی ہیں ۔ مگر آپ جس طرح سنجیدہ نظر آرہے تھے اس سے مجھے شک پڑا
کہ ہو سکتا ہے کہ آپ وہ نہ ہوں ۔ جن سے ملنے میں آیا ہوں " ۔ جاف
نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا ۔

" دراصل آپ کی یہاں اچانک آمد پر مجھے مجبوراً سنجیدگی اختیار کرنی
پڑی ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ڈاکٹر البرٹ نے آپ کو یہاں بھیجا ہوگا
حالانکہ ڈاکٹر البرٹ مجھ سے فون پر بھی بات کر سکتا تھا ۔ لیکن اس کے
بات نہ کرنے اور آپ کو بھیجنے کی وجہ سے مجھے سنجیدگی اختیار کرنی پڑی
تھی " .... عمران نے بھی وضاحت کرتے ہوئے کہا اور جاف کے
چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ رینگ گئی ۔

" مسٹر علی عمران ۔ پہلے تو میں آپ کو یہ بتادوں کہ آپ کے دوست
اور میرے باس ڈاکٹر البرٹ وفات پاچکے ہیں " .... جاف نے کہا تو
عمران بے اختیار چونک پڑا ۔ اس کے چہرے پر یک لخت انتہائی اداسی
کے تاثرات ابھر آئے ۔

" اوہ ...... ویری سیڈ ۔ کب ۔ کیسے " .... عمران نے افسوس
بھرے لہجے میں کہا ۔

" آج سے ایک ہفتہ قبل ان پر قاتلانہ حملہ ہوا ۔ وہ ہسپتال میں
چوبیس گھنٹوں تک بے ہوش پڑے رہے ۔ ہوش میں آنے پر انہوں
نے مجھے بلایا اور پھر مجھے حکم دیا کہ میں خاموشی سے پاکیشیا چلا جاؤں اور
آپ سے ملوں ۔ اس کے بعد وہ دوبارہ بے ہوش ہوئے اور اس کے بعد

اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ان کی وفات ہو گئی ۔ چنانچہ ان کی تجہیز
وتکفین کے بعد میں نے لیبارٹری سے ایک ماہ کی رخصت لی ۔ اپنی
گرل فرینڈ کو ساتھ لیا اور سیاحت کا بہانہ بنا کر سیدھا کافرستان پہنچ گیا ۔
وہاں میں نے اپنی گرل فرینڈ کو چھوڑا اور خود خاموشی سے یہاں آگیا ۔
تاکہ اگر کوئی میری مصروفیات کے بارے میں جاننا چاہے تو اسے یہ
معلوم نہ ہو سکے کہ میں آپ سے پاکیشیا آکر ملا ہوں " .... جاف نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" تو کیا ڈاکٹر البرٹ نے میرے لئے کوئی خاص پیغام دیا ہے " ....
عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ لیکن پہلے میں آپ کو مختصر سا پس منظر بتادوں تاکہ معاملے
کی صحیح اہمیت آپ پر واضح ہو سکے ۔ لیکن اوہ سوری ۔ میں نے آپ سے
پینے کے لئے تو پوچھا ہی نہیں " .... جاف نے بات کرتے کرتے
چونک کر کہا ۔

" یہ تکلفات رہنے دیجئے اور وضاحت سے مجھے وہ سب کچھ بتادیجئے ۔
جو آپ مجھے بتانا چاہ رہے ہیں " .... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا ۔

" دوسری جنگ عظیم میں کارمن کے سائنسدانوں نے زہر آلود
بلٹس تیار کی تھی ۔ جنہیں ڈیمی بلٹس کہا جاتا تھا ۔ ان سے زخمی ہونے
والا شخص کسی طرح بھی زندہ نہ بچ سکتا تھا ۔ لیکن دوسری جنگ عظیم
میں شکست کے بعد کارمن دفاعی طور پر بھی ختم ہو گیا اور یہ اسلحہ بھی

اسی سٹیج پر ہی رہ گیا"...... جاف نے وہی ڈیمی بلٹس کی کہانی دوہرانی شروع کر دی۔

" اور اب زاحیرے کے ایک سائنسدان نے ڈیمی میزائل پر کام شروع کر دیا ہے اور ویسٹرن کارمن میں بھی اس پر کام شروع ہو گیا ہے اور گریٹ لینڈ بھی اس میں دلچسپی لے رہا ہے اور میں نے اتفاق سے اس کا سو فیصد توڑ تلاش کر لیا ہے اور آپ یہ توڑ معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں۔یہی بات ہے ناں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"توڑ...... کیسا توڑ...... میں سمجھا نہیں اور عمران صاحب۔آپ نے جو کچھ بتایا ہے۔مجھے تو اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے"...... جاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو پھر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"۔عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

" میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ ڈیمی کا پہلا تجربہ پاکیشیا میں کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے"...... جاف نے کہا۔

" ڈیمی کا...... کیا مطلب۔آپ کا مطلب ڈیمی میزائل سے ہے یا ڈیمی بلٹس سے"......... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے تفصیل کا علم نہیں۔آپ کے دوست ڈاکٹر البرٹ کی دوستی اسرائیل کے ایک بہت بڑے سائنسدان ڈاکٹر ہمفرے سے بھی تھی۔ڈاکٹر ہمفرے اکثر ہماری لیبارٹری میں بھی آتے جاتے تھے۔باس کے حادثے سے ایک ہفتہ قبل بھی ڈاکٹر ہمفرے ڈاکٹر البرٹ سے ملنے آئے تھے اور ان کے درمیان بند کمرے میں کئی گھنٹوں تک بات چیت

ہوتی رہی۔اس کے بعد ڈاکٹر ہمفرے ناراضگی کے عالم میں واپس چلے گئے۔اس کے ایک ہفتہ بعد ڈاکٹر البرٹ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔انہوں نے ہوش میں آنے کے بعد مجھے بلا کر کہا کہ ڈاکٹر ہمفرے دراصل ان کی خدمات اسرائیل میں تیار ہونے والے ایک حیرت انگیز اور انتہائی تباہ کن ہتھیار کے سلسلے میں حاصل کرنے آئے تھے۔اس ہتھیار کا نام ڈیمی ہے۔ڈاکٹر البرٹ نے ہی یہ پس منظر مجھے بتایا تھا جو میں نے پہلے آپ کو بتایا۔ڈاکٹر البرٹ کے بقول ڈاکٹر ہمفرے نے انہیں بتایا کہ ڈیمی کا تجربہ وہ پاکیشیا میں کرنا چاہتے ہیں۔کیونکہ اس طرح وہ پاکیشیا کو اتنا بڑا نقصان پہنچانا چاہتے ہیں کہ پاکیشیا آنے والے کئی سالوں تک سر نہ اٹھا سکے۔لیکن ڈاکٹر البرٹ نے اس کی مخالفت کی وہ اس کا تجربہ کسی صحرا میں کرنا چاہتے تھے۔جس سے انسانی جان کا ضیاع نہ ہو مگر ڈاکٹر ہمفرے اپنی بات پر مصر رہے۔جس پر ڈاکٹر البرٹ نے انکار کر دیا اور ڈاکٹر ہمفرے واپس چلے گئے۔ڈاکٹر البرٹ نے مجھے یہ سب کچھ بتانے کے ساتھ کہا کہ میں ان کے ذاتی سیف میں موجود بند لفافہ لے کر خاموشی سے پاکیشیا چلا جاؤں اور یہ لفافہ علی عمران کے حوالے کر دوں۔انہوں نے مجھے آپ کے متعلق تفصیل بتائی اور آپ کا فون نمبر بھی بتایا اور یہ ہدایت بھی کی کہ میں یہ سب کچھ اس طرح کروں کہ کسی کو بھی شک نہ ہو۔کیونکہ ڈاکٹر البرٹ کا خیال تھا کہ اس پر حملہ اسرائیلی ایجنٹوں نے کیا ہے اور وہ مجھ پر بھی حملہ کر سکتے ہیں"........ جاف نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

" وہ لفافہ آپ لے آئے ہیں ۔ اس میں کیا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ اس میں کیا ہے ۔ اسے باقاعدہ سیلڈ کیا گیا ہے شاید ڈاکٹر البرٹ کا خیال تھا کہ یہ آپ کو بھجوایا جائے ۔ اس لئے انہوں نے اسے اس انداز میں تیار کیا تھا ۔ لیکن پھر ان پر حملہ ہو گیا "...... جاف نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک سفید رنگ کا لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔ لفافہ واقعی سلیڈ تھا اور اس پر ایک طرف علی عمران کا نام اور اس کے فلیٹ کا پتہ درج تھا اور عمران اس تحریر کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ تحریر ڈاکٹر البرٹ کی ہے ۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ ایک خاص انداز میں لکھنے کے عادی ہیں اور یہی انداز اس تحریر میں بھی نمایاں تھا۔

" ٹھیک ہے ۔ آپ کا بے حد شکریہ ۔ لیکن آپ ہمارے مہمان ہیں آپ میرے ساتھ چلیئے "...... عمران نے لفافے کو جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

" شکریہ جناب ۔ لیکن میری فوری واپسی ضروری ہے ۔ ایک تو میری گرل فرینڈ وہاں کافرستان میں میرا انتظار کر رہی ہو گی اور دوسرا میں نہیں چاہتا کہ کسی کو معلوم ہو سکے کہ میں پاکیشیا آیا ہوں ۔ اس لئے میں اب پہلی فلائٹ سے ہی واپس چلا جاؤں گا ۔ مجھے تو اس بات پر خوشی ہو رہی ہے کہ ڈاکٹر البرٹ نے میرے ذمہ جو کام لگایا تھا ۔ وہ میں نے پورا کر دیا ہے "...... جاف نے کہا اور عمران نے اس کا ایک بار پھر

شکریہ ادا کیا اور پھر اس سے اجازت لے کر اس ہوٹل سے نکل کر واپس دانش منزل کی طرف بڑھ گیا ۔ وہ اب جلد از جلد اس لفافے میں بند ڈاکٹر البرٹ کے پیغام کو پڑھنا چاہتا تھا ۔ اسے یقین تھا کہ کوئی ایسی خاص بات ہو گی ۔ جس کے لئے ڈاکٹر البرٹ نے بستر مرگ پر اس لفافے کو اس تک پہنچانے کا سوچا ۔

" بڑی جلدی واپسی ہو گئی ۔ کیا وہ نہیں ملا وہاں "...... عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مل گیا ہے " ۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر اس نے جیب سے جاف کا لایا ہوا لفافہ نکالا اور میز پر موجود پیپر کٹر کی مدد سے اس نے اس کی ایک سائیڈ کاٹی اور اس میں موجود دو کاغذ باہر نکال لئے ۔ جو ٹائپ شدہ تھے ۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا یہ سب کچھ دیکھتا رہا ۔ عمران نے کاغذ پڑھنے شروع کر دیئے ۔ اور جیسے جیسے وہ انہیں پڑھتا جا رہا تھا ۔ اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوتا جا رہا تھا۔

" ہونہہ ۔ تو یہ تھی اصل بات "...... عمران نے کاغذ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

" کیا بات ہے عمران صاحب "...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ڈاکٹر البرٹ نے پاکیشیا کے خلاف انتہائی بھیانک سازش کا

انکشاف کیا ہے۔ یہ اسرائیلی تو واقعی پاکیشیا کے خلاف ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ان کی نظروں میں پاکیشیا کانٹے کی طرح جو کھٹکتا ہے۔ مگر بات کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اسی ویمی زہر کا چکر ہے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ویمی زہر کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" ویمی زہر کا اسرائیل سے کیا تعلق"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

" اب ساری بات میری سمجھ میں آ گئی ہے۔ اصل میں اسرائیل اس ویمی زہر پر مبنی ایک انتہائی خوف ناک ہتھیار تیار کر چکا ہے۔ جس کا نام انہوں نے ویمی ہی رکھا ہے۔ ڈاکٹر البرٹ نے اس بارے میں پوری تفصیل لکھی ہے۔ یقیناً اس نے ڈاکٹر ہمفرے سے یہ سب کچھ معلوم کیا ہو گا"...... عمران نے اس انداز میں کہا جیسے وہ بلیک زیرو کو سنانے کی بجائے خود کلامی کر رہا ہو۔

" ڈاکٹر ہمفرے۔ وہ کون ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔ تو عمران چونک پڑا اور پھر اس نے جاف سے ملنے اور اس سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

" اوہ۔ تو اسرائیل اس ہتھیار کا تجربہ پاکیشیا میں کرنا چاہتا ہے۔ پھر تو یہاں واقعی بے پناہ تباہی پھیلے گی"...... بلیک زیرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" ان کاغذات میں ڈاکٹر البرٹ نے تفصیل سے لکھا ہے کہ اسرائیل نے ویمی زہر کو ایسے ہتھیار کی صورت دے دی ہے کہ جس کے پھٹتے ہی یہ زہر عام ہوا میں مل جاتا ہے اور اس کی اتنی طاقت ہے کہ اس کے اثرات پچاس کلو میٹر کے دائرے میں کام کر سکتے ہیں اور ہوا میں زہر کے اثرات مل جانے کی وجہ سے اس پچاس کلو میٹر کے دائرے میں جو جاندار بھی آئے گا۔ اس پر ویمی زہر پوری طرح اثر کرے گا اور نتیجہ یہ کہ وہ ناقابل علاج ہو جائے گا اور سسک سسک کر مر جائے گا اس کی طاقت بھی اس قدر بڑھا دی گئی ہے کہ یہ تمام عمل صرف چند سیکنڈز میں پورا ہو جائے گا۔ اس طرح اس سے پاکیشیا تو کیا دنیا کے کسی بڑے سے بڑے شہر کو آناً فاناً انسانوں کی قتل گاہ بنایا جا سکتا ہے اور وہ اس ہتھیار کا پہلا تجربہ پاکیشیا میں کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ پاکیشیا کو انسانوں کا مقتل گاہ بنایا جا سکے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس کے لئے انہیں ڈاکٹر البرٹ سے مدد لینے کی کیا ضرورت تھی۔ جب وہ ہتھیار تیار ہی کر چکے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ یہ اچھا سوال ہے اور ڈاکٹر البرٹ نے اس لئے ہی یہ پیغام بھجوایا ہے۔ ڈاکٹر البرٹ زہریلی گیسوں کے سپیشلسٹ ہیں اور ویمی میزائل یا بم کی تیاری میں ایک خامی اسرائیلی سائنسدانوں سے دور نہیں ہو پا رہی کہ ویمی ہتھیار پھٹتے ہی اس سے نکلنے والی زہریلی گیس عام ہوا سے اس قدر ہلکی ہوتی ہے کہ اس کی انتہائی معمولی مقدار ہوا

میں شامل ہوتی ہے ۔ مگر زیادہ تعداد ہلکی ہونے کی وجہ سے باہر کی فضا
میں چلی جاتی ہے اور بے اثر ہو جاتی ہے ۔ اس معمولی سی مقدار کے
اثرات اس قدر تیز نہیں ہوتے کہ ان سے فوری طور پر اموات ہو سکیں
اس کے اثرات کافی آہستہ آہستہ اثر کرتے ہیں اور یہ وقفہ بہر حال اتنا
ہوتا ہے کہ کسی بھی طریقے سے ان کے اثرات دور کئے جا سکتے ہیں ۔
اسرائیل نے پہلے اسے اسی حالت میں پاکیشیا میں استعمال کرنے کا
فیصلہ کیا ۔ کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ زہر ناقابل علاج ہے ۔
لیکن پھر شاید انہیں خیال آگیا کہ کہیں پاکیشیا والے اس کا علاج نہ
ڈھونڈھ لیں ۔ چنانچہ انہوں نے پہلے چیکنگ کرنی ضرورت سمجھی اور
اس چیکنگ کے لئے انہوں نے ویمی بلٹس پر کام کرنے کے لئے
پرائیویٹ لیبارٹریوں میں تجربات شروع کرائے ۔ اس طرح ویمی
کے بارے میں لیکج ہو گئی اور مسئلہ اس بلیک تھنڈر کے ہاتھ میں آیا
اور اس نے مجھ پر نفسیاتی تجربہ کر کے اس کا توڑ تلاش کر لیا ۔ لیکن
انہیں شاید یہ علم نہیں کہ اسرائیل اب بلٹس کے چکر میں نہیں رہا ۔
بلکہ وہ اس سے کہیں آگے بڑھ چکا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ اسرائیل نے
اس سلسلے میں بلیک تھنڈر سے بھی رابطہ کیا ہو ۔ بہر حال ڈاکٹر البرٹ
کے بقول ڈاکٹر ہمفرے نے اسے بتایا کہ ویمی کے عام اثرات کا توڑ
تلاش کر لیا گیا ہے ۔ اس لئے انہوں نے اسے اس طرح استعمال کرنے
کا منصوبہ ترک کر دیا اور ڈاکٹر البرٹ کو انہوں نے ہائر کرنے کی
کوشش کی کہ وہ اپنی مہارت سے اس کے اثرات کو اس حد تک پہنچا

دے ۔ جس حد تک اسرائیلی چاہتے تھے ۔ ڈاکٹر البرٹ کے بقول وہ
آسانی سے ایسا کر سکتے تھے ۔ لیکن جب ڈاکٹر ہمفرے نے انہیں تجربے
کی بابت بتایا تو انہوں نے انکار کر دیا ۔ کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے اس
طرح تجربے کے طور پر انسانوں کو موت کے گھاٹ نہ اتار سکتے تھے ۔
ان کے خیال کے مطابق جنگ کی صورت میں پوزیشن دوسری ہوتی
ہے اور تجربے کے طور پر دوسری ۔ بہر حال ڈاکٹر البرٹ نے اصرار کیا کہ
تجربہ کسی صحرا یا جنگل میں ہو سکتا ہے ۔ سی کشہر پر نہیں ۔ اس پر ڈاکٹر
ہمفرے نے اسے بتایا کہ اسرائیلی حکومت اس کا تجربہ پاکیشیا کے
دارالحکومت میں کرنا چاہتی ہے ۔ ڈاکٹر البرٹ مذہباً عیسائی تھے ۔ اس
لئے شاید ڈاکٹر ہمفرے نے یہ بات کی ہو گی کہ مسلمانوں کے خلاف
تجربے کا سن کر ڈاکٹر البرٹ فوراً مان جائے گا ۔ لیکن ڈاکٹر البرٹ مذہباً
عیسائی ہونے کے باوجود متعصب نظریات کا مالک نہ تھا ۔ اس لئے
اس نے پھر بھی انکار کر دیا اور ڈاکٹر ہمفرے واپس چلا گیا ۔ اس کے بعد
یقیناً اس نے حکومت کو رپورٹ دی ہو گی اور حکومت نے اس خدشے
کے پیش نظر کہ کہیں ڈاکٹر البرٹ سے بات لیک آؤٹ نہ ہو جائے ۔
اسے قتل کرا دیا ۔ لیکن اب یہ ان کی بدقسمتی کہ وہ فوری طور پر ہلاک
نہ ہوا ۔ بلکہ بے ہوش رہا اور ڈاکٹر البرٹ چونکہ مجھے جانتا تھا ۔ اس لئے
اس نے اپنے طور پر یہ تفصیل لکھ کر مجھے بھیجنے کے لئے تیار کی ہو گی ۔
تاکہ میں اپنی حکومت کے نوٹس میں یہ بات لے آؤں ۔ لیکن اسے اس
کا موقع نہ مل سکا اور اس پر حملہ ہو گیا ۔ لیکن ڈاکٹر البرٹ نے پھر بھی

ہوش میں آتے ہی اپنے اسسٹنٹ جاف کی ڈیوٹی لگادی اور اس طرح یہ ساری صورت حال ہم تک پہنچ گئی"........ عمران نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ اس سے سو فیصد متفق ہو۔

ڈاکٹر البرٹ کا واقعی پاکیشیا پر بہت بڑا احسان ہے۔ ورنہ تو یہاں اس قدر خوف ناک تباہی پھیل جاتی کہ جس کا واقعی صدیوں تک مداوا نہ کیا جا سکتا تھا۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ کیا آپ ٹیم لے کر اسرائیل جائیں گے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" اسرائیل جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ لیبارٹری اسرائیل میں نہیں ہے۔ بلکہ ڈاکٹر البرٹ نے اس بارے میں جو اشارہ دیا ہے۔ اس کے مطابق ڈاکٹر ہمفرے کی لیبارٹری لاؤز میں واقع ہے اور ڈاکٹر ہمفرے ڈاکٹر البرٹ کو وہیں لے جانا چاہتا تھا اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔ لاؤز اسرائیل کا شہر یا قصبہ نہیں ہے۔ یہ کسی اور ملک میں ہو گا"........ عمران نے کہا۔

" میں نقشہ لے آؤں۔ تاکہ درست طور پر معلوم ہو جائے"........

بلیک زیرو نے چونک کر کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دنیا کا تفصیلی نقشہ لے کر واپس آیا۔ جس کے ساتھ انڈیکس بھی موجود تھا اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد انہوں نے لاؤز کو ٹریس کر لیا جو ویسٹرن کارمن کے ہمسایہ ملک پالینڈ کا ایک قدرے غیر معروف شہر تھا۔

" پالینڈ میں بھی یہودی کثرت سے رہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اسرائیل نے لیبارٹری کو مکمل طور پر خفیہ رکھنے کے لئے یہ چکر چلایا ہے۔ تاکہ اگر ہمیں معلوم بھی ہو جائے تو ہم اسرائیل میں ہی ٹکریں مارتے رہ جائیں۔ ٹھیک ہے۔ اب ہمیں فوراً پالینڈ پہنچنا ہو گا"........ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" کیا آپ پوری ٹیم لے کر جائیں گے"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" نہیں۔ مجھے ٹاپ ایکشن کرنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جاف کی ڈاکٹر البرٹ کے قتل کے فوراً ہی لیبارٹری سے غیر حاضری پر اسرائیلی ایجنٹ چونک پڑیں گے اور جاف جس ٹائپ کا آدمی ہے۔ وہ ان خوف ناک اسرائیلی ایجنٹوں کے مقابل زیادہ دیر تک نہ ٹھہر سکے گا اور پھر جیسے ہی انہیں یہ معلوم ہوا کہ معاملات کا انکشاف علی عمران کے سامنے ہوا ہے۔ اس لیبارٹری کی حفاظت پر خصوصی توجہ دی جائے گی اور ہمارے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی"........ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا سپیکنگ"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"........ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس باس"........ جولیا کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

" صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور چوہان کو حکم دے دو کہ وہ پالینڈ میں ایک ٹاپ ایکشن مشن کے لئے فوری طور پر تیار ہو جائیں۔ تم نے

بھی ساتھ جانا ہے ۔ عمران اس ٹیم کو لیڈ کرے گا ۔ اس کے لئے تم سب کو زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ دیا جارہا ہے ۔ ایک گھنٹے بعد عمران تم سے براہ راست رابطہ کرے گا اور میں نے ٹاپ ایکشن کا لفظ کہا ہے تم بھی اسے یاد رکھنا اور باقی ممبرز کو بھی اچھی طرح آگاہ کر دینا"........ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ سامنے بیٹھے بلیک زیرو سے مخاطب ہو گیا۔

"جاف ۔ ہوٹل گرین ویو کے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں رہائش پذیر ہے ۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ سب سے پہلے ملنے والی فلائٹ کے ذریعے کافرستان جائے گا ۔ تم ایسا کرو کہ صدیقی اور نعمانی کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ جاف کو اس ہوٹل سے انتہائی خاموشی سے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دیں ۔ جوانا کو کہہ دینا کہ اس سے انتہائی عزت واحترام کا سلوک کیا جائے ۔ لیکن اسے میری واپسی تک کسی صورت بھی رانا ہاؤس سے باہر نہیں جانا چاہئے اور اس جاف سے معلوم کر کے کہ اس کی گرل فرینڈ کہاں ٹھہری ہوئی ہے ۔ کافرستان میں ناٹران کو تمام تفصیلات بتا کر کہہ دو کہ وہ اس کی گرل فرینڈ کو بھی خاموشی سے اغوا کر کے کسی جگہ چھپا دے ۔ لیکن اس کے ساتھ بھی سلوک انتہائی عزت واحترام کا ہو گا"........ عمران نے بلیک زیرو کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ میں سمجھ گیا کہ آپ ان دونوں کو اس لئے روکنا چاہتے ہیں ۔ تاکہ مشن مکمل ہونے تک اسرائیل تک یہ بات نہ پہنچ سکے"........ بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری اس سمجھداری نے تو اس عمارت کو دانش منزل بنا رکھا ہے"........ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

ایک دفتری میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے بھاری جسم اور بھاری جبڑوں والا آدمی آفس ٹیبل لیمپ کی روشنی میں ایک فائل پر جھکا ہوا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس "........ اس کا لہجہ کرخت تھا۔

" باس ۔ سٹاجم کا فون ہے "........ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

"اوہ اچھا ۔ بات کراؤ"........ باس نے چونک کر کہا۔

" ہیلو ..... میں سٹاجم بول رہا ہوں "........ چند لمحوں بعد رسیور پر آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ وولف بول رہا ہوں ۔ کیا رپورٹ ہے "....... وولف نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

" میں نے معلوم کر لیا ہے ۔جاف اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ یہاں سے کافرستان گیا ہے ۔اس نے سیاحت کا ویزا لگوایا ہے "........ سٹاجم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان ۔اوہ ۔کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ واقعی کافرستان گیا ہے کسی اور ایشیائی ملک میں نہیں گیا"....... وولف نے کہا۔

"اس نے ویزہ کافرستان کا حاصل کیا ہے اور کافرستانی فلائٹ میں سیٹیں بک کرائیں اور پھر کافرستان فلائٹ میں وہ باقاعدہ سوار ہوئے اس کے بعد کیا ہوا ۔یہ میں کیسے بتا سکتا ہوں "...... سٹاجم نے کہا۔

"او ۔کے ۔میں چیک کرتا ہوں ۔ شکریہ "....... وولف نے تیز لہجے میں کہا اور ہاتھ دبا کر تین بار کریڈل کو دبایا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی ۔

"برگ ۔فوراً کافرستان میں جیکسن سے میری بات کراؤ۔جہاں بھی ہو ۔میں نے اس سے فوری بات کرنی ہے ۔ سمجھ گئے "....... وولف نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور وولف نے رسیور رکھ دیا ۔لیکن وولف نے دوبارہ فائل پر جھکنے کی بجائے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں اور اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا ۔تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی اور وولف نے چونک کر آنکھیں کھولیں ۔ سیدھا ہوا اور پھر ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھالیا۔

"یس "....... وولف نے سخت لہجے میں کہا۔

" جیکسن لائن پر ہے باس "........ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

" بات کراؤ "...... وولف نے کہا اور دوسرے لمحے رسیور سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"جیکسن بول رہا ہوں "........بولنے والے کا لہجہ سپاٹ تھا۔

" جیکسن ۔میں ویسٹرن کارمن سے وولف بول رہا ہوں "....... وولف نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔وولف تم خیریت ۔کیسے یاد کیا "........ دوسری طرف سے جیکسن کے لہجے میں بھی نرمی ابھر آئی تھی۔

"جیکسن تمہارے لئے ایک کام ہے۔لیکن تم نے اسے انتہائی برق رفتاری سے سرانجام دینا ہے ۔ویسٹرن کارمن کا ایک سائنسدان ہے جس کا نام جاف ہے ۔وہ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ سیاحت کی غرض سے ویسٹرن کارمن سے کافرستان پہنچا ہے ۔اسے فوری طور پر تلاش کرنا ہے ۔جو معاوضہ کہو گے بھجوادوں گا۔لیکن کام فوری اور حتمی ہونا چاہئے "........ وولف نے کہا۔

" اس کی تفصیلات "........ جیکسن نے پوچھا اور وولف نے جاف کا حلیہ بتادیا۔

"اس کی گرل فرینڈ کے بارے میں تفصیلات کا مجھے علم نہیں ہے ۔

لیکن تم ایئرپورٹ سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو وہ اصل ناموں اور اصل کاغذات پر گئے ہیں "........ وولف نے جواب دیا۔

"اسے تلاش کر کے کیا کرنا ہے "........ جیکسن نے پوچھا۔

" فی الحال اس کی نگرانی کرنی ہے اور مجھے رپورٹ دینی ہے ۔اس کے بعد مزید بات آگے چلے گی "........ وولف نے کہا۔

" اوکے ۔میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں "........ جیکسن نے بااعتماد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔وولف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔اس بار اس کی نظریں فائل پر جم گئیں اور وہ بڑے نارمل انداز میں فائل کے مطالعے میں دوبارہ مصروف ہو گیا۔شاید جیکسن کے ذمے کام لگا کر وہ ذہنی طور پر مطمئن ہو گیا تھا ۔پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی بجی اور وولف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس "........ وولف نے کہا۔

"کافرستان سے جیکسن کی کال ہے باس "........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"یس ۔بات کراؤ "........ وولف نے کہا اور چند لمحوں بعد رسیور پر جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو وولف ۔میں جیکسن بول رہا ہوں "......... جیکسن نے کہا۔

"ہاں ۔کیا رپورٹ ہے "....... وولف نے پوچھا۔

" جاف کی گرل فرینڈ جس کا نام مارکینا ہے ۔ وہ کافرستان دارالحکومت کے ہوٹل الفرڈ میں رہائش پذیر ہے ۔ جاف کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ کافرستان پہنچنے کے فوراً بعد پاکیشیا چلا گیا ہے اور ابھی تک واپس نہیں آیا"....... جیکسن نے کہا۔

"اچھا۔مارکینا کی نگرانی کرواور جیسے ہی وہ جاف واپس آئے تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے ۔معاوضے کی فکر نہ کرنا"........ وولف نے کہا اور دوسری طرف سے او۔کے کی آواز سنتے ہی وولف نے رسیور رکھ دیا ۔وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ ذہنی طور پر تذبذب کا شکار ہو ۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

" یس باس "........ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی ۔

" پاکیشیا میں رین بو کلب کے مالک جونی سے بات کراؤ۔جانتے ہو ناں اسے "....... وولف نے کہا۔

" یس باس "........ سیکرٹری نے جواب دیا اور وولف نے رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ہی سیکرٹری نے کال کر کے اسے بتایا کہ جونی لائن پر ہے ۔

" ہیلو جونی ۔ میں وولف بول رہا ہوں "....... وولف نے جونی کے لائن پر آتے ہی کہا۔

" اوہ .... خیریت وولف ۔آج کیسے اتنے عرصے بعد یاد کر لیا مجھے

دوسری طرف سے ہنستی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

" ظاہر ہے ۔اس مصروف دور میں بغیر کسی کام کے کوئی یاد نہیں آتا ۔ پاکیشیا کے لئے بھاری معاوضے کا ایک کام نکلا ہے، تو میں نے سوچا کہ جونی کو کیوں نہ فائدہ پہنچاؤں "........ وولف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شکریہ ۔ شکریہ ۔ بتاؤ کیا کام ہے "........ جونی کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور وولف نے اسے تفصیل سے بتایا کہ جاف نامی سائنسدان ویسٹرن کارمن سے کافرستان گیا ہے اور وہاں سے پاکیشیا۔ اسے تلاش کرنا ہے اور ساتھ ہی اس نے جاف کا حلیہ بھی بتا دیا۔

"او۔کے ۔میں چیک کرتا ہوں "........ جونی نے کہا۔

" مجھے فوراً رپورٹ دینا "........ وولف نے کہا اور دوسری طرف سے او۔کے کے الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔تقریباً مزید ڈیڑھ گھنٹے تک وہ دوسرے کاموں میں مصروف رہا پھر جونی کی کال آگئی ۔

" ہیلو ۔وولف ۔ تمہارے لئے رپورٹ حاضر ہے "........ جونی نے کہا۔

" بتاؤ"........ وولف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جاف یہاں دارالحکومت کے شاندار ہوٹل گرین ویو میں ٹھہرا تھا یہاں اس سے پاکیشیا کی انتہائی خطرناک ترین شخصیت علی عمران نے اس کے کمرے میں ملاقات کی اور اس کے بعد جاف نے واپس کافرستان جانے کے لئے رات کی فلائٹ میں سیٹ بک کرائی ۔لیکن اس کے بعد

وہ اچانک غائب ہو گیا۔ اس کا سامان بھی کمرے میں موجود نہیں ہے
اور نہ ہی اس نے باقاعدہ کمرہ خالی کیا ہے اور میری باوجود کوشش
کے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں گیا ہے۔ ویسے میرا ذاتی خیال ہے
کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہتھے چڑھ گیا ہے اور وہاں سے اس کا
کھوج نکالنا ناممکن ہے"......... جونی نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے
کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ یہ خیال تمہیں کیسے آیا ہے"۔ وولف
نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اس علی عمران سے واقف نہیں ہو۔ یہ
آدمی دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور یہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا
ہوں اور اس سے ملاقات کے بعد ہی جاف غائب ہوا ہے"......... جونی
نے جواب دیا۔

"بہرحال تم کوشش کرو کہ اسے تلاش کر سکو۔ معاوضہ تمہاری
مرضی کا ہوگا"......... وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش ضرور کرتا ہوں۔ لیکن کوئی حتمی وعدہ
نہیں کر سکتا"۔ دوسری طرف سے جونی نے کہا اور وولف نے اوکے
کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور عقبی دروازہ کھول کر
ایک چھوٹے سے کمرے میں آیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا
پھر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک خصوصی ساخت کا
ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے تیزی سے اس پر فریکوئنسی
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا
بٹن آن کر دیا اور ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔ وولف کالنگ اوور"......... وولف نے بار بار کال دینی
شروع کر دی۔

"یس۔ ون۔ ون۔ زیرو۔ اٹنڈنگ اوور"......... چند لمحوں بعد
ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کرائیں۔ رپورٹ دینی ہے اوور"......... وولف
نے کہا۔

"انتظار کریں اوور"......... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں
کی خاموشی کے بعد ٹرانسمیٹر سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف سپیکنگ اوور"......... بولنے والے کا لہجہ کرخت
ہونے کے ساتھ ساتھ قدرے بیزاری کا تاثر لئے ہوا تھا۔

"جاف کے متعلق رپورٹ دینی ہے چیف اوور"......... وولف نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی رپورٹ دینی ہوگی کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مگر یہ
رپورٹ تم ہیڈ کوارٹر کو بھی دے سکتے تھے اوور"......... چیف نے اسی
طرح بیزار سے لہجے میں کہا۔

"اگر یہی رپورٹ ہوتی تو میں واقعی ہیڈ کوارٹر کو دے کر فارغ ہو

جاتا اوور "........ اس بار وولف نے بھی تیز لہجے میں جواب دیا۔

" پھر کیا رپورٹ ہے ۔ تمہارے ذمے تو یہی کام لگایا گیا تھا کہ تم نے اس بے ضرر سے سائنسدان کو اس طرح ہلاک کرنا ہے کہ کسی کو اس کے قتل کا شبہ نہ ہو سکے اوور "........ چیف کے لہجے میں غصہ عود کر آیا تھا۔

" جب آپ نے یہ کام میرے ذمے لگایا تو جاف ویسٹرن کارمن سے باہر جا چکا تھا اوور "....... وولف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ ۔ اچھا ۔ کہاں گیا تھا وہ اوور "....... س بار چیف کا لہجہ چونکا ہوا تھا۔

" اس نے لیبارٹری سے ایک ماہ کی رخصت لی تھی اور اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ وہ سیاحت کی غرض سے چلا گیا تھا ۔ میں نے اس سلسلے میں پوری تفصیل معلوم کرائی ہے ۔ وہ اپنی گرل فرینڈ مارکینا کے ساتھ کافرستان گیا ۔ وہاں اس نے اپنی گرل فرینڈ کو ایک ہوٹل میں چھوڑا اور خود وہ فوری طور پر پاکیشیا پہنچ گیا اور پاکیشیا میں اس نے وہاں کی ایک خطرناک شخصیت علی عمران سے ملاقات کی اور اس ملاقات کے بعد وہ غائب ہو گیا اوور "......... وولف نے کہا تو دوسری طرف سے خاموشی طاری ہو گئی۔

" کیا..... کیا تم درست کہہ رہے ہو اوور "........ چند لمحوں بعد چیف کی بھنچی بھنچی سی آواز سنائی دی اور وولف اس کی آواز اور لہجہ سن کر حیران رہ گیا ۔ وہ لہجہ اور آواز اس چیف کا معلوم ہی نہ ہوتا تھا ۔ جو چند

لمحے پہلے بول رہا تھا ۔ اب جیسے وہ انتہائی دہشت زدہ ہو گیا ہو۔

" یس چیف ۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے اوور "۔ وولف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ تو پاگل کر دینے والی رپورٹ ہے ۔ پوری تفصیل بتاؤ وولف پوری تفصیل اوور "........ چیف نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا اور وولف نے پوری تفصیل سے رپورٹ دے دی۔

" ویری بیڈ ۔ رئیلی ویری بیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ صورت حال انتہائی سنگین ہو گئی ہے ۔ تم ایسا کرو وولف کہ کسی طرح یہ معلوم کراؤ کہ جاف اور اس عمران کے درمیان کیا گفتگو ہوئی ہے اور یہ عمران اب کیا کر رہا ہے ۔ معاوضے کی قطعاً فکر نہ کرو ۔ جس قدر معاوضہ تم کہو گے تمہیں مل جائے گا ۔ لیکن اس گفتگو کا معلوم ہونا انتہائی ضروری ہے ۔ اوور "....... چیف نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں کوشش کرتا ہوں اوور "........ وولف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ اسے یہ تو اندازہ ہو گیا تھا کہ چیف اس عمران کا نام سنتے ہی دہشت زدہ ہو گیا ہے ۔ لیکن کیوں ۔ اس کی وجہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی ۔ حالانکہ زیرو ۔ زیرو ۔ ون اس کے نقطہ نظر سے مافیا سے بھی بڑی منظم اور باوسائل تنظیم تھی ۔ اس کا کسی ایشیائی آدمی کے صرف نام سے دہشت زدہ ہو جانا واقعی انتہائی حیرت

انگیز بات تھی ۔ ویسے اسے اب اندازہ ہو رہا تھا کہ جونی نے اس عمران کو دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ کیوں کہا تھا ۔ ٹرانسمیٹر واپس الماری میں رکھ کر وہ ایک بار پھر اپنے دفتر میں آ گیا اور اس نے رسیور اٹھا کر سیکرٹری کو کال کیا ۔

" باس ۔ کافرستان سے جیکسن کی کال آئی تھی ۔ لیکن آپ دفتر میں موجود نہ تھے ۔ اگر آپ کہیں تو میں رابطہ کراؤں " .... دوسری طرف سے سیکرٹری نے کہا ۔

" ہاں کراؤ " .... وولف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ وہ جونی کو کال کرنا چاہتا تھا ۔ لیکن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ پہلے جیکسن کی بات سن لے ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جاف واپس کافرستان پہنچ گیا ہو ۔ چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وولف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس " .... وولف نے کہا ۔

" جیکسن سے بات کیجئے باس " .... سیکرٹری نے کہا اور چند لمحوں بعد جیکسن کی آواز ابھری ۔

" ہیلو وولف ۔ میں جیکسن بول رہا ہوں ۔ میں نے پہلے کال کی تھی لیکن تم موجود نہ تھے " .... جیکسن نے کہا ۔

" ہاں ۔ میں ایک اہم کام میں مصروف تھا ۔ کیسے کال کی ۔ کوئی پیش رفت ہوئی ہے کیا " .... وولف نے پوچھا ۔

" پیش رفت کیا ہونی تھی ۔ معاملہ پہلے سے بھی خراب ہو گیا ہے ۔

جاف کی گرل فرینڈ مارکینا اچانک اپنے کمرے سے غائب ہو گئی ہے ۔ اس کا سامان بھی موجود نہیں ہے اور اس نے کمرہ بھی نہیں چھوڑا اور باوجود کوشش کے اس کا پتہ نہیں چل رہا " .... جیکسن نے جواب دیا اور وولف بے اختیار چونک پڑا ۔

" تم نے اس کی نگرانی نہیں کرائی تھی " .... وولف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا ۔

" کرائی تھی ۔ لیکن میرے آدمی نیچے ہال میں موجود رہے ۔ تاکہ اگر مارکینا کہیں جائے تو وہ اس کی نگرانی کر سکیں ۔ کیونکہ اور کوئی راستہ نہ تھا اس کے جانے کا ۔ لیکن جب کافی دیر تک وہ نیچے نہ آتری تو ایک آدمی اس کے کمرے میں گیا ۔ تاکہ معلوم کرے کہ وہ کیا کر رہی ہے ۔ تو کمرہ خالی پڑا تھا اور مارکینا مع سامان غائب ہو چکی تھی " .... جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ بہرحال اس کی تلاش جاری رکھو " ۔ وولف نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

" یہ آخر ہو کیا رہا ہے " .... وولف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی ۔ وولف نے رسیور اٹھایا تو دوسری طرف سے سیکرٹری نے اسے بتایا کہ پاکیشیا سے جونی کی کال ہے ۔

" ہیلو جونی ۔ کیا رپورٹ ہے " .... وولف نے پوچھا ۔

" وولف ۔ وہ جاف تو نہیں مل سکا ۔ البتہ ایک اور اہم بات میرے

نوٹس میں آئی ہے ۔ میں نے سوچا کہ تمہیں رپورٹ دے دوں اور یہ بھی بس اچانک ہی مجھے معلوم ہوا ہے ۔ عمران اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ آج ویسٹرن کارمن کے لئے یہاں سے روانہ ہو گیا ہے "۔ جونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیسے پتہ چلا۔ تفصیل بتاؤ"........ وولف نے پوچھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران کے متعلق جیسے ہی اس نے رپورٹ زیرو۔ زیرو۔ ون کو دی۔ اس نے بھی اس سے فوراً ہی تفصیل پوچھنی ہے۔ اس لئے اس نے پہلے ہی تفصیل پوچھ لی تھی۔

" میں نے جاف کے متعلق ایئرپورٹ سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے اپنا خاص آدمی بھیجا۔ کیونکہ ہو سکتا تھا کہ جاف دیگر کاغذات کی بنا پر نہ چلا گیا ہو۔ اس کے متعلق تو میرا آدمی پتہ نہ چلا سکا البتہ اس نے مجھے رپورٹ دی کہ عمران اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ ایئرپورٹ پر موجود تھا اور ان کی سیٹیں ویسٹرن کارمن جانے والی فلائٹ پر بک تھیں اور پھر وہ میرے آدمی کے سامنے اس فلائٹ پر روانہ بھی ہو گئے۔ میرا آدمی عمران کو جانتا ہے۔ اس نے مجھے رپورٹ دی تھی کہ عمران نے ہوٹل گرین ویو میں جاف سے ملاقات کی تھی "۔ جونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے شکریہ جونی ۔ لیکن اس جاف کو ہر صورت میں تلاش کرنا ہے۔ معاوضہ کل تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ جائے گا"۔ وولف نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک بار پھر اٹھا اور عقبی کمرے کی طرف بڑھ گیا

کیونکہ اب وہ زیرو۔ زیرو۔ ون کے چیف کو عمران کی ویسٹرن کارمن آمد کے متعلق فوراً رپورٹ دے دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ چیف کو اب جاف سے زیادہ اس عمران کی فکر پڑ گئی تھی۔

ٹرانسمیٹر پر چیف کی آواز سنتے ہی اس نے بولنا شروع کر دیا۔

" چیف ۔ عمران کے متعلق پاکیشیا سے مجھے ایک اہم رپورٹ ملی ہے ۔ میں نے سوچا کہ آپ کو فوری رپورٹ دے دوں اوور "۔ وولف نے کہا۔

" اوہ ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور "....... دوسری طرف سے بے چین لہجے میں پوچھا گیا اور وولف نے جونی سے ملنے والی رپورٹ تفصیل سے دوہرا دی۔

" ٹھیک ہے ۔ بے حد شکریہ ۔ اوور اینڈ آل "........ چیف نے اس طرح تیز لہجے میں کہا۔ جیسے اسے ٹرانسمیٹر آف کرنے کی بے حد جلدی ہو اور وولف نے ایک طویل سانس لے کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے اٹھا کر الماری میں رکھ کر وہ ایک بار پھر دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اب اس کے ذہن میں اس عمران کے بارے میں مزید کچھ جاننے کے لئے بے پناہ تجسس پیدا ہو گیا تھا۔ اس نے سوچا کہ جونی کو کال کر کے اس سے اس کا حلیہ معلوم کرے ۔ لیکن پھر ایک بات اس کے ذہن میں آئی تو اس نے ارادہ ترک کر دیا۔ جونی نے اسے دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ کہا تھا اور زیرو ۔ زیرو ۔ ون جیسی انتہائی باوسائل اور منظم تنظیم کا چیف اس سے اس قدر خوف زدہ تھا تو اس نے سوچا کہ کہیں وہ

خواہ مخواہ تجسس کے ہاتھوں کسی خوف ناک چکر میں نہ پھنس جائے۔ اس لئے اس نے ارادہ ترک کیا اور اٹھ کر دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ اپنی رہائش گاہ پر جا کر آرام کر سکے۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تو انتہائی قیمتی آرام دہ کرسی پر نیم دراز اسرائیل کے صدر نے چونک کر ہاتھ میں موجود فائل کو ایک طرف موجود میز کی دراز کھول کر اس میں رکھا اور پھر وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ ان کے جسم پر گھریلو لباس تھا۔ لیکن اس لباس کے اوپر انہوں نے انتہائی قیمتی گون پہنا ہوا تھا۔

"یس۔ کم ان "......... صدر نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ان کا پرسنل سیکرٹری اندر داخل ہوا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں جھک کر صدر کو سلام کیا اور نظریں جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا بات ہے "........ کرنل کارسٹن ابھی تک نہیں پہنچا"۔ صدر نے باوقار لہجے میں پوچھا۔

"کرنل کارسٹن ملاقات کے منتظر ہیں جناب "........ سیکرٹری نے

اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔انہیں سٹنگ روم میں بٹھاؤ۔میں آرہا ہوں"...... صدر نے کہا اور سیکرٹری ایک بار پھر سلام کر کے مڑا اور کمرے سے باہر جا کر اس نے آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ صدر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی سے اٹھے اور عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عقبی طرف ایک وسیع وعریض ڈریسنگ روم تھا۔ جس میں دس الماریاں انتہائی قیمتی لباسوں سے بھری ہوئی تھیں۔ صدر نے ایک الماری سے ایک سوٹ نکالا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باتھ روم سے باہر آئے تو ان کے جسم پر ڈارک براؤن رنگ کا شاندار اور قیمتی سوٹ موجود تھا۔انہوں نے ڈریسنگ روم کے قد آدم آئینے میں اپنا جائزہ لیا اور پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ڈریسنگ روم سے واپس اس پہلے والے کمرے میں آگئے۔ میز کی دراز کھول کر انہوں نے وہی فائل نکالی جس کا وہ سیکرٹری کی آمد سے پہلے مطالعہ کر رہے تھے اور یہ فائل ہاتھ میں پکڑے وہ دائیں طرف دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ایک راہداری سے گذر کر وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوئے۔ جو انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی صوفے پر بیٹھا ہوا ایک لمبے قد اور سڈول جسم کا نوجوان تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں صدر کو سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو کرنل"...... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر"...... کرنل نے کہا اور صدر کے ایک طرف موجود مخصوص کرسی پر بیٹھنے کے بعد وہ انتہائی مؤدبانہ انداز میں دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔جب کہ صدر بغور اس کا جائزہ لے رہے تھے۔

"میں نے تمہاری پرسنل فائل پڑھی ہے کرنل اور مجھے مسرت ہے کہ تم جیسے لوگوں کی خدمات اسرائیل کو حاصل ہیں"...... صدر نے چند لمحوں کے توقف کے بعد نرم اور باوقار لہجے میں کہا۔

"میرے خون کا ایک ایک قطرہ اسرائیل کا وفادار ہے سر"۔ کرنل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کیا جانتے ہو"۔ صدر اس انداز میں سوال کر رہے تھے۔ جیسے کرنل کا انٹرویو لے رہے ہوں۔

"سر فائلوں میں تو بہت کچھ پڑھا ہے۔ لیکن کبھی براہ راست سابقہ نہیں پڑا"...... کرنل نے جواب دیا۔

"ایکریمیا کی طرف سے تم جتنے مشنز پر پاکیشیا گئے تھے ان کا ذکر تو تمہاری پرسنل فائل میں موجود ہے۔ لیکن میں اب تمہیں جو مشن سونپنا چاہتا ہوں۔ وہ ان مشنز سے قطعی مختلف ہے۔ یہ منصوبہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس کے سب سے خطرناک ایجنٹ عمران کے خلاف ہے۔ کیا تم اس مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہو"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔انتہائی شوق سے"...... کرنل نے انتہائی بااعتماد لہجے

میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فائل کے مطابق ذہنی صلاحیتوں کے لحاظ سے۔ مارشل آرٹ میں مہارت کے لحاظ سے اور کارکردگی کے لحاظ سے تم کسی طرح بھی کم نہیں ہو۔ لیکن یہ عمران شاید مافوق الفطرت صلاحیتیں رکھتا ہے۔" صدر نے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے سر۔ وہ عام سا انسان ہے۔ پاکیشیا میں ایک بار اس سے میری ملاقات ہو چکی ہے۔ گو وہ مجھے نہیں جانتا۔ لیکن میں نے اس کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی اس کی بے پناہ ذہانت ہے اور اسی ذہانت کے ساتھ پیشگی منصوبہ بندی ہے۔ وہ حیرت انگیز طور پر ایسی منصوبہ بندی کرتا ہے کہ مستقبل میں ہونے والے واقعات کڑیوں کی صورت میں ایک زنجیر میں منسلک اس کی مرضی کے مطابق فٹ ہوتے چلے جاتے ہیں اور یہی اس کی کامیابی کا راز ہے"........ کرنل نے بے جھجک بات کرتے ہوئے کہا اور صدر کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

"گڈ۔ تمہاری ذہنی اپروچ مجھے پسند آئی ہے۔ اس لئے میں نے اسرائیل کا یہ اہم ترین مشن تمہارے سپرد کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اب میری بات تفصیل سے سن لو۔ اسرائیل کی ایک اہم ترین لیبارٹری پالینڈ کے شہر لاوز میں قائم ہے۔ اس میں ایک انتہائی اہم دفاعی ہتھیار پر ریسرچ کی جا رہی ہے۔ ہم نے یہ لیبارٹری قائم ہی پالینڈ میں اس لئے کی تھی کہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ اس

لیبارٹری کا کوئی تعلق اسرائیل سے ہے۔ اس کے انچارج ڈاکٹر ہمفرے کو ویسٹرن کارمن کے ایک سائنسدان ڈاکٹر البرٹ کی امداد کی ضرورت پڑی تو ڈاکٹر ہمفرے نے ڈاکٹر البرٹ سے رابطہ قائم کیا۔ اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر البرٹ انکار نہیں کریں گے۔ لیکن بات ان کی سوچ سے الٹ ثابت ہوئی۔ ڈاکٹر ہمفرے سے ایک بنیادی غلطی ہو گئی۔ انہوں نے ڈاکٹر البرٹ کو بتا دیا کہ اس ہتھیار کا تجربہ پاکیشیا میں کرائے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس پر ڈاکٹر البرٹ نے اس بنا پر تعاون کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ کسی آباد جگہ پر اس کا تجربہ کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ ڈاکٹر ہمفرے واپس آ گئے اور انہوں نے اس انکار کی رپورٹ مجھے دی۔ کیونکہ یہ لیبارٹری براہ راست میرے انڈر ہے۔ اسرائیل میں اور کوئی آدمی اس بارے میں نہیں جانتا۔ جب ڈاکٹر ہمفرے نے بتایا کہ انہوں نے ڈاکٹر البرٹ سے پاکیشیا میں تجربے کی بات کی ہے۔ تو میں پریشان ہو گیا۔ کیونکہ اس طرح بات لیک آؤٹ ہو سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے خفیہ ایجنسی زیرو۔ زیرو۔ ون کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ اس ڈاکٹر البرٹ کو فوری طور پر ہلاک کر دیں۔ چنانچہ مجھے رپورٹ مل گئی کہ ڈاکٹر البرٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس رپورٹ کو چیکنگ ایک دوسری ایجنسی سے کرائی تو مجھے رپورٹ دی گئی۔ کہ ڈاکٹر البرٹ اس قاتلانہ حملے میں فوری طور پر ہلاک نہیں ہوا۔ بلکہ وہ ہسپتال میں کئی گھنٹوں تک بے ہوش پڑا رہا ہے۔ اسے تھوڑی دیر کے لئے ہوش آیا تھا اور ہوش میں آتے ہی اس نے اپنے اسسٹنٹ

جاف کو بلایا اور پھر وہ اکیلے میں اس سے باتیں کرتا رہا ہے اور
دوبارہ بے ہوش ہو کر اسی بے ہوشی کے دوران ختم ہو گیا ہے۔ تو
نے زیرو۔زیرو۔ون کو دوبارہ حکم دیا کہ اس اسسٹنٹ جاف کو
ہلاک کر دیا جائے۔ تاکہ اگر کوئی خطرے والی بات ہو بھی ہی تو
بھی ختم ہو جائے۔ لیکن اب زیرو۔زیرو۔ون نے مجھے جو رپورٹ
ہے۔اس نے مجھے شدید بے چین کر دیا ہے۔اس رپورٹ کے مطا
جاف ایک ماہ کی رخصت لے کر اپنی کسی گرل فرینڈ کے سا
کافرستان گیا ہے اور وہاں کافرستان میں اس نے اپنی گرل فرینڈ
چھوڑا اور خود وہ فوری طور پر پاکیشیا پہنچا ہے۔ جہاں اس کی ملاقات
باقاعدہ اس علی عمران سے ہوئی ہے اور علی عمران سے ملاقات کے بعد
وہ جاف اچانک ہوٹل کے کمرے سے غائب ہو گیا ہے۔ ادھر اس
گرل فرینڈ بھی کافرستان میں اچانک اپنے کمرے سے غائب ہو گئی
اس کے ساتھ ساتھ یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ عمران اپنے
ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے روانہ ہو کر ویسٹرن کارمن پہنچ گیا ہے
اس ساری تفصیل سے تم کیا نتیجہ نکالتے ہو"...... صدر نے با
کرتے کرتے اچانک سوال کر دیا۔

"سر۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس ڈاکٹر البرٹ کا رابطہ
کسی نہ کسی انداز میں علی عمران سے تھا۔ کیونکہ عمران بذات
سائنس دان ہے اور اس کی فائل کے مطابق اس کے رابطے دنیا
چوٹی کے سائنسدانوں سے رہتے ہیں اور شاید اس وجہ سے پاکیشیا

سامنے آتے ہی ڈاکٹر البرٹ نے تعاون کرنے سے انکار کیا ہو گا اور یقیناً
ڈاکٹر البرٹ جانتا ہو گا کہ ڈاکٹر ہمفرے کی لیبارٹری کہاں ہے یا ڈاکٹر
ہمفرے نے اسے بتا دیا ہو گا۔ چنانچہ جاف کے ذریعے یہ بات اس تک
پہنچ گئی اور اب وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ ویسٹرن کارمن آیا
اسی لئے ہو گا۔ تاکہ اس لیبارٹری کو تباہ کر سکے"....... کرنل کارسٹن
نے فوراً ہی حتمی رائے دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تمہارا اس طرح بغیر کسی تذبذب کے تجزیہ کر دینا بتا رہا ہے
کہ تمہاری ذہنی صلاحیتیں کسی طرح بھی عمران سے کم نہیں ہیں۔
یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا۔ لیکن اگر ایسی صورت ہوتی تو وہ ویسٹرن کارمن
آنے کی بجائے پالینڈ پہنچتا"....... صدر نے کہا۔

"جناب۔ پالینڈ اور پاکیشیا کے درمیان سفارتی تعلقات نہیں ہیں
اس لئے اسے وہاں کا ویزہ نہیں مل سکتا۔ جب کہ ویسٹرن کارمن پہنچ کر
وہ آسانی سے پالینڈ پہنچ سکتا ہے"........ کرنل کارسٹن نے فوراً ہی
جواب دیا اور صدر کے چہرے پر مزید اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ انتخاب غلط نہیں ہے۔ مجھے اطمینان
ہو گیا ہے کہ تم اپنی ذہانت سے اس عمران کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ تم
نے اس لیبارٹری کی حفاظت کرنی ہے اور یہ بات سن لو کہ ابھی تک
یہ سب اندازہ ہے کہ عمران کو ہماری لیبارٹری کے بارے میں علم ہو
گیا ہے۔ اس لئے تم نے فی الحال خود کو لیبارٹری کی حفاظت تک ہی
محدود رکھنا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تمہارے سیکشن نے عمران

اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ان کے سرگرمیوں پر بھی
رکھنی ہے ۔ اگر انہیں لیبارٹری کے بارے میں علم ہو جائے تو پھر
شک تم انہیں لیبارٹری سے دور رکھنے کے لئے اس کے خاتمے کے
بھی جدوجہد کر سکتے ہو" ۔ صدر نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا ۔

" جناب ۔ اگر اسے گستاخی نہ سمجھا جائے تو میں عرض کروں"
کرنل کارسٹن نے قدرے جھجکتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ کھل کر بات کرو یہ انتہائی اہم مشن ہے" ۔ صدر نے کہا ۔

" جناب ۔ آپ میرے ہاتھ پاؤں نہ باندھیں ۔ آپ صرف مجھے
دے دیں کہ میں نے اس لیبارٹری کا ہر صورت میں تحفظ کرنا ہے ۔
اس سلسلے میں میں کیا کرتا ہوں کیا نہیں کرتا ۔ اسے آپ مجھ پر چھ
دیں ۔ ویسے اگر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ان کے
لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے ہی کر دوں تو آپ کو کوئی اعتراض ہے
کرنل کارسٹن نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا ۔

" سنو کرنل ۔ زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ۔ عمران
اس کی ٹیم کا خاتمہ تو میری زندگی کی سب سے بڑی حسرت ہے ۔
صرف میری ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودیوں کی
ہے ۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ اگر اتنا ہی آسان ہو
وہ اب تک لاکھوں بار مر چکا ہوتا ۔ اسرائیل میں فائیو سٹار ۔ ریڈ آر
سیکرٹ سروس اور اس جیسی کتنی بے شمار ایجنسیاں اس کے خا
کے لئے کام کرتی رہی ہیں ۔ لیکن نتیجہ ہمیشہ یہی نکلا ہے کہ ہمیں

شکست اٹھانی پڑی ہے اور وہ فتح کے ڈنکے بجاتا ہوا واپس چلا گیا ہے ۔ ہو
سکتا ہے کہ اسے سرے سے علم ہی نہ ہو کہ لیبارٹری کہاں ہے ۔ لیکن
تمہارے مقابلے پر آ جانے سے اسے یقیناً علم ہو جائے گا اور پھر اس
لیبارٹری کو تباہ ہونے سے کوئی نہ روک سکے گا ۔ وہ ایسا شخص ہے کہ
صرف ایک فون کال پر انتہائی ناقابل تسخیر لیبارٹریاں لیبارٹری کے
اپنے آدمیوں کے ہاتھوں تباہ کرا دیتا ہے ۔ تمہیں جذبات کی بجائے
انتہائی ٹھنڈے ذہن کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنا ہوگا" .... صدر نے
تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے سر جیسے آپ حکم کریں ۔ ویسے اگر آپ اجازت دیں تو
میں اپنے سیکشن کے دو گروپ بنا لوں ۔ ایک کو لیبارٹری کی حفاظت
پر تعینات کر دوں اور خود دوسرے سیکشن کے ساتھ اس کے خاتمے کے
لئے کام کروں اور سوائے میرے ساتھ کام کرنے والوں کے کسی کو
بھی علم نہ ہوگا کہ لیبارٹری کہاں ہے" .... کرنل کارسٹن اپنی بات پر
مصر تھا ۔

" گڈ .... یہ اچھا آئیڈیا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ میری طرف سے مکمل
اجازت ہے کہ تم اس مشن کے لئے جو لائحہ عمل بھی چاہو اختیار کرو ۔
لیکن مجھے لیبارٹری کی تباہی اور تمہاری ناکامی کی خبر نہیں ملنی چاہئے" ۔
صدر نے جواب دیا ۔

" ایسا ہی ہوگا سر ۔ آپ کو کامیابی کی خبر ملے گی" .... کرنل
کارسٹن نے کھلی اجازت ملنے پر مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ایک بات اور سن لو۔ میں نے عمران کے خلاف ہونے والے
تمام مشنز کی رپورٹیں تفصیل کے ساتھ پڑھی ہیں۔ ان میں سے چند
پوائنٹس مجھے ایسے نظر آئے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ عمران ہاتھ آنے کے
باوجود ہاتھ سے نکل جانے میں کامیاب ہوتا رہا ہے۔ وہ میں تمہیں بتا
دیتا ہوں۔ پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ جب بھی عمران یا اس کے ساتھی
ہاتھ آئے ہیں۔ انہیں پکڑنے والے ان کی شناخت یا اعلیٰ حکام سے
انہیں ملوانے یا تصدیق کرنے کے چکر میں پڑ گئے۔ نتیجہ یہ کہ وہ فرار ہو
جانے میں کامیاب ہو گئے۔ تم نے قطعاً ایسا نہیں کرنا۔ کسی قسم کی
تصدیق یا شناخت کی ضرورت نہیں۔ انہیں بے ہوش کر کے ہوش
میں لانے یا ان سے پوچھ گچھ کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ جو بھی
مشکوک آدمی نظر آئے یا ہاتھ آئے اسے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گولی سے
اڑا دو۔ تصدیقیں اور شناختیں بعد میں ہوتی رہیں گی اور اگر غلط آدمی
بھی مارے گئے تو ان کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ میں سنبھال لوں گا اور
دوسری بات یہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہمیشہ مقامی افراد یا
گروپس سے امداد حاصل کی ہے۔ ان کے اڈے استعمال کئے ہیں۔
اسرائیل میں تو فلسطینی اس کے ساتھ تعاون کرتے رہے ہیں۔ لیکن
وہاں پالینڈ یا ویسٹرن کارمن میں یقیناً مجرم گروپ ہی اس کی امداد کر
سکتے ہیں۔ اس لئے تم نے تمام ایسے کلبوں۔ ہوٹلوں اور مجرم گروپوں
میں اپنے مخبر چھوڑ دینے ہیں۔ جو تمہیں پل پل کی خبریں دیتے رہیں۔
اگر تم چاہو تو اس سلسلے میں ویسٹرن کارمن اور پالینڈ میں موجود

اسرائیلی ایجنٹس تمہارے ماتحت کام کر سکتے ہیں"....... صدر نے کہا۔
"آپ نے واقعی کمال کی باتیں سوچی ہیں سر۔ آپ کی ذہانت بے
مثال ہے۔ میں ان پر پورا پورا عمل کروں گا سر"........ کرنل کارسٹن
نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ اگر تم نے میری باتوں پر عمل کیا تو کامیابی حاصل کر لو
گے۔ اب جا کر میرے ملٹری سیکرٹری سے مل لو۔ باقی وہ تمہیں بریف
کر دے گا اور تم نے اپنی رپورٹ بھی ملٹری سیکرٹری کے توسط سے مجھے
دینی ہے"........ صدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرنل کارسٹن
ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا۔ اس نے فوجی سیلوٹ مارا اور پھر اباؤٹ ٹرن
ہو کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور صدر
اسرائیل کے چہرے پر اطمینان کے آثار چھا گئے۔

ویسٹرن کارمن کے بین الاقوامی ہوائی اڈے سے باہر نکلتے ہی عمران اور اس کے ساتھی ٹیکسیوں میں بیٹھ کر فائیو سٹار ہوٹل پہنچ گئے جہاں ان کے کمرے پہلے سے بک تھے ۔ عمران کے ساتھ جولیا، صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور چوہان تھے ۔ کمروں میں پہنچتے ہی عمران نے اپنا اور چوہان کا میک اپ کیا اور پھر چوہان کو ساتھ لے کر وہ ہوٹل سے باہر آگیا ۔ کافی دور پیدل چلنے کے بعد عمران نے ایک خالی ٹیکسی روکی اور ڈرائیور کو ریڈ اسکوائر چلنے کا کہہ کر وہ چوہان سمیت ٹیکسی میں بیٹھ گیا ۔ وہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ چوہان حسب عادت خاموش بیٹھا ہوا تھا ۔ ٹیکسی نے تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہیں شہر کے سب سے بدنام علاقے کے ایک چوک پر ڈراپ کر دیا ۔ یہاں ہر طرف جوئے خانے اور ڈانس ہال پھیلے پڑے تھے ۔ یہاں زیادہ تعداد یا تو غنڈے ٹائپ لوگوں کی تھی یا پھر نوجوان سیاحوں کی ۔ یہاں کے

غنڈے اپنی شناخت کے لئے گلے میں زرد رنگ کے رومال ڈالے رکھتے تھے اور باقاعدہ ہولسٹروں میں ریوالور رکھتے تھے ۔ اس لئے انہیں دور سے ہی پہچانا جا سکتا تھا ۔

"چوہان ۔ چیف نے میری خصوصی سفارش پر تمہیں ٹیم میں شامل کیا ہے اور میری خصوصی سفارش کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہاں کا ایک مشہور غنڈہ ہے ۔ جیراڈ ۔ وہ بالکل تمہارے قد و قامت اور جسم کا ہے اور اس کے خدوخال بھی تم سے ملتے جلتے ہیں ۔ تم نے اس کی جگہ لینی ہے "....... عمران نے ایک سڑک پر چلتے ہوئے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ مجھے اس سے ملوا دیں ۔ پھر وہ غائب اور میں حاضر "....... چوہان نے جواب دیا اور عمران ہنس پڑا ۔

"ارے ارے ۔ وہ میرا بہترین دوست ہے ۔ اگر میں نے اسے غائب ہی کرانا ہوتا تو تمہاری جگہ تنویر کو نہ لے آتا ۔ تم نے صرف اس سے ملنا ہے ۔ اس کی آواز ۔ لہجہ اور دوسری حرکات کو چیک کرنا ہے ۔ البتہ اسے یہ معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارا کیا پروگرام ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"ایک بات بتا دوں ۔ جیراڈ انتہائی عاشق مزاج آدمی ہے ۔ اس لئے اس کے پاس لڑکیوں کا جھمگٹا رہتا ہے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان بے اختیار ہنس پڑا ۔

" آپ فکر نہ کریں ۔ میں ٹیم اور اس کے لیڈر کے کوٹے کا خیال رکھوں گا "....... چوہان نے کہا اور عمران اس کے دلچسپ جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تم تو خواہ مخواہ خاموش رہتے ہو ۔ ورنہ تم تو آغا سلیمان پاشا کے بھی کان کاٹ سکتے ہو "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان بھی مسکرا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک عظیم الشان کلب کے گیٹ پر پہنچ چکے تھے ۔ گیٹ پر گولڈن کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن جل رہا تھا اور کلب میں آنے جانے والوں کا اتنا رش تھا کہ جیسے یہ کوئی میرج ہاوس ہو اور یہاں ایک دو نہیں بلکہ کئی باراتیں اکٹھی اتری ہوئی ہوں ۔ کلب کا ہال بھی انتہائی وسیع اور شاندار انداز میں سجا ہوا تھا اور ہال میں زیادہ تعداد مختلف ملکوں کے سیاحوں کی ہی نظر آ رہی تھی ۔ جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی ۔ غنڈے بھی کافی تعداد میں نظر آ رہے تھے اور میزوں پر کال گرلز کی بھی خاصی تعداد موجود تھی ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا ۔ جس کے پیچھے دو نوجوان کھڑے تھے ۔ ایک اور بڑا سا کاؤنٹر دوسری سائیڈ پر تھا ۔ جہاں سے شرابیں اور دوسرا سامان سپلائی کیا جا رہا تھا ۔ عمران اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا ۔ جس کے پیچھے دو نوجوان تھے ۔ ان میں سے ایک کے سامنے مختلف رنگوں کے فون رکھے ہوئے تھے اور وہ مسلسل فون سننے اور کرنے میں مصروف تھا ۔ جب کہ دوسرا مخصوص قسم کے گاہکوں کو ڈیل کر رہا تھا ۔ جو اس سے ٹوکن لے کر جا رہے تھے ۔

" جیراڈ سے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ آیا ہے "....... عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ نوجوان بے اختیار چونک پڑا ۔

" کہاں .... کہاں ہیں پرنس "....... نوجوان نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔

" انہوں نے سلیمانی ٹوپی پہن رکھی ہے ۔ اس لئے وہ نظر نہیں آ سکتے تم جیراڈ سے بات کرو ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب جیراڈ کو معلوم ہو کہ تم نے پرنس کو سلیمانی ٹوپی اتارنے کے لئے کہا ہے تو وہ تمہیں سلیمانی ٹوپی پہنا کر کسی گٹڑ میں پھنکوا دے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ یس سر ۔ یس سر "....... نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اس کے چہرے پر واقعی بوکھلاہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ نجانے اس نے عمران کے اس فقرے کا کیا مطلب لیا تھا ۔ بہرحال اس نے تیزی سے پاس پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو تین مختلف نمبر پریس کر دیئے ۔

" کاؤنٹر ون سے ٹونی بول رہا ہوں جناب ۔ دو صاحبان یہاں آئے ہیں ۔ ان میں سے ایک صاحب کہہ رہے ہیں کہ چیف باس کو اطلاع کروں کہ پرنس آف ڈھمپ آئے ہیں اور میرے پوچھنے پر انہوں نے کہا ہے کہ پرنس نے سلیمانی ٹوپی پہنی ہوئی ہے ۔ ویسے انہوں نے گٹڑ کا حوالہ بھی دیا ہے "....... نوجوان نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" یس سر "....... دوسری طرف سے کوئی جواب سننے پر نوجوان خاموش ہو گیا۔

" سر۔ میں کاؤنٹرون سے ٹونی بول رہا ہوں ۔ پرنس آف ڈھمپ "........ نوجوان نے دوبارہ بولنا شروع کیا ۔ لیکن اب اس کا لہجہ پہلے سے بہت زیادہ مؤدبانہ تھا ۔ لیکن پرنس آف ڈھمپ کے الفاظ کہنے کے بعد وہ اس طرح رک گیا ۔ جیسے اس کی بات دوسری طرف سے کاٹ دی گئی ہو ۔

" نو سر ۔ دونوں مقامی ہیں سر ۔ میں نے بھی پرنس کا لفظ سن کر ان سے پرنس کے بارے میں پوچھا تھا سر ۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ پرنس نے سلیمانی ٹوپی پہن رکھی ہے "........ نوجوان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رک گیا ۔

" یس سر ۔ میں بات کراتا ہوں سر "........ نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا ۔

" چیف باس سے بات کریں جناب "........ نوجوان نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" پرنس آف ڈھمپ بے چارے نے تو ایک سلیمانی ٹوپی پہنی ہو گی مگر تم نے شاید سات ٹوپیاں بلکہ ٹوپیوں کا مینار پہن رکھا ہے کہ مسلسل وضاحتیں ہو رہی ہیں ۔ کہ ٹوپی کا کنارہ گول ہے یا چوکور ۔ ٹوپی کس کپڑے کی بنی ہوئی ہے ۔ اس پر کشیدہ کاری ہے یا سادہ ہے " عمران کی زبان رسیور لیتے ہی رواں ہو گئی ۔

" تم .... تم واقعی علی عمران ہو ۔ اوہ اوہ ۔ ویری سوری عمران ۔ تمہیں اس طرح مجھ سے ملنے کے لئے تکلیف اٹھانی پڑی ۔ دراصل تمہاری آمد اس قدر اچانک ہے کہ میں سمجھ ہی نہ پا رہا تھا ۔ رسیور ٹونی کو دو پلیز "........ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" یہ لو بھئی اور اگر وضاحتوں کا دوسرا دور شروع ہو جائے تو کم از کم مجھ جیسے کمزور آدمی کے لئے کسی نشست کا انتظام ضرور کرا دینا "........ عمران نے رسیور نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا ۔ تاکہ دوسری طرف جیراڈ اس کی بات سن لے ۔

" یس سر "........ نوجوان نے بات سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے کاؤنٹر سے باہر آ گیا ۔

" آیئے جناب .... میں آپ کو خود چیف باس کے پاس چھوڑ آتا ہوں "۔ نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں عمران اور چوہان سے مخاطب ہو کر کہا اور انہیں ساتھ لے کر وہ ایک راہداری میں داخل ہو گیا ۔ پھر ایک لفٹ کے ذریعے وہ کافی گہرائی میں پہنچ کر ایک اور راہداری میں پہنچے ۔ جیسے ہی وہ راہداری کا موڑ مڑے ۔ نوجوان یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا ۔ کیونکہ سامنے چوہان جیسی قدوقامت اور جسامت کا آدمی جس کے جسم پر نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا ۔ استقبالیہ انداز میں کھڑا تھا ۔

" ارے ۔ ٹوپیوں کا مینار اتنی جلدی غائب ہو گیا "........ عمران نے اسے دیکھتے ہی کہا اور اس آدمی کے چہرے پر یک لخت بے پناہ مسرت

کے تاثرات ابھر آئے ۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور عمران سے
اس طرح لپٹ گیا۔ جیسے بچھڑے ہوئے ملتے ہیں اور انہیں لے آنے والا
حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگا۔

" ارے ارے ۔ یہ ٹوپی کے نیچے سے کوئی دیو نکل آیا ہے ۔ بھائی
میں کمزور آدمی ہوں "....... عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا اور جیراڈ
نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔

" تم ..... تم ابھی تک بالکل ہی ویسے ہو ۔ بالکل ویسے ۔ جیسے آج
سے دس سال پہلے تھے "....... جیراڈ نے علیحدہ ہو کر ہنستے ہوئے کہا۔

" لیکن تم دس سال میں گولڈن کلب کے مالک ہو چکے ہو ".......
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جیراڈ بے اختیار زور دار قہقہہ
مار کر ہنس پڑا۔

" یہ چوہان ہے ۔ میرا ساتھی "........ عمران نے چوہان سے باقاعدہ
تعارف کراتے ہوئے کہا اور جیراڈ انہیں لے کر ایک کمرے میں آ گیا۔

" وہ تمہاری غذا مجھے یہاں نظر نہیں آ رہی "....... عمران نے صوفے
پر بیٹھتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" غذا ۔ کیا مطلب "........ جیراڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" وہ جنہیں تم جمالیاتی ذوق کی غذا کہتے تھے "........ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور جیراڈ ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" میں نے انہیں تمہارا نام سنتے ہی بھگا دیا ہے ۔ تاکہ تمہارا طویل
فاقہ کہیں میری ساری غذا ہی نہ ختم کر دے "........ جیراڈ نے

مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی اس خوب صورت فقرے پر ہنس دیا
چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا
جس پر کافی کے برتن رکھے ہوئے تھے ۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم شراب نہیں پیتے ۔ اس لئے میں نے
خصوصی طور پر کافی منگوائی ہے "........ جیراڈ نے مسکراتے ہوئے کہا
اور عمران نے سر ہلا دیا۔

" ہاں ۔ اب بتاؤ کہ کس طرح اچانک آمد ہوئی ہے ۔ کوئی خاص
کیس ہے "۔ کافی بنا کر جیراڈ نے عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" پالینڈ میں تمہارا کام کیسا جا رہا ہے "........ عمران نے پوچھا تو
جیراڈ چونک پڑا۔

" پالینڈ میں ۔ بہت اچھا ہے ۔ کیوں "....... جیراڈ نے چونک کر
پوچھا۔

" وہاں تمہارے گروپ کا انچارج کون ہے "......... عمران نے
پوچھا۔

" جسٹر فیلڈ ہے ۔ انتہائی ذہین اور ہوشیار آدمی ہے ۔ مگر مسئلہ کیا
ہے ۔ کھل کر بتاؤ "......... جیراڈ نے کہا۔

" جسٹر فیلڈ یہودی ہے "........ عمران نے اس کے سوال کا جواب
دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" نہیں یہ یہودیوں کا میری تنظیم میں کیا کام "......... جیراڈ نے کہا۔

" مگر پہلے تو تمہاری تنظیم میں اکثریت یہودیوں کی تھی "۔ عمران

نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ ہاں ۔ جب تم پہلے یہاں آئے تھے تو واقعی ایسی ہی بات تھی مگر چار سال پہلے ایک یہودی روڈنی نے مجھ سے غداری کی اور سارے یہودیوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ مجھے اتنا زیادہ نقصان اٹھانا پڑا کہ سمجھ لو کہ مالی طور پر میری کمر ہی ٹوٹ گئی ۔ میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا اور اس کے بعد تو میں نے سب یہودیوں کا خاتمہ کرا دیا اور اب تو میں یہودیوں کے سائے سے بھی گھبراتا ہوں "........ جیراڈ نے جواب دیا۔

" مگر پالینڈ میں تو یہودیوں کی اکثریت ہے ۔ وہاں کی تنظیم میں یقیناً یہودی شامل ہوں گے "........ عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ ایک بھی یہودی نہیں ہے ۔ مجھے تو اب ان سے شدید نفرت ہو چکی ہے ۔ مگر مسئلہ کیا ہے ۔ کیا اس بار تمہارا مشن یہودیوں کے خلاف ہے "........ جیراڈ نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ چوہان کو اب تمہارا ڈپلیکیٹ بننے کی ضرورت نہیں رہی "........ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جیراڈ چونک پڑا۔

" ڈپلیکیٹ ۔ کیا مطلب "........ جیراڈ نے چونک کر کہا۔

" سنو جیراڈ ۔ مجھے پالینڈ میں انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہے اور پالینڈ میں کوئی ایسا گروپ میرے سامنے بھی نہیں ہے جس پر میں بھروسہ کر سکوں اور مجھے معلوم تھا کہ تمہارا پالینڈ میں خاصا بڑا کام ہے

لیکن تمہارا مسئلہ یہ تھا کہ تمہارے گروپ میں یہودیوں کی اکثریت تھی اور میں نے یہودیوں کے خلاف کام کرنا تھا ۔ اس لئے میں نے پروگرام بنایا تھا کہ چوہان کو تمہارا ڈپلیکیٹ بنا کر پالینڈ لے جاؤں اور پھر کام کروں ۔ لیکن اب تمہاری اس بات سے کہ اب تمہارے گروپ میں یہودی نہیں ہیں ۔ اب اس ڈرامے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی "۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں خود وہاں کام کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ تم مجھے بتاؤ ۔ کیا کام ہے ۔ یقین کرو پورا پالینڈ تمہارے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا نہ کرا دوں تو جیراڈ نام نہیں ہے "........ جیراڈ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" تم نے یہیں رہنا ہے جیراڈ ۔ جب کہ ہم نے مشن مکمل کر کے واپس چلا جانا ہے اور جس مشن پر ہم نے کام کرنا ہے ۔ اس میں اسرائیل کی حکومت براہ راست ملوث ہے ۔ اس لئے تم اس معاملے میں کوئی مداخلت نہ کرو ۔ بس اتنا کرو کہ پالینڈ میں اپنے آدمی جسٹر فیلڈ کو ہدایت کر دو کہ وہ ہم سے مکمل تعاون کرے ۔ اسلحہ ۔ رہائش گاہ اور ایسا ہی دوسرا تعاون ۔ لیکن وہ ہم سے کوئی سوال نہ کرے اور نہ ہمارے کسی کام میں مداخلت کرے اور سب سے اہم بات یہ کہ ہماری وہاں موجودگی کے بارے میں کوئی لیکج نہ ہو ۔ اگر تم ایسا کر سکتے ہو تو کھل کر بتا دو ۔ نہ کر سکنے کی صورت میں مجھے کوئی گلہ نہ ہو گا "........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران ۔ تمہیں ایسے الفاظ کہہ کر میری توہین نہیں کرنی چاہئے ۔

تم جانتے ہو کہ میں آج جو کچھ بھی ہوں ۔ اس لئے ہوں کہ تم نے کسی وقت ایک زخمی اور بھیڑیوں کے نرغے میں پھنسے ہوئے آدمی کی مدد کی تھی ۔ تمہارے لئے میں تو کیا میرے پورے گروپ کے خون کا ہر قطرہ حاضر رہے گا ۔ اگر تم کہو تو میں خود تمہارے ساتھ پالینڈ چلا چلتا ہوں ۔ جب تک تم وہاں رہو گے ۔ میں بھی وہیں رہوں گا "........ جیراڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" نہیں ۔ اس طرح تمہارے اچانک وہاں جانے سے بھی صورت حال خراب ہو سکتی ہے ۔ اسرائیلی ایجنٹ یقیناً ہماری تاک میں ہوں گے ۔ ہم ہر لحاظ سے خفیہ رہنا چاہتے ہیں "........ عمران نے کہا ۔

" تو پھر ایسا ہے کہ میں تمہیں ایک دوسرا ریفرنس دے دیتا ہوں ۔ جسٹر فیلڈ کے وہاں بے حد تعلقات ہیں اور ہر قسم کے ایجنٹ اس کے کلب میں آتے جاتے رہتے ہیں ۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ لوگ مشکوک ہو جائیں اور تم یہ سمجھو کہ میرے گروپ نے تمہاری مخبری کر دی ہے "........ جیراڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پوچھا ۔

" دوسرا ریفرنس کس کا ہے "........ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

" ایک خفیہ گروپ ہے ۔ اس کا چیف مالبری ہے ۔ انتہائی سنجیدہ اور وفا دار آدمی ہے ۔ یہ گروپ براہ راست میرے ماتحت ہے ۔ جسٹر فیلڈ کو بھی اس کا علم نہیں ہے ۔ مالبری سیاحت کا ایک ادارہ چلاتا ہے ۔ مالبری ٹریولز ۔ اس لئے وہاں ہر قسم کے لوگ آتے جاتے رہتے

ہیں اور کسی کو شک نہیں ہو سکتا اور یہ گروپ تمہارے لئے جسٹر فیلڈ سے بھی زیادہ کار آمد ثابت ہو سکتا ہے "........ جیراڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ اگر تم اسے درست سمجھتے ہو ۔ تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے "........ عمران نے جواب دیا ۔ تو جیراڈ نے اٹھ کر ایک الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی ۔ عمران اور چوہان دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد جیراڈ نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا ۔

" ہیلو ہیلو ۔ بلیک ہارس کالنگ اوور "........ جیراڈ نے آواز بدل کر کال کرتے ہوئے کہا اور عمران بلیک ہارس کے الفاظ پر بے اختیار مسکرا دیا ۔

" یس ۔ ایم ۔ ایم ۔ اٹنڈنگ یو اوور "........ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک باریک سی آواز سنائی دی ۔

" ایم ۔ ایم ۔ میں ایک آدمی کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں ۔ وہ کوڈ پرنس آف ڈھمپ استعمال کرے گا ۔ اچھی طرح یاد کر لو ۔ پرنس آف ڈھمپ اوور "........ جیراڈ نے تیز لہجے میں کہا ۔

" یس باس ۔ پرنس آف ڈھمپ اوور "........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا ۔

" اور اب میرا حکم سن لو ۔ تم اور تمہارا پورا گروپ اس پرنس آف

ڈھمپ کی ماتحتی میں بالکل اسی طرح کام کرے گا جس طرح میری ماتحتی
میں کام کرتا ہے اور جب تک پرنس آف ڈھمپ چاہے گا تمہیں کام کرنا
ہوگا اور یہ بھی سن لو کہ پرنس آف ڈھمپ کے منہ سے نکلنے والے ہر
لفظ کی تعمیل تم نے بالکل اسی طرح کرنی ہے۔ جیسے تم میرے حکم کی
کرتے ہو اور آخری بات یہ کہ کسی کو علم نہ ہو سکے کہ پرنس آف
ڈھمپ یا اس کا کوئی ساتھی پالینڈ میں موجود ہے۔ یا تم اس کی ماتحتی
میں کام کر رہے ہو اوور"....... جیراڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ کے حکم کی حرف بحرف تعمیل کی جائے گی اوور"
.... دوسری طرف سے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا گیا اور جیراڈ
نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا واقعی یہ ایم۔ ایم۔ ویسا ہی کرے گا جیسے تم نے اسے ہدایت
دی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"قطعی بے فکر ہو جاؤ۔ میں نے کسی دعویٰ کے بنیاد پر ہی اسے ریفر
کیا ہے۔ تمہیں کوئی شکایت نہیں ہو گی"........ جیراڈ نے اعتماد
بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے بے حد شکریہ۔ اب اس کا پتہ بھی بتا دو"........ عمران
نے کہا اور جیراڈ نے تفصیل سے اس کا پتہ بتا دیا۔

"اب اجازت دو۔ اس تعاون کے لئے ایک بار پھر شکریہ قبول کرو"
عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر کہ واپسی کے وقت تم کچھ روز میرے پاس رہو گے"

جیراڈ نے اٹھتے ہوئے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور اس کے
اعتماد کو دیکھتے ہوئے عمران نے وعدہ کر لیا اور پھر وہ چوہان سمیت
گولڈن کلب سے باہر آ گیا۔ جیراڈ انہیں ہال تک چھوڑنے آیا تھا۔

"آپ نجانے اس قسم کے دوست کیسے بنا لیتے ہیں"....... ٹیکسی
میں بیٹھتے ہی چوہان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دوست کی کوئی قسم نہیں ہوا کرتی۔ دوست بس دوست ہی ہوتا
ہے۔ اس کی دوسری قسم نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو پھر وہ اور تو سب
کچھ ہو سکتا ہے۔ مگر دوست نہیں ہو سکتا۔ ویسے دوست بنانے کے لئے
بہت پر خلوص انداز میں پہلے قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ بغیر کسی لالچ کے
پھر دوست بنتے ہیں"........ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا اور
چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ان کے ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ پر پہنچ کر رک
گئی۔ عمران نے نیچے اتر کر کرایہ ادا کیا اور وہ دونوں اطمینان سے چلتے
ہوئے ہوٹل کی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

"ایک منٹ پلیز"۔ کاؤنٹر کے سامنے سے گزرتے ہوئے کاؤنٹر
بوائے نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں ٹھٹک کر رک گئے

"آپ کے ساتھی یہاں پیغام چھوڑ گئے ہیں کہ وہ شہر کی سیر کے لئے
جا رہے ہیں۔ آپ پریشان نہ ہوں"...... کاؤنٹر بوائے نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ شکریہ"....... عمران نے جواب دیا اور لفٹ کی طرف

بڑھ گیا۔

" وہ بے کار بیٹھے بیٹھے تنگ آ گئے ہوں گے ۔ اس لئے سیر کے لئے نکل کھڑے ہوئے "......... چوہان نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے سرہلا دیا۔ ظاہر ہے اس کے سوا اور کوئی بات ہو ہی نہ سکتی تھی۔

" اگر تم بھی چاہو تو سیر کے لئے جا سکتے ہو ۔ ہم کل یہاں سے روانہ ہوں گے "۔ عمران نے اپنے کمرے کے دروازے پر رکتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ میں فی الحال آرام کروں گا "........ چوہان نے جواب دیا اور تیزی سے اپنے لئے ریزرو کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے جیب سے چابی نکال کر لاک کھولا اور پھر دروازے کو دھکیلتے ہوئے وہ اندر داخل ہو گیا ۔ دروازے پر رک کر اس نے تیز نظروں سے ایک بار پورے کمرے کا جائزہ لیا ۔ اس کی چھٹی حس نے نجانے کیوں دروازہ کھلتے ہی خطرے کا سائرن بجانا شروع کر دیا تھا ۔ لیکن کمرہ ویسے کا ویسے ہی تھا جیسے وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا ۔ اس کے باوجود اس نے محتاط انداز میں دروازہ بند کیا اور پھر سب سے پہلے اس نے باتھ روم چیک کیا مگر وہ خالی پڑا ہوا تھا ۔ اس کے بعد پورے کمرے کی اس نے چیکنگ کر ڈالی ۔ لیکن وہاں کچھ ہوتا تو اسے نظر آتا ۔ لیکن چھٹی حس کا سائرن کسی طرح بند ہونے میں ہی نہ آ رہا تھا ۔ اسے مسلسل نامعلوم سا احساس ہو رہا تھا جیسے اس کمرے میں اس کے لئے خطرہ موجود ہے ۔ اس نے

اپنے سامان میں سے ایک جدید گائیگر نکالا ۔ جسے سگریٹ کیس کے انداز میں تیار کیا گیا تھا ۔ تاکہ کسی کو اس کی اصل ماہیت کا شک نہ پڑ سکے ۔ اس نے سگریٹ کیس کھولا اور پھر اسے لئے ہوئے وہ پورے کمرے میں گھوم گیا ۔ فرنیچر ۔ دیواریں ۔ باتھ روم ۔ قالین ۔ اپنا سامان الماری ۔ غرضیکہ وہ سب کچھ چیک کر ڈالا جس میں کسی قسم کا کوئی خطرناک مواد رکھا جا سکتا تھا ۔ لیکن گائیگر خاموش ہی رہا ۔ تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سگریٹ کیس بند کیا اور پھر ایک کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

" یقیناً میں اب بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں ۔ اس لئے اب اعصاب کمزور ہوتے جا رہے ہیں ۔ اب آغا سلیمان پاشا کی منت کرنی ہی پڑے گی "۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں ۔ لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ناک میں کوئی نامانوس سی بو آ کر ٹکرائی ہو ۔ اس نے تیزی سے آنکھیں کھولیں ۔ مگر آنکھیں کھولتے ہی اسے کمرے کا منظر صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے نظر آیا ۔ پھر اس کی آنکھوں کے سامنے اس طرح تاریکی چھا گئی ۔ جیسے رات کے وقت بجلی کی رو اچانک بند ہو جانے سے ہر طرف گہری تاریکی چھا جاتی ہے ۔ اس نے اپنے سر کو جھٹکا ۔ مگر دوسرے لمحے اس کے احساسات بھی اندھیرے میں ڈوبتے چلے گئے ۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی وولف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"........ وولف نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ۔ رانسن کی کال ہے"........ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی ۔

"رانسن کی ۔ اوہ اچھا بات کراؤ"........ وولف نے چونک کر کہا۔

رانسن اس کا نمبر ٹو تھا اور عملی طور پر سارے گروپ کو وہی کنٹرول کرتا تھا ۔ انتہائی ذہین اور ہوشیار آدمی تھا ۔ اس کی طرف سے کال کا مطلب کوئی اہم بات ہی ہو سکتی ہے ۔

"ہیلو باس ۔ میں رانسن بول رہا ہوں"........ چند لمحوں بعد رانسن کی آواز رسیور سے سنائی دی ۔

"یس ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں کال کی ہے"........ وولف نے پوچھا

"باس ۔ کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لیڈر پرنس آف ڈھمپ عرف علی عمران سے ملنا پسند کریں گے"........ دوسری طرف سے رانسن کی آواز سنائی دی اور وولف یوں چونک پڑا جیسے کرسی کی گدے کے سپرنگ اچانک کھل گئے ہوں ۔

"کیا..... کیا کہہ رہے ہو"........ وولف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے پاکیشیا میں جونی کے ذمے ڈاکٹر جاف کی تلاش کا کام لگایا تھا۔ مگر جونی نے آپ کو رپورٹ دی کہ ڈاکٹر جاف غائب ہو چکا ہے اور اس سے علی عمران نے ملاقات کی تھی اور علی عمران اور اس کے ساتھی ویسٹرن کارمن روانہ ہو چکے ہیں"۔ رانسن نے مزلے لے لے کر کہنا شروع کر دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"........ وولف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ جونی سے ہونے والی بات چیت اس کے اپنے دفتر سے ہوئی تھی ۔ جب کہ رانسن کا دفتر علیحدہ تھا ۔ اس کا مطلب تھا کہ یہاں سے اسے باقاعدہ مخبری کی جاتی ہے اور یہ بات وولف کے نقطہ نظر سے انتہائی خطرناک تھی ۔

"مجھے جونی نے بتایا تھا ۔ آپ کو تو معلوم ہوتا کہ جونی اور میں گہرے دوست ہیں اور پاکیشیا جانے سے پہلے جونی میرے ساتھ مل کر کام کرتا رہا ہے ۔ اب بھی کبھی کبھار پاکیشیا جونی سے ملنے چلا جاتا ہوں اور جونی کو معلوم ہے کہ میں آپ کا اسسٹنٹ ہوں ۔ آپ کی بات

چیت کے بعد جونی نے خود مجھے فون کیا اور مجھے اس نے سب کچھ بتایا
کہ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہوشیار رہوں۔ کیونکہ
آپ اس عمران سے واقف نہیں ہیں۔ جب کہ میں اور جونی اس سے
بخوبی واقف ہیں۔ بلکہ میں نے جونی کے ساتھ ایک دو بار اس سے
ملاقات بھی کی ہے۔ جونی کی دوستی وہاں کے انٹیلی جنس سپرنٹنڈنٹ
سے ہے اور عمران اس سپرنٹنڈنٹ کا دوست ہے اور پاکیشیا میں رہنے
والا ہر آدمی جس کا تعلق کسی بھی طرح جرائم سے ہے۔ عمران کی
صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف ہے۔ جونی نے مجھے اس کے بارے
میں خاصی تفصیل سے بتایا تھا۔ جونی نے مجھے کال اس لئے کیا تھا کہ
بہرحال آپ کسی ایسے مسئلے میں ملوث ہیں۔ جس کا تعلق عمران سے
ہے اور پھر عمران روانہ بھی ویسٹرن کارمن کے لئے ہوا تھا۔ اس لئے
جونی نے مجھے ہوشیار کیا تھا "...... رانسن نے پوری تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ مجھے معلوم ہے کہ جونی تمہارا گہرا
دوست ہے اور اس وجہ سے میں نے اسے فون کیا تھا۔ لیکن یہ تم کہہ
رہے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے میں ملاقات کروں "۔
وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہمارا گروپ بھاری رقومات لے
کر پارٹیوں کے لئے کام سرانجام دیتا رہتا ہے۔ ایک پارٹی نے گذشتہ
روز میرے ساتھ رابطہ کیا اور اس پارٹی نے بھاری معاوضے کے بدلے

میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ویسٹرن کارمن میں تلاش کرنے
اور انہیں ہلاک کرنے کے معاہدے کی آفر کی میں اس آفر پر چونک پڑا۔
معاوضہ اس قدر بھاری تھا کہ میں نے یہ آفر قبول کر لی اور اس کے بعد
میں نے پورے دارالحکومت میں اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دیا اور آپ
یقین کریں گے کہ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا
ہے۔ یہ لوگ ہوٹل فائیو سٹار میں آکر ٹھہرے ہیں۔ ان میں عمران
کے علاوہ ایک عورت اور چار مرد تھے۔ لیکن جب مجھے اطلاع ملی تو
وہاں صرف ایک عورت اور تین مرد موجود تھے۔ عمران اور اس کا
دوسرا ایک ساتھی غائب تھا۔ میں چونکہ ان کی صلاحیتوں سے واقف
تھا۔ اس لئے میں نے مخصوص انداز میں انہیں بے ہوش کر کے وہاں
سے نکال لیا اور عمران اور اس کے ساتھی کی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔
وہ دونوں جب واپس آئے تو میں ان کو بے ہوش کرنے کے لئے بھی
مخصوص انتظامات کر چکا تھا۔ اس لئے میں انہیں بھی بے ہوش کرنے
اور ہوٹل سے نکال لانے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اب یہ سب میرے
قبضے میں ہیں۔ لیکن میں نے پارٹی کو اطلاع دینے سے پہلے سوچا کہ آپ
کو اطلاع کر دوں۔ شاید آپ ان سے ملنا پسند کریں "...... رانسن نے
کہا۔

" کس پارٹی نے یہ کام تمہارے ذمے لگایا تھا "...... وولف نے
پوچھا۔

" نئی پارٹی ہے۔ نام بھی نیا ہے۔ پوکر نام ہے۔ لیکن میرا اندازہ

ہے کہ یہ پارٹی کسی حکومت کی پارٹی ہے۔جو حکومت سے اپنا تعلق ظاہر نہیں کرنا چاہتی "........ رانسن نے جواب دیا۔

"اب یہ لوگ کہاں ہے "....... وولف نے پوچھا۔

"ریڈ پوائنٹ پر "........ رانسن نے جواب دیا۔

"او۔کے میں آرہا ہوں۔میں خاص طور پر اس عمران سے ملنا چاہتا ہوں "....... وولف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے ہیڈ کوارٹر آجائیں۔ پھر ہم دونوں اکٹھے ہی ریڈ پوائنٹ چلیں گے "........ رانسن نے کہا اور وولف نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"پوکر۔یہ کیسا نام ہے "........ وولف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح چمکا۔کہ کہیں رانسن اس کے خلاف بغاوت تو نہیں کر رہا۔وہ اس طرح اسے اپنے ہیڈ کوارٹر بلانا چاہتا ہو۔کیونکہ آج سے پہلے نہ ہی کبھی رانسن نے اس طرح بالا بالا کوئی کام کیا تھا اور نہ رانسن اس کی اجازت کے بغیر کسی پارٹی اور خاص طور پر کسی نئی پارٹی کا کام لیتا تھا۔اس نے جلدی سے ٹیلی فون کے نیچے لگا ہوا سفید رنگ کا بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔رتھمین سپیکنگ "........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"رتھمین میں وولف بول رہا ہوں "........ وولف نے کہا۔

"اوہ۔یس باس۔فرمایئے "......... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"کیا فون محفوظ ہے "........ وولف نے پوچھا۔

"یس باس۔میرا یہ نمبر قطعی محفوظ ہے "......... دوسری طرف سے رتھمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رانسن نے ابھی مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ اس نے کسی نئی پارٹی پوکر کا کام لیا ہے اور اس نے غیر ملکی ایجنٹوں کو ہوٹل سے اغوا کرا کر ریڈ پوائنٹ پر رکھا ہوا ہے۔کیا واقعی ایسا ہے۔صحیح صورت حال کیا ہے "....... وولف نے پوچھا۔

"باس۔رانسن نے جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی درست ہے۔ایک عورت اور پانچ مردوں کو انتہائی زبردست منصوبہ بندی کے بعد ہوٹل سے اغوا کر کے ریڈ پوائنٹ پہنچایا گیا ہے۔پہلے انہیں یہاں ہیڈ کوارٹر لایا گیا۔عورت اور تین مرد تو اصل شکلوں میں تھے۔جب کہ دو مردوں کے چہروں پر میک اپ تھا۔جسے صاف کر دیا گیا ہے اور پھر ان سب کو اکٹھے ریڈ پوائنٹ بھیجا گیا ہے۔عورت سوئس نژاد ہے جب کہ مرد ایشیائی ہیں۔پوکر نام کا مجھے البتہ پتہ نہیں۔یہ معلوم ہے کہ یہ کام رانسن کو اس کے یہودی دوست کرنل کارسٹن نے انتہائی بھاری معاوضے پر دیا ہے۔کرنل کارسٹن خود اس سے ملنے آیا تھا اور رانسن نے اس سے اس کام کے دس لاکھ ڈالر وصول کئے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ رانسن کو فون بھی کرنل کارسٹن نے خود کیا تھا۔

جہاں تک میرا آئیڈیا ہے ۔ کرنل کارسٹن کا تعلق اسرائیل سے ہے"........ رتھمین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہارا آئیڈیا درست ہے ۔ کیونکہ پہلے جو کام ہمیں دیا گیا تھا اور جس کے نتیجے میں یہ لوگ سامنے آئے تھے ۔ وہ بھی ایک یہودی خفیہ تنظیم نے ہی دیا تھا ۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔ او ۔ کے "....... وولف نے مطمئن لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ رانسن غلط بیانی نہیں کر رہا ۔ چونکہ مسئلہ اس کے دوست کا تھا اس لئے اس نے نوٹس میں لائے بغیر کام پکڑ لیا تھا وہ مطمئن انداز میں چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

درد کی ایک تیز لہر عمران کے پورے جسم میں دوڑتی چلی گئی اور درد کی اس تیز لہر نے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی کو روشنی میں تبدیل کرنا شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں روشنی کا پھیلاؤ بڑھتا گیا اور پھر جب اس کی بند آنکھیں کھلیں تو ساتھ ہی اس کا شعور بھی پوری طرح بیدار ہو گیا ۔ عمران کی نظریں تیزی سے اپنے ماحول کا ادراک کرنے لگیں ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا ۔ کیونکہ وہ ہوٹل کے کمرے کی بجائے اس وقت ایک تہہ خانہ نما ہال میں ایک دیوار کے ساتھ زنجیروں سے جکڑا ہوا کھڑا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی کچھ فاصلے پر اس کے ساتھی بھی اسی حالت میں موجود تھے اور ایک آدمی اب سب سے آخر میں موجود تنویر کے بازو میں کوئی انجکشن لگانے میں مصروف تھا ۔ بندھے ہوئے چوہان کا چہرہ دیکھ کر عمران چونک پڑا تھا ۔ کیونکہ چوہان اس وقت اصلی شکل میں

تھا۔اس کا مطلب تھا کہ اس کا اپنا میک اپ بھی چوہان کی طرح صاف کر دیا گیا ہوگا۔ گو اسے ہوٹل کے کمرے میں داخل ہوتے ہی خطرے کا احساس ہو گیا تھا۔ لیکن وہ خطرے کا صحیح ادراک نہ کر سکا تھا اور اچانک بے ہوش کر دینے والی گیس یقیناً اس کمرے کی عقبی دیوار میں موجود روشندان سے اس پر فائر کی گئی تھی۔

" مسٹر۔ ایک منٹ "........ عمران نے اچانک انجکشن لگا کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہیں ہوش آگیا "......... اس آدمی نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

" ظاہر ہے۔ جب تم جیسا مہربان مفت میں اتنا مہنگا انجکشن لگا دے تو ہوش تو آنا ہی تھا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن ہوش تو انجکشن کے نصف گھنٹے کے بعد آنا تھا۔ اس قدر جلد کیسے آگیا"........ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے سوچا کہ اس طرح تم سے ملاقات کا سنہری موقع ضائع ہو جائے گا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ جب نصف گھنٹے بعد بھی ہوش میں آنا ہے تو فوراً کیوں نہ ایسا کر لیا جائے "........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی مخصوص قوت مدافعت نے انجکشن کی طاقت کے ساتھ مل کر تیزی سے کام کیا اور اسے فوراً ہوش آگیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بے حد طاقتور ذہنی قوت کے مالک ہو

ٹھیک ہے۔ میں یہ بات باس کے نوٹس میں ضرور لاؤں گا"....... اس آدمی نے کہا۔

" اپنے باس کا تعارف تو کرا دو۔ تاکہ مجھے تو معلوم ہو کہ ذہانت کا سرٹیفیکیٹ مجھے کس کے ماتحت سے مل رہا ہے"....... عمران نے کہا۔

" باس کا نام رانسن ہے اور رانسن وولف گروپ کا سیکنڈ چیف ہے "....... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یعنی بچہ وولف۔ خوب۔ کب تک بڑا ہو جائے گا "........ عمران نے کہا اور وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

" اچھا مذاق کرتے ہو۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ تمہارا یہ مذاق اب جلد ہمیشہ کے لئے ختم ہونے والا ہے۔ کیونکہ چیف وولف کی آمد تک تم زندہ رہو گے۔ اس کے بعد تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا اور پھر تمہاری لاشیں اصل پارٹی کو بھیج دی جائیں گی "......... اس آدمی نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے اسے واقعی عمران کی موت کا سوچ کر افسوس ہو رہا ہو۔

" واہ۔ یہ تو پیچیدہ سے پیچیدہ تر معاملہ ہوتا جا رہا ہے۔ یعنی ایک تو بچہ وولف ہوا۔ دوسرا وولف ہوا اور تیسری یہ اصل پارٹی ہو گئی۔ خوب بڑی اہمیت ہو گئی ہے ہماری۔ کیا یہاں لاشیں نایاب ہیں جو اجنبی سیاحوں کی لاشیں فروخت کی جائیں گی "........ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" یہاں لاشوں کی تو کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن تمہاری لاشیں واقعی

اصل پارٹی کو بے حد مہنگی پڑیں گی ۔ پورے دس لاکھ ڈالر میں چھ لاشیں "........ اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" دس لاکھ ڈالر ۔ اوہ ۔ اتنی بڑی رقم ۔ لیکن کیا ہماری لاشوں سے سونا نکلنا ہے "........ عمران کے لہجے اور چہرے پر بے پناہ حیرت امڈ آئی تھی۔

" یہ تو خریدنے والے کو ہی علم ہوگا کہ تمہاری لاشوں سے وہ کیا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے ۔ بہرحال تم اپنے آپ کو مرنے کے لئے تیار کر لو ۔ تم ایشیائی لوگ ہو ۔ اس لئے اگر کوئی دعا وغیرہ مانگنی ہے تو وہ بھی مانگ لو "........ اس آدمی نے کہا اور دوسرے لمحے وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور جب اس کے باہر جاتے ہی دروازہ خود بخود بند ہوا ۔ تو عمران نے پہلے تو اپنے ساتھیوں کا جائزہ لیا ۔ لیکن وہ مسلسل اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں زنجیروں سے بندھے دیوار سے تقریباً ڈھلکے ہوئے تھے اور ظاہر ہے ایسا ہی ہونا بھی تھا ۔ کیونکہ ابھی نصف گھنٹہ نہ گذرا تھا ۔ اب عمران نے اپنے جسم کے گرد زنجیروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا ۔ زنجیر اس کے سر کے اوپر سے دیوار میں موجود کنڈے سے شروع ہو کر اس کے جسم کے گرد لپیٹ کر نیچے دیوار کی جڑ میں موجود دوسرے کڑے میں جا کر ختم ہو رہی تھی اور عمران دیوار کی جڑ میں موجود کڑے کو غور سے دیکھنے لگا ۔ کیونکہ وہ اسے آسانی سے نظر آ رہا تھا ۔ چند لمحوں بعد اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی ۔ کیونکہ کڑے میں زنجیر کی کڑی اس طرح ڈالی گئی تھی کہ

اس کے لئے کڑے کا درمیان سے نکلنا ایک لازمی امر تھا اور اس قسم کے کڑوں کی تکنیک سے وہ بخوبی واقف تھا ۔ زنجیر اس کی پنڈلیوں تک لپٹی ہوئی تھی ۔ لیکن وہ اپنے پیروں کو معمولی سی حرکت دے سکتا تھا ۔ چنانچہ اس نے ایک پیر کو ذرا سا اٹھایا اور ایڑی کو مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو بوٹ کی ٹو سے ایک چھوٹے سے خنجر کا پھل باہر کو نکل آیا اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو موڑا اور پیر کی ٹو کو اس کڑے کی طرف لے جانے کی کوشش شروع کر دی ۔ گو اس طرح اس کی پنڈلی میں شدید تکلیف شروع ہو گئی ۔ کیونکہ زنجیر سختی سے لپٹی ہوئی تھی لیکن بہرحال تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ بوٹ کی ٹو کو اس کڑے کے قریب لے جانے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوٹ کی ٹو سے نکلے ہوئے فولادی پھل کو اس کڑے سے رگڑنا شروع کر دیا رگڑ کی وجہ سے کڑا دیوار میں نصب کنڈے میں گھومنے لگا ۔ عمران مسلسل کوشش میں مصروف تھا ۔ پھر اچانک کھٹک کی ہلکی سی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی کڑا درمیان سے کھل کر اس کنڈے سے باہر آ گیا اور زنجیر کی سخت گرفت اس کے جسم پر یک لخت ڈھیلی پڑ گئی ۔ اب زنجیر کا آخری سرا ہوا میں لٹک رہا تھا ۔ عمران نے اپنے جسم کو آہستہ آہستہ حرکت دینی شروع کر دی اور ساتھ ہی اس نے دونوں پیروں کو اچھل کر آگے کیا ۔ تو زنجیر کے دو تین بل اکٹھے ہی کھل گئے ۔ اب اس کی پنڈلیاں زنجیر کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھیں ۔ چنانچہ اس نے اب پیروں کی مدد سے اپنے جسم کو مخصوص انداز میں گھمانا شروع

کر دیا۔ تو زنجیر کے بل مخصوص جھٹکوں کی وجہ سے کھلتے چلے گئے اور جب اس کے ہاتھ ذرا سے آزاد ہوئے تو اس نے ہاتھوں کو حرکت دے کر اپنے اوپر والے جسم کے گرد بل کھولنے شروع کر دیئے اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ زنجیر کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا اور اب زنجیر دیوار کے ساتھ لٹکی زمین پر پڑی نظر آ رہی تھی۔ عمران نے دو لمبے سانس لئے اور پھر وہ تیزی سے ساتھ موجود صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جھک کر اس کے کڑے میں موجود ہک کے مخصوص بٹن دبا کر اسے کڑے سے علیحدہ کیا اور پھر ایک ہاتھ سے اس کے بے ہوش جسم سنبھال کر اس نے تیزی سے اس کے گرد موجود زنجیر کھول دی اور اس کے بعد اسے فرش پر لٹا دیا۔ ویسے اب صفدر کے جسم میں معمولی سی حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے تھے۔ لیکن عمران اس کے ہوش میں آنے کا انتظار نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ تیسرے ساتھی کی طرف بڑھ گیا اور جب وہ سب سے آخر میں تنویر کو رہائی دلوا رہا تھا تو صفدر کی حیرت بھری آواز گونجی۔

"یہ ہم کہاں ہیں"....... صفدر پوچھ رہا تھا۔

"ہماری لاشوں کا سودا ہو چکا ہے اور وہ بھی انتہائی بھاری رقم میں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ لاشوں میں تبدیل ہونے سے پہلے سب ساتھیوں کو معلوم تو ہو جائے کہ ان کی کیا قیمت ہے"....... عمران نے مڑ کر اٹھ کر بیٹھے ہوئے صفدر سے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بوٹ کی ٹو میں سے نکلنے والے فولادی پھل کو وہ پہلے ہی

ایڑی کو مخصوص انداز میں دبا کر غائب کر چکا تھا۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو دروازہ کھلنے لگا۔ اسی لمحے دور سے بھاری قدموں کی آوازیں آتی سنائی دیں۔

"جلدی کرو۔ اٹھ کر ادھر آ جاؤ۔ دو آدمیوں کے آنے کی آوازیں ہیں انہیں ہم نے سنبھالنا ہے"....... عمران نے سرگوشی کرنے کے سے انداز میں کہا اور اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے صفدر کے جسم میں جیسے بجلی کی طاقتور رو دوڑ گئی وہ پنجوں کے بل تیزی سے بڑھ کر دروازے کی دوسری سائیڈ پر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دروازہ دوہرے پٹ کا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے کھلتے ہی ایک ایک پٹ ان دونوں کے سامنے آ جانا تھا۔ اسی لمحے قدموں کی آوازیں دروازے کے سامنے آ کر ایک لمحے کے لئے رکیں۔

"آیئے باس"....... ایک ہلکی سی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور دونوں پٹ کھل کر عمران اور صفدر کے سامنے آ گئے۔

"ارے یہ کیا۔ یہ کیا"....... دو چیخ نما آوازیں سنائی دیں اور اسی لمحے دونوں پٹ ایک دھماکے سے بند ہوئے اور پٹ بند ہونے کے دھماکے سے کمرے میں موجود دونوں افراد تیزی سے مڑنے ہی لگے تھے کہ عمران اور صفدر بھوکے چیتوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے اور چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد وہ دونوں ہی ہوش سے بے ہوشی کی سرحدوں میں داخل ہو گئے۔ حالانکہ وہ دونوں خاصے بھاری تن و توش اور ٹھوس جسموں کے مالک تھے۔ لیکن ظاہر ہے ان دونوں کے ذہنوں پر حیرت کا

غلبہ تھا۔ جب کہ عمران اور صفدر پہلے سے سنبھلے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ دونوں جب تک ذہنی طور پر سنبھل کر کوئی جدوجہد کرتے عمران اور صفدر انہیں بے ہوش کر لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اسی لمحے چوہان کی کراہ سنائی دی۔

"ان کی تلاشی لو۔ ان کی جیبوں میں لازماً اسلحہ ہوگا"...... عمران نے اپنے شکار کو تیزی سے زمین پر لٹاتے ہوئے صفدر سے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ان دونوں کی جیبوں سے مشین پسٹل برآمد کر چکے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"...... اسی لمحے جولیا کی آواز سنائی دی۔ وہ ہوش میں آکر اٹھ بیٹھی تھی اور اب حیرت بھری نظروں سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی۔

"ان کا خیال رکھنا چوہان۔ ہم باہر چیک کر لیں"...... عمران نے چوہان سے کہا اور پھر صفدر کو اشارہ کر کے وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا۔ باہر راہداری میں پہنچ کر وہ اس کے اختتامی سرے کی طرف بڑھے۔ جہاں سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں اور اوپر موجود دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لیکن دوسری طرف خاموشی تھی۔ اوپر والے دروازے کے باہر پھر راہداری شروع ہو رہی تھی۔ جو بیرونی برآمدے میں جا کر ختم ہو رہی تھی۔ اس راہداری میں کمروں کے دروازے تھے۔ جن میں سے ایک دروازہ کھلا ہوا تھا۔ باقی بند تھے اس کھلے دروازے سے روشنی باہر آ رہی تھی۔ لیکن جب انہوں نے کمرے میں جھانکا۔ تو کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ آگے بڑھ گئے اور پھر

برآمدے میں عمران کو دو آدمی کھڑے ہوئے نظر آئے۔ ان میں سے ایک تو وہی تھا۔ جس نے انہیں انجکشن لگائے تھے۔ جب کہ دوسرا کوئی اور تھا۔ ان دونوں کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں عمران نے صفدر کی طرف دیکھ کر مخصوص اشارہ کیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے اس اشارے کا مقصد تھا کہ ان دونوں کو بے ہوش کرنا ہے۔ ہلاک نہیں کرنا اور پھر وہ دونوں بلی کی طرح چلتے ہوئے آگے بڑھے اور ایک بار پھر وہ دونوں بھوکے چیتوں کی طرح ان پر جھپٹے اور دو ہلکی ہلکی چیخوں کے بعد وہ دونوں ان کے بازوؤں میں جھول گئے۔ وہ دونوں ہی بے ہوش ہو چکے تھے۔ ان دونوں کو وہیں برآمدے میں ہی لٹانے کے بعد عمران کے اشارے پر صفدر نے پوری کوٹھی گھوم لی۔ لیکن ان دو افراد کے علاوہ وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ایک کار البتہ پورچ میں موجود تھی۔

"آؤ انہیں وہیں لے چلتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر جھک کر اس نے ایک کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور واپس راہداری میں مڑ گیا۔ صفدر نے دوسرے کو اٹھایا اور اس کے پیچھے چلتا ہوا چند لمحوں بعد وہ اس تہہ خانے نما ہال کمرے میں پہنچ گئے۔ ان کے سب ساتھی ہوش میں آ چکے تھے۔ جب کہ وہ دونوں جنہیں انہوں نے بے ہوش کیا تھا ویسے ہی فرش پر پڑے ہوئے تھے۔

"یہ...... یہ سب کیا ہوا ہے۔ ہم یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں"........ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے انہیں زنجیروں سے باندھ لیں پھر اطمینان سے باتیں ہوں گی"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ان کی جگہ زنجیروں میں لپٹے دیوار کے ساتھ بندھے ہوئے نظر آرہے تھے اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو اپنے ہوش میں آنے اور انجکشن لگانے والے کی باتوں سے لے کر اپنے آزاد ہونے اور پھر صفدر کی مدد سے دو افراد پر قابو پانے تک کی تفصیل بتادی۔

"تم یقیناً کسی شعبدہ باز کے شاگرد رہے ہو۔ جو سرکس اور تھیٹروں میں رسیوں سے بندھے ہونے کے باوجود اپنے آپ کو حیرت انگیز طور پر آزاد کرا لیتے ہیں۔ تمہیں کسی بھی طرح سے باندھا جائے۔ تم کسی نہ کسی انداز میں بہرحال رہا ہو ہی جاتے ہو"........ تنویر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"بس ایک کچا دھاگہ ایسا ہے جس سے رہائی ناممکن ہے۔ باقی سب کچھ ممکن ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار تو سب کے ساتھ تنویر بھی ہنس پڑا۔ کیونکہ وہ سب عمران کا کچے دھاگے والا اشارہ آسانی سے سمجھ گئے تھے۔

"اس میں تم بندھتے ہی نہیں ہو۔ رہائی کی بات تو بعد میں آئے گی"..... جولیا نے کہا اور اس بار کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"کاش تمہیں وہ دھاگہ نظر آجاتا۔ میں تو نجانے کب سے بندھا ہوا ہوں"........ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

"یہ دھاگہ نہیں ہے۔ مکڑے کا جال ہے"...... تنویر نے اچانک کہا۔ تو کمرہ اس کی اس خوبصورت بات پر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور ان قہقہوں میں عمران اور جولیا کے بھی قہقہے شامل تھے۔

"بہت خوب۔ آج مکڑے نے آخرکار اعتراف کر ہی لیا۔ بہرحال یہ فیصلہ بعد میں ہوتا رہے گا۔ فی الحال جولیا اور تنویر باہر جا کر نگرانی کریں گے۔ چوہان اور کیپٹن شکیل عقبی طرف کی نگرانی کریں گے اور صرف صفدر یہاں میرے پاس رہے گا۔ تاکہ ان حضرات سے اپنے اغوا بالجبر کئے جانے کے بارے میں اطمینان سے تفصیلات حاصل کی جا سکیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ جولیا"........ تنویر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے اس انداز پر بے اختیار سب مسکرا دیئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر سب سے پہلے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ جس نے انہیں انجکشن لگائے تھے اور چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ آیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں پہلے اپنے آپ کو پھر ادھر ادھر دیکھا اور جیسے جیسے اس کا شعور بیدار ہوتا گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات بڑھتے چلے گئے۔

"تم۔ تم آزاد کیسے ہو گئے۔ تم تو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے"۔ اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں سامنے کھڑے عمران

اور صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم شریف لوگوں کی طرح اپنا تعارف کرا دو۔ تاکہ گفتگو باقاعدہ طور پر کی جاسکے"...... عمران نے سنجیدہ لیکن نرم لہجے میں کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میں ریڈ پوائنٹ کا انچارج ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اس عمارت کو ریڈ پوائنٹ کہتے ہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو مائیکل نے زبان سے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اپنے ساتھیوں کا بھی تعارف کرا دو۔ کیونکہ محفل کے بھی آداب ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ.... یہ راجر ہے۔ چیف رانسن کا ڈرائیور اور یہ رانسن ہے اور وہ چیف باس وولف ہے"...... مائیکل نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ رانسن نے ہمیں ہوٹل سے اغوا کر کے یہاں بھجوایا ہے"...... عمران نے کہا اور اس بار مائیکل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"صفدر۔ اس رانسن کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور جسے مائیکل نے رانسن کہا تھا اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ پیچھے ہٹا تو رانسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور عمران قدم بڑھاتا اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ رانسن کی نظریں سامنے

کھڑے عمران پر جمی ہوئی تھیں اور پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ تم زنجیروں سے آزاد کیسے ہو گئے"...... رانسن نے بھی پہلا سوال وہی کیا جو اس سے پہلے مائیکل کر چکا تھا۔

"جو لوگ نادیدہ زنجیروں میں بندھے ہوئے ہوں انہیں یہ لوہے کی زنجیریں پابند نہیں کر سکتیں۔ تم مجھے صرف اتنا بتا دو۔ رانسن کہ تم نے کس کے کہنے پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہوٹل سے اغوا کر کے یہاں بھجوایا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نادیدہ زنجیریں۔ وہ کیا ہوتی ہیں"...... رانسن نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا ذہن شاید ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کی پراسرار رہائی کے سوال پر ہی اٹکا ہوا تھا۔

"تم ان زنجیروں کو نہ سمجھ سکو گے۔ ان زنجیروں کے متعلق صرف وہی جان سکتے ہیں جن کے ضمیر زندہ ہوتے ہیں۔ تم انہیں حب الوطنی کی زنجیریں۔ انصاف اور قانون کی زنجیریں۔ یعنی پیہم اور مسلسل جدوجہد کی زنجیریں بھی کہہ سکتے ہو۔ بہرحال تم میرے سوال کا جواب دو یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو علی عمران۔ آج تک میں نے صرف تمہاری تعریفیں ہی سنی تھیں۔ لیکن آج اس کا تجربہ بھی

ہو گیا ہے"...... رانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تمہارا چہرہ مجھے قدرے آشنا سا لگتا ہے۔ لیکن میرے شعور میں نہیں آرہا کہ تم سے کب ملاقات ہوئی تھی"....... عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور واقعی جب سے اس نے رانسن کو قریب سے دیکھا تھا اسے بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اس آدمی سے وہ پہلے کہیں مل چکا ہے۔ لیکن کوئی ٹھوس بات سامنے نہ آرہی تھی۔

" پاکیشیا میں دو بار میری تم سے ملاقات ہوئی ہے۔ تمہارا ایک دوست ہے۔ سپرنٹنڈنٹ انٹیلی جنس فیاض۔ اس کے ذریعے۔ لیکن یہ دونوں ملاقاتیں رسمی سی تھیں۔ جس کے ذریعے تمہارے دوست سے ملاقات ہوئی اس نے مجھے پوری تفصیل سے تمہارے متعلق بتایا تھا۔ لیکن سچی بات ہے کہ میں نے اس پر سو فیصد یقین نہ کیا تھا۔ لیکن اب تم نے جس حیرت انگیز انداز میں ان زنجیروں سے اپنے آپ کو آزاد کرایا ہے۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ جو کچھ تمہارے متعلق بتایا گیا ہے۔ وہ نہ صرف سچ بلکہ کم ہے۔ میں نے خاص طور پر تمہیں ان زنجیروں میں اس طرح جکڑنے کا حکم دیا تھا کہ تم کسی صورت بھی رہا نہ ہو سکو"۔ رانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

" تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ تم نے کس پارٹی کے کہنے پر ہمیں اغوا کرایا ہے"......... عمران نے کہا۔

" کسی پارٹی کے کہنے پر نہیں۔ بلکہ یہ کام میں نے اپنے طور پر کیا ہے۔ تمہاری پاکیشیا میں موجودگی کی وجہ سے میرے دوست کا کاروبار

کھل کر نہ ہو رہا تھا۔ اس لئے جیسے ہی تم یہاں نظر آئے میں نے سوچا کہ تمہیں ختم کر دوں اور پاکیشیا میں اپنے دوست کو اطلاع کر دوں"۔ رانسن نے جواب دیا۔

" اب مجھے یاد آگیا ہے کہ رین بو کلب کے مالک جونی کے ساتھ ملاقات کے دوران تم بھی اس کے دوست کی حیثیت سے موجود تھے۔ لیکن تم سے زیادہ میں تمہارے دوست جونی کو جانتا ہوں۔ اس لئے وہ تمہیں دس لاکھ ڈالر ہماری موت کے عوض ادا نہیں کر سکتا۔ تو رانسن مجھے تم سے یا تمہارے اس چیف وولف سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ گو تم نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو اغوا کر کے اور ہماری ہلاکت کا سودا کر کے ایک بھیانک جرم کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں تم سب لوگوں کو زندہ چھوڑ سکتا ہوں۔ اگر تم مجھے اصل پارٹی کے متعلق صحیح صحیح بتا دو اور میری اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ یہ تمہارے غیر اہم ساتھی راجر اور مائیکل بھی ابھی تک زندہ ہیں۔ ورنہ انہیں باندھنے کی تکلیف کرنے کی بجائے آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ لیکن میں خواہ مخواہ کی خونریزی سے ہمیشہ گریز کرتا ہوں"........ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

" میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے وہی درست ہے"....... رانسن نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" او۔ کے۔ تمہاری مرضی۔ پھر تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ عمران نے جیب سے رانسن کی جیب سے نکلنے والا مشین پسٹل نکال

لیا۔اس کے چہرے پر یک لخت انتہائی سرد مہری عود کر آئی تھی۔

"ہمارا تعلق جس پیشے سے ہے۔اس میں ہم ہر وقت موت کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھتے ہیں۔اس لئے بے شک تم ہمیں گولی مار سکتے ہو لیکن بات وہی درست ہے جو میں نے تمہیں پہلے بتا دی تھی"۔رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اس مائیکل سے میری گفتگو ہو چکی ہے۔اس نے جو کچھ مجھے بتایا ہے۔اس کے بعد تمہاری یہ ضد تمہارے کسی کام نہیں آسکتی آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اصل پارٹی کا نام بتا دو"........ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اس پارٹی کا نام پوکر ہے۔نیا نام ہے۔پہلی بار سنا ہے۔لیکن چونکہ اس نے معاوضہ بھاری اور نقد دیا تھا۔اس لئے میں نے بغیر کسی لمبی چوڑی چھان بین کے کام پکڑ لیا تھا اور میں اپنے کام میں کامیاب بھی ہو گیا تھا۔لیکن مجھ سے غلطی یہ ہو گئی کہ میں نے تم لوگوں کو فوری طور پر گولیوں سے اڑا دینے کی بجائے چیف وولف کو بلایا تاکہ وہ تم سے بات چیت کر سکے اور تمہیں زنجیروں سے آزاد ہو جانے کا موقع مل گیا"........ رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوکر۔یہ تو تاش کے ایک کھیل کا نام ہے"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔میں نے تو اس پارٹی کو مشورہ نہیں

دیا تھا کہ وہ اپنا نام پوکر رکھے"........ رانسن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ۔تم واقعی جی دار آدمی ہو اور تمہاری اندر مزاح کی حس بھی موجود ہے۔لیکن بہرحال اصل پارٹی کے متعلق تمہیں تفصیل تو بتانی ہی پڑے گی"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں جانتا تھا میں نے بتا دیا ہے۔اس سے زیادہ اگر میں کچھ جانتا ہوں تو تمہیں میری طرف سے کھلی آفر ہے کہ جس قسم کا تشدد چاہو مجھ پر کر کے مجھ سے اگلوا لو"........ رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ صفدر۔یہاں رک کر سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کچھ حاصل نہ ہو گا۔اس لئے آؤ چلیں"........ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں کھولتے تو جاؤ"........ اس بار رانسن کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"ہمیں تو کسی نے نہ کھولا تھا۔مسٹر رانسن اور ہم تو ان زنجیروں سے واقف ہی نہ تھے۔یہ تمہارا اپنا تیار کردہ ہے ہمت کرو اور آزاد ہو جاؤ۔یا یہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ۔یہ سب تم پر منحصر ہے"........ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"سنو، سنو۔میں درست کہہ رہا ہوں"........ رانسن نے چیختے ہوئے

کہا۔ لیکن عمران نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی۔

"مجھے کھول دو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے کھول دو اور میں مرنا نہیں چاہتا"۔ اچانک مائیکل نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کچھ بتانا تھا پہلے بتا دیا ہے۔ اب مزید کیا بتاؤ گے"۔ عمران نے مڑ کر سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے سب معلوم ہے تم مجھے کھول دو میرا وعدہ کہ میں تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دوں گا"...... مائیکل نے ہذیانی لہجے میں کہا۔

"تو پہلے بتاؤ"...... عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اصل پارٹی پوکر ہی ہے۔ لیکن چیف رانسن سے بات چیت کرنے اس پارٹی سے کرنل کارسٹن آیا تھا۔ کرنل کارسٹن چیف رانسن کا دوست ہے۔ وہ پہلے بھی چیف سے ملنے آتا رہتا تھا"...... مائیکل نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا حلیہ قد وقامت اور دوسری تفصیل"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے اتنا معلوم ہے کہ وہ اسرائیلی ایجنٹ ہے۔ پہلے ایکریمیا میں رہا پھر اسرائیل شفٹ ہو گیا ہے۔ اس سے زیادہ میں نہیں جانتا"...... مائیکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرنل کارسٹن کے حلیے اور قد وقامت کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ میں اسے جانتا ہوں۔ لیکن اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ میں اور میرے ساتھی یہاں آئے ہیں"...... عمران نے

کہا۔

"یہ مجھے نہیں معلوم"...... مائیکل نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"یہ خواہ مخواہ ایسی بات کر رہا ہے۔ کرنل کارسٹن کا پوکر سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ ویسے میرا دوست ہے اور جب بھی ویسٹرن کارمن آئے مجھ سے ملنے ضرور آتا ہے"...... رانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔ اب میں کچھ کچھ صورت حال کو سمجھنے لگ گیا ہوں۔ لیکن اب تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا۔ اب کرنل کارسٹن کا نام درمیان میں آجانے کے بعد میں تمہیں اس طرح چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتا"...... عمران نے یک لخت سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ پے در پے دھماکوں اور رانسن کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں تواتر سے اس کی دونوں رانوں میں گھستی چلی گئیں۔

"بولو۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے ایک لمحے کے لئے رک کر کہا اور ایک بار پھر ٹریگر دبا لیا۔ لیکن چیختا ہوا رانسن یک لخت بے ہوش ہو گیا۔ مگر عمران نے ٹریگر سے انگلی نہ ہٹائی اور مزید دو گولیاں جب اس کی پنڈلیوں پر پڑیں تو وہ ایک بار پھر چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔ اس کے جسم سے خون کے فوارے نکل رہے تھے۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ جو جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے"۔ رانسن

نے چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا۔

"اب اسے کھول دو صفدر۔ یہ واقعی انتہائی سخت جان آدمی ہے۔ اب یہ فوری طور پر فرار نہ ہو سکے گا"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور چند لمحوں بعد اس نے رانسن کو زنجیروں سے آزاد کرا کر فرش پر لٹا دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ران پر موجود زخم پر پوری قوت سے بوٹ کی ٹو ماری تو رانسن تڑپ کر ہوش میں آ گیا۔ لیکن عمران نے پیر اٹھا کر مخصوص انداز میں اس کی گردن پر رکھ دیا۔ پھر جیسے ہی اس نے آہستہ سے اسے موڑا۔ رانسن کے حلق سے خرخراہٹ سی نکلنے لگی۔ اس کا تکلیف کی شدت سے پہلے سے مسخ شدہ چہرہ اس قدر بگڑ گیا کہ دیکھ کر خوف آتا تھا۔

"بولو۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

"بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ یہ۔ عذاب میں نہیں سہہ سکتا۔ بتاتا ہوں"...... رانسن ایسے لہجے میں بولا جیسے وہ شعور کی بجائے لاشعور کے تحت بول رہا ہو۔

"بتاؤ۔ ورنہ......" عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو ذرا سا واپس کیا۔ تو رانسن کا رکا ہوا سانس دوبارہ تیزی سی بحال ہونے لگ گیا۔

"یہ...... یہ تم کیا کر رہے ہو۔ یہ کس طرح کر رہے ہو۔ یہ تو روح کا عذاب ہے"...... رانسن نے انتہائی تکلیف دہ لہجے میں کہا۔

"سنو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو۔ تو تمہیں زندہ بھی

چھوڑ دوں گا اور ڈریسنگ بھی کرا دوں گا۔ مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کرنل کارسٹن پالینڈ میں کسی خاص مشن پر آیا ہے۔ اسے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی تلاش ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت ویسٹرن کارمن آئے ہو۔ اس نے جب تمہارا ذکر میرے سامنے کیا۔ تو میں نے اسے بتایا کہ میں تمہیں اچھی طرح پہچانتا ہوں تو اس نے مجھے فوراً آفر کر دی کہ اگر تمہارے یہاں پہنچنے پر صرف تمہاری نشاندہی کر دوں تو وہ مجھے دس لاکھ ڈالر ادا کر دے گا اور میں نے حامی بھر لی۔ پھر میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو تلاش کر لیا۔ لیکن تم اور تمہارا ایک ساتھی غائب تھے۔ ہوٹل میری ذاتی ملکیت ہے اور میں نے اس میں مخصوص انتظامات پہلے سے کر رکھے ہیں اس لئے تمہارے ساتھی آسانی سے بے ہوش ہو کر میرے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔ پھر تم اور تمہارا ساتھی جیسے ہی واپس پہنچے۔ تمہارے کمروں کی چھتوں میں نصب مخصوص آلات کے ذریعے تم دونوں کو بھی بے ہوش کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچایا گیا۔ تم دونوں کے میک اپ صاف کئے گئے اور پھر میں نے تم سب کو یہاں ریڈ پوائنٹ پر اس لئے پہنچا دیا تا کہ کرنل کارسٹن کو میرے ہیڈ کوارٹر کا علم نہ ہو سکے۔ لیکن پھر کرنل کارسٹن کو اطلاع کرتے کرتے مجھے اچانک خیال آ گیا کہ چیف وولف بھی اس مسئلے میں متعلق رہا ہے۔ اس نے ڈاکٹر جاف کو ٹریس کرنے کے سلسلے میں یہ پتہ چلایا تھا کہ ڈاکٹر جاف اور تمہاری ملاقات پا کیشیا

میں ہوئی اور پھر ڈاکٹر جاف اچانک غائب ہو گیا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے چیف وولف کو فون کر کے معلوم کر لوں کہ کیا وہ تم سے ملنا چاہتا ہے۔ چیف وولف نے آمادگی ظاہر کی اور پھر ہم دونوں یہاں آ گئے۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے راجر کو تمہیں انجکشن لگانے کا حکم دے دیا تھا۔ تاکہ جب ہم یہاں پہنچیں تو تم ہوش میں آ چکے ہو"۔ رانسن نے رک رک کر اور آہستہ آہستہ پوری تفصیل بتا دی۔

"کرنل کارسٹن سے تم کیسے رابطہ کرتے۔ کیا فون پر یا ٹرانسمیٹر پر"۔ عمران نے پیر کو آہستہ سے موڑتے ہوئے پوچھا۔

"فف۔ فف۔ فون پر۔ پیر پیچھے ہٹاؤ۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ پیر ہٹا دو"۔ رانسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"نمبر بتاؤ۔ جلدی کرو۔ تاکہ میں چیک کر کے تمہیں چھوڑ دوں اور تمہاری ڈریسنگ بھی کر دوں اور اگر زیادہ خون نکل گیا تو تم پہلے ہی ہلاک ہو جاؤ گے"...... عمران نے پیر پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا اور رانسن نے نہ صرف فون نمبر بتا دیا بلکہ رابطہ کوڈ بھی بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے پوری طرح موڑ دیا اور رانسن کا جسم ایک لمحے کے لئے بری طرح تڑپا پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ نکلا تھا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"اب اس کے چیف کو ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ وہ بتا سکے کہ اس نے کس کے کہنے پر ڈاکٹر جاف کو ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اس

آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ جسے چیف وولف بتایا گیا تھا۔ صفدر نے جیسے ہی اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کیا وہ چند لمحوں میں ہی ہوش میں آگیا۔ چونکہ اسے بے ہوش ہوئے کافی دیر گزر چکی تھی۔ اس لئے شاید وہ اب خود بخود ہوش میں آنے والا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی صفدر نے اس کا سانس روکا وہ فوراً ہوش میں آگیا اور صفدر پیچھے ہٹ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ اوہ۔ یہ تو رانسن کی لاش ہے۔ تم۔ تم"...... وولف نے حیرت کی شدت سے پاگلوں کے سے انداز میں بولتے اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام وولف ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر"...... وولف ابھی تک شدید حیرت کے جھٹکے کی زد میں تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے جواب دیا اور وولف بری طرح چونک کر عمران کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی عمران کو دیکھ رہا ہے۔

"مگر رانسن نے تو بتایا تھا تم بے ہوشی کے عالم میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہو"...... وولف نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جس وقت رانسن نے تمہیں بتایا تھا کہ اس وقت واقعی

صورت حال یہی تھی ۔ لیکن اب یہ صورت حال بدل چکی ہے ۔ میں
اور میرے ساتھیوں کی بجائے تم اور تمہارے ساتھی زنجیروں میں
جکڑے ہوئے ہیں اور تم رانسن کی لاش کی حالت دیکھ رہے ہو اس
نے اپنے آپ کو بہادر اور سخت جان ثابت کرنے کی کوشش کی تھی ۔
لیکن اسے سب کچھ بتانا بھی پڑا اور انتہائی درد ناک موت کا بھی شکار
ہونا پڑا ۔ اب تم بتاؤ ۔ تم اپنا حشر کیا چاہتے ہو " .... عمران نے سرد
لہجے میں کہا ۔

" مم ۔ مم ۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے ۔ تمہیں پکڑنے کا سارا کام
رانسن نے کیا تھا ۔ مجھے تو اس نے جب فون کیا تو مجھے معلوم ہوا ۔ میں
تو اس سارے چکر میں سرے سے ملوث ہی نہ تھا ۔ بس صرف تم سے
ملنے یہاں آگیا تھا ۔ کیونکہ میں نے تمہاری تعریفیں سنی تھیں " ۔ وولف
نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا
کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے ۔

" تم نے ڈاکٹر جاف کو ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی اور تمہیں یہ
بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر جاف نے پاکیشیا میں مجھ سے ملاقات کی
ہے ۔ بولو تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم ڈاکٹر جاف کو ٹریس کرو اور
پاکیشیا میں تمہارا کون آدمی ہے جس نے تمہیں یہ ساری تفصیلات
بتائیں ۔ سن لو ۔ بتانا تو تمہیں بہرحال پڑے گا ۔ لیکن اگر تم درد ناک
موت سے بچنا چاہتے ہو تو پہلے ہی سچ سچ بتا دو " .... عمران نے سرد
لہجے میں کہا ۔

" مم ۔ میں بتا دیتا ہوں ۔ میرا تم سے کوئی جھگڑا نہیں ہے ۔ مجھے
اسرائیل کی ایک خفیہ تنظیم زیرو زیرو ون نے زیرو سٹار لیبارٹری کے
ایک سائنسدان ڈاکٹر جاف کی ہلاکت کا مشن سونپا تھا ۔ میں نے یہاں
کے ایک پیشہ ور قاتل گروپ راڈرک سے بات کی اور پھر مجھے پتہ چلا
کہ راڈرک نے آگے یہ کام ایک اور گروپ سٹاجم کے حوالے کر دیا ہے
کیونکہ سٹاجم کے پاس وسیع مخبری گروپ ہے ۔ جب کہ راڈرک صرف
قتل کرنا جانتا ہے ۔ اس لئے اسے زیرو سٹار لیبارٹری کا علم بھی نہ تھا ۔
پھر راڈرک اچانک ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ۔ تو میں نے
براہ راست سٹاجم سے رابطہ کیا ۔ سٹاجم نے بتایا کہ ڈاکٹر جاف اپنی
گرل فرینڈ کے ساتھ لیبارٹری سے ایک ماہ کی رخصت لے کر ملک سے
باہر جا چکا ہے ۔ میں نے زیرو زیرو ون کو رپورٹ دے دی ۔ اس نے
انہیں ہر قیمت پر تلاش کرنے کا کہا ۔ تو میں نے سٹاجم کو بتایا ۔ سٹاجم
نے اپنے گروپ کی مدد سے سراغ لگا لیا کہ ڈاکٹر جاف اپنی گرل فرینڈ
کے ساتھ کافرستان گیا ہے ۔ اس پر میں نے کافرستان میں اپنے آدمی کو
کال کر کے اسے تلاش کرنے کے لئے کہا تو اس آدمی جیکسن نے مجھے
بتایا کہ ڈاکٹر جاف اپنی گرل فرینڈ کو کافرستان میں چھوڑ کر فوراً پاکیشیا
چلا گیا ہے ۔ چنانچہ میں نے رین بو کلب کے مالک جونی سے رابطہ قائم
کیا اور پھر جونی نے رپورٹ دی کہ ڈاکٹر جاف نے ہوٹل میں تم سے
ملاقات کی اور پھر اچانک غائب ہو گیا ۔ تمہارے متعلق بھی تفصیل
سے جونی نے ہی بتایا تھا ۔ ادھر کافرستان سے جیکسن نے رپورٹ دی

کہ ڈاکٹر جاف کی گرل فرینڈ مارکینا بھی اچانک ہوٹل کے کمرے سے غائب ہو گئی ہے۔ میں نے جب یہ رپورٹ زیرو زیرو ون کے چیف کو دی تو وہ تمہارا نام سن کر بری طرح گھبرا گیا۔ اس کے بعد میرا اس سے معاملہ ختم ہو گیا۔ پھر جونی نے مجھے اطلاع دی کہ اس نے تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت ایئر پورٹ پر دیکھا ہے اور تم سب اس کے سامنے ویسٹرن کارمن آنے والی فلائٹ میں سوار ہوئے ہیں۔ میں نے یہ رپورٹ بھی زیرو زیرو ون کو دے دی۔ اس کے بعد اس معاملے پر خاموشی طاری ہو گئی۔ آج اچانک میرے اسسٹنٹ رانسن نے کال کیا اور مجھے"...... وولف نے تیز تیز لہجے میں ساری بات تفصیل سے بتانی شروع کر دی۔

"بس آگے مجھے معلوم ہے۔ اس لئے دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کرنل کارسٹن سے واقف ہو"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ وہ رانسن کا دوست ہے۔ میرا نہیں"...... وولف نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر البرٹ کو بھی تم نے زیرو زیرو ون کے کہنے پر ہی ہلاک کرایا تھا"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں"...... وولف نے مختصر سا جواب دیا۔

"او۔ کے۔ پھر تم چھٹی کرو۔ ڈاکٹر البرٹ جیسے عظیم سائنسدان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اور میں انسانیت کے قاتل اور اس کے

ساتھیوں کو کسی صورت میں زندہ نہیں چھوڑ سکتا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وولف کوئی بات کرتا عمران نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور کمرہ مشین پسٹل کی فائرنگ اور وولف کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے ہوش میں آتا ہوا راجر اور مائیکل دونوں بھی فائرنگ کی زد میں آگئے اور چند لمحوں کے اندر ہی وہ تینوں موت کی دلدل میں ڈوب چکے تھے۔

"آؤ"...... عمران نے مشین پسٹل جیب میں رکھتے ہوئے صفدر سے کہا اور خود وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ بے حد سنجیدہ ہو گئے ہیں۔ کیا یہ کرنل کارسٹن کوئی خاص ایجنٹ ہے"...... صفدر نے راہداری میں عمران کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"خاص ایجنٹ کا تو مجھے علم نہیں۔ بہرحال ایکریمیا کی ایک خفیہ تنظیم کے لئے وہ کام کرتا تھا۔ اس کی ذہانت اور کارکردگی کا خاصا چرچا رہا ہے۔ کٹر یہودی ہے۔ اس لئے یقیناً وہ اب اسرائیل شفٹ ہو گیا ہو گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہماری یہاں آمد کے متعلق اسرائیلی ایجنٹوں کو علم ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں انتہائی احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ انہیں ہماری آمد کا علم نہ ہو سکے گا۔ اس لئے میں نے چیف سے کہہ کر ڈاکٹر جاف کو پاکیشیا میں اور اس کی گرل فرینڈ مارکینا کو کافرستان میں روک لیا تھا۔

لیکن میری یہ احتیاط بھی کام نہیں آئی "........ عمران نے باہر برآمدے میں پہنچنے تک تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ جولیا اور تنویر بھی اس کے پاس پہنچ گئے۔

" کیپٹن شکیل اور چوہان کو بھی بلالو تنویر۔ اب ہمیں فوری طور پر ویسٹرن کارمن سے روانہ ہو کر پالینڈ پہنچنا ہے اور صفدر یہاں یقیناً میک اپ باکس وغیرہ ہوگا۔ اسے تلاش کرو تاکہ نیا میک اپ کیا جا سکے "........ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں صفدر اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے اپنے اپنے کاموں کی طرف بڑھ گئے۔

" کیا بات ہے۔ تم بہت سنجیدہ نظر آ رہے ہو "........ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم خود ہی تو کہتی ہو کہ میں سنجیدہ نہیں ہوتا۔ جب سنجیدہ ہوتا ہوں تو پھر تشویش بھی تم ہی ظاہر کرنی شروع کر دیتی ہو "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا تو اب تم سے بات کرنا بھی عذاب بن گیا ہے۔ حالانکہ میں سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہوں۔ لیکن تم میری بجائے صفدر کیپٹن شکیل اور دوسرے ممبرز کو زیادہ اہمیت دیتے ہو۔ انہیں تم تفصیل سے سب کچھ بتا دیتے ہو۔ لیکن جب بھی میں بات کروں تم مذاق شروع کر دیتے ہو۔ کیا تمہاری نظروں میں اب میری کوئی وقعت نہیں رہی "........ جولیا نے انتہائی آزردہ سے لہجے میں کہا۔

" دیکھو جولیا۔ تم واقعی ڈپٹی چیف ہو اور تمہیں چیف نے اپنا ڈپٹی صرف اس لئے نہیں بنایا ہوگا کہ تم سیکرٹ سروس میں واحد عورت ہو یقیناً اس کے لحاظ سے تم صلاحیتوں اور کارکردگی میں باقی تمام ممبرز سے آگے ہو۔ اس لئے دوسرے ممبرز تو مجھ سے پوچھنا شروع کر دیں تو وہ بہرحال عام ممبر ہیں۔ لیکن جب تم بچوں کی طرح پوچھنا شروع کرتی ہو تو مجھے یقیناً رنج پہنچتا ہے اور اس رنج کو میں مذاق میں ٹال دیتا ہوں "........ عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا مزید کوئی بات کرتی۔ کیپٹن شکیل اور چوہان ان کے پاس پہنچ گئے اور چند لمحوں بعد صفدر بھی ایک جدید قسم کا میک اپ باکس اٹھائے وہاں پہنچ گیا۔

" کیا بات ہے مس جولیا۔ آپ کے چہرے کے تاثرات کچھ زیادہ ہی غصہ ظاہر کر رہے ہیں "........ صفدر نے جولیا کا ٹماٹر کی طرح سرخ چہرہ دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" کچھ نہیں "........ جولیا نے سرد لہجے میں جواب دیا اور صفدر بے اختیار کندھے اچکا کر رہ گیا۔ عمران کا چہرہ سپاٹ تھا جیسے اسے بھی جولیا کی اس کیفیت کا علم نہ ہو۔

" چوہان اور کیپٹن شکیل اسلحہ لے کر دونوں اطراف پہرہ دیں گے اور اس دوران ہم سب میک اپ کریں گے۔ پھر آخر میں چوہان اور کیپٹن شکیل میک اپ کریں گے اور اس کے بعد ہم فوری طور پر پالینڈ روانہ ہو جائیں گے "........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اندرونی

راہداری کی طرف بڑھ گیا اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد چوہان اور کیپٹن شکیل سمیت ساری ٹیم میک اپ کر چکی تھی ۔ حتیٰ کہ جولیا بھی مقامی عورت نظر آ رہی تھی ۔ جولیا اس سارے عرصے میں مسلسل خاموش رہی تھی ۔

"میرا خیال ہے کہ باہر موجود کار کو ہی فی الحال استعمال کیا جائے۔ .... عمران نے میک اپ سے فارغ ہوتے ہی صفدر سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"پہلے مجھے بتاؤ کہ مشن کیا ہے اور ہم نے پالینڈ میں کہاں جانا ہے" .... یک لخت جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اس کا لہجہ تحکمانہ تھا ۔

"یہ بات تم اپنے چیف سے پوچھ سکتی ہو" .... عمران نے بھی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"کیا بات ہے ۔ عمران صاحب ۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ آپ دونوں کے درمیان یک لخت بے اعتنائی اور سرد مہری نظر آنے لگ گئی ہے" .... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"ایسی کوئی بات نہیں صفدر ۔ اصل بات یہ ہے کہ چیف ہر بار مجھے نظر انداز کر دیتا ہے ۔ وہ عمران کو لیڈر بنا کر بھیج دیتا ہے ۔ جب کہ ڈپٹی چیف میں ہوں اور سب سے زیادہ ستم یہ ہے کہ ہمیں مشن کے بارے میں بریف بھی نہیں کیا جاتا ۔ اس لئے ہم عمران کے ہاتھوں کٹھ پتلیوں کی طرح ناچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور اگر عمران سے مشن کے

بارے میں پوچھا جائے تو یہ صاف جواب دے دیتا ہے کہ چیف سے پوچھ لو ۔ ان حالات میں کم از کم میں تو اب مزید کام نہیں کر سکتی" .... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"میں مکمل طور پر تمہاری تائید کرتا ہوں ۔ یہ درست ہے کہ عمران میں لیڈر بننے کی بے پناہ صلاحیتیں ہیں ۔ لیکن اس سے ہمیں یہ نقصان ہوتا ہے کہ ہماری کارکردگی بالکل زیرو ہو کر رہ جاتی ہے" .... تنویر نے جولیا کی تائید میں بولتے ہوئے کہا ۔

"ویسے عمران صاحب ۔ آپ بے شک ٹیم کو لیڈ کریں ۔ لیکن کم از کم ہمیں یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ مشن کیا ہے" .... صفدر نے بھی کہا ۔

"اگر تم سب کی یہی رائے ہے ۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ مجھے قطعاً لیڈر بننے کا کوئی شوق نہیں ہے ۔ میں نے چیف سے کئی بار درخواست بھی کی ہے کہ ہر بار مجھے لیڈر بنانے کی بجائے دوسرے ممبرز کو بھی آزمایا جائے ۔ لیکن اس نے ہر بار میری درخواست مسترد کر دی لیکن میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ سیکرٹ سروس کا ہر ممبر صلاحیتوں کے لحاظ سے کسی سے کم نہیں ہے ۔ اس لئے ہر بار صرف ایک کو لیڈر بنا دینا باقی ممبرز کی صلاحیتوں کو زنگ لگانے کے مترادف ہے ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے مس جولیا سے یہی بات کی کہ تم ڈپٹی چیف ہو ۔ تمہیں بجائے مجھ سے سوالات کرنے کے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہئے ۔ میں نے کوئی غلط بات نہیں کی تھی

لیکن مس جولیا نے شاید میری اس بات کو اپنی توہین سمجھا ہے اور اس
کا رویہ اس لئے سرد مہرانہ ہو گیا ہے۔ لیکن میں نے درست بات کی تھی
اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مس جولیا کو بجائے غصہ کھانے کے میری
بات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے تھا۔ میرا مقصد قطعی مس جولیا
کی توہین کرنا نہیں تھا۔ اس کے باوجود اگر مس جولیا نے اسے اپنی
توہین سمجھا ہے۔ تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ مشن کی
تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ میں۔ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کے ساتھ
شکار پر جا رہا تھا کہ مجھے چیف نے فوراً واپس آنے کا کہا۔ میں واپس آیا تو
معلوم ہوا کہ کسی نے میرے فلیٹ میں گھس کر سلیمان پر فائرنگ کی
ہے۔ ہسپتال پہنچ کر پتہ چلا کہ سلیمان کی حالت انتہائی خطرے میں
ہے۔ خلاف توقع اس کے خون میں زہر تیزی سے پھیلتا چلا جا رہا ہے اور
اس کے زخم اندرونی طور پر زہر آلود ہوتے جا رہے ہیں اور اگر یہی
صورت حال رہی تو سلیمان کی موت کسی بھی لمحے متوقع تھی۔ ظاہر
ہے سلیمان میرا ساتھی ہے۔ میرا ذہن گھوم گیا۔ جوزف نے اپنی
مخصوص فطرت کے تحت ایک اشارہ کیا کہ افریقہ کے ڈچ ڈاکٹر ایک
مخصوص بوٹی سے زہر آلود زخموں کا علاج کرتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے وہ
بوٹی اب افریقہ سے تو نہ لائی جا سکتی تھی۔ اس پر ڈاکٹر صدیقی نے بتایا
کہ اس بوٹی کے نام کی ایک دوا کے متعلق ان کے پاس لٹریچر آیا ہے۔
لیکن دوا ابھی تجرباتی مراحل میں ہے۔ میں نے وہ لٹریچر پڑھا۔ اس میں
تفصیل سے اس نسخے کا ذکر تھا۔ جس کا تجربہ ابھی پچاس فیصد تک

کامیاب تھا۔ اس نسخے پر غور کرنے سے میرے ذہن میں ایک اور نسخہ
آیا اور میں نے فوراً بازار سے جا کر اس نسخے کے متعلق ادویات حاصل
کیں اور اس بوٹی کی جگہ میں نے سانپ کی کینچلی سے بنا ہوا مخصوص
محلول خریدا اور پھر ان کی مدد سے انجکشن تیار کر کے سلیمان کو لگایا۔ تو
حیرت انگیز طور پر سلیمان کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی اور وہ بچ گیا
اس کے بعد ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ ویسٹرن کارمن کے دو ڈاکٹر آئے۔
وہ یہ نسخہ معلوم کرنا چاہتے تھے۔ میں نے انہیں بتا دیا۔ وہ چلے گئے۔
ادھر ٹائیگر نے سلیمان پر فائرنگ کرنے والے کی بابت معلومات
حاصل کر لیں اور ان معلومات کی تفصیل پر میں چونک گیا۔ کیونکہ
اس حملہ آور کا تعلق ان دونوں ڈاکٹروں سے ہی جا کر نکلتا تھا۔ جو مجھ
سے نسخہ پوچھ گئے تھے۔ جس پر میں نے چیف سے بات کی۔ تو چیف
نے صفدر اور دوسرے ممبرز کی ڈیوٹی لگائی کہ ایئرپورٹ سے ان
دونوں کو اغوا کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے انہیں اغوا کر کے دانش
منزل پہنچا دیا۔ جہاں چیف نے ان سے پوچھ گچھ کی۔ اس طرح جو نقشہ
سامنے آیا۔ اس سے پتہ چلا کہ اصل میں ویسٹرن کارمن میں کسی
گروپ نے دوسری جنگ عظیم میں استعمال ہونے والی ڈیمی بلٹس کو
جدید انداز میں بطور دفاعی ہتھیار تیار کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔
ڈیمی افریقہ کا ایک مخصوص زہر ہے۔ جو ناقابل علاج سمجھا جاتا ہے۔
لیکن یہ لوگ چاہتے تھے کہ اس کا سو فیصد علاج بھی معلوم ہو جائے۔
کیونکہ ایسا دفاعی ہتھیار ظاہر ہے کسی ایک ملک تک محدود نہیں ہو

سکتا اور کبھی ان کے خلاف بھی استعمال ہو سکتا ہے ۔ اس لئے ان
دونوں ڈاکٹرز کی خدمات حاصل کی گئیں ۔ جن کی اپنی پرائیویٹ
میڈیسن لیبارٹری تھی ۔ وہ اس میں پچاس فی صد کامیاب رہے ۔ جس پر
کسی ایجنٹ کے ذریعے اس گروپ نے بین الاقوامی خفیہ تنظیم بلیک
تھنڈر سے رابطہ قائم کیا ، بلیک تھنڈر کے خیال میں میرا ذہن سپر
مائینڈ ہے ۔ لیکن صرف مخصوص حالت میں ۔ چنانچہ انہوں نے ایک
نفسیاتی گیم کھیلی اور سلیمان پر وہی بلٹس استعمال کر دی ۔ تاکہ
سلیمان کو بچانے کے لئے میں اس کا توڑ تلاش کر لوں ۔ تو مجھ سے یہ
ڈاکٹر یہ نسخہ حاصل کر کے اس ایجنٹ تک پہنچا دیں ۔ بہر حال وہ نسخہ
اس ایجنٹ تک پہنچ گیا اور اس کے ذریعے بلیک تھنڈر تک ۔ لیکن
بلیک تھنڈر نے اپنے ایجنٹ کو ہلاک کر کے نسخہ خود تک محدود کر لیا ۔
اس کے بعد ایک نیا سیٹ اپ سامنے آیا ۔ ویسٹرن کارمن کی ایک
پرائیویٹ لیبارٹری کا سائنسدان ڈاکٹر البرٹ میرا دوست تھا ۔ اس سے
اکثر سائنسی موضوعات پر میری بات چیت ہوتی رہتی تھی ۔ اس کا ایک
اسسٹنٹ ڈاکٹر جاف اچانک پاکیشیا میں مجھ سے آکر ملا اور اس نے
مجھے ڈاکٹر البرٹ کا ایک خط دیا ۔ اس خط کے ذریعے اصل صورت حال
سامنے آئی کہ اصل میں وہی ہتھیار اسرائیل تیار کر رہا تھا اور اس نے
اس کے توڑ کا نسخہ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی ۔ لیکن راستے میں
نسخہ بلیک تھنڈر نے اڑا لیا ۔ اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر ہمفرے
ڈاکٹر البرٹ کا دوست تھا ۔ وہ ڈاکٹر البرٹ سے آکر ملا اور اس نے اس

ہتھیار کی رینج وسیع اور تیز کرنے کے لئے مدد مانگی ۔ کیونکہ اب تک جو
ہتھیار تیار ہوا تھا ۔ اس کی رینج بھی وسیع نہ تھی اور اس کے اثرات بھی
کافی دیر بعد جا کر فائنل ہوتے تھے اور اسرائیل اس ہتھیار کا تجربہ اپنے
خصوصی دشمن ملک پاکیشیا کے دارالحکومت میں کرنا چاہتا تھا ۔ تاکہ
اس تجربے سے دارالحکومت میں لاکھوں لوگ اچانک خون میں وہی
زہر شامل ہو جانے کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں اور آپ اچھی طرح سمجھ
سکتے ہیں کہ اگر یہ تجربہ واقعی پاکیشیا میں ہو جاتا تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ۔
لیکن میرے توڑ تلاش کر لینے پر انہوں نے تجربے کو روک لیا اور ڈاکٹر
البرٹ سے مدد مانگی ۔ ڈاکٹر البرٹ زہریلی گیسوں میں اتھارٹی کا درجہ
رکھتا ہے ۔ لیکن جب ڈاکٹر ہمفرے نے اسے بتایا کہ تجربہ پاکیشیا میں
ہو گا ۔ تو اس نے تعاون کرنے سے انکار کر دیا ۔ اس کے بعد شاید اس
نے مجھے آگاہ کرنے کے لئے ایک خط تیار کیا ۔ جس پر اس نے تفصیل
درج کر دی اور ڈاکٹر ہمفرے کی لیبارٹری کے بارے میں بھی ایک
اشارہ موجود تھا ۔ لیکن ادھر شاید اسرائیلی ایجنٹوں کو معلوم ہو گیا کہ
ڈاکٹر البرٹ کا رابطہ مجھ سے ہے ۔ چنانچہ انہوں نے اس خدشے کے پیش
نظر کہ ڈاکٹر البرٹ کہیں مجھے آگاہ نہ کر دے اس پر قاتلانہ حملہ کیا ۔ لیکن
ڈاکٹر البرٹ فوری طور پر ہلاک نہ ہوا اور ہسپتال میں جیسے ہی اسے
ہوش آیا اس نے اپنے اسسٹنٹ ڈاکٹر جاف کو بلا کر اسے ہدایت دی
کہ وہ اس کے سیف سے لفافہ نکال کر فوری طور پر مجھے پاکیشیا پہنچا دے
لیکن شاید ڈاکٹر البرٹ کو بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اس پر حملہ اسرائیلی

ایجنٹوں نے کیا ہے ۔اس لئے اس نے ڈاکٹر جاف کو خفیہ طور پر مجھ
تک پہنچنے کی ہدایت کی ۔اس کے بعد ڈاکٹر البرٹ زندگی کی بازی ہار گیا
ڈاکٹر جاف نے اس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے لفافہ لیا اور
لیبارٹری سے ایک ماہ کی رخصت لے کر وہ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ
سیاحت کا چکر چلا کر کافرستان پہنچا ۔اس نے کافرستان میں اپنی گرل
فرینڈ کو ڈراپ کیا اور خود پاکیشیا آ گیا ۔یہاں اس سے میری ملاقات
ہوئی اور لفافہ مجھ تک پہنچ گیا ۔میں نے یہ بات تفصیل سے چیف کو بتا
دی ۔تو چیف نے فیصلہ کیا کہ اسرائیلی لامحالہ اس ہتھیار کا تجربہ لازماً
پاکیشیا میں کریں گے ۔اس لئے اس ہتھیار اس کے فارمولے اور اس
لیبارٹری کو فوری طور پر تباہ کرنا لازمی ہے ۔چنانچہ اس نے میری
سرکردگی میں ٹیم تیار کی اور خود اس نے ڈاکٹر جاف اور اس کی گرل
فرینڈ کو اغوا کرا کر روک لیا تاکہ جب تک ہم لیبارٹری تباہ نہ کر لیں ۔
یہ لوگ غائب رہیں ۔چیف کا خیال تھا کہ اسرائیلی ایجنٹ اگر ڈاکٹر
البرٹ کو ہلاک کر سکتے ہیں تو ڈاکٹر جاف سے بھی معلومات حاصل کر
سکتے ہیں ۔اس خط میں اشارہ تھا کہ یہ لیبارٹری اسرائیل کی بجائے
پالینڈ کے ایک غیر معروف شہر لاوز میں ہے ۔پالینڈ میں بھی اکثریت
یہودیوں کی ہے اور پالینڈ سے پاکیشیا کے سفارتی تعلقات بھی نہیں
ہیں ۔چنانچہ میں ٹیم لے کر یہاں ویسٹرن کارمن آ گیا ۔یہاں ایک مجرم
گروپ کا سربراہ میرا دوست ہے ۔لیکن اس کے گروپ میں زیادہ تعداد
یہودیوں کی تھی ۔وہ چوہان کے قدوقامت کا ہے ۔اس لئے میں چوہان

کو اپنے ساتھ لے کر اس کے پاس پہنچا ۔تاکہ چوہان اسے اچھی طرح
دیکھ لے ۔میرا خیال تھا کہ پالینڈ میں چوہان کا میک اپ کر کے اپنے
دوست کی جگہ اسے بٹھا دوں گا اور اس طرح پالینڈ میں اس کے گروپ
کو استعمال کروں گا ۔لیکن پھر پتہ چلا کہ اس نے یہودیوں کو اپنے
گروپ سے نکال دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے پالینڈ میں اپنے
ایک اور خفیہ گروپ کو ہدایات دیں کہ وہ میری ماتحتی میں کام کرے
گا ۔چنانچہ یہ سارا سیٹ اپ کر کے چوہان اور میں جب واپس ہوٹل
پہنچے تو ہمیں بے ہوش کر دیا گیا ۔اس کے بعد میری آنکھ یہاں کھلی ۔
بعد کی تفصیلات کا تمہیں علم ہے ۔اس رانسن اور وولف سے جو
معلومات حاصل ہوئی ہیں ۔اس کے مطابق اسرائیلی ایجنٹوں کو اس
بات کا علم ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر جاف مجھ سے پاکیشیا میں ملا ہے اور غائب
ہو گیا ہے ۔اس کے ساتھ ہی انہیں اطلاع مل گئی کہ میں ٹیم کے ساتھ
ویسٹرن کارمن کے لئے روانہ ہو گیا ہوں ۔چنانچہ انہوں نے یہاں اس
رانسن کو ہائر کیا ۔رانسن پاکیشیا آتا جاتا رہتا ہے اور وہ مجھ سے واقف
تھا ۔چونکہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اسرائیلی ایجنٹوں کو میری
اور ٹیم کی یہاں آمد کا علم ہو گیا ہے ۔اس لئے میں اصل چہرے اور
کاغذات کے ساتھ یہاں آیا اور اس پر رانسن نے فوراً ہمیں ٹریس کر لیا
جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے وہ ہوٹل بھی اس رانسن کی ملکیت تھا چنانچہ
ہم سب کو آسانی سے بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا گیا ۔ایک اہم
اسرائیلی ایجنٹ کا نام بھی سامنے آیا ہے ۔اس کا نام کرنل کارسٹن ہے

یہ ایجنٹ پہلے ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے متعلق تھا۔ لیکن چونکہ
کرٹ یہودی تھا۔ اس لئے یقیناً اب وہ اسرائیل شفٹ ہو گیا ہو گا۔ اس
کرنل کارسٹن نے رانسن کو ہائر کیا تھا۔ رانسن کو اس نے حکم دیا تھا
کہ وہ ہمیں دیکھتے ہی گولی سے اڑا دے۔ لیکن رانسن اپنے چیف وولف
سے ہماری ملاقات کے چکر میں پڑ گیا اور نتیجے میں ہم سب تو زندہ ہیں۔
جب کہ رانسن اور اس کا چیف مارا جا چکا ہے۔ اب میری پلاننگ یہ
تھی کہ ہم میک اپ میں یہاں سے پالینڈ پہنچ جائیں۔ ویسٹرن کارمن
اور پالینڈ کے درمیان ویزہ اور دیگر کاغذات کی پابند نہیں ہے۔ اس
لئے ہم آسانی سے پالینڈ میں داخل ہو سکتے تھے اور پھر اس گروپ کی مدد
سے ہم وہ لیبارٹری ٹریس کرتے اور پھر اسے تباہ کر دیتے۔ اس طرح
ہمارا مشن مکمل ہو جاتا"......... عمران نے الف سے لے کر ے تک
پوری تفصیل بغیر کچھ چھپائے ان سب کے سامنے رکھ دی۔ وہ سب
خاموشی اور حیرت سے عمران کی باتیں سنتے رہے۔

" اب معلوم ہوا ہے کہ چیف عمران کو لیڈر بنانے پر اصرار کیوں
کرتا ہے"........ تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" آئی۔ ایم۔ سوری عمران۔ تمہاری موجودگی میں واقعی کوئی اور
لیڈر نہیں بن سکتا۔ ہم سب دل وجان سے تمہاری لیڈری قبول کرتے
ہیں"........ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ ویسے آج یہ معلوم ہو گیا ہے کہ آپ ساتھیوں
کی ناراضگی واقعی برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ نے ساتھیوں کو ناراض

دیکھا تو فوراً ساری تفصیل بتا دی۔ حالانکہ ویسے ہم چاہے لاکھ سر پٹکتے
آپ نے کبھی یہ تفصیل نہ بتانی تھی"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا
گو اس نے دانستہ جولیا کا نام لینے کی بجائے ساتھیوں کا لفظ استعمال کیا
تھا۔ لیکن ظاہر ہے۔ اس کی بات کا مطلب سب آسانی سے سمجھ گئے تھے
اور جولیا کا چہرہ ایک بار پھر ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا۔ مگر اس بار اس کی
وجہ غصہ بہرحال نہ تھا۔

" لیکن میں نے یہ ساری تفصیل آپ کو اس لئے بتائی ہے کہ
تفصیل بتانے کے بعد آپ میری لیڈری کا فیصلہ کر دیں۔ اس مہم کا
اب لیڈر میری بجائے تم لوگوں میں سے ہو گا اور میں اس کی ماتحتی میں
کام کرنا فخر سمجھوں گا"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بس بس۔ اب زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب ہم نے
کہہ دیا ہے کہ تم لیڈر ہو تو بس تم ہی لیڈر ہو"....... جولیا نے مصنوعی
غصیلے لہجے میں کہا۔

" او۔ کے لیکن آئندہ اب تم مجھ سے کوئی سوال نہ کرو گے۔ اپنے
طور پر صورتحال کو سمجھنے اور تجزیہ کرنے کی کوشش کیا کرو"........
عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ہمیں تو پوچھنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ تم نے سب کچھ بتا
تو دیا ہے"......... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" عمران صاحب۔ ہمیں اب سب سے پہلے اس کرنل کارسٹن کا
خاتمہ کرنا ہے۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے لیبارٹری کو ٹریس کرکے

ختم کر سکتے ہیں اور کرنل کارسٹن اس رانسن کا دوست ہے۔اس لئے
کرنل کارسٹن کے متعلق اس کے ہیڈ کوارٹر کا کوئی نہ کوئی آدمی
بہرحال جانتا ہی ہوگا۔یہاں کی اگر تلاشی لی جائے۔تو یقیناً رانسن یا
وولف کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔
وہاں پہنچ کر ہمیں کرنل کارسٹن کے بارے میں آسانی سے معلومات
حاصل ہو جائیں گی"...... صفدر نے کہا۔

"کرنل کارسٹن کے بارے میں ان کے ہیڈ کوارٹرز سے پوچھنے کی
ضرورت نہیں ہے۔وہ یقیناً پالینڈ میں ہوگا اور وہاں ہم آسانی سے رقم
خرچ کر کے اس کا کھوج نکال سکتے ہیں۔یہودیوں میں اور کوئی صفت ہو
یا نہ ہو یہ صفت بہرحال ان کے ساتھ مخصوص ہے۔کہ دولت کی خاطر
وہ اپنے بہترین ساتھی کے بارے میں بھی مخبری کر سکتے ہیں"......
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اس کی بات کی تائید کر
دی۔

"باہر کار موجود ہے۔اس کار پر ہم آسانی سے پالینڈ پہنچ سکتے ہیں"۔
تنویر نے کہا۔

"نہیں کار اس رانسن یا وولف میں سے کسی کی ہوگی۔اور اس کے
گروپ کے لوگ اسے پہچانتے ہوں گے۔اس لئے ہم پھنس سکتے ہیں۔
ٹرین کا سفر محفوظ رہے گا۔ہم یہاں سے علیحدہ علیحدہ ٹیکسیوں میں بیٹھ
کر ریلوے اسٹیشن پہنچیں گے اور پھر وہاں سے ٹرین کے ذریعے پالینڈ
کے دارالحکومت پہنچیں گے۔لیکن ہمیں اب ایک دوسرے سے اجنبی

رہنا ہوگا"...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل کارسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔کارسٹن بول رہا ہوں"........ کارسٹن کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"باس ۔ میں راتھر بول رہا ہوں ۔ ویسٹرن کارمن سے ۔ آپ کے لئے ایک اہم خبر ہے"۔ دوسری طرف سے سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

"بولو"........ کرنل کارسٹن نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"باس ۔آپ کا دوست رانسن ہلاک ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے گروپ کے چیف وولف کی لاش بھی ملی ہے ۔ دونوں کی لاشیں ان کے ایک مخصوص اڈے ریڈ پوائنٹ سے ملی ہیں ۔ جب مجھے اس کے متعلق علم ہوا تو میں نے انکوائری کی تو جو معلومات سامنے آئیں اس سے پتہ چلا کہ رانسن نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو ٹریس کر کے بے ہوش کیا اور انہیں ریڈ پوائنٹ پہنچا دیا ۔ پھر اس نے

اپنے چیف وولف کو ان سے ملاقات کی دعوت دی اور وہ دونوں وہاں ریڈ پوائنٹ پہنچ گئے ۔ لیکن اس کے بعد ان کی لاشیں سامنے آئیں ۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہو چکے تھے ۔ میں نے ریڈ پوائنٹ جا کر مزید تحقیقات کیں تو وہاں میک اپ باکس ایک کمرے کی میز پر پڑا نظر آیا یہ بالکل نیا میک اپ باکس تھا ۔ میں نے اس کا جائزہ لیا تو اس میں موجود سلوشنز اور کریمیں ختم ہو چکی تھیں ۔ ان سے مقامی میک اپ کیا جا سکتا تھا ۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ انہوں نے وہاں باقاعدہ مقامی لوگوں جیسا میک اپ کیا ہے اور حالانکہ وہاں کار موجود تھی ۔ لیکن انہوں نے کار استعمال نہیں کی ۔ چنانچہ میں نے یہاں مخصوص گروپوں کو ہائر کر کے ان کی تلاش پر لگا دیا ہے ۔ ایک عورت اور پانچ مقامی افراد کا گروپ ٹارگٹ تھا ۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے ایک اور اطلاع بھی ملی کہ دو مقامی آدمی یہاں کے ایک معروف غنڈے جیراڈ سے بھی ملے تھے اور جیراڈ سے ملاقات کے لئے انہوں نے پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دیا تھا ۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ حوالہ وہ علی عمران استعمال کرتا ہے ۔ چنانچہ میں نے اپنے خاص گروپ کے ذریعے اس جیراڈ کو اغوا کیا اور پھر بے پناہ تشدد کے نتیجے میں اس نے بہرحال زبان کھولی اور اس نے بتایا ہے کہ عمران اپنے ایک ساتھی کے ساتھ اس سے ملا تھا ۔ وہ پالینڈ میں کسی یہودی تنظیم کے خلاف کام کرنا چاہتا تھا اور اس نے اسے اپنے خفیہ مگر طاقتور گروپ کو ریفر کر دیا ہے ۔ اس گروپ کے لیڈر کا نام مالبری ہے ۔ اس کا ہیڈ کوارٹر مالبری ٹریولز ہے

اور عمران اور اس کے ساتھی یقیناً وہیں پہنچیں گے ۔ ویسے یہاں ویسٹرن کارمن میں انہیں مسلسل تلاش کیا جا رہا ہے ۔ اگر وہ لوگ یہاں مل گئے ۔ تو میں ان کا خاتمہ کر دوں گا ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ رانسن والے سانحے کے بعد یقیناً ویسٹرن کارمن سے نکل گئے ہوں گے "........ دوسری طرف سے راتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" گڈ شو راتھر ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے ۔ اب میں یہاں آسانی سے ان سے نمٹ لوں گا "........ کرنل کارسٹن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔

" اس رانسن نے پھر وہی حماقت کی کہ انہیں فوراً گولی مارنے کی بجائے وہ ملاقاتوں کے چکر میں پڑ گیا اور لازماً اس نے میرے متعلق بھی بتا دیا ہو گا اور اب یہ لوگ پوری طرح محتاط ہو جائیں گے ۔ لیکن راتھر نے واقعی کام دکھایا ہے "........ کرنل نے رسیور رکھ کر خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور چند لمحے وہ خاموش بیٹھا کچھ سوچتا رہا ۔ جیسے ذہنی طور پر کوئی خاص پلاننگ بنانے میں مصروف ہو ۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ والکر اٹنڈنگ "........ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" کرنل کارسٹن بول رہا ہوں والکر "........ کرنل کارسٹن نے نرم لہجے میں کہا ۔

" اوہ کرنل تم ۔ خیریت ۔ کیسے یاد کیا آج "........ دوسری طرف

سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا ۔

" ایک اہم کام ہے اور کام ایسا ہے کہ انتہائی اعتماد کے آدمی کو دیا جا سکتا ہے اور یہاں پالینڈ میں مجھے سب سے زیادہ تم پر ہی اعتماد ہے "........ کرنل کارسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اس اعتماد کا شکریہ کرنل ۔ بتاؤ کیا کام ہے ۔ یقین کرو کہ تمہارا اعتماد قائم رہے گا "........ والکر نے جواب دیا ۔

" مالبری ٹریولز کے مالبری کو جانتے ہو "........ کرنل کارسٹن نے پوچھا ۔

" ہاں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ دوست ہے میرا ۔ کیوں "........ والکر نے جواب دیا ۔

" کیا ایک ہفتے کے لئے اپنے دوست کو کسی ایسی جگہ پہنچا سکتے ہو ۔ جہاں سے کسی کو اس کے بارے میں علم نہ ہو "........ کرنل کارسٹن نے کہا ۔

" کیا مطلب ۔ کھل کر بات کرو ۔ یہ تم نے کیسی الجھی ہوئی بات کر دی ہے "........ والکر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی ۔

" والکر ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پالینڈ میں ہمارے ایک خفیہ اڈے کو تباہ کرنے کے لئے آ رہی ہے ۔ اس کا لیڈر علی عمران نامی ایک انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے ۔ اس کے ساتھ ایک عورت اور چار مرد ہیں ۔ میں نے ویسٹرن کارمن میں ان کا شکار کھیلنے کی کوشش کی ۔ وہ ہاتھ بھی آ گئے لیکن میرے آدمی کی

معمولی سی غفلت کی بنا پر وہ اسے ختم کر کے نکل گئے اور مجھے اطلاع مل چکی ہے ۔ کہ اس علی عمران نے جو اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلواتا ہے ۔ پالینڈ میں ایک معروف غنڈے جیراڈ سے مالبری کی ٹپ لی ہے اور مالبری نے یہاں اس کی امداد کرنے کی حامی بھی بھر لی ہے ۔ وہ یقیناً یہاں پہنچ چکے ہوں گے یا پہنچنے والے ہوں گے اور لامحالہ وہ مالبری سے رابطہ قائم کریں گے ۔ اس لئے میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ اصل مالبری کچھ دنوں کے لئے درمیان سے ہٹ جائے اور اس کی جگہ میرا کوئی آدمی لے لے ۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ اس سے رابطہ کریں گے ۔ مجھے فوری اطلاع مل جائے گی اور میں آسانی سے ان کا شکار کھیل لوں گا اس کے بعد مالبری واپس اپنی سیٹ پر چلا جائے گا اور اسے معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ اس کی عدم موجودگی میں کیا ہوا اور کیا نہیں "......... کرنل کارسٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" کرنل ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مالبری انتہائی خطرناک آدمی ہے ۔ اس لئے جو کچھ تم سوچ رہے ہو وہ غلط ہے ۔ اس کے آدمی ہر وقت سائے کی طرح اس کے گرد رہتے ہیں اور جس دفتر میں وہ بیٹھتا ہے ۔ وہاں ایسے خفیہ آلات بھی لگے ہوئے ہیں کہ ایک لمحے میں سارا راز افشا ہو جائے گا ۔ اس لئے اس منصوبے کو تو ذہن سے جھٹک دو ۔ البتہ تمہارا مسئلہ ایک دوسرے طریقے سے بھی حل کیا جا سکتا ہے "۔ والکر نے جواب دیا ۔

" وہ کیسے "......... کرنل کارسٹن نے چونک کر پوچھا ۔

" مالبری ٹریولز میں ایک ایسا آدمی موجود ہے ۔ جسے اگر کثیر اور بھاری دولت ایڈوانس دی جائے تو وہ آسانی سے ہمارے لئے مخبری کر سکتا ہے ۔ وہ ان خفیہ آلات کا انچارج ہے اور مالبری کا معتمد خاص ہے مالبری کے منہ سے نکلنے والا ہر حرف اس تک پہنچتا ہے اور اس کی ہر حرکت کی فلم وہ دیکھتا ہے ۔ ویسے وہ واقعی انتہائی اصول پسند آدمی ہے لیکن مجھے اس کی ایک کمزوری کا علم ہے اور اس کمزوری کے تحت وہ صرف میرے ہاتھوں بک سکتا ہے ۔ لیکن ظاہر ہے قیمت بھاری ہو گی " والکر نے جواب دیا ۔

" کتنی "......... کرنل کارسٹن نے سادہ سے لہجے میں پوچھا ۔

" دس لاکھ ڈالر کافی ہوں گے "......... والکر نے جواب دیا ۔

" ٹھیک ہے مجھے منظور ہے ۔ لیکن مجھے اطلاع فوراً اور تفصیل سے ملنی چاہئیے "......... کرنل کارسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ایسا ہی ہو گا ۔ تم اپنا کوئی خفیہ فون نمبر یا خصوصی ٹرانسمیٹر فریکونسی بتا دو ۔ وہ تم سے خود رابطہ کرے گا ۔ آپس میں کوڈ طے کر لینا "......... والکر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل کارسٹن نے اسے مخصوص فریکونسی بتا دی ۔ جس پر وہ چوبیس گھنٹے مل سکتا تھا ۔

" رقم بھجوا دو اور بے فکر ہو جاؤ "......... والکر نے کہا اور کرنل کارسٹن نے او ۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا ۔

" یس ۔ ڈربی بول رہا ہوں "......... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

طرف سے آواز سنائی دی۔

"ڈربی فوراً بنک سے دس لاکھ ڈالر نکلوا کر والکر کو پہنچا دو۔ یہ کام ابھی اور اسی وقت ہونا چاہئے"......... کرنل کارسٹن نے انٹرکام کا رسیور رکھ کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔ مالبری کی طرف سے تو وہ مطمئن ہو چکا تھا۔ لیکن وہ عمران کی ذہانت کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر عمران کے کانوں میں جیراڈ کے اغوا کی بھنک بھی پڑ گئی۔ تو وہ کبھی مالبری کی طرف رخ بھی نہیں کرے گا۔ اس لئے اس کی تلاش کے دوسرے ذرائع بھی ساتھ ہی استعمال کرنا چاہتا تھا۔ رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس ٹیڈ اٹنڈنگ"......... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل کارسٹن بول رہا ہوں ٹیڈ"......... کرنل کارسٹن نے کہا۔

"اوہ۔ یس کرنل۔ فرمایئے"......... دوسری طرف سے ٹیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے گروپ کے لئے میرے پاس ایک کام ہے"۔ کرنل کارسٹن نے کہا۔

"ضرور آپ کے لئے کام کرنے میں مجھے بے حد مسرت ہو گی"۔ ٹیڈ نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ایک گروپ ویسٹرن کارمن سے پالینڈ میں آ چکا ہے یا پہنچنے والا ہے۔ عورت دراصل سوئس

ہے۔ جب کہ مرد پاکیشیائی ہیں۔ لیکن اس وقت وہ مقامی میک اپ میں ہیں۔ یہ گروپ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ہے۔ کسی بھی ذریعے سے پالینڈ میں آسکتا ہے۔ تم نے اس گروپ کو ہر قیمت پر ٹریس کرنا ہے"۔ کرنل کارسٹن نے کہا۔

"اور کوئی تفصیل کرنل"......... ٹیڈ نے پوچھا۔

"بس اس سے زیادہ اور کوئی تفصیل نہیں ہے۔ البتہ ایک بات ہے کہ اس گروپ کا لیڈر علی عمران انتہائی مزاحیہ سا آدمی ہے"......... کرنل نے جواب دیا۔

"قد و قامت کے بارے میں تفصیلات"......... ٹیڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔ کوئی تفصیل نہیں ہے"......... کرنل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو بے حد محنت کرنی ہو گی۔ پورے گروپ کو اس کام پر لگانا ہو گا"......... ٹیڈ نے کہا۔

"معاوضے کی فکر نہ کرو۔ مجھے یہ لوگ چاہئیں ہر قیمت پر"۔ کرنل کارسٹن نے کہا۔

"او۔ کے کرنل۔ ٹیڈ اپنی پوری صلاحیتوں کو آزمائے گا اور مجھے یقین ہے کہ آپ کا کام ہو جائے گا۔ معاوضہ دس لاکھ ڈالر ہو گا"۔ ٹیڈ نے کہا۔

"پہنچ جائے گا۔ فریکونسی نوٹ کر لو۔ جس پر تم نے مجھے فوری اور تفصیلی اطلاع دینی ہے"......... کرنل کارسٹن نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے اپنی مخصوص فریکونسی بتا دی ۔ جو اس سے پہلے وہ
والکر کو بتا چکا تھا ۔

"او ۔ کے" .... ٹیڈ نے کہا اور کرنل کارسٹن نے رسیور رکھ دیا
اب اس کے چہرے پر خاصے اطمینان کے آثار نمایاں تھے ۔ اسے یقین
تھا کہ اب وہ انہیں ہر صورت میں ٹریس کر لے گا ۔

عمران اور اس کے ساتھی ویسٹرن کارمن سے پالینڈ جانے والی
ٹرین میں موجود تھے ۔ عمران کی ہدایت کے مطابق وہ سب علیحدہ علیحدہ
بیٹھے ہوئے تھے اور ایک دوسرے کے درمیان انہوں نے اجنبیت کی
دیوار حائل کر رکھی تھی ۔ لیکن وہ تھے ایک ہی ڈبے میں ۔ اس ڈبے
میں ان کے علاوہ تقریباً بیس عورتیں اور بارہ کے قریب مرد تھے ۔ ان
میں اکثریت مقامی افراد کی تھی ۔ چوہان جس سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا ۔
اس کے ساتھ ایک نوجوان لڑکی موجود تھی ۔ اس لڑکی کے جسم پر باقی
عورتوں کی نسبت قدرے سلیقے کا لباس تھا ۔ اس کا چہرہ بھی شگفتہ اور
شاداب تھا ۔ وہ بار بار چوہان کی طرف دیکھتی ۔ لیکن چوہان اس کے
قرب سے بے نیاز ایک رسالے کے مطالعے میں اس طرح غرق تھا
جیسے وہ ٹرین میں سوار ہی اس رسالے کے مطالعے کے لئے ہوا ہو ۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں" .... اچانک اس لڑکی نے چوہان سے

مخاطب ہو کر پوچھا۔ اس کا لہجہ نرم اور مترنم تھا۔ چوہان اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے رسالہ ہٹایا۔ اس لڑکی کی طرف دیکھا اور پھر سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں، ہولگن جا رہا ہوں "......... چوہان نے پالینڈ کے دارالحکومت کا نام لیتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسالہ اپنے سامنے کر لیا۔

" کیا آپ اجنبی ہیں یہاں "........ اچانک اس لڑکی نے پوچھا۔ تو چوہان بے اختیار چونک پڑا۔

" اجنبی ۔ یہ اندازہ آپ نے کیسے لگا لیا۔ کیا آپ کو میرا چہرہ اجنبی لگ رہا ہے "........ چوہان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" معاف کیجئے۔ آپ کا چہرہ تو مقامی ہے۔ لیکن آپ کا انداز اور آپ کا رویہ ضرور اجنبی ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ آپ طویل عرصہ ملک سے باہر رہے ہوں "........ اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے زیادہ عرصہ ایکریمیا میں گزارا ہے اور ابھی حال ہی میں واپس آیا ہوں "......... چوہان نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید اسے احساس ہو گیا تھا کہ مسئلہ صرف چہرے پر میک اپ کر لینے سے حل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے مقامی روایات کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔

" اس لئے آپ یہاں کی روایات کو بھول گئے ہیں ۔ آپ کو یاد دلا دوں کہ یہاں روایت ہے کہ جب کوئی اکیلی خاتون آپ کی ہم سفر ہو یا بنے تو آپ کو بے اعتنائی نہیں برتنی چاہیئے اور میں اس ڈبے میں

اکیلی ہوں "......... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس نے رسالہ بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔ چوہان کے باقی ساتھی اس کونے سے دور تھے اور اس کونے میں اکیلا چوہان ہی تھا۔

" میں معافی چاہتا ہوں خاتون ۔ واقعی مجھے اس بات کا احساس کرنا چاہئے تھا ۔ میرا نام والٹ ہے اور میں ایکریمیا میں ایک امپورٹ ایکسپورٹ فرم سے منسلک ہوں اور اس سلسلہ میں ہولگن جا رہا ہوں "۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے پورا تعارف کرایا۔

" میرا نام میری ہے اور ہولگن میں میری نوادرات کی دکان ہے ۔ میری رہائش بھی اس دکان کے عقب میں ہے اور میں وہاں اکیلی رہتی ہوں ۔ غیر شادی شدہ ہوں ۔ ماں باپ ویسٹرن کارمن میں رہتے ہیں ۔ دو بھائی ہیں وہ ایکریمیا میں سیٹل ہو چکے ہیں "....... میری نے پوری تفصیل سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" آپ سے مل کر واقعی مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے ۔ کس قسم کے نوادرات آپ کی دکان میں ہیں "........ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ نجانے کس طرح اپنے آپ پر جبر کر کے یہ سب کچھ نبھا رہا تھا۔

" پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ ۔ مزید عیسائی ہیں یا یہودی "........ میری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" میں غیر شادی شدہ ہوں اور نہ میں عیسائی ہوں اور نہ یہودی "۔ چوہان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس وقت اس کے لئے

عجیب سی صورت حال پیدا ہو گئی تھی کہ نہ وہ اپنا مسلمان ہونا ظاہر کر سکتا تھا اور نہ اپنے آپ کو عیسائی اور یہودی نہ کہنے پر تیار تھا۔

"پھر کیا آپ لادین ہیں"........ میری نے چونک کر پوچھا۔

"لادین بھی نہیں ہوں۔ میں نے آپ سے ایک سوال پوچھا تھا" چوہان نے اس جھاڑ کے کانٹے سے پیچھا چھڑانے کے لئے موضوع بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اس سوال کا جواب دینے کے لئے تو یہ باتیں آپ سے پوچھ رہی ہوں........ آپ نہ عیسائی ہیں نہ یہودی۔ نہ لادین۔ کیا آپ مسلمان ہیں"۔ میری نے کہا۔

"میرا مذہب انسانیت ہے۔ بس اتنا کافی ہے۔ مزید آپ کچھ نہ پوچھیئے۔ یہ پرائیویٹ معاملہ ہے"........ چوہان نے اس بار قدرے سخت سے لہجے میں کہا۔ تو میری بے اختیار ہنس پڑی۔

"گڈ۔ اچھا مذہب ہے۔ بہرحال اب میں آپ کے سوال کا جواب دے دیتی ہوں۔ میری دکان میں ایسے نوادرات ہیں جن کا تعلق انسانیت سے ہے"........ میری نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے واقعی اچھا بدلہ لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ آپ میری توقع سے زیادہ ذہین ہیں۔ اپنی دکان کا پتہ بتا دیجئے۔ میں کوشش کروں گا کہ وہ نوادرات دیکھنے آؤں جن کا تعلق انسانیت سے ہے" چوہان نے بھی اب لطف لینا شروع کر دیا۔ اس لڑکی کا جواب واقعی

اس کی ذہانت کا شاہکار تھا اور ذہین اور حاضر جواب لڑکیاں چوہان کو ہمیشہ دلچسپ لگتی تھیں۔

"مجھے یقین ہے کہ آپ آئیں گے۔ میں آپ کو اپنا کارڈ دے دیتی ہوں"........ میری نے کہا۔ اس نے سائیڈ میں رکھا ہوا پرس اٹھایا۔ اس کی زپ کھولی اور اس میں ایک کارڈ نکال کر اس نے چوہان کی طرف بڑھا دیا۔ کارڈ پر واقعی نوادرات کی ایک دکان کا ہی پتہ درج تھا اور نیچے میری کا نام بھی اور فون نمبر بھی لکھا ہوا تھا۔

"شکریہ"........ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور کارڈ جیب میں رکھ لیا۔

"مسٹر والٹ۔ اب آپ اطمینان سے رسالہ پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ میں نے بھی دکان کا کچھ حساب کتاب کرنا ہے"........ میری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ اٹھایا اور تیزی سے چلتی ہوئی ایک سائیڈ پر بنے ہوئے باتھ کی طرف بڑھ گئی۔ چوہان نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور رسالہ اٹھا کر دوبارہ اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ ہولگن آنے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا اور وہ دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ مس میری یہ ایک گھنٹہ اپنی دکان کے حساب وکتاب میں ہی گزار دے۔ لیکن تقریباً دس منٹ بعد اسے احساس ہوا کہ میری دوبارہ اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی ہے۔ لیکن اس نے پرس سے واقعی ایک بزنس ڈائری نکالی اور پرس سے ہی قلم نکال کر اس نے ڈائری میں کچھ لکھنا شروع کر دیا۔ وہ اب خود چوہان

سے مکمل بے اعتنائی برت رہی تھی ۔چوہان چند لمحوں تک کن آنکھوں
سے دیکھتا رہا پھر مطمئن ہو کر اس نے اپنی توجہ رسالے کی طرف کر
دی۔

" ایک منٹ ۔آخر آپ ایسا کون سا رسالہ پڑھ رہے ہیں کہ اس
قدر اس میں غرق ہیں ۔میں ذرا دیکھوں "........ میری کی مسکراتی ہوئی
انتہائی بے تکلفانہ آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ چوہان چونکتا
رسالہ اس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔

" اوہ ۔بور رسالہ "۔میری نے برا سا منہ بنا کر کہا اور دوسرے لمحے
اس نے رسالہ تہہ کر کے اس کے ہاتھوں میں خود ہی تھما دیا اور دوبارہ
اپنی ڈائری لکھنے میں اس طرح مصروف ہو گئی جیسے اس نے چوہان کو
سرے سے ڈسٹرب ہی نہ کیا ہو چوہان کو اس کی اس حرکت پر غصہ تو
بہت آیا۔مگر اس نے اپنے آپ پر جبر کیا اور دوبارہ رسالہ پڑھنے کے لئے
کھولا ۔مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔رسالے کے درمیان
ایک کاغذ موجود تھا۔جس پر ٹیڑھے میڑھے حروف میں لکھا ہوا تھا۔
ہوشیار آپ پانچ افراد کو پہچان لیا گیا ہے اور ہولگن اسٹیشن پر آپ کا
استقبال گولیوں سے ہو سکتا ہے ۔میں مسلمان ہوں ۔اس لئے مجھے
آپ لوگوں سے ہمدردی ہے ۔آپ ہولگن سے ایک اسٹیشن پہلے اتر
جائیں اور پھر علیحدہ علیحدہ بس میں سوار ہو کر میری دکان پر پہنچ جائیں۔
باقی تفصیلات وہیں بتاؤں گی اور اس کاغذ کو مجھے واپس کر دیں لیکن
کسی کو اس کا علم نہ ہو ۔کاغذ پر موجود تحریر پڑھ کر چوہان کا ذہن یک

لخت زلزلوں کی زد میں آگیا۔پانچ افراد کا حوالہ بتا رہا تھا کہ میری جو کچھ
کہہ رہی ہے وہ درست ہے ۔اس نے ایک طویل سانس لیا اور کاغذ
ویسے ہی رکھ کر اس نے رسالہ بند کر دیا اور پھر میری کی طرف بڑھا دیا۔

" آپ نے خواہ مخواہ اسے بور کہہ دیا ہے۔ذرا پڑھ کر دیکھیں "........
چوہان نے بند رسالہ اس کی گود میں رکھا اور خود اٹھ کر وہ باتھ روم کی
طرف بڑھ گیا۔باتھ روم کا دروازہ اندر سے بند کر کے اس نے واش
بیسن کو ٹونٹی کھولی اور پھر کوٹ کی ایک خفیہ جیب سے اس نے ایک
چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔تقریباً
پانچ منٹ تک اسے انتظار کرنا پڑا۔پھر یک لخت ڈبے پر ایک چھوٹا سا
بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔اس کا مطلب تھا کہ عمران سے اس کا رابطہ
ہو گیا ہے۔

" میں چوہان بول رہا ہوں ۔ہمیں ٹریس کر لیا گیا ہے اور ہولگن
سٹیشن پر ہمارا استقبال گولیوں سے ہونے والا ہے ۔اوور "........
چوہان نے کہا اور پھر جواب میں عمران کی طرف سے تفصیل پوچھنے پر
اس نے میری سے ہونے والی تمام بات چیت اور اس کی لکھی ہوئی
ساری تحریر بتا دی اور جواب میں عمران نے اسے ہدایت کر دی کہ وہ
میری کی ہدایت پر عمل کرے ۔وہ خود بھی باقی ساتھیوں سمیت پہلے
اسٹیشن پر اتر کر وہیں پہنچ جائے گا اور چوہان نے او۔کے اوور اینڈ آل کہہ
کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس اسی جیب میں رکھا اور ٹونٹی بند کر
کے اس نے دروازہ کھولا اور اطمینان سے چلتا ہوا واپس اپنی سیٹ پر آ

گیا ۔ لیکن مس میری وہاں موجود نہ تھی ۔ البتہ اس کا رسالہ اس کی
سیٹ پر پڑا ہوا تھا۔ چوہان نے رسالہ اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھا اس
میں کاغذ موجود نہ تھا۔ اس نے دوبارہ رسالہ پڑھنا شروع ہی کیا تھا کہ
ٹرین میں باقاعدہ سٹیشن گرگیگ کے آنے کا اعلان شروع ہو گیا۔
گرگیگ ہولگن سے پہلا اسٹیشن تھا اور اعلان ہوتے ہی ڈبے میں سے
کافی افراد یک لخت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ٹرین رک گئی
اور لوگ اترنا شروع ہو گئے۔ چوہان بھی خاموشی سے اٹھا اور تیز تیز قدم
اٹھاتا آؤٹ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں ٹکٹ وغیرہ چیک کرنے کا
کوئی سسٹم نہ تھا۔ کیونکہ ٹکٹ کے بغیر یہاں کوئی سفر کرنے کا تصور
ہی نہ کر سکتا تھا۔ لوگ تیزی سے باہر جا رہے تھے اور خاصا رش تھا۔
چوہان خاموشی سے چلتا ہوا اسٹیشن سے باہر آیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا
ایک پبلک باتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی جیب میں ریڈی میڈ میک
اپ کٹ موجود تھی اور وہ فوری طور پر اپنا میک اپ تبدیل کر لینا
چاہتا تھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ باتھ سے باہر آیا تو واقعی اس کا چہرہ خاصا
تبدیل ہو چکا تھا۔ چوہان نے ایک ٹیکسی انگیج کی اور اسے بس سٹینڈ لے
چلنے کے لئے کہہ کر وہ ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ لیکن اس کے ذہن میں ابھی
تک بھونچال جاری تھا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ میری دراصل کون
ہے اور اس نے کس طرح اسے بھی پہچان لیا اور اس کے ساتھیوں کو
بھی ۔ اب اسے میری کی ساری باتیں ایک ایک کر کے یاد آ رہی تھیں
اور اب اسے ہر بات کے پیچھے موجود ایک خاص مقصد اور معنی سمجھ آ

رہا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں یہ خدشہ بھی موجود
تھا کہ کہیں اس طرح وہ خود بھی کسی جال میں نہ پھنس رہا ہو اور اپنے
ساتھیوں کو بھی پھنسا رہا ہو ۔ لیکن نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل
گواہی دے رہا تھا۔ کہ میری اس سے دھوکہ نہیں کر سکتی ۔ چند لمحوں
بعد ٹیکسی نے اسے بس سٹینڈ پر پہنچا دیا ۔ ہولگن جانے والی بس کی
روانگی میں دیر تھی ۔ لیکن چوہان نے ٹکٹ خریدا اور خاموشی سے بس
میں جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے طور پر بس میں موجود اور اڈے پر
موجود مسافروں کو غور سے دیکھا کہ شاید اس کے ساتھی وہاں موجود
ہوں ۔ لیکن وہ کسی کو بھی نہ پہچان سکا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد بس
روانہ ہوئی اور پھر ایک گھنٹے بعد وہ ہولگن کے اڈے پر اتر چکا تھا۔ چند
لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر کرافورڈ روڈ کے پہلے چوک پر اتر گیا اور
اب اس نے پیدل چلتے ہوئے وہاں مس میری کی انٹیک شاپ تلاش
کرنی شروع کر دی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سی دکان کے سامنے
موجود تھا۔ یہ وہی دکان تھی جس کا پتہ کارڈ میں درج تھا۔ دکان کھلی
ہوئی تھی ۔ لیکن اس کے اندر اس وقت کوئی گاہک موجود نہ تھا۔
چوہان خاموشی سے اندر داخل ہوا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران
رہ گیا کہ دکان میں ہر طرف انسانی ڈھانچے اور ہڈیاں شو کیسوں میں
بند تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی دکان کی بجائے کسی میوزیم میں آ گیا
ہو ہر ڈھانچے اور ہڈی کے نیچے اس کی تاریخ مختصر طور پر درج تھی۔
"جی فرمائیے"........ اچانک ایک مسکراتی ہوئی آواز اسے سنائی

دی اور وہ چونک کر مڑا تو اس نے میری کو کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا دیکھا۔ اس کا چہرہ ویسے ہی شاداب اور شگفتہ تھا اور دل آویز مسکراہٹ اس کے چہرے پر شفق کی طرح پھوٹی پڑ رہی تھی۔ اس نے عام عورتوں سے ہٹ کر سلیقے کا لباس پہنا ہوا تھا۔

"میرا نام والٹ ہے"....... چوہان نے کاؤنٹر کے قریب جاتے ہوئے کہا۔

"جی ہوگا۔ پھر"........ میری نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو چوہان بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹرین میں بھی آپ کی ملاقات مسٹر والٹ سے ہوئی تھی"...... چوہان نے کہا۔ وہ یہی سمجھا تھا کہ ریڈی میڈ میک اپ کی وجہ سے میری اسے پہچان نہیں سکی ہے۔

"ٹرین میں کس ٹرین کی بات کر رہے ہیں آپ"...... میری نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ تو چوہان کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی پر برف کی تہہ جمتی چلی جا رہی ہو۔

"آپ کا نام میری ہے"۔ چوہان نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

اوہ۔ تو آپ مس میری سے ملنا چاہتے ہیں۔ آیئے۔ اندر دفتر میں تشریف لے آیئے"........ میری نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور کاؤنٹر کا بند راستہ کھول دیا۔

"کیا آپ خود میری نہیں ہیں"........ چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام مریم ہے"......... میری نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کیا جس پر آفس کی پلیٹ بھی لگی ہوئی تھی۔ چوہان نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف واقعی ایک دفتر تھا۔ لیکن وہ خالی پڑا ہوا تھا۔ چوہان خاموشی سے اندر داخل ہو گیا۔ وہ لڑکی بھی اندر آ گئی اور دروازہ بند کر کے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"جوک پسند آیا مسٹر چوہان"........ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا تو چوہان کے ذہن میں ایک اور دھماکہ ہوا۔ یہ لڑکی جو کوئی بھی تھی۔ اس کے لئے انتہائی حیرت انگیز ثابت ہو رہی تھی۔ وہ اس کا اصل نام جانتی تھی۔

"چوہان۔ کون چوہان"........ چوہان نے بمشکل اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ایک ٹیپ سنواؤں"......... لڑکی نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے میز کی ایک دراز کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا دوسرے لمحے باکس میں سے چوہان کی آواز سنائی دینے لگی۔

میں چوہان بول رہا ہوں۔ ہمیں ٹریس کر لیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس عورت نے بٹن آف کر دیا۔

"اب معلوم ہوا کہ چوہان کون ہے"....... عورت نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"بیٹھو بیٹھو۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تمہارے ساتھی بھی محفوظ ہیں" .... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باکس کو واپس میز کی دراز میں رکھا اور پھر میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"ہیلو میری بول رہی ہوں۔ کیا رپورٹ ہے" .... میری نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر چند لمحے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"میں نے چیک کرالیا ہے۔ تمہاری نگرانی نہیں کی جارہی۔ اس لئے آؤ اب میں تمہیں تمہارے ساتھیوں سے ملواؤں" .... رسیور رکھ کر میری نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہیں وہ" .... چوہان نے اس بار قدرے سخت لہجے میں پوچھا۔

"نیچے۔ خفیہ تہہ خانے میں۔ وہ تم سے پہلے یہاں پہنچ گئے تھے۔ تم سب سے آخر میں آئے ہو۔ تم ٹریسا کے راستے سے آنے والی بس میں سوار ہوئے تھے۔ حالانکہ براہ راست بھی بسیں آتی ہیں۔ وہ کم وقت لیتی ہیں" .... اس بار میری نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور چوہان نے سر ہلا دیا۔ کیونکہ اب اسے یاد آرہا تھا کہ راستے میں ٹریسا نام کے قصبے میں بس ٹھہری تھی۔

"آؤ۔ کسی بھی لمحے یہاں کوئی آدمی آسکتا ہے اور یقین کرو میں نے اپنی جان پر کھیل کر تم لوگوں کو بچایا ہے" .... میری کا لہجہ اس قدر

سنجیدہ تھا کہ چوہان بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ میری نے دفتر کی عقبی دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے کھل گئی اور سیڑھیاں نیچے جاتی صاف دکھائی دینے لگیں اور چند لمحوں بعد جب وہ سیڑھیاں اتر کر ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچا جہاں بڑی بڑی لکڑی کی پیٹیوں کے درمیان کرسیوں پر اس کے ساتھی موجود تھے۔ تو چوہان نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کا ساتھی۔ میں دکان بند کر آؤں۔ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی" .... میری نے چوہان کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور واپس سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر چلی گئی۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں کارنامہ۔ سفر بھی کیا اور رہائش گاہ بھی تلاش کر لی۔ تاکہ ہوٹلوں کے اخراجات سے بچا جاسکے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان بھی مسکراتا ہوا ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس میں میرا کوئی کارنامہ نہیں عمران صاحب۔ یہ سب ان محترمہ کا ہی کارنامہ ہے" .... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوا کیا۔ یہ محترمہ ہے کون۔ کچھ بتاؤ تو سہی کہ چکر کیا ہے۔ ہمیں تو عمران صاحب نے کچھ نہیں بتایا۔ کہتے ہیں سوال نہیں کرنا" .... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور چوہان نے مختصر طور پر ٹرین میں ہونے والے سارے واقعات کے ساتھ ساتھ یہاں دکان پر آنے اور پھر اس کی گفتگو کی ٹیپ سنوائے جانے تک کی بھی ساری روئیداد

سنا ڈالی ۔ ٹیپ کی بات سن کر تو عمران سمیت سارے ساتھیوں کی
آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" کمال ہے ۔ پھر تو یہ واقعی تمہارا نہیں بلکہ ان محترمہ کا کارنامہ ہے
کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اکیلے ہی گھیر لیا ہے " .... عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اسی لمحے کسی کے سیڑھیاں اترنے کی
آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر ادھر متوجہ ہو گئے ۔ چند لمحوں بعد
میری مسکراتی ہوئی نمودار ہوئی ۔

" میں نے دکان بند کر دی ہے اور اب ہم اطمینان سے باتیں کر
سکتے ہیں " .... میری نے مسکراتے ہوئے کہا اور آکر چوہان کے ساتھ
ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی ۔

" ہمیں تو یہ بتایا گیا تھا کہ لیڈر کا نام علی عمران ہے ۔ لیکن شاید تم
لوگوں نے نام بدل لیا ہے اور اب عمران کا نام چوہان رکھ لیا گیا ہے ۔
لیکن اس کے ساتھ ساتھ شاید فطرت بھی بدل گئی ہے ۔ عمران کے
متعلق بتایا گیا تھا کہ وہ انتہائی حاضر جواب اور شرارتی آدمی ہے ۔ لیکن
چوہان صاحب انتہائی سنجیدہ اور لئے دیئے رکھنے والے صاحب ہیں ۔
ویسے یہ تمام باتیں آپ مسٹر ریزے پر فٹ آتی ہیں " .... میری نے
بات کرتے ہوئے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

" کون سے اخبار میں یہ افسانہ شائع ہوا ہے " .... عمران نے
مسکراتے ہوئے پوچھا اور میری بے اختیار ہنس پڑی ۔

" آپ لوگ یقیناً اپنے متعلق کھل کر کچھ نہیں بتا سکتے ۔ کیونکہ آپ

کو معلوم ہی نہیں کہ میں کون ہوں ۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ پہلے میں
ساری تفصیل آپ کو بتا دوں ۔ پھر شاید آپ کھل کر باتیں کر سکیں ۔
پہلی بات تو یہ سن لیں کہ میں الحمد اللہ مسلمان ہوں ۔ اور بحیثیت
مسلمان میرا نام مریم ہے ۔ لیکن یہاں چونکہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر
کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے اور میں اکیلی عورت ہوں ۔
اس لئے یہاں کے لئے میں میری ہوں اور میرا مذہب یہودیت ہے ۔
یہاں ایک گروپ ہے جسے ٹیڈ گروپ کہا جاتا ہے ۔ یہ مخبری کرنے والا
گروپ ہے اور پالینڈ کا تقریباً ہر چوتھا پانچواں آدمی اس گروپ سے
وابستہ ہے ۔ چونکہ یہ گروپ اپنے آدمیوں کو بھاری معاوضہ دیتا ہے
اور دولت کے بغیر یہاں شاید زندہ رہنا بھی ممکن نہ ہو ۔ اس لئے میں
بھی اس گروپ سے نہ صرف وابستہ ہوں بلکہ اس کے ایک سیکشن جسے
نمبر الیون سیکشن کہا جاتا ہے کی چیف ہوں ۔ ٹیڈ گروپ کی طرف سے
تمام سیکشنز کو مشن دیا گیا ایک عورت اور پانچ مردوں کے ایک ایسے
گروپ کو ٹریس کرنا ہے جو دراصل پاکیشیائی ہے ۔ مگر انہوں نے
مقامی میک اپ کیا ہوا ہے ۔ یہاں کام سیکشنز کی کارکردگی کے طور باٹا
جاتا ہے ۔ میرا مطلب ہے ۔ کچھ سیکشنز نے اس گروپ کو ہوٹلوں میں
کچھ نے کلبوں میں ۔ کچھ نے سڑکوں ۔ چوراہوں پر اور کچھ نے ٹرینوں
میں کچھ نے ایئرپورٹس پر ٹریس کرنا ہے ۔ اس طرح تقریباً ہر جگہ ایک
ہی وقت میں کام شروع ہو جاتا ہے ۔ سیکشن الیون کی ڈیوٹی ویسٹرن
کارمن سے ہولگن تک ٹرین میں چیکنگ تھی ۔ چنانچہ میں سیکشن

سمیت ہوائی جہاز کے ذریعے ویسٹرن کارمن پہنچی اور پھر سٹیشن پر پہنچ گئی ۔ وہاں اتفاق سے میں نے آپ دو آدمیوں کو ایک دوسرے سے مخصوص اشارہ کرتے چیک کر لیا ۔ میں کسی زمانے میں میک اپ اکیڈیمی کی باقاعدہ طالب علم رہی ہوں اور میں نے میک اپ میں سپیشل ڈپلوما کیا ہوا ہے ۔ اس لئے مجھے میک اپ پہچاننے میں خصوصی ملکہ حاصل ہے ۔ چنانچہ اس اشارے پر چونک کر جب میں نے بغور چیکنگ کی تو میں نے آپ سب کے میک اپ چیک کر لئے ۔ مجھے اعتراف ہے کہ آپ حضرات نے انتہائی مہارت سے میک اپ کئے ہوئے ہیں ۔ لیکن بہرحال میں نے جب چیکنگ کر لی ۔ تو میں نے ٹرین کی روانگی سے پہلے ہی ہولگن سٹیشن پر موجود گروپ کو آپ سب حضرات کے حلیے مخصوص ذریعے سے پہنچا دیئے اور پھر میں ٹرین میں سوار ہو گئی ۔ اتفاق سے مجھے چوہان صاحب کے ساتھ بیٹھنے کا موقعہ مل گیا ۔ قریب بیٹھنے پر جب میں نے چوہان صاحب کی بے اعتنائی دیکھی تو مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے درست آدمی کو پہچانا ہے ۔ لیکن دوران سفر اچانک میرے ذہن میں ایک خیال آ گیا کہ پاکیشیا تو ایک اسلامی ملک ہے ۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ آپ کا گروپ مسلمان ہو اور مجھے مسلمان ہوئے ابھی صرف ایک سال ہوا ہے ۔ اس لئے میرے دل میں مسلمانوں کی بے حد عزت و توقیر ہے اور دنیا کے ہر مسلمان کے ساتھ میں اپنا مذہبی تعلق محسوس کرتی ہوں ۔ اس سے پہلے مجھے یہ خیال نہ آیا تھا ۔ چنانچہ جیسے ہی یہ خیال آیا میں بے قرار ہو گئی ۔ میں نے

چوہان صاحب سے بات کی اور چوہان صاحب نے جس طرح اپنے آپ کو عیسائی ۔ یہودی اور لامذہب کہنے سے گریز کیا ۔ اس سے میں سمجھ گئی کہ چوہان صاحب یقیناً مسلمان ہیں ۔ اب میں پچھتانے لگی کہ میرے ہاتھوں مسلمانوں کا ایک گروپ مارا جائے گا ۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ایک فیصلہ کیا اور میں نے باتھ روم میں جا کر چوہان صاحب کے لئے رقعہ لکھا اور پھر واپس آ کر میں نے رقعہ چوہان صاحب کو دیا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ لوگ ہولگن سے ایک اسٹیشن پہلے اتر کر بس کے ذریعے ہولگن میری دکان پر پہنچ جائیں ۔ چوہان صاحب نے باتھ روم میں جا کر اپنی طرف سے واش بیسن کی ٹونٹی کھول کر پانی بہا کر آپ لوگوں سے ٹرانسمیٹر پر بات کی ۔ لیکن میرے پاس ایک لانگ رینج خصوصی کال کیچر موجود تھا ۔ اس کی مدد سے میں نے چوہان صاحب کی گفتگو بھی سن لی اور یہ پیغام میرے پاس ٹیپ بھی ہو گیا ۔ اس طرح مجھے چوہان صاحب کا نام بھی معلوم ہو گیا اور میں پوری طرح مطمئن ہو گئی ۔ میں اٹھ کر اپنے گروپ کے ایک آدمی کے پاس پہنچ گئی ۔ یہ شکر ہے کہ میں نے اپنے گروپ کے کسی آدمی کو آپ لوگوں کے متعلق نہ بتایا تھا ۔ پھر میں نے آپ لوگوں کو گریگ میں اترتے دیکھا ۔ تو میں گاڑی چلتے وقت اپنے ساتھی سے یہ کہہ کر اتر آئی کہ مجھے ایک آدمی پر شک پڑا ہے ۔ میں اس کے پیچھے جا رہی ہوں اور اس سے میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ ہولگن جا کر سیکشن تھرٹی کے چیف سے کہہ دے کہ جو اطلاع میں نے انہیں دی تھی ۔ وہ درست ثابت نہیں ہوئی ۔ گریگ

سے میں ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھی یہاں پہنچ گئی اور پھر آپ لوگوں کی آمد شروع ہو گئی اور سب سے آخر میں چوہان صاحب خود تشریف لائے ہیں "........ مریم نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور وہ سب حیرت سے اس کو دیکھتے رہ گئے ۔

" کیا آپ کو معلوم ہے کہ ٹیڈ گروپ نے ہماری تلاش کس کے کہنے پر شروع کی ہے "........ عمران نے اس بار سنجیدگی سے پوچھا ۔

" مجھے معلوم تو نہیں ۔ لیکن میں معلوم کر سکتی ہوں ۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے مجھ سے اپنا اصل تعارف کرا دیں اور اپنا مشن بتائیں ۔ تاکہ میں پوری دلجمعی سے آپ کی مدد کر سکوں " ۔ مریم نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا ۔

" اور اگر نہ بتائیں تو "........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔ تو مریم بے اختیار چونک پڑی ۔

" کیوں ۔ کیا آپ کا اب تک مجھ پر اعتماد قائم نہیں ہو سکا ۔ حالانکہ میں نے تو آپ لوگوں کو یقینی موت سے بچایا ہے ۔ ورنہ اب تک تو آپ کی لاشیں پولیس کے مردہ خانے میں پڑی ہوتیں "........ مریم نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" مس میری یا مس مریم ۔ آپ کی بتائی ہوئی تفصیل میں دو باتیں وضاحت طلب ہیں ۔ پہلی بات تو یہ کہ آپ کے بقول ٹیڈ گروپ مخبری کرنے والا گروپ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ایسے گروپ کسی ہلاکت اور اس طرح کھلی ہلاکت میں نہیں پڑتے ۔ مسافروں سے بھرے

ہوئے اسٹیشن پر سینکڑوں مسافروں کے درمیان چار پانچ افراد پر کھلی فائرنگ کبھی نہیں کی جا سکتی ۔ بڑے بڑے پیشہ ور قاتل بھی اس کی جرأت نہیں کر سکتے اور دوسری بات یہ کہ اگر آپ نے ہولگن اسٹیشن پر موجود قاتل سیکشن کو ہمارے متعلق اطلاع دی ہو گی ۔ تو آپ نے یقیناً ہمارے حلیے بھی انہیں بتا دیئے ہوں گے ۔ گو بقول آپ کے آپ نے اپنے آدمی کو یہ کہہ دیا تھا کہ وہ اس قاتل سیکشن کو اطلاع دے دے کہ آپ کا شک غلط تھا ۔ پھر بھی ظاہر ہے کہ وہ لوگ ان حلیوں کے آدمیوں کو لازماً چیک کریں گے ۔ یہ انسانی نفسیات ہے ۔ لیکن آپ نے ہمیں گریگ میں اتار کر بسوں کے ذریعے ہولگن آنے کے لئے کہا ۔ حالانکہ اس کی ضرورت نہ تھی ۔ آپ کا وہی پیغام ہی کافی تھا اور اب جب کہ آپ کے بتائے ہوئے چہرے سرے سے ہولگن سٹیشن پر نظر نہ آئیں گے اور آپ کے ساتھی اس سیکشن کو یہ بھی بتا دیں گے کہ آپ بھی گریگ میں اتر گئی ہیں اور سب سے آخری بات یہ کہ آپ نے یہ جھوٹ کیوں بولا کہ آپ گریگ میں اتری ہیں ۔ حالانکہ آپ میرے سامنے ہولگن میں اتری ہیں ۔ میں بھی گریگ میں نہیں اترا ۔ آپ کے ساتھ ہی ہولگن میں اترا اور پھر آپ کے پیچھے ٹیکسی میں بیٹھ کر یہاں پہنچا ہوں ۔ آپ نے سٹیشن پر بھی کسی سے بات نہیں کی "........ عمران نے کہا تو مریم کے چہرے اور آنکھوں میں شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" اوہ اوہ آپ کی باتیں بتا رہی ہیں کہ آپ واقعی علی عمران ہیں ۔

کیونکہ آپ جیسا ذہین آدمی ہی اس قدر گہرائی میں سوچ سکتا ہے۔
بہرحال اب میں اصل بات بتادوں کہ میرا تعلق واقعی ٹیڈ گروپ سے
ہے اور مجھے آپ لوگوں کی تلاش کا حکم بھی دیا گیا تھا۔ میں اپنے ذاتی
کام سے ہولگن گئی ہوئی تھی۔ گروپ کا پیغام مجھے وہیں ملا تھا اور میں
گروپ کا کام کرنے فوراً ٹرین سے واپس آ رہی تھی کہ مجھے چوہان
صاحب کے ساتھ سیٹ ملی اور میں نے چوہان صاحب کا میک اپ
چیک کر لیا۔ باقی آپ میں سے کسی کو میں نے نہ دیکھا تھا۔ میں نے
آپ لوگوں کو گریگ میں اترنے کی ہدایت اس لئے کی تھی تاکہ میں
آپ لوگوں سے پہلے دکان تک پہنچ سکوں۔ باقی جو کچھ میں نے پہلے کہا
ہے وہ صرف اپنی کارکردگی کا رعب ڈالنے کے لئے کہا تھا۔ البتہ یہ بات
درست ہے کہ میں واقعی مسلمان ہو چکی ہوں اور چونکہ مجھے گروپ کی
طرف سے جو تفصیلات بتائی گئی تھیں۔ اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ آپ
لوگوں کا تعلق پاکیشیا سے ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ آپ مسلمان
ہوں گے اور یہ بھی بتادوں کہ میں مسلمان بھی ایک پاکیشیائی عالم
کے ہاتھ پر ہوئی ہوں۔ پاکیشیا کے اکثر عالم یہاں تبلیغ کے لئے آتے
رہتے ہیں۔ لیکن یہاں وہ خفیہ تبلیغ کرتے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کی
ایک خفیہ تنظیم موجود ہے۔ جس کا نام کاجوک ہے۔ کاجوک مقامی
زبان میں نیک کو کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہاں یہودی نہ صرف اکثریت
میں ہیں۔ بلکہ حکومت بھی تقریباً انہی کی ہے اور وہ لوگ مسلمانوں
کے سخت دشمن ہیں۔ قانونی طور پر تو یہ ملک سیکولر ہے اور یہاں ہر

مذہب کو آزادی حاصل ہے۔ لیکن عملی طور پر یہاں مسلمانوں کو
سرے سے برداشت ہی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن پاکیشیا اور دوسرے
اسلامی ممالک سے عالم یہاں آتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کی آمد انتہائی
خفیہ ہوتی ہے اور کاجوک ہی انہیں ویسٹرن کارمن سے یہاں لاتی ہے
اور پھر خفیہ اجلاس میں تبلیغ کی جاتی ہے اور کاجوک کے ممبرز کوشش
کرتے ہیں کہ ایسے افراد کو تلاش کریں جو اسلام سے متاثر ہو سکیں۔
میرا بھی ایک دوست مجھے اس اجلاس میں لے گیا تھا اور پھر میں
مسلسل ان مقامی اجلاسوں میں شامل ہوتی رہی۔ اس کے بعد وہ عالم
تشریف لائے۔ میں نے ان سے دین اسلام کی حقانیت پر پوری
تفصیل سے بحث کی اور آخرکار میرے دل نے تسلیم کر لیا کہ یہ واقعی
سچا دین ہے۔ چنانچہ میں نے ان عالم کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا اور
انہوں نے ہی میرا اسلامی نام مریم رکھا اور مجھے پاکیشیا آنے کی دعوت
دی۔ لیکن ظاہر ہے۔ میری جیسی متوسط طبقے کی عورت کے لئے اتنی
دور جانا بہت مشکل ہے۔ اس لئے میں وہاں جا تو نہیں سکی۔ لیکن
پاکیشیا کے ساتھ میرا روحانی تعلق ضرور قائم ہو گیا ہے۔ اس لئے جیسے
ہی مجھے بتایا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کو ہم نے ٹریس کرنا
ہے تو میں دل ہی دل میں چونک پڑی اور اس کے بعد جب میں نے
چوہان صاحب کو پہچان لیا تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ آپ حضرات کو ٹیڈ
گروپ سے بچا کر اپنے پاس رکھوں گی اور آپ کی جو مدد بھی مجھ سے ہو
سکی وہ کروں گی۔ اس طرح میں سمجھوں گی کہ میں نے مسلمان ہونے

کا حق ادا کیا ہے اور مجھے حقیقتاً بے حد خوشی ہو گی۔ اگر آپ کے لیے ممکن ہو سکے تو میری درخواست ہے کہ آپ واپس جاتے وقت مجھے بھی کسی نہ کسی طرح اپنے ساتھ پاکیشیا لے جائیں اور مجھے وہاں کوئی چھوٹی موٹی ملازمت یا کوئی بزنس کرا دیں۔ میں اب اپنی باقی عمر ایک اسلامی ملک میں گزارنا چاہتی ہوں "....... مریم نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا وہ تیزی سے کرسی سے اٹھی اور شمالی دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دیوار پر نصب سوئچ پینل پر موجود کئی بٹنوں میں سے ایک بٹن دبایا۔ تو دیوار کا درمیانی حصہ سر سر کی تیز آواز سے کھل گیا اور دیوار دو حصوں میں تقسیم ہو کر سائیڈوں میں ہو گئی۔

" آؤ۔ ادھر آجاؤ "....... مریم نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب کرسیوں سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھے۔

" یہ میرا خاص کمرہ ہے۔ جہاں میں عبادت کرتی ہوں "....... مریم نے کہا اور عمران اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہاں واقعی جا نماز بچھی ہوئی تھی۔ ایک تسبیح بھی موجود تھی اور پھر مریم نے ایک الماری میں سے قرآن مجید اٹھا کر انہیں دکھایا۔ قرآن مجید ویسٹرن کارمن کی زبان میں ترجمہ شدہ تھا اور ویسٹرن کارمن میں ہی شائع کیا گیا تھا۔ قرآن مجید واپس رکھ کر اس نے تین چار پمفلٹ نما کتابیں اٹھا کر انہیں دکھائیں انہیں بھی ویسٹرن کارمن میں ہی شائع کیا گیا تھا۔

" اور اب یہ دیکھو یہ ان عالم صاحب کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا

سرٹیفکیٹ کہ میں نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے "........ اس نے ایک کتاب کے اندر سے ایک کاغذ نکال کر انہیں دکھایا اور اسے دیکھ کر انہیں مکمل یقین ہو گیا۔ کیونکہ اس معروف عالم دین سے عمران اچھی طرح واقف تھا۔

" ہماری طرف سے مبارک باد قبول کرو مریم۔ تم نے واقعی اپنی زندگی کا سب سے خوب صورت اور سچا فیصلہ کیا ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر باری باری سب نے اسے مبارک باد دی۔ جب کہ جولیا نے آگے بڑھ کر نہ صرف باقاعدہ مریم کو گلے سے لگایا تھا بلکہ اس کا ماتھا بھی چوم لیا اور وہ ایک بار پھر اس تہہ خانے میں پہنچ گئے لیکن اب شک وشبہ کی فضا ختم ہو چکی تھی۔ عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا اور جب اس نے جولیا کے متعلق بتایا کہ سوئس نژاد ہے۔ لیکن اب نہ صرف پاکیشیائی شہری بن چکی ہے۔ بلکہ اس کی طرح مسلمان بھی ہو چکی ہے۔ تو مریم بے حد خوش ہوئی۔ پھر مریم نے انہیں خود اپنے ہاتھوں سے کافی بنا کر پلائی اور عمران نے جب اسے مختصر طور پر مشن کے بارے میں بتایا تو مریم کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

" اوہ اوہ۔ یقیناً یہودی ایسا ہی کریں گے۔ وہ مسلمانوں اور خاص طور پر پاکیشیا سے بے پناہ نفرت کرتے ہیں۔ وہ یقیناً اس خوف ناک زہریلے ہتھیار کا تجربہ پاکیشیا میں ہی کریں گے۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں اب آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں۔ ایک بات بتا دوں کہ ٹیڈ گروپ انتہائی باوسائل اور منظم گروپ ہے اور جب تک آپ یہاں اس تہہ

خانے میں ہیں ۔ ان سے بچے ہوئے ہیں ۔ لیکن جیسے ہی آپ یہاں سے باہر گئے ۔ وہ لوگ کہیں نہ کہیں بہرحال آپ کو ٹریس کر لیں گے اور اس کے بعد کیا ہوگا ۔ یہ آپ بھی بہتر سمجھ سکتے ہیں "...... مریم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" تم صرف اتنا کرو کہ ہمیں یہ معلوم کر دو کہ ٹیڈ گروپ کو یہ کام کس نے سونپا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" میں ابھی آتی ہوں "...... مریم نے کہا اور تیزی سے اوپر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی ۔

" کمال ہے ۔ قدرت کس کس طرح اپنے بندوں کی مدد کرتی ہے "۔ صفدر نے بے اختیار طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" قدرت نیک بندوں کی مدد کرتی ہے ۔ چونکہ عمران کی بجائے چوہان مریم کی ساتھ والی سیٹ پر تھا ۔ اس لئے قدرت نے بھرپور مدد کر دی "...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی خوب صورت بات سن کر سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" تنویر کی بات واقعی درست ہے ۔ مریم جیسی خاتون کا تعاون ہمیں چوہان کی وجہ سے ہی میسر آیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" سچ پوچھیں تو جب آپ نے مریم پر جرح کی تو مجھے اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا کہ میں نے کیوں اس طرح جذباتی ہو کر یہ قدم اٹھالیا ۔ مجھے بھی یہ باتیں سوچنی چاہئے تھیں "۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے ۔ خوب صورت خاتون کے ساتھ بیٹھ کر کوئی ایسی باتیں نہیں سوچا کرتا "...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" یہ کیا بکواس ہے ۔ جہاں کوئی عورت ملی ۔ تم مردوں نے اس طرح کی باتیں سوچنی شروع کر دیں "...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" بعد میں مردوں کے پاس کام ہی یہی سوچنا رہ جاتا ہے کہ یہ آخر ہو کیا گیا ہے "...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا ۔

کافی دیر بعد مریم دوبارہ سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں آ گئی اور وہ سب خاموش ہو کر مریم کی طرف دیکھنے لگے ۔

" میں نے معلوم کر لیا ہے ۔ ٹیڈ گروپ کے چیف کو یہ کام کسی کرنل کارسٹن نے سونپا ہے "...... مریم نے آتے ہی کہا اور عمران نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے اسے پہلے سے اس بات کی توقع رہی ہو ۔

" کیا فون یہاں آسکتا ہے "...... عمران نے پوچھا ۔

" ہاں ۔ میرے پاس وائرلیس فون ہے "...... مریم نے جواب دیا اور اٹھ کر ایک بار پھر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی ۔

" ہم اوپر دکان پر نہ چلے چلیں ۔ اس بے چاری کو خواہ مخواہ پریڈ کرنی پڑ رہی ہے "...... جولیا نے کہا ۔

"اچھا ہے۔ تمہاری طرح سمارٹ رہے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار مسکرا کر خاموش ہو گئی۔

"کیا آپ اس مالبری کو فون کرنا چاہتے ہیں"...... چوہان نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا اور عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ کیوں۔ تم نے یہ سوال کیوں کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کے اور میرے جیراڈ کے پاس جانے اور اس سے مالبری کی ٹپ لینے کی بات کا علم اس کرنل کارسٹن کو کسی طریقے سے ہو چکا ہے۔ ورنہ اسے ہرگز یہ معلوم نہ ہو سکتا کہ ہم پالینڈ آ رہے ہیں اور وہ کبھی ٹیڈ گروپ کو ہمارے کھوج میں نہ لگاتا"...... چوہان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"چوہان کی بات درست ہے عمران صاحب۔ آپ کو پہلے ضروری چیکنگ کر لینی چاہئے"...... صفدر نے بھی چوہان کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ مریم کے ساتھ چھوٹے سے سفر سے تمہارا ذہن اس قدر تیزی سے کام کرنے لگا ہے۔ ساری عمر کے سفر میں کیا حال ہو گا۔ بہرحال تمہاری بات درست ہے۔ پہلے چیکنگ ضروری ہے"۔ عمران نے کہا۔

اسی لمحے مریم وائرلیس فون پیس اٹھائے واپس آ گئی۔ اس نے

فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ویسٹرن کارمن کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... عمران نے فون پیس لیتے ہوئے پوچھا تو مریم بے اختیار چونک پڑی۔

"آپ ویسٹرن کارمن فون کرنا چاہتے ہیں"...... مریم نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ جہاں چاہیں فون کریں۔ میں تو اس لئے چونکی تھی کہ میرا خیال تھا کہ شاید آپ میری بات کی تصدیق کرنے کے لئے یہاں کسی آدمی سے فون پر بات کرنا چاہتے ہیں"۔ مریم نے جواب دیا تو عمران ہنس پڑا۔

"جب تم نے یقین دلا دیا کہ تم الحمد اللہ مسلمان ہو تو پھر تمہاری بات کی تصدیق کرنے کا کیا سکوپ رہ جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور مریم کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا اور پھر اس نے رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نے رابطہ نمبر پریس کر کے جیراڈ کے گولڈن کلب کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ گولڈن کلب"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جیراڈ سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔ عمران نے آواز اور لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے

چونک کر پوچھا گیا۔

"ویسٹرن کارمن سے ۔ کیوں "......... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ ویسٹرن کارمن سے فون کر رہے ہیں اور آپ کو یہ علم نہیں ہے کہ چیف باس جیراڈ کو اغوا کیا گیا اور پھر ان کی مسخ شدہ لاش ایک چوراہے سے ملی اور شہر میں اس کی وجہ سے زبردست کشیدگی پھیلی ہوئی ہے ۔چیف کے آدمی پاگلوں کی طرح ان کے قاتلوں کا پیچھا کر رہے ہیں ۔آپ پلیز دوبارہ چیف کا نام نہ لیں ورنہ پولیس آپ تک پہنچ جائے گی "........ دوسری طرف سے قدرے ہمدردانہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کیا۔ لیکن اس کے چہرے پر انتہائی کبیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا بات ہے "........ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے ۔فون پیس میں چونکہ لاؤڈر موجود نہ تھا اس لئے عمران کے علاوہ اور کسی کو بھی اس گفتگو کا علم نہ ہو سکا تھا۔

"جیراڈ کو اغوا کیا گیا ہے اور پھر اس کی مسخ شدہ لاش ایک چوراہے سے ملی ہے "........ عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"مسخ شدہ لاش اس کا مطلب ہے کہ میرا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے ۔یہ سب کچھ یقیناً اس کرنل کارسٹن کے ایما پر ہوا ہو گا "۔ چوہان نے کہا۔

"ہاں مسخ شدہ لاش کا مطلب بھی یہی ہے کہ اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہو گا۔ تب ہی اس نے ہمارے متعلق بتایا ہو گا اور اس کے بعد ہماری تلاش کے لئے یہاں ٹیڈ گروپ تعینات کیا گیا ہو گا "۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یقیناً مالبری کو بھی اغوا کر لیا گیا ہو گا۔ یا اس کی سخت نگرانی کی جا رہی ہو گی "......... صفدر نے کہا۔

"بالکل ۔اب تو وہاں ہمارے لئے موت کے ایک نہیں کئی جال پھیلا دیئے گئے ہوں گے ۔اس کا مطلب ہے کہ اب لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے اس کرنل کارسٹن کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے "........ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن کرنل کارسٹن کو تلاش کیسے کیا جائے گا "......... صفدر نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے مریم کہ ٹیڈ گروپ کا چیف کون ہے اور کہاں بیٹھتا ہے "........ عمران نے مریم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں ۔چیف کا نام بھی ٹیڈ ہی ہے اور اس کا خاص اڈہ بلیو واٹر کلب ہے اس کلب کے نیچے تہہ خانے میں وہ اہم اجلاس کرتا ہے ۔وہ اس کلب کا مالک ہے "........ مریم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہ اجلاس اٹنڈ کرتی رہی ہو "....... عمران نے پوچھا۔

"ہاں کیوں "........ مریم نے پوچھا۔

"ہمیں اس ٹیڈ کے ذریعے اب کرنل کارسٹن تک پہنچنا ہو گا ۔اس

کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے"........ عمران نے جواب دیا۔

"مگر وہ تو انتہائی خطرناک ترین غنڈوں کا گڑھ ہے ۔ وہ لوگ تو پلک جھپکنے میں اچھے بھلے آدمی کو گولیوں سے بھون ڈالتے ہیں ۔ پورے پالینڈ میں یہی کلب سب سے خطرناک سمجھا جاتا ہے"....... مریم نے قدرے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"کیا اس دکان کے علاوہ تم ہمارے لئے کسی رہائش گاہ کا بندوبست کر سکتی ہو ۔ اخراجات ہم خود ادا کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو آسانی سے ہو سکتا ہے ۔ لیکن"........ مریم نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"مس مریم ۔ ہم یہاں ان لوگوں سے خوف کھانے کے لئے نہیں آئے ۔ ہم نے یہودیوں کے انتہائی خوف ناک مشن کو ناکام بنایا ہے ۔ اس لئے پلیز تم ہماری صرف اس قدر مدد کردو کہ ہمیں کوئی ایسی رہائش گاہ اور کار فراہم کرادو جس کا علم تمہارے گروپ کے مخبروں کو نہ ہوسکے اور تم خود ہم سے علیحدہ رہو تو بہتر ہے"........ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں خوف کی وجہ سے یہ بات نہیں کر رہی تھی ۔ مجھے مار کر ٹیڈ نے کیا حاصل کرنا ہے ۔ میری تو یہاں سرے سے کوئی اہمیت ہی نہیں ہے ۔ میں تو آپ حضرات کی وجہ سے ایسا کہہ رہی تھی ۔ لیکن اب آپ کے بات کرنے پر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ جو لوگ پاکیشیا سے

یہاں اس اہم ترین مشن کے لئے آسکتے ہیں وہ ٹیڈ یا اس کے غنڈوں سے خوف زدہ ہو کر تو نہیں بیٹھ سکتے ۔ آئی ۔ ایم سوری ۔ آئندہ آپ میرے منہ سے ایسی کوئی بات نہیں سنیں گے ۔ لیکن میری ایک درخواست ہے کہ یہودیوں کے خلاف اس مشن میں آپ مجھے بھی شامل کرلیں ۔ تو یہ میرے لئے انتہائی سعادت کی بات ہوگی"۔ مریم نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے یہ بات اس جذبے کے تحت کی ہے کہ اس طرح تم نیک کام میں حصہ لینا چاہتی ہو تو تم نے ہمیں یہاں لا کر حصہ پہلے ہی لے لیا ہے لیکن یہ مشن اب انتہائی جارحانہ سٹیج پر پہنچنے والا ہے اور ہمیں اب انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہوگا ۔ اس لئے ہم تمہیں ساتھ رکھ کر اپنی اس تیز رفتاری کو بریک نہیں لگا سکتے ۔ اس لئے پلیز تم اس معاملے میں کوئی ضد نہیں کرو گی ۔ البتہ میرا یہ ذاتی طور پر وعدہ کہ چوہان چاہے رضامند ہو یا نہ ہو ۔ میں تمہیں اپنے خرچے پر پاکیشیا ساتھ لے جاؤں گا اور پھر اگر تم وہاں مستقل رہنا چاہو تو یہ انتظام بھی ہو جائے گا اور اگر کچھ دن رہ کر واپس آنا چاہو تب بھی تم اس معاملے میں آزاد ہو گی"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چوہان صاحب چاہیں نہ چاہیں ۔ کیا مطلب"........ مریم نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اور جولیا کے علاوہ باقی سب بے اختیار مسکرا دیئے ۔ کیونکہ مریم اور چوہان کے بارے میں وہ عمران کا تبصرہ مریم کی عدم موجودگی میں پہلے ہی سن چکے تھے ۔

"چوہان کی وجہ سے تم سے ملاقات ہوئی ہے اس لئے کہہ رہا ہوں" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور مریم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور چوہان کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

"میں کیوں نہ چاہوں گا۔ اگر مس مریم ساتھ جانا چاہتی ہیں تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... چوہان نے بے ساختہ کہا۔ تو دوسرے لمحے کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور چوہان کو ساتھیوں کے قہقہے سن کر ہی احساس ہوا کہ اس کے اس بے ساختہ فقرے کو کس معنی میں لیا گیا ہے ۔چنانچہ وہ بے اختیار جھینپ گیا اور اس کے اس طرح جھینپنے پر ایک بار پھر تہہ خانہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جب کہ مس مریم حیرت سے چوہان کو جھینپتے اور باقی لوگوں کو قہقہے مارتے دیکھ رہی تھی ۔ظاہر ہے اسے اس مخصوص پس منظر کا علم ہی نہ تھا۔ جس کی وجہ سے یہ ماحول قہقہہ بار ہو رہا تھا۔

"یہ آپ لوگ اس طرح ہنس کیوں رہے ہیں"...... مریم سے رہا نہ گیا تو اس نے پوچھ ہی لیا۔

"یہ ان مردوں کا خاص وطیرہ ہے ۔یہ عورتوں کے متعلق باتیں اسی طرح اشارے کنائے میں کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں ۔ تم نے چوہان سے ہمدردی کے اظہار کے طور پر ہم سب کو اس کے ذریعے یہاں بلوا لیا تو اب یہ سب تمہیں چوہان سے انگیج کر کے اس آئیڈیے سے لطف اندوز ہو رہے ہیں"...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں پوری بات بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر میں نے تو چوہان صاحب سے کسی انگیج منٹ کی بات نہیں کی کیا پاکیشیا میں یہ سب کچھ زبردستی ہوتا ہے"...... اس بار مریم کے لہجے میں بھی غصہ عود کر آیا تھا۔

"ارے ارے آپ ناراض کیوں ہو رہی ہیں ۔بحیثیت مسلمان نہ صرف چوہان بلکہ آپ ہم سب سے انگیج ہو چکی ہیں ۔کیونکہ مسلمان دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں ۔ایک دوسرے سے اپنے دین کے تحت انگیج ہوتے ہیں"...... عمران نے بات کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ۔تو انگیج سے آپ کا یہ مطلب تھا۔ ٹھیک ہے ۔آپ حضرات کا شکریہ کہ آپ نے مجھے پاکیشیا لے جانے کی حامی بھر لی ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ میں کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی ۔اس لئے میرا فیصلہ یہ ہے کہ اگر آپ مجھے اپنے ساتھ شامل کر کے مجھ سے کوئی کام لیں اور اس کام کا معاوضہ مجھے اتنا دیں کہ میں پاکیشیا آ جا سکوں تو میں ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں ورنہ نہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں یہاں آپ کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہوں ۔ٹیڈ گروپ کا جال آپ لوگوں کی توقع سے بھی زیادہ وسیع اور منظم ہے اور ٹیڈ گروپ کو اس بات کا واقعی حکم مل چکا ہے کہ جہاں بھی آپ لوگوں کی موجودگی کا شک پڑے وہ ایک لمحہ توقف کئے بغیر گولی چلا دیں ۔اس لئے اگر آپ سب لوگ باہر نکلے ۔تو آپ بری طرح اس چکر میں الجھ کر رہ جائیں گے اور یقیناً آپ سب نہیں تو آپ میں سے چند لازماً گولیوں کا شکار بھی ہو جائیں گے ۔جب کہ میں ٹیڈ کے کلب میں آتی جاتی رہتی ہوں اور مجھے

وہاں کے لوگ اچھی طرح پہچانتے بھی ہیں ۔اس لئے آپ کا ٹیڈ تک پہنچنے کے بعد جو منصوبہ بھی ہو وہ مجھے بتادیں میں اسے مکمل کر دوں گی" مریم نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ہم نے ٹیڈ سے کرنل کارسٹن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں ۔تاکہ ہم اس کرنل کارسٹن پر ہاتھ ڈال سکیں"........ عمران نے کہا۔

"وہ میں کرلوں گی ۔آپ بے فکر رہیں"......... مریم نے کہا۔

"نہیں ۔میں اور تنویر تمہارے ساتھ جائیں گے"........ عمران نے کہا۔

"آپ لوگوں کو کسی طرح بھی ٹیڈ تک پہنچنے نہ دیا جائے گا۔البتہ مس جولیا اگر چاہیں تو میں انہیں ساتھ لے جاسکتی ہوں"........ مریم نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔میں اکیلی چلی جاتی ہوں"........ جولیا نے کہا اور اس بار عمران نے بھی سر ہلا دیا۔کیونکہ جولیا میں اتنی صلاحیتیں موجود تھیں کہ وہ آسانی سے کام کر سکتی تھی۔

"آپ وہاں جانے سے پہلے ہمارے لئے کوئی علیحدہ رہائش گاہ کا بندوبست کر دیں ۔یہ ضروری ہے"......... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔میں ابھی کرتی ہوں"....... مریم نے کہا اور اٹھ کر ایک بار پھر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی اور عمران نے اس کے سیڑھیاں چڑھ جانے کے بعد اپنے ساتھیوں کو سرگوشیانہ انداز میں

ہدایات دینی شروع کر دیں ۔ان ہدایات کا لب لباب یہ تھا کہ جولیا اور مریم کی وہ دو دو کی ٹولیوں میں نگرانی کریں گے ۔تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں وہ ان کی مدد کر سکیں اور اس کے لئے صفدر اور کیپٹن شکیل اور چوہان اور تنویر کی علیحدہ ٹولیاں ہوں گی ۔جب کہ عمران ان سے بھی علیحدہ رہے گا اور سب نے عمران کی اس بات سے اتفاق کر لیا۔

سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار ایک چار منزلہ عمارت کے کمپا
گیٹ میں مڑی اور پھر عمارت کی سائیڈ سے گزر کر اس کے عقبی طرف
ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ دروازے کے باہر دو مشی
گنوں سے مسلح آدمی موجود تھے۔ کار کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد
ٹھوس جسم کا نوجوان باہر آگیا۔ دونوں مسلح افراد چونک کر اسے دیک
لگے۔

" میرا نام کرنل کارسٹن ہے "........ نوجوان نے قدرے تحکم
لہجے میں کہا۔

" اوہ یس سر۔ آیئے۔ چیف آپ کے منتظر ہیں "........ ایک
آدمی نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف
گیا۔

اس نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی تو درواز

درمیان ایک چھوٹی سی کھڑکی کھل گئی۔

" باس کے مہمان کرنل کارسٹن تشریف لائے ہیں "........ اس مسلح آدمی نے کہا تو دوسرے لمحے کھڑکی بند ہوئی اور پھر ایک دروازہ کھل گیا۔ اب دروازے پر ایک اور مسلح نوجوان نظر آرہا تھا۔

" تشریف لایئے کرنل "........ اس تیسرے نوجوان نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ کرنل کارسٹن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے قدم آگے بڑھائے۔ پھر وہ دروازہ کراس کر کے دوسری طرف موجود راہداری میں آگیا۔

" سیدھے چلے جائیں سر۔ آپ کو باس تک پہنچا دیا جائے گا "........ اس تیسرے آدمی نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا اور کرنل کارسٹن تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر اسے مختلف راہداریوں سے گزار کر ایک کمرے میں لے آیا گیا اور جیسے ہی کرنل کمرے میں داخل ہوا۔ میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر دبلا پتلا آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" خوش آمدید کرنل۔ آج اتنے طویل عرصے بعد آپ سے بالمشافہ ملاقات کر کے مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے "....... اس ادھیڑ عمر آدمی نے میز کے پیچھے سے نکل کر کرنل کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" شکریہ ٹیڈ۔ واقعی کافی طویل عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہے "....... کرنل نے جواب دیا اور پھر ان دونوں نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

" تم نے بتایا ہے کہ میرا کام ہو گیا ہے "....... کرنل کارسٹن نے

کہا۔
" جی ہاں ۔ ایک عورت اور پانچ مردوں کی لاشیں میرے پاس موجود ہیں ۔ وہ ایشیائی ہیں ۔ میں نے آپ کو اس لیئے یہاں بلوایا ہے تاکہ آپ ان کی شناخت کر سکیں "...... ٹیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ ۔ اگر تم نے واقعی صحیح آدمیوں کو نشانہ بنایا ہے تو پھر تم نے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے "...... کرنل کارسٹن کے چہرے پر مسرت کے آثار نمودار ہو گئے ۔

" اگر کا کیا مطلب ہے کرنل ۔ ٹیڈ کبھی غلط آدمیوں پر ہاتھ نہیں ڈالا کرتا ۔ یہ لوگ مقامی میک اپ میں تھے ۔ لیکن میرے آدمیوں نے ان کا میک اپ شناخت کر لیا ۔ تعداد بھی پوری تھی ۔ چنانچہ میرے آدمیوں نے انہیں اغوا کیا اور ان کا میک اپ صاف کیا ۔ تو یہ دراصل ایشیائی تھے ۔ چنانچہ آپ کی دوسری ہدایت کے تحت ہم نے انہیں فوراً گولیوں سے بھون ڈالا اور جب لاشیں یہاں میرے پاس پہنچیں اور میں نے چیکنگ کر کے تسلی کر لی تب آپ کو کال کیا ہے "...... ٹیڈ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہیں لاشیں ۔ مجھے دکھاؤ ۔ میں ان میں سے ایک آدمی کو بخوبی شناخت کر سکتا ہوں "...... کرنل کارسٹن نے کہا۔

" آیئے "...... ٹیڈ نے کہا اور عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک وسیع و عریض تہہ خانے میں پہنچ گئے ۔ یہاں واقعی پانچ لاشیں موجود تھیں اور پانچوں کی قومیت

ایشیائی تھی ۔

" ان میں تو وہ علی عمران نہیں ہے ۔ کہیں یہ ڈبل میک اپ میں نہ ہوں "...... کرنل کارسٹن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ڈبل میک اپ ۔ کیا مطلب "...... ٹیڈ نے چونک کر کہا۔

" آج کل ڈاج دینے کے لیئے ڈبل میک اپ کر لیا جاتا ہے ۔ تاکہ اگر ایک میک اپ صاف کیا جائے تو دوسرا قائم رہے "...... کرنل کارسٹن نے کہا۔

" اوہ واقعی یہ تو ڈاج دینے کی بہترین ترکیب ہے ۔ میں ابھی چیک کراتا ہوں "...... ٹیڈ نے کہا اور ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے انٹرکام کی طرف بڑھ گیا اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے ۔

" ٹونی ۔ میک اپ واشر لے کر زیرو روم میں آجاؤ فوراً "...... ٹیڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ایک جدید انداز کا میک اپ واشر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" ان کا میک اپ چیک کرو "...... ٹیڈ نے کہا ۔ نوجوان نے جھک کر ایک لاش کے چہرے پر واشر کا غلاف چڑھانا شروع کر دیا ۔ ٹیڈ اور کرنل کارسٹن دونوں خاموش کھڑے تھے ۔ لیکن پھر پانچوں لاشوں کو چیک کر لیا گیا ۔ مگر ان کے چہرے تبدیل نہ ہوئے ۔ تو کرنل کارسٹن نے ایک طویل سانس لیا۔

" نہیں ٹیڈ ۔ یہ میرے مطلوبہ افراد نہیں ہے ۔ ویسے تم نے ان کی تلاشی تو لی ہو گی ۔ ان کے کاغذات وغیرہ سے کیا پتہ چلا ہے "......

کرنل نے کہا۔

"کاغذات تو ان کے پاس نہیں تھے۔البتہ میرے آدمیوں نے اس عورت سے پوچھ گچھ کی ہے۔ان کے مطابق اس عورت نے بتایا ہے کہ ان کا تعلق کافرستان سے ہے اور وہ ایک مخصوص مشن پر یہاں آئے تھے"....... ٹیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ کافرستانی ہوں گے۔میرے شکاروں کا تعلق کافرستان کے ہمسایہ ملک پاکیشیا سے ہے"........ کرنل نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ بات ڈاج دینے کے لئے کی ہو"۔ ٹیڈ نے کہا۔

"بالکل ہو سکتا ہے۔لیکن بہرحال یہ وہ لوگ نہیں ہیں۔کیونکہ پہلی بات یہ کہ ان کے لیڈر علی عمران کو میں نے دیکھا ہوا ہے۔ان میں وہ شامل نہیں ہے اور نہ ہی اس کے قدوقامت کا کوئی آدمی ہے اور دوسری بات یہ کہ عمران کے ساتھیوں میں عورت پاکیشیائی نہیں ہے بلکہ سوئس نژاد ہے۔جب کہ یہ عورت بھی ایشیائی ہے"......... کرنل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو واقعی یہ غلط آدمی ہیں۔لیکن اب کیا کیا جائے۔آپ نے کوئی ایسی تفصیل بھی نہیں بتائی۔جس سے ان کی شناخت ہو سکے۔ آیئے دفتر چلتے ہیں"........ ٹیڈ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ٹیڈ۔ تمہارا گروپ انتہائی

باوسائل اور منظم ہے۔اگر تم کوشش کرتے رہو تو مجھے یقین ہے کہ تم بہرحال کامیاب ہو جاؤ گے اور معاوضے کی فکر مت کرنا۔جو معاوضہ تم چاہو گے تمہیں مل جائے گا۔یہ لو یہ رقم ایڈوانس کے طور پر رکھ لو"....... دفتر میں پہنچ کر کرنل نے کہا اور جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی چار گڈیاں نکال کر اس نے ٹیڈ کی طرف بڑھا دیں اور ٹیڈ کے بجھے ہوئے چہرے پر یک لخت انتہائی مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"شکریہ شکریہ کرنل۔فکر نہ کریں۔میں انہیں ہر صورت میں ٹریس کر لوں گا"....... اس بار ٹیڈ نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور گڈیاں اٹھا کر اس نے جلدی سے میز کی دراز میں ڈال دیں۔

"جیسے ہی یہ لوگ ٹریس ہوں تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے"....... کرنل نے کہا اور ٹیڈ کے سر ہلانے پر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار اس عمارت سے باہر نکل کر ٹریفک کے ہجوم میں شامل ہو چکی تھی۔لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے صرف دوسروں پر ہی تکیہ کر کے بیٹھ جانے کی بجائے ان لوگوں کی تلاش کے لئے خود بھی حرکت میں آنا چاہئے۔لیکن کس طرح۔یہی بات وہ کار چلانے کے ساتھ ساتھ سوچ رہا تھا۔تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد اس نے کار ایک ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کی

عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا مس ڈیرل اپنے کمرے میں موجود ہیں"........ کرنل نے کاؤنٹر پر موجود خوب صورت لڑکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ کیا میں آپ کی فون پر بات کراؤں"........ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل کے اثبات میں سر ہلانے پر لڑکی نے کاؤنٹر پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور ایکس چینج آپریٹر کو کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل ملانے کا کہہ دیا۔

"ہیلو مس ڈیرل۔ آپ کے مہمان یہاں کاؤنٹر پر موجود ہیں۔ بات کیجئے"........ رابطہ قائم ہوتے ہی کاؤنٹر گرل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کرنل کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ڈیرل۔ میں کارسٹن بول رہا ہوں"........ کرنل کارسٹن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم اور یہاں خیریت۔ بہرحال آجاؤ۔ پھر باتیں ہوں گی"۔ دوسری طرف سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی اور کرنل نے رسیور کریڈل پر رکھا اور کاؤنٹر گرل کا شکریہ ادا کر کے وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ تیسری منزل کے کمرہ نمبر آٹھ کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔

"کم ان"........ اندر سے ڈیرل کی آواز سنائی دی اور کرنل کارسٹن نے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں ایک ادھیڑ عمر عورت موجود تھی۔ جس کے جسم پر نیم عریاں لباس تھا اور اس کے

ایک ہاتھ میں سگریٹ ہولڈر موجود تھا اور سامنے شراب کا جام رکھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر عیاری اور مکاری صاف نمایاں تھی۔

"آؤ کرنل بیٹھو۔ کیا پیو گے"........ عورت نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا تو خیال تھا کہ تمہاری مسلسل شراب نوشی میں کچھ کمی آگئی ہو گی۔ لیکن تمہاری حالت دیکھ کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میرا خیال غلط ہے"........ کرنل نے کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پینا ہی تو میری زندگی ہے کرنل۔ بہرحال آج کیسے آنا ہوا۔ کیا کوئی خاص کام تمہیں لے آیا ہے یہاں"........ عورت نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم یقیناً پاکیشیا کے علی عمران سے واقف ہو گی"۔ کرنل نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عورت بے اختیار چونک پڑی۔

"علی عمران۔ ہاں۔ کیوں"........ عورت کے لہجے میں ہلکی سی بے چینی تھی۔

"وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پالینڈ میں پہنچ چکا ہے اور مجھے اس کی تلاش ہے"........ کرنل نے جواب دیا۔

"یہاں پالینڈ میں۔ کیوں۔ پالینڈ اور پاکیشیا کے درمیان تو سفارتی تعلقات بھی نہیں ہیں"........ ڈیرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ یہاں ایک مشن کے سلسلے میں آیا ہے اور اس مشن کی حفاظت میرے ذمے ہے "......... کرنل کارسٹل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ پھر تم کیا چاہتے ہو "........ ڈیرل نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" ابھی تک پوچھ رہی ہو کہ میں کیا چاہتا ہوں ۔ میں اسے تلاش کرنا چاہتا ہوں فوری طور پر "........ کرنل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن میں اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں "....... ڈیرل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم اگر چاہو تو اسے آسانی سے تلاش کر سکتی ہو میں تمہارا مطلوبہ معاوضہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ لیکن مجھے کام فوری چاہئے "........ کرنل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈیرل بے اختیار مسکرا دی ۔

" ایک شرط پر تمہارا کام کر سکتی ہوں "........ ڈیرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کون سی شرط "........ کرنل نے چونک کر پوچھا۔

" اس عمران کو تم گولی نہیں مارو گے ۔ بلکہ اسے زندہ میرے حوالے کرو گے ۔ میں اسے خود اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں گی "....... ڈیرل نے کہا۔

" کیوں ۔ اس شرط کی وجہ "........ کرنل نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

" وجہ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اس سے اپنا ذاتی انتقام لینا ہے ۔ اس عمران کی وجہ سے پاکیشیا میں میرا پورا گروپ ختم ہو گیا تھا اور مجھے آٹھ سال تک اس کے خوف کی وجہ سے جگہ جگہ چھپنا پڑا تھا اور اس سے چھپنے کے لئے میں نے آخر کار پالینڈ میں رہائش اختیار کر لی تھی ۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ اس کا اس ملک سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ وہ یہاں آیا ہوا ہے ۔ تو میں تمہارے ذریعے اس سے اپنا انتقام لے سکتی ہوں "....... ڈیرل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ مجھے اس شرط پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ لیکن تم اسے تلاش کیسے کرو گی "........ کرنل نے کہا تو ڈیرل مسکرا دی ۔

" بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے ۔ میں تمہارے بیٹھے بیٹھے اسے ٹریس کر لوں گی ۔ لیکن ایک بات ہے معاوضہ ایڈوانس لوں گی "......... ڈیرل نے مسکراتے ہوئے کہا اور شراب کا آدھا جام اٹھا کر اس نے منہ سے لگایا اور آخری قطرے تک حلق میں انڈیل کر اس نے خالی جام واپس میز پر رکھ دیا۔

" کتنا معاوضہ "....... کرنل نے پوچھا۔

" صرف ایک لاکھ ڈالر " ۔ ڈیرل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میں چیک دے دیتا ہوں ۔ تم بے شک بنک سے کنفرم کر لو ۔ لیکن مجھے فوری رزلٹ چاہئے "....... کرنل نے کہا۔

" بالکل فوری رزلٹ ملے گا "......... ڈیرل نے کہا اور کرنل نے

جیب سے قلم اور چیک بک نکالی اور ایک لاکھ ڈالر کا چیک لکھ کر اس نے چیک بک سے علیحدہ کر کے ڈیرل کی طرف بڑھا دیا۔ ڈیرل نے چیک لے کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اٹھ کر وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اس میں موجود ایک بیگ میں چیک رکھ کر اس نے الماری کے نچلے خانے سے ایک خصوصی ساخت کی ایک مشین نکالی اور اسے لا کر میز پر رکھ دیا۔ مشین پر مختلف سائزوں کے کئی ڈائل موجود تھے۔ ڈیرل نے مشین کے مختلف بٹن دبائے تو ڈائلوں پر سوئیاں حرکت میں آ گئیں۔ ڈیرل نے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ اس ناب کی وجہ سے سوئیاں تیزی سے مختلف سمتوں میں حرکت کرنے لگ گئیں۔ چند لمحوں بعد ڈیرل نے ناب سے ہاتھ اٹھایا اور ایک اور بٹن دبا دیا۔ تو ایک کونے میں ایک خانہ روشن ہو گیا اور اس پر دو مختلف رنگوں میں زیرو کے ہندسے نمودار ہو گئے۔ کرنل خاموش بیٹھا اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہا تھا۔ ڈیرل نے ایک نظر کرنل کی طرف دیکھا اور پھر ایک سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین سے ٹرانسمیٹر کی طرح کی ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ ڈیرل خاموش بیٹھی رہی اور پھر کچھ دیر بعد اچانک سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ سی شارک کالنگ سی کنگ اوور"........ ڈیرل نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس سی کنگ اٹنڈنگ اوور"........ چند لمحوں بعد مشین سے ایک

آواز ابھری اور ڈیرل کے چہرے پر یک لخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کوڈ دوہراؤ اوور"........ ڈیرل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کوڈ سی فوڈ اوور"........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"شٹ اپ۔ کون ہو تم۔ سی کنگ کہاں ہے اوور"........ ڈیرل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ بے چارہ تو سی یعنی سمندر کے کنارے مچھلیاں پکڑ رہا ہو گا۔ ویسے کس قدر ایڈوانس زمانہ آگیا ہے کہ اب شارک مچھلی ٹرانسمیٹر پر کال کرنے لگ گئی ہے اوور"........ دوسری طرف سے اس بار مسکراتی ہوئی آواز میں جواب دیا گیا۔

"شٹ اپ۔ اوور اینڈ آل"........ ڈیرل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور جلدی سے ٹرانسمیٹر کے سارے بٹن آف کر دیئے اور اس کے بعد وہ اٹھ کر تیزی سے دوبارہ الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے ایک رول شدہ نقشہ اٹھایا اور اسے میز پر پھیلا کر اس پر جھک گئی۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک جگہ گول نشان لگا دیا۔

"لوٹریس ہو گیا عمران۔ وہ اس وقت بلیو واٹر کلب سے یا اس کے ارد گرد کے علاقے سے بول رہا تھا"........ ڈیرل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرنل کارستن کے چہرے پر یک لخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ بلیو واٹر کلب تو ٹیڈ کی ملکیت ہے اور میں ابھی

وہیں سے آرہا ہوں ۔ وہ وہاں کیسے پہنچ گیا ۔ مگر تم نے اس کی فریکونسی کیسے تلاش کرلی " .... کرنل کارسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

" یہ اس کی ذاتی فریکونسی ہے اور مجھے اتفاق سے اس کی اس ذاتی فریکونسی کا علم ہو گیا تھا اور آج تک یاد بھی تھی ۔ انسانی نفسیات ہے کہ وہ اپنی ذاتی چیزیں آسانی سے تبدیل نہیں کیا کرتا ۔ اس لئے میں نے کوشش کی اور تم نے دیکھا کہ میری کوشش کامیاب رہی ۔ اب وہ بھی سوچ رہا ہو گا کہ اتفاق سے یہاں بھی کسی کی وہی فریکونسی ہے لیکن تم ٹیڈ کی بات کر رہے تھے ۔ کیا تم نے ٹیڈ کے ذمے بھی اس کی تلاش لگائی ہوئی ہے " .... ڈیرل نے کہا ۔

" ہاں اور ٹیڈ نے ابھی مجھے کال کر کے بتایا تھا کہ اس نے پانچ افراد کو ٹریس کر کے گولیوں سے بھون ڈالا ہے ۔ لیکن میں وہاں گیا تو وہ کوئی اور لوگ تھے ۔ واپسی پر مجھے اچانک تمہارا خیال آ گیا ۔ کیونکہ ایکریمیا میں جب تم سے ملاقات ہوئی تھی تو تم نے مجھے تفصیل سے بتایا تھا کہ تم عمران سے ٹکراؤ کی وجہ سے اس سے چھپتے پھر رہے ہو اور تم نے یہاں پالینڈ میں رہائش اختیار کر رکھی ہے اور یہاں ٹیڈ کی طرح مخبری کا ایک بڑا گروہ ترتیب دیا ہوا ہے اور دیکھو ۔ مجھے تمہارا پتہ بھی یاد تھا ۔ اس لئے تمہارا خیال آتے ہی میں سیدھا یہاں پہنچ گیا ۔ واقعی تم نے حیرت انگیز طور پر اسے ٹریس کر لیا ہے ۔ لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ عمران اگر واقعی بلیو واٹر کلب میں ہے تو پھر یقیناً وہ ٹیڈ کے

پیچھے وہاں پہنچا ہو گا اور اور ٹیڈ سے ظاہر ہے اسے میرا ریفرنس مل جائے گا اور یہ انتہائی خطرناک بات ہے ۔ مجھے فوراً ٹیڈ سے بات کرنی ہو گی " .... کرنل کارسٹن نے تیز تیز لہجے میں کہا ۔

" کرلو بات ۔ وہ عمران واقعی شیطان ہے اور ٹیڈ اس کا مقابلہ کبھی بھی نہیں کر سکتا " .... ڈیرل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرنل کارسٹن نے میز پر رکھے ہوئے فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ٹیڈ اٹنڈنگ " .... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹیڈ کی آواز سنائی دی ۔

" کرنل کارسٹن بول رہا ہوں ٹیڈ ۔ ایک حتمی اطلاع ملی ہے کہ علی عمران تمہارے کلب میں اس وقت کسی بھی میک اپ میں موجود ہے تم فوراً بھرپور چیکنگ کراؤ اور سنو ۔ ہو سکتا ہے ۔ اسے یہ اطلاع مل گئی ہو کہ اسے تلاش کا کام میں نے تمہارے سپرد کیا ہے اور وہ اب تمہارے ذریعے سے مجھے ٹریس کرنا چاہتا ہو ۔ اس لئے پوری طرح محتاط اور ہوشیار رہنا " .... کرنل کارسٹن نے کہا ۔

" آپ کہاں سے بول رہے ہیں " .... دوسری طرف سے ٹیڈ نے پوچھا ۔

" میں اپنے دفتر سے بول رہا ہوں ۔ کیوں " .... کرنل کارسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" آپ بے فکر رہیں کرنل ۔ ٹیڈ اتنا تر نوالہ نہیں ہے ۔ جتنا آپ نے سمجھ لیا ہے ۔ ویسے میں ابھی چیک کراتا ہوں ۔ اگر وہ واقعی یہاں موجود ہوا تو میں اس کی لاش میں تبدیل کر کے آپ کو کال کروں گا "....... دوسری طرف سے ٹیڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ .... کرنل کارسٹن نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" تم نے اسے ٹریس تو کر لیا ڈیرل ۔ لیکن اسے شناخت کیسے کیا جائے گا "......... کرنل کارسٹن نے رسیور رکھ کر ڈیرل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اگر تم اپنی شرط پوری کرنے کا وعدہ کرو تو میں اسے ابھی شناخت بھی کرا سکتی ہوں "......... ڈیرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں نے پہلے ہی وعدہ کیا ہوا ہے "......... کرنل کارسٹن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ڈیرل چند لمحے خاموش بیٹھی رہی ۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ کیونکہ فون بٹن پریس ہونے کی وجہ سے ابھی تک ڈائریکٹ ہی تھا۔

"یس ۔ بلیو واٹر کلب "........ ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

" پارکنگ بوائے رے سے بات کرنی ہے ۔ میں ڈیرل بول رہی ہوں "........ ڈیرل نے کہا۔

" اوہ ۔ آپ ۔ اچھا ۔ آپ چند منٹ بعد کال کریں میں اسے باہر سے

بلوا لیتا ہوں "......... اس بار دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور ڈیرل نے رسیور رکھ دیا۔

" کیا پارکنگ بوائے اسے پہچان لے گا "......... کرنل کارسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ایک کوشش ہے ۔ ہو سکتا ہے ۔ نتیجہ درست نکلے "........ ڈیرل نے جواب دیا اور کرنل کارسٹن خاموش ہو گیا ۔ چند منٹ انتظار کرنے کے بعد ڈیرل نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کئے۔

" بلیو واٹر کلب "......... دوسری طرف سے وہی کرخت آواز سنائی دی۔

"ڈیرل بول رہی ہوں ۔ رے آ گیا ہے "....... ڈیرل نے کہا۔

"یس مادام ۔ بات کیجئے "......... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"ہیلو مادام ۔ میں رے بول رہا ہوں ۔ حکم فرمایئے "........ بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"رے ۔ کسی محفوظ فون سے کال کرو "....... ڈیرل نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً پانچ منٹ کے انتظار کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈیرل نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس "........ ڈیرل نے کہا۔

"رے ۔ بول رہا ہوں مادام "۔ رے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"رے تم کس وقت سے پارکنگ میں ڈیوٹی دے رہے ہو"۔ ڈیرل نے پوچھا۔

"مادام چار گھنٹے ہو گئے ہیں"۔ رے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ رے۔ مجھے ایک آدمی کو تلاش کرنا ہے۔ وہ میک اپ میں ہو گا۔ لیکن وہ موجود بہرحال کلب میں ہی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ وہ کار میں آیا ہو۔ اس کی ایک خاص عادت ہے۔ جب وہ کار سے نیچے اترتا ہے تو دروازہ ایک بار بند کر کے اسے کھول کر دوبارہ بند کرتا ہے اور یہ کام انتہائی برق رفتاری سے کرتا ہے۔ اگر تمہارے ذہن میں ہو تو"...... ڈیرل نے کہا۔

"یس مادام۔ میرے ذہن میں وہ آدمی موجود ہے۔ میں اس وقت اتفاق سے اس کار کے بالکل قریب موجود تھا۔ اس لئے میرے ذہن میں یہ بات رہ گئی ہے۔ میں نے بہرحال اس آدمی کو تو غور سے نہیں دیکھا۔ لیکن وہ کار ابھی تک پارکنگ میں موجود ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ کار لائٹ موٹرز والوں کی ہے میں اسے اچھی طرح پہچانتا ہوں"...... رے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈیرل کے چہرے پر مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"اس کا نمبر بتاؤ"...... ڈیرل نے کہا۔

"نمبر مجھے چیک کرنا ہو گا۔ مجھے پورا نمبر یاد نہیں ہے"...... رے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں انتظار کر رہی ہوں۔ جلدی دیکھ کر آؤ"۔ ڈیرل نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈیرل نے رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے ڈیرل۔ تم تو آج ہتھیلی پر سرسوں جما رہی ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم عمران کے بارے میں اس گہرائی تک جانتی ہو گی اور اتنی آسانی سے اسے ٹریس کر لو گی"...... کرنل کارسٹن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے کرنل کہ اس شخص نے مجھے کتنا نقصان پہنچایا ہے۔ اس آدمی نے میری زندگی کو اس قدر تلخ کر دیا تھا کہ میرے ذہن میں اس کا تصور اپنے دشمن نمبر ایک کے طور پر قائم ہو گیا ہے اور جہاں تک اس کی عادتوں کا تعلق ہے۔ یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے اور صرف عمران ہی کیا میں، تمہارے متعلق بھی بتا سکتی ہوں کہ تم جب بھی کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہو تو ایک لمحے کے لئے اسے معمولی سا اونچا کرتے ہو اور پھر ایک جھٹکے سے دوبارہ اندر کرتے ہو۔ یہ تمہاری لاشعوری حرکت ہے۔ جس کا تمہیں خود احساس تک نہیں ہو گا۔ لیکن مجھے معلوم ہے"...... ڈیرل نے کہا اور کرنل کارسٹن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کمال ہے اس لحاظ سے تو تم انتہائی خطرناک عورت ہو"۔ کرنل کارسٹن نے کہا اور ڈیرل بے اختیار ہنس پڑی۔ پانچ منٹ بعد ایک بار پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈیرل نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈیرل نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"ریے بول رہا ہوں مادام۔ نمبر نوٹ کیجئے"........ دوسری طرف سے ریے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیئے۔

"گڈ۔ اب سنو۔ تم نے اب خیال رکھنا ہے۔ جب بھی یہ آدمی واپس آئے تو تم نے اسے اچھی طرح دیکھنا ہے اور پھر مجھے اس کے حلیے کی تفصیل بتانی ہے۔ خود ہی فون کر کے"........ ڈیرل نے کہا۔

"یس مادام"........ دوسری طرف سے ریے نے کہا اور ڈیرل نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لائٹ موٹرز"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرے طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"راسکو سے بات کرائیں۔ میں ڈیرل بول رہی ہوں"۔ ڈیرل نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"ہیلو مادام۔ میں راسکو بول رہا ہوں۔ حکم فرمائیے"........ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا تم اپنے فون پر ہو"........ ڈیرل نے پوچھا۔

"یس مادام"........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور مادام نے اسے ریے کا بتایا ہوا کار کا نمبر بتا کر ہدایت کی کہ وہ اسے بتائے کہ یہ کار کس کو کرائے پر دی گئی ہے اور کب۔

"یس مادام۔ میں ابھی رجسٹر چیک کر کے بتاتا ہوں"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مادام"........ چند منٹ بعد راسکو کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"........ مادام نے پوچھا۔

"مادام۔ یہ کار دو دوسری کاروں کے ساتھ افورڈ روڈ پر واقع میری انٹیک ہاؤس کی مالکہ مس میری نے کرائے پر حاصل کی ہیں"........ راسکو نے کہا۔

"مس میری"........ ڈیرل نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"مادام۔ یہ مس میری ٹیڈ گروپ کی سیکشن چیف ہے"........ دوسری طرف سے راسکو نے کہا تو ڈیرل کے ساتھ ساتھ کرنل کارسٹن بھی بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ کیا یہ کاریں افورڈ روڈ پر پہنچائی گئی ہیں"........ ڈیرل نے رسیور رکھتے رکھتے پھر چونک کر پوچھا۔

"نو مادام۔ یہ تینوں کاریں راک فیلڈ کی کوٹھی نمبر ون ون زیرو ایکس بلاک میں پہنچانے کا حکم دیا گیا اور ہمارے آدمی انہیں وہاں پہنچا کر مس میری سے رسید لے آئے ہیں۔ رجسٹر میں یہ ساری تفصیلات درج ہیں"........ راسکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے........ تھینک یو راسکو۔ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا"........ ڈیرل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے۔ واقعی کمال ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم اس قدر حیرت انگیز طریقے سے یہ سب کچھ معلوم کر لو گی۔ جو ٹیڈ اب تک نہیں کر سکا"....... کرنل کارسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹیڈ گروپ مجھ سے زیادہ منظم۔ بڑا اور باوسائل ہے۔ وہ یقیناً اسے ٹریس کر لیتا۔ لیکن تم نے سنا نہیں کہ اس کی اپنی سیکشن چیف میری اس سے غداری کر رہی ہے۔ یہ لوگ اس کی پناہ میں ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اب تک بے چارا ٹیڈ ختم ہو چکا ہو گا"....... ڈیمرل نے کہا۔

"ختم ہو چکا ہو گا۔ وہ کیسے"....... کرنل کارسٹن نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

"تم اس عمران کے بارے میں سب کچھ جاننے کے باوجود کچھ بھی نہیں جانتے۔ یہ شخص شیطان سے بھی دو قدم آگے رہتا ہے۔ اس کی بلیو واٹر کلب میں موجودگی اور پھر اس کار میں آمد جسے ٹیڈ کی سیکشن چیف میری نے ہائر کیا ہو۔ یہ کہانی بتا رہی ہے۔ کہ وہ اس میری کے ذریعے ٹیڈ سے ملے گا اور پھر ٹیڈ سے وہ جو کچھ حاصل کرنا چاہے گا۔ وہ حاصل کر لے گا اور مجھے یقین ہے کہ ٹیڈ سے وہ تمہارے متعلق پوچھ گچھ کرے گا اسے یقیناً معلوم ہو گیا ہو گا کہ ٹیڈ کو تم نے اس کے پیچھے لگایا ہے اور تم تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ٹیڈ ہی ہو سکتا ہے"....... ڈیمرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری بات میں وزن ہے ڈیمرل۔ لیکن ٹیڈ کو میں پہلے

ہی محتاط رہنے کا کہہ چکا ہوں اور ٹیڈ اتنا تر نوالہ بھی نہیں ہے۔ بہرحال میں معلوم کرتا ہوں"....... کرنل کارسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ٹیڈ سپیکنگ"۔ دوسری طرف سے ٹیڈ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل بول رہا ہوں ٹیڈ۔ اس عمران کا کچھ پتہ چلا"....... کرنل نے پوچھا۔

"لیل نے مکمل طور پر چیکنگ کرا لی ہے کرنل۔ بلیو واٹر میں کوئی مشکوک آدمی موجود نہیں ہے"....... ٹیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہاری کوئی سیکشن چیف میری بھی ہے۔ جس کی افورڈ روڈ پر انٹیک شاپ ہے"....... کرنل کارسٹن نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ کیوں۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا"....... ٹیڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دیئے ہوئے ہے۔ یہ حتمی خبر ہے"....... کرنل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں اس کی ہڈیاں تڑوا دوں گا۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں"....... دوسری طرف سے ٹیڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل کارسٹن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"بہت شکریہ مس ڈیمرل۔ تمہارے پاس آنا بے حد مفید ثابت

ہوا ہے۔ اب میں خود اس عمران سے نمٹ لوں گا مجھے اس کی رہائش گاہ کا علم ہو گیا ہے".......کرنل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اپنی شرط یاد رکھنا کرنل"........ڈیرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ میرا وعدہ کہ تم اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مارو گی۔" کرنل نے کہا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شد

بلیک ہلز

حصہ دوم

بلیو واٹر کلب واقعی انتہائی خطرناک قسم کے غنڈوں اور بدمعاشوں کی آماجگاہ تھی۔ لیکن میری کو وہاں کے لوگ بہت اچھی طرح پہچانتے تھے۔ اس لئے جیسے ہی میری کلب میں داخل ہوئی وہاں موجود افراد نے سرہلا ہلا کر اس سے آشنائی ظاہر کی اور میری کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے ساتھ جولیا تھی اور جولیا کو معلوم تھا کہ ہال میں موجود ہر آدمی کی نظریں اسے اس طرح دیکھ رہی تھیں جیسے قصائی ذبح ہونے والے بکرے کو دیکھتا ہے۔ کاؤنٹر پر ایک پھیلے ہوئے جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔ اس کے خوبصورت سنہرے بال اس کی گردن تک لٹک رہے تھے۔

"ہیلو میری۔ آج کیسے ادھر آگئیں"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف سے فوراً ملنا ہے"...... میری نے خشک لہجے میں کہا۔

"اچھا"........ نوجوان نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ نوجوان نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

"یس ۔ جیکب بول رہا ہوں کاؤنٹر سے "........ نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔

"یس چیف ۔ حکم چیف "....... اس کے چہرے پر یک لخت خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ چیف ۔ مس میری اپنی ایک ساتھی لڑکی کے ساتھ کاؤنٹر پر موجود ہے وہ آپ سے ملنا چاہتی ہے "....... چند لمحے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد جیکب نے کہا۔

"یس باس ۔ ٹھیک ہے باس "........ اس نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"کیسا اتفاق ہے مس میری........ کہ ادھر آپ اچانک چیف سے ملاقات کے لئے آئیں ادھر چیف نے بھی اچانک آپ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی میں نے جب آپ کی یہاں موجودگی کے متعلق بتایا تو وہ بے حد حیران ہوئے وہ سپیشل روم میں آپ کے منتظر ہیں "....... جیکب نے رسیور رکھ کر میری سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کوئی خاص کام پڑ گیا ہوگا انہیں مجھ سے "......... میری نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دائیں طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ گئی ۔ جولیا خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہی تھی اور تھوڑی

دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گئیں ۔ جہاں ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر دبلا پتلا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ کمرے میں مشین گنوں سے مسلح دو آدمی بھی موجود تھے۔

"آؤ میری آؤ۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا "....... اس ادھیڑ عمر آدمی نے غور سے میری اور جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میری دوست مس ٹموتھی ہیں ۔ میں ان کے کام سے آپ کے پاس آئی تھی "...... میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فون کر دینا تھا ۔ بہر حال بولو ۔ کیا کام ہے "......... ادھیڑ عمر نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

"ان کے دوست کو یہاں کی پولیس نے گرفتار کر لیا ہے ۔ بغاوت کے الزام میں ۔ یہ اسے چھڑوانا چاہتی ہے "........ میری نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بغاوت کے الزام میں ۔ یہ تو انتہائی سنگین الزام ہے اور میں تو خود باغی کو موت کی سزا دینے کا قائل ہوں "........ اس ادھیڑ عمر نے جو یقیناً ٹیڈ تھا ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"بشرطیکہ وہ باغی ہو تو"........ اس بار جولیا نے جواب دیا۔

"مس ٹموتھی ۔ آپ کے اس دوست کا نام علی عمران تو نہیں ہے "۔ یک لخت ٹیڈ نے کہا اور جولیا اور میری دونوں بے اختیار چونک پڑیں اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ٹیڈ کے زور دار قہقہے سے گونج اٹھا۔

"میری ۔ تم تو خود باغی ہو ۔ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو

پناہ دے کر گروپ سے بغاوت کی ہے اور یہ لڑکی یقیناً اس عمران کی
ساتھی ہے ۔اب یہ خود بتائے گی کہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی
کہاں ہیں "....... ٹیڈ نے استہزائیہ لہجے میں کہا اور مشین گنوں سے
مسلح دونوں افراد نے یک لخت مشین گنوں کا رخ ان دونوں کی طرف
کر دیا ۔ میری کے چہرے پر یک لخت خوف اور حیرت کے ملے جلے
تاثرات ابھر آئے ۔

" عمران ۔ کون عمران "....... میری نے اپنے آپ کو سنبھالتے
ہوئے کہا اور کمرہ ایک بار پھر ٹیڈ کے طنزیہ قہقہے سے گونج اٹھا ۔

" ان دونوں کو ساؤنڈ پروف ڈارک روم میں لے آؤ ۔ پھر میں دیکھتا
ہوں کہ یہ کیسے زبان نہیں کھولتیں "....... ٹیڈ نے کہا اور کرسی سے
اٹھ کھڑا ہوا ۔

" چلو ۔ خبردار اگر غلط حرکت کی تو گولیوں سے اڑا دیں گے "....
ایک مسلح آدمی نے کہا اور میری نے خوف زدہ نظروں سے جولیا کی
طرف دیکھا ۔

" آؤ میری ۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے "....... جولیا نے سپاٹ لہجے
میں کہا اور پھر ایک تنگ سی راہداری سے انہیں گزار کر واقعی ایک
بڑے ساؤنڈ پروف کمرے میں لے آیا گیا ۔وہ دونوں مسلح افراد ٹیڈ کے
ساتھ اندر آئے تھے ۔ کمرے میں ہر طرف انتہائی خوف ناک آلات تشدد
پھیلے ہوئے تھے ۔ ٹیڈ نے مڑ کر خود دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا ۔

" انہیں ستونوں سے باندھ دو "....... ٹیڈ نے مڑ کر اپنے ساتھیوں

سے کہا ۔ مگر دوسرے لمحے جولیا باز کی طرح اپنی جگہ سے مڑی اور
ایک آدمی کے ہاتھ سے مشین گن نکلتی چلی گئی اور پھر اس سے پہلے کہ
وہ سنبھلتے کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی ان دونوں افراد
کی چیخوں سے گونج اٹھا ۔

" اب تم دونوں ہاتھ سر پر رکھ لو ٹیڈ ۔ ورنہ "....... جولیا نے انتہائی
کرخت لہجے میں مشین گن کی نال کا رخ حیرت سے بت بنے کھڑے
ٹیڈ کی طرف کرتے ہوئے کہا ۔

" تم ۔ تم ۔ تم "....... ٹیڈ نے قدرے ہذیانی انداز میں کہا ۔ مگر
دوسرے لمحے ایک بار پھر کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا ۔
گولیاں ٹیڈ کے جسم کے قریب سے گزرتی چلی گئیں اور ٹیڈ کا چہرہ ہلدی
کی طرح زرد پڑ گیا ۔

" ہاتھ اٹھا دو ۔ ورنہ اس بار گولیاں دل پر پڑیں گی "....... جولیا نے
کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور ٹیڈ نے اس بار تیزی سے حرکت کی
اور دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ دیئے ۔

" تم بھی دوسری مشین گن اٹھا لو میری ۔ میں صرف اس ساؤنڈ
پروف کمرے کی وجہ سے خاموشی سے وہاں سے چلی آئی تھی ۔ ورنہ تو یہ
کام وہاں بھی ہو سکتا تھا "....... جولیا نے میری سے مخاطب ہو کر کہا جو
ٹیڈ کی طرح حیرت سے بت بنی کھڑی تھی ۔

" تم .... تم اس قدر تیز اور پھرتیلی ہو گی ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا
تھا "....... ٹیڈ نے پہلی بار کہا ۔ مگر اس دوران جولیا قدم بڑھا کر اس کے

عقب میں پہنچ چکی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مڑتا۔ جولیا نے مشین
گن کا بھاری دستہ پوری قوت سے اس کے سر پر دے مارا اور جولیا کی
طرف گھومتا ہوا ٹیڈ چیخ مار کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ لیکن دوسرے
نے اسے ایک لمحے میں ساکت کر دیا۔

"تم۔ تم نے واقعی حیرت انگیز کام کیا ہے جولیا۔ میں تو"۔ مریم
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ٹیڈ اور تم دونوں صرف مخبری کا دھندہ کرتے ہو۔ جب کہ
ہماری پوری زندگی فیلڈ میں کام کرتے گزری ہے۔ میں تو اسی لئے
مشکوک ہو گئی تھی جب اس جیکب نے بتایا تھا کہ ٹیڈ اچانک تم سے
ملنا چاہتا ہے۔ لیکن میں اس لئے خاموش رہی تھی کہ کہیں یہ ملنے سے
ہی انکار نہ کر دے۔ پھر اس نے خود ہی وہاں ساؤنڈ پروف کمرے کی
بات کر دی۔ اس لئے میں حرکت میں آتے آتے رک گئی۔ بہرحال
اب یہ خود بتائے گا کہ کرنل کارسٹن کہاں ہے"....... جولیا نے ٹیڈ کو
بازو سے پکڑ کر ایک دیوار کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔ جہاں لوہے کے
کنڈے اور زنجیریں موجود تھیں اور پھر چند لمحوں بعد مریم کی مدد سے
اس نے اسے زنجیروں میں اچھی طرح جکڑ دیا۔

"اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ میں تمہارے ساتھ ملی ہوئی ہوں اور تم
عمران کی ساتھی ہو"....... مریم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ خود ابھی بتائے گا"....... جولیا نے کہا اور پھر دیوار کے ساتھ لٹکے
ہوئے ایک خاردار کوڑے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دیوار سے کوڑا

اتارا اور واپس آ کر وہ ٹیڈ کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"کیا۔ کیا تم اسے کوڑے مارنا چاہتی ہو"....... مریم نے یک لخت
گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خاموش کھڑی رہو مریم۔ اب میرے کسی کام میں مداخلت نہ
کرنا"....... جولیا نے خشک لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے پوری
قوت سے کوڑا بے ہوش ٹیڈ کے جسم پر رسید کر دیا۔ پہلے کوڑے کی
ضرب ہی اس قدر شدید تھی کہ ٹیڈ چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اسی لمحے
جولیا کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار کمرہ ٹیڈ کی انتہائی زوردار چیخ سے
گونج اٹھا۔ اس کا لباس پھٹ گیا تھا اور جہاں خاردار کوڑے پڑے تھے
وہاں سے نہ صرف خون نکل آیا تھا بلکہ گوشت کی بوٹیاں بھی اڑ گئی
تھیں۔

"میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ ڈالوں گی۔ سمجھے۔ اس لئے بہتر
یہی ہے کہ تم مجھے سچ سچ بتا دو کہ تمہیں میرے متعلق کیسے معلوم ہوا
کہ میرا تعلق عمران سے ہے"....... جولیا نے کوڑے والے ہاتھ کو
دوبارہ ایکشن میں لے آتے ہوئے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"مم۔ مجھے فون پر بتایا گیا تھا۔ میرے ایک مخبر نے بتایا تھا"۔ ٹیڈ
نے کراہتے ہوئے کہا۔

"اچھا....... پہلے یہ بتاؤ کہ کرنل کارسٹن کہاں ہے۔ اس کا پورا
پتہ بتاؤ"....... جولیا نے پوچھا۔

"کرنل کارسٹن۔ وہ کون ہے۔ میں تو کسی کرنل......." ٹیڈ نے

کہنا شروع کیا۔ لیکن اس کا فقرہ کوڑے کی سرسراہٹ میں ڈوب گ
دوسرے لمحے کمرہ اس کی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔

"بولو۔ کہاں ہے کرنل کارسٹن "....... جولیا نے ایک بار پھر
گھماتے ہوئے کہا اور ایک اور کوڑا پوری قوت سے ٹیڈ کے جسم پر

"بولو........ بولو۔ ورنہ "........ جولیا نے ہاتھ گھما کر تیز
رسید کرتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی انتہائی سرد مہرانہ انداز میں وہ خوف
ناک کوڑا اس کے جسم پر اس طرح مارے چلی جا رہی تھی جیسے
گوشت پوست کا انسان ہونے کی بجائے ریت سے بھرا ہوا کوئی
ہو اور لمحہ بہ لمحہ ٹیڈ کی حالت خستہ سے خستہ تر ہوتی چلی گئی۔ اس
پورا جسم زخموں سے اٹ گیا۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح
ہو گیا تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"........ یک
ٹیڈ نے ہذیانی لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"بتاؤ۔ ورنہ۔ اس بار ہاتھ نہ رکے گا "......... جولیا نے غرا
ہوئے کہا۔

"مجھے کرنل کارسٹن نے ہی فون کر کے بتایا تھا کہ عمران
کلب میں موجود ہے اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو میری نے
دے رکھی ہے۔ میں نے اس پر یقین نہ کیا۔ لیکن اس نے بتایا کہ
حتمی ہے۔ جب اس نے فون بند کیا تو میں نے فون کا ماخذ چیک کر
تو مجھے پتہ چلا کہ اس نے فون ہوٹل رچمنڈ سے کیا ہے۔ وہاں

عورت ڈیرل رہتی ہے۔ وہ عورت بھی میری طرح مخبروں کے ایک
گروہ کی چیف ہے۔ اس پر مجھے یقین آگیا کہ کرنل نے جو کچھ بتایا ہے وہ
درست ہو گا۔ کیونکہ ڈیرل انتہائی خطرناک حد تک ذہین عورت ہے
یہ خبر یقیناً اس نے کرنل کو دی ہو گی۔ پھر میں نے میری کو تلاش
کرنے کا حکم دینے کے لئے کاؤنٹر پر فون کیا تو کاؤنٹر مین نے مجھے بتایا کہ
میری ایک دوسری عورت کے ساتھ وہاں موجود ہے۔ جس پر میں سمجھ
گیا کہ یہ دوسری عورت یقیناً اس عمران کی ساتھی ہو گی۔ میرا اندازہ تو
درست نکلا۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ تم لوگ اس قدر تیز اور ہوشیار
ہو گے۔ ورنہ میں تمہیں وہیں گولیوں سے اڑوا دیتا "........ ٹیڈ نے
رک رک کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تم سے کرنل کارسٹن کا پتہ پوچھا ہے۔ بولو کہاں ملے گا
کرنل کارسٹن "......... جولیا نے کوڑے والا ہاتھ ایک بار پھر ہوا میں
بلند کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ اب مجھ سے تکلیف برداشت
نہیں ہو رہی۔ آج مجھے پتہ چل رہا ہے کہ کوڑوں کی ضربوں سے کتنی
تکلیف ہوتی ہے۔ آج سے پہلے میں کوڑے برسایا کرتا تھا۔ مگر مجھے
احساس نہ ہوتا تھا۔ کرنل کارسٹن ریمپ روڈ کی کوٹھی نمبر اٹھائیس
میں رہتا ہے۔ اس نے وہاں ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے۔ اس نے تو مجھے
نہیں بتایا تھا۔ لیکن میری عادت ہے کہ میں جس کا کام لیتا ہوں اس
کے متعلق پہلے مکمل چھان بین کر لیتا ہوں "........ ٹیڈ نے کراہتے

ہوئے جواب دیا۔

"سوچ لو۔ اگر تم غلط بیانی کر رہے ہو تو آخری بار سچ بولنے کا موقع دے رہی ہوں"........ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"........ ٹیڈ نے نیم بے ہوشی کے عالم میں کہا تو جولیا نے کوڑا ایک طرف پھینکا اور پھر پیچھے کھڑی میری کی طرف مڑ گئی۔ جو خاموش کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

"یہ مشین گن مجھے دو"........ جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ میری کچھ کہتی۔ جولیا نے اس کے ہاتھوں سے خود ہی مشین گن جھپٹی اور دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا اور ان آوازوں کے ساتھ ہی ٹیڈ کے حلق سے ایک ہی چیخ نکلی اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔

"تم۔ تم نے اسے مار ڈالا"........ میری نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں........ ورنہ یہ ہمیں مار ڈالتا۔ آؤ اب یہاں سے نکل چلیں"۔ جولیا نے مطمئن اور پرسکون لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن ایک طرف پھینک کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ میری ہونٹ بھینچے خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑی۔ جولیا نے خود ہی دروازے کا لاک کھولا اور پھر دروازے کو کھول کر وہ باہر راہداری میں آ گئی۔ راہداری اسی طرح خالی پڑی ہوئی تھی۔ جیسی ان کے آتے وقت خالی تھی۔ شاید ٹیڈ کو یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ دو مسلح آدمیوں کی

موجودگی میں یہ دو عورتیں اس طرح سچوائشن بدل بھی سکتی ہیں اور اندازہ ہو بھی نہ سکتا تھا اور چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر ہال میں پہنچ چکی تھیں۔ لیکن اب کاونٹر پر جیکب کی بجائے کوئی اور آدمی کھڑا تھا اور وہ خاصا مصروف تھا۔ وہ دونوں خاموشی سے چلتی ہوئیں ہال سے باہر آ گئیں۔

"مس جولیا۔ آپ دونوں کوٹھی پر جانے کی بجائے میرے ساتھ آ جائیں"....... اچانک ان کے پاس سے گزرتے ہوئے تنویر نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا اور تیز تیز قدم بڑھاتا آگے بڑھ گیا اور پھر وہ کلب سے باہر نکل کر پارکنگ کی طرف جانے کی بجائے دائیں طرف کو گھوم گیا۔

"ادھر تو پرائیویٹ رومز ہیں"....... میری نے حیرت بھرے لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموشی سے چلی آؤ"....... جولیا نے کہا اور میری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور چند لمحوں بعد جب وہ تنویر کے پیچھے چلتی ہوئیں ایک کمرے میں داخل ہوئیں تو وہاں صفدر۔ کیپٹن شکیل اور چوہان کے ساتھ ساتھ عمران بھی موجود تھا۔ ایک اجنبی نوجوان بھی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"بہت خوب جولیا۔ اس ٹیڈ سے اگلوانے کا یہی ایک طریقہ تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ خاصا سخت جان ثابت ہو رہا تھا"......... جولیا نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب ۔ تم لوگوں کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم کیا کر رہے تھے"
میری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جولیا کی گردن میں موجود لاکٹ کی وجہ سے ہم یہاں بیٹھے نہ صرف تم دونوں کو دیکھ رہے تھے بلکہ ساری آوازیں بھی سن رہے تھے".
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میری اس طرح سر ہلانے لگی جیسے اب اسے سمجھ آئی ہو کہ ۔ جولیا نے کلب میں داخل ہوتے وقت جیب سے یہ خوب صورت لاکٹ نکال کر کیوں گردن میں پہن لیا تھا۔

" یہ کون ہے "........ جولیا نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" یہ پارکنگ بوائے ہے ۔ اس نے میری کار کے نمبر خاص طور پر چیک کئے اور پھر جا کر فون پر گفتگو کی ۔ اب یہ اتفاق تھا کہ میں جس جگہ موجود تھا ۔ وہاں سے مجھے اپنی کار نظر آ رہی تھی ۔ اس کی یہ حرکت دیکھ کر میں چونک پڑا اور پھر میں نے فون پر اس کی گفتگو سنی تو پتہ چلا کہ یہ کسی مادام سے بات کر رہا تھا ۔ چنانچہ میں اسے پستول کی نوک پر اس کمرے میں لے آیا اور اس کے بعد معمولی سے تشدد پر اس نے بتا دیا کہ وہ مادام ڈیرل سے بات کر رہا تھا "........ عمران نے جواب دیا تو جولیا چونک پڑی ۔

"اس ٹیڈ نے بھی ڈیرل کا نام لیا تھا "........ جولیا نے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے سن لیا ہے ۔ کافی عرصہ پہلے اس کا گروپ پاکیشیا

میں تھا ۔ وہ پیشہ ور قاتلوں کے ایک گروپ کی چیف تھی ۔ اس نے حکومت کے ایک اعلیٰ عہدیدار کو قتل کرانے کی کوشش کی ۔ جس سے میں اس کے پیچھے لگ گیا ۔ اس کا پورا گروپ تو ختم ہو گیا ۔ لیکن یہ غائب ہو گئی ۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایکریمیا میں نظر آئی ہے ۔ لیکن پھر وہاں سے بھی غائب ہو گئی ۔ بہرحال اب معلوم ہوا ہے کہ یہاں پالینڈ میں موجود ہے ۔ خاصی ذہین اور تیز عورت ہے "........ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ ۔ مجھے یاد آ گیا ہے ۔ یہ وہی ڈیرل تو نہیں ہے ۔ جسے پوری ٹیم چیف کے کہنے پر تلاش کرتی رہی ۔ حتیٰ کہ ہمیں کافرستان بھی اس کی تلاش میں بھیجا گیا تھا "........ جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔ یہ وہی ہے ۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی دوست تھی اور اس سے خاصی ملاقاتیں رہیں ۔ لیکن اس کی زندگی کا یہ پہلو پہلے سامنے نہ آیا ۔ بظاہر وہ ایک شریفانہ ٹائپ کے کلب کی مالکہ تھی "........ عمران نے کہا

" اب کیا کرنا ہے ۔ کیا اس کرنل کارسٹن کے اڈے پر ریڈ کرنا ہو گا "........ جولیا نے شاید موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔

" نہیں ۔ ٹیڈ کو اس نے جو کچھ بتایا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہاں ہماری موجودگی سے واقف ہے اور اب وہ پوری طرح محتاط ہو گا ۔ اس لئے اب ڈیرل کے ذریعے کارسٹن کو اس کے بل سے باہر نکالنا پڑے گا ۔ مجھے تمہاری واپسی کا انتظار تھا ۔ لیکن اب ہمیں نہ ہی کاریں استعمال کرنی ہیں اور نہ ہی رہائش گاہ جانا ہے ۔ بلکہ ہم یہاں

سے خاموشی سے نکل کر مختلف ٹیکسیوں کے ذریعے ہوٹل رچمنڈ پہنچیں گے "........ عمران نے کہا اور سارے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اس کا کیا کرنا ہے "........ صفدر نے فرش پر پڑے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

" یہ ابھی تین چار گھنٹوں تک ہوش میں نہ آسکے گا اور یہ کمرہ پورے دن کے لئے بک ہے اور اس کا تعلق بھی ڈیرل سے ہی ہے۔اس لئے ڈیرل تک پہنچ جانے کے بعد اگر اسے ہوش آ بھی گیا۔تو یہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ پیدا نہ کرے گا۔اسے یہیں رہنے دو "....... عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور تھوڑی دیر بعد وہ سب علیحدہ علیحدہ کلب سے باہر آئے اور مختلف ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ہوٹل رچمنڈ کی طرف روانہ ہو گئے۔

کرنل کارسٹن نے میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔وہ ڈیرل کے ہوٹل سے نکل کر سیدھا اپنے ہیڈ کوارٹر آیا تھا اور اس نے اپنے گروپ کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ کی نگرانی کے ساتھ ساتھ ٹیڈ کے کلب میں موجود عمران کی کار کی نگرانی پر بھی تعینات کر دیا تھا اور جب اسے اطلاع ملی کہ کار ابھی تک پارکنگ میں موجود ہے۔تو کرنل کارسٹن کو بے حد اطمینان ہوا۔ اس نے حکم دے دیا کہ کار کے اندر وائرلیس چارجر بم نصب کر دیا جائے اور جیسے ہی کوئی اس کار میں آکر بیٹھے۔اس آدمی سمیت پوری کار کو ہی اڑا دیا جائے اور اس حکم کے بعد وہ مسلسل اس اطلاع کا منتظر رہا تھا اور اب فون کی گھنٹی بجتے ہی اسے یہی خیال آیا تھا کہ یہ عمران کی موت کی اطلاع ہو گی۔اس لئے وہ انتہائی پرجوش نظر آرہا تھا۔

"یس۔کرنل کارسٹن بول رہا ہوں "......... کرنل کارسٹن نے تیز

لہجے میں کہا۔

" ڈیمرل بول رہی ہوں کرنل "........ دوسری طرف سے ڈیمرل کی آواز سنائی دی تو کرنل کارسٹن بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ تم ۔ کیسے فون کیا "........ کرنل نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ بظاہر ڈیمرل کا اسے اس طرح فون کرنے کا کوئی مقصد نظر نہ آرہا تھا۔

" کرنل تمہاری وجہ سے میں ایک بار پھر اس عمران کا ٹارگٹ بن گئی ہوں "........ دوسری طرف سے ڈیمرل کی قدرے گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

" کیا مطلب ۔ کیا کہہ رہی ہو "........ کرنل نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں اس وقت اپنے ایک خفیہ اڈے سے بول رہی ہوں ۔ تمہارے سامنے میں نے رے کو ہدایت دی تھی کہ جب عمران واپس آئے تو وہ اس کا حلیہ دیکھ کر مجھے بتائے ۔ لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور اس کی طرف سے کال نہ آئی ۔ تو میں نے اسے دوبارہ کال کیا مگر مجھے بتایا گیا کہ رے کافی دیر سے غائب ہے ۔ جس پر میں نے وہاں موجود اپنے ایک اور آدمی کو کال کیا اور اسے رے کو تلاش کرنے کے لئے کہا پھر اس آدمی نے مجھے بتایا کہ رے کو ایک مقامی آدمی کے ساتھ ٹیلی فون بوتھ سے نکل کر سپیشل رومز کی طرف جاتے دیکھا گیا تھا ۔ چنانچہ وہاں پڑتال کی گئی ۔ تو رے ایک بند کمرے میں بے ہوش پڑا ہوا ملا ہے ۔ اس پر تشدد کیا گیا تھا ۔ رے کو ہوش میں لانے کی کوشش کی

گئی ۔ لیکن وہ ہوش میں نہیں آسکا ۔ اس لئے اسے ہسپتال بھیج دیا گیا ہے ۔ اس اطلاع پر میں سمجھ گئی کہ اس عمران نے رے کو چیک کر لیا ہو گا اور اس نے یقیناً رے سے میرے متعلق معلوم کر لیا ہو گا ۔ اس لئے میں نے فوراً ہوٹل چھوڑ دیا اور اپنے خفیہ اڈے میں آ گئی ۔ وہاں سے میں نے ہسپتال فون کیا تو معلوم ہوا کہ رے کو ہوش آچکا ہے ۔ میں نے رے سے بات کی تو اس نے بتایا کہ کار کا نمبر دیکھ کر جب اس نے مجھے دوبارہ فون کیا تو فون بند کر کے وہ جیسے ہی باہر نکلا ۔ ایک مقامی نوجوان اسے گن پوائنٹ پر سپیشل روم میں لے گیا جہاں دو اور آدمی بھی موجود تھے اور وہ ایک مشین سامنے رکھے بیٹھے ہوئے تھے ۔ جس پر کلب کا مالک ٹیڈ اور دو عورتیں نظر آرہی تھیں ۔ پھر اس نوجوان نے اس پر تشدد کیا ۔ رے نے اسے بتا دیا کہ فون مادام ڈیمرل کو کیا گیا تھا اور باقی تفصیلات بھی اس نے بتا دیں ۔ ٹیڈ اور دو عورتوں اور مشین کا حوالہ سنتے ہی میں نے کلب فون کیا تو معلوم ہوا کہ ٹیڈ کو اس کے ایک ساؤنڈ پروف کمرے میں ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اسے زنجیروں سے باندھ کر اس پر کوڑے برسائے گئے ہیں اور پھر اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے ۔ اس کے دو آدمی بھی وہیں مردہ پڑے ملے ہیں اور اس سے آخری بار ملنے اس کی سیکشن چیف میری اور اس کے ساتھ ایک اور مقامی عورت تھی ۔ جنہیں بعد میں اس سپیشل روم میں جاتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے ۔ جہاں سے رے بے ہوشی کی حالت میں ملا ہے ۔ اب باقی بات تم سمجھ ہی سکتے ہو "......... ڈیمرل نے قدرے تلخ

لہجے میں کہا۔

"اوہ .... تمہارا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ اس عمران اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ لیکن اس طرح تو وہ ایک بار پھر ہاتھ سے نکل گئے۔ ٹیڈ نے یقیناً اسے میرے متعلق بتا دیا ہوگا اور اب عمران واپس اپنی رہائش گاہ پر بھی نہ جائے گا اور لازماً دوبارہ اس کار کی طرف بھی رخ نہ کرے گا۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ بڑی مشکل سے تو اسے تلاش کیا تھا" .... کرنل کارسٹن نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"تم اپنا رونا رو رہے ہو۔ جب کہ مجھے اپنی فکر پڑ گئی ہے۔ اب وہ عمران ایک بار پھر بھوت کی طرح میرے پیچھے پڑ جائے گا۔ کاش میں تمہاری آفر قبول نہ کرتی۔ اب میں واقعی اس وقت کو پچھتا رہی ہوں" ڈیمرل نے کہا۔

"ڈیمرل تم نے اس کام کا باقاعدہ معاوضہ لیا ہے۔ اس کے باوجود پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں جلد یا بدیر بہرحال اس کا خاتمہ کر ہی دوں گا" .... کرنل کارسٹن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور تقریباً دوڑتا ہوا وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔ کیونکہ ٹیڈ پر تشدد کا سن کر اسے معلوم ہو گیا تھا کہ عمران نے یقیناً اس سے اس اڈے کے متعلق تفصیلات معلوم کر لی ہوں گی اور وہ کسی بھی وقت یہاں ریڈ کر سکتا ہے۔ چند لمحوں بعد اس کی کار اڈے کے ایک خفیہ راستے سے نکل کر ایک اور کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ یہ

ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی۔ جہاں اس نے اپنا خاص سیکشن علیحدہ رکھا ہوا تھا۔ تاکہ ایمرجنسی کی صورت میں وہ یہاں رہ بھی سکے اور اس سیکشن کو استعمال بھی کر سکے۔ اس کا علم اس اڈے پر موجود کسی آدمی کو نہ تھا۔

اپنے خاص دفتر میں پہنچ کر اس نے فون اٹھایا اور اپنے پہلے والے اڈے کے انچارج کو اس نے تفصیلی ہدایات دیں کہ وہ اڈے کی اس طرح نگرانی کریں کہ اگر کوئی اڈے کی نگرانی کر رہا ہو تو نظروں میں آجائے اور اگر وہاں کچھ لوگ ریڈ کریں تو انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دیا جائے۔

"مجھے اس صورت حال کا کوئی اور حل نکالنا ہو چاہیئے۔ اس طرح چھپ کر بیٹھے رہنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا" .... پہلے والے اڈے کے انچارج کو ہدایات دینے کے بعد رسیور رکھ کر اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ دفتر میں ٹہلنے لگ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ ٹہلتے ٹہلتے اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گیا اور چند لمحے وہ کھڑا سوچتا رہا۔ پھر تیزی سے مڑا اور واپس میز کے پیچھے کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے سے پریشانی کے تاثرات غائب ہو چکے تھے۔ اس نے میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ڈکسی ہوٹل" .... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام ڈکسی سے بات کراؤ۔ میں کرنل کارسٹن بول رہا ہوں"۔ کرنل کارسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو کرنل۔ میں ڈکسی بول رہی ہوں۔ خیریت۔ کیسے کال کی"۔ دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ باوقار تھا۔

"ڈکسی۔ کیا تم ٹیڈ کی ایک سیکشن چیف مس میری سے واقف ہو جس کی افورڈر روڈ پر انٹیک شاپ ہے"...... کرنل نے پوچھا۔

"میری۔ ہاں۔ اچھی طرح واقف ہوں"...... ڈکسی نے اس بار سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا۔ تمہیں ٹیڈ کے بارے میں اطلاع مل چکی ہو گی"...... کرنل نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں مل چکی ہے اور یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ ٹیڈ کی موت میں میری کا ہاتھ ہے۔ لیکن تمہیں کیسے علم ہوا"...... ڈکسی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں نے ٹیڈ کو ایک کام دیا تھا اور اس کام کے سلسلے میں اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ میری دشمنوں سے مل گئی تھی۔ تمہیں ٹیڈ نے یقیناً تفصیلات بتائی ہوں گی۔ کیونکہ مجھے اس نے خود بتایا تھا کہ تم صرف اس کی فرینڈ ہی نہیں ہو۔ بلکہ اس کے گروپ کی سیکنڈ چیف بھی ہو"...... کرنل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ یہ سب کچھ اسی سلسلے میں ہوا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ میری کے ساتھ جانے والی عورت انتہائی پر کشش حسن کی مالک تھی اور میں ٹیڈ کی فطرت سے واقف ہوں۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ وہ ان دونوں کو اس لئے ساؤنڈ پروف کمرے میں لے گیا ہو گا۔ تاکہ وہاں اس عورت کے حسن سے کھیل سکے لیکن شاید وہ عورت خطرناک تھی اس نے الٹا ٹیڈ کو ہلاک کر دیا ہو گا۔ لیکن اب تم بتا رہے ہو کہ یہ سب کچھ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ جس کی تلاش کا کام تم نے ٹیڈ کو دیا تھا"...... ڈکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ ٹیڈ کی موت کے بعد اس گروپ کی چیف اب تم بن چکی ہو۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ مجھے اس گروپ کو ہر صورت میں ٹریس کرنا ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں مزید معاوضہ بھی دے سکتا ہوں۔ وہ میری یقیناً ان کے ساتھ ہو گی اور تمہارے آدمی میری کو اچھی طرح جانتے ہوں گے۔ اگر تم کسی طرح اس میری کو ٹریس کر لو۔ تو اس گروپ کو آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... کرنل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مزید معاوضے کی ضرورت نہیں ہے کرنل۔ میں اصولوں پر یقین رکھتی ہوں۔ اس سے قبل میں نے میری کو تلاش کرنے کا حکم نہ دیا تھا۔ کیونکہ مجھے اس پس منظر کا علم نہ تھا۔ میں یہ سمجھ کر خاموش ہو گئی کہ ٹیڈ کو اس کے کرتوتوں کی سزا ملی ہے۔ لیکن

اب میں میری کو تلاش کر لوں گی "........ ڈکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو۔اس گروپ کو نہ صرف ٹریس کرنا ہے بلکہ ان کا فوری خاتمہ بھی کرنا ہے یہ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔انتہائی ہوشیار اور تیز۔اس لئے میں ان کے ٹریس ہو جانے کے بعد انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں دینا چاہتا۔مجھے وہ زندہ نہیں بلکہ ان کی لاشیں چاہئیں "........ کرنل نے کہا۔

" تمہارا کام ہو جائے گا۔لیکن اس کا معاوضہ علیحدہ ہو گا۔کیونکہ ٹیڈ نے مجھ سے صرف انہیں ٹریس کرنے کی بات کی تھی "........ ڈکسی نے جواب دیا۔

" معاوضے کی فکر مت کرو۔جتنا کہو گی مل جائے گا۔کام سو فیصد ہونا چاہیے "........ کرنل نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہو جائے گا۔بے فکر رہو۔پہلے ڈکسی صرف سیکنڈ چیف تھی اب فل چیف ہے۔ٹیڈ میں جو خامیاں تھیں وہ مجھ میں نہیں ہیں "........ ڈکسی نے جواب دیا۔

" تم میں تو واقعی کسی طرح کی بھی خامی نہیں ہے "........ کرنل نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار دوسری طرف سے ڈکسی بھی ہنس پڑی۔

" اس تعریف کا شکریہ کرنل تمہارا کام ہو جانے کے بعد ایک دوسرے کی خامیاں تلاش کرنے کے لئے خصوصی میٹنگ بھی ہو جائے گی "........ دوسری طرف سے ڈکسی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی

دی۔

" اب میری طرف سے شکریہ قبول کرو۔اب مجھے ٹیڈ کی موت پر افسوس کی بجائے مسرت ہو رہی ہے۔کم از کم سکوپ تو بنا "........ کرنل نے کہا اور دوسری طرف سے ڈکسی نے ہنستے ہوئے رابطہ ختم کر دیا اور کرنل نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔اب اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ قدرے مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔شاید ڈکسی کا حسین سراپا اس کے ذہن میں گھومنے لگا تھا۔

"مادام ڈیمرل کہاں گئی ہیں ۔ ان کا کمرہ لاک ہے "...... عمران نے رچمنڈ ہوٹل کے کاونٹر پر کھڑی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام ڈیمرل کا کمرہ لاک ہے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ وہ تو سو... شام کے کہیں نہیں جاتیں ۔ میں ڈیوٹی بوائے سے معلوم کرتی ہوں ۔ لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کاؤنٹر پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے ۔

"ہیلو جیکی ۔ میں کاونٹر سے ٹینی بول رہی ہوں ۔ مادام ڈیمرل کا کمرہ لاکڈ ہے "...... اس لڑکی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سنتی رہی ۔ لیکن عمران نے جو اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا ۔ اس کے چہرے پر بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ کر چونک پڑا ۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے ۔ شکریہ "...... ٹینی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سوری مسٹر ۔ واقعی کمرہ لاک ہے اور ڈیوٹی بوائے کو بھی معلوم

نہیں کہ وہ کہاں گئی ہیں ۔ آپ کوئی پیغام چھوڑنا چاہیں تو چھوڑ جائیں ان تک پہنچ جائے گا "...... ٹینی نے عمران سے مخاطب ہو کر کاروباری لہجے میں کہا ۔

"نہیں شکریہ ۔ میں نے ان سے ذاتی طور پر ملنا تھا ۔ بہر حال کل ہی "...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا ۔ وہ اس وقت ٹیڈ کے کلب سے مختلف میک اپ میں تھا ۔ ٹیڈ کے کلب سے واپسی پر وہ سیدھے رچمنڈ آنے کی بجائے مارکیٹ پہنچے تھے اور پھر وہاں سے ریڈی میڈ میک اپ اور مختلف لباس خرید کر ان سب نے ایک ہوٹل کے باتھ روم میں علیحدہ علیحدہ میک اپ اور لباس تبدیل کیا اور پہلے والے لباس علیحدہ علیحدہ ہوٹل کے بائیں طرف موجود کوڑے کے ڈرموں میں پھینک کر وہ سب ایک جگہ اکٹھے ہوئے ۔ جولیا نے میری کا میک اپ بھی کر دیا تھا ۔ اس لئے اب میری بھی مختلف چہرے اور مختلف لباس میں تھی اور پھر وہ سب پہلے کی طرح علیحدہ علیحدہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ہوٹل رچمنڈ آئے تھے اور عمران کی ہدایت کے مطابق وہ اس وقت ہوٹل کے ہال کی مختلف میزوں پر دو دو کی ٹولیوں کی صورت میں بیٹھے مختلف مشروبات سے لطف اندوز ہو رہے تھے ۔ جب کہ عمران کسی میز پر بیٹھنے کی بجائے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تھا اور پھر کاونٹر گرل سے بات کر کے وہ واپس مڑا اور ہال کے بیرونی گیٹ سے باہر آ کر وہ برآمدے میں چلتا ہوا دائیں طرف کو بڑھ گیا ۔ کیونکہ اس نے ہوٹل کے اکثر ویٹروں کو ادھر سے آتے جاتے دیکھا تھا ۔ وہ سمجھ گیا کہ ویٹرز

کامن روم ادھر ہی بنایا گیا ہوگا اور چند لمحوں بعد وہ ویٹرز کامن
تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہاں چار ویٹر کرسیوں پر بیٹھے
سپ کرنے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ جب کہ دو
الماریوں سے یونیفارم نکالنے میں مصروف تھے۔ عمران کے اندر
ہوتے ہی وہ سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ کیونکہ
کامن روم میں کسی بھی غیر متعلق آدمی کا داخلہ ممنوع تھا اور اس
باقاعدہ بورڈ دروازے سے باہر لگا ہوا تھا۔ لیکن اس کے باوجود عمران
اندر آ گیا تھا۔

"جی فرمایئے" .... ایک ادھیڑ عمر ویٹر نے کرسی سے اٹھ
عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ ایک منٹ مجھے باہر دیں گے" .... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس ادھیڑ عمر
ویٹر نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر
کندھے اچکاتا ہوا عمران کے پیچھے کمرے سے باہر آ گیا۔

"مجھے ایک اہم معاملے میں تیسری منزل کے ڈیوٹی بوائے جیکی سے
ملنا ہے۔ لیکن اس طرح کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ وہ مجھ سے ملنے
یہاں آیا ہے۔ اگر آپ میرا یہ کام کر دیں تو" .... عمران نے جیب
سے ہاتھ نکال کر ہاتھ میں دبا ہوا ایک بڑی مالیت کا نوٹ ادھیڑ عمر
کے ہاتھ میں دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ یہ کون سا مشکل کام ہے۔ آپ ایسا کریں۔ آپ

میرے مخصوص کمرے میں آ جائیں۔ میں ہیڈ ویٹر ہوں۔ میں ابھی اسے
یہاں بلوا لیتا ہوں" .... اس ادھیڑ عمر نے نوٹ والا ہاتھ جلدی سے
جیب میں ڈالتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے شکریہ
کے انداز میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد ہیڈ ویٹر اسے ایک اور چھوٹے کمرے میں لے آیا جسے
واقعی دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا مگر وہ خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی
موجود نہ تھا۔

"تشریف رکھیں۔ میں ابھی اسے بلاتا ہوں" .... ہیڈ ویٹر نے
ایک سائیڈ پر موجود کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ میز
کے پیچھے موجود کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے جیب سے بڑی
مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اسے میز کے کونے پر اس طرح
رکھ دیا جیسے وہ اسے جیکی کو دینا چاہتا ہو۔ ہیڈ ویٹر کی نظریں جیسے ہی
اس گڈی پر پڑیں وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت
تیز چمک ابھر آئی۔

"کیا جیکی سے آپ نے کوئی ذاتی معلومات حاصل کرنی ہیں یا ان
معلومات کا تعلق ہوٹل سے ہے۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں ہیڈ
ویٹر ہوں۔ میں جیکی سے بہرحال کچھ زیادہ ہی معلومات رکھتا ہوں"
.... عمران کی توقع کے عین مطابق ہیڈ ویٹر نے کہا۔

"معلومات تو ہوٹل سے ہی متعلقہ ہیں۔ لیکن جیکی کی ڈیوٹی تیسری
منزل پر ہے اور" .... عمران نے جان بوجھ کر ہچکچاتے ہوئے انداز میں

کہا۔

"اوہ اوہ ۔آپ بتائیں ۔مجھے یقین ہے کہ میں جیکی کی نسبت آپ کی بہتر طور پر خدمت کر سکتا ہوں"...... ہیڈ ویٹر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔اس کی نظریں اس طرح بھاری مالیت کے نوٹوں کی گڈی پر چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔

"لیکن رازداری شرط ہے ۔مسٹر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریو ۔میرا نام ریو ہے ۔آپ فکر نہ کریں ۔میری ساری عمر انہی دھندوں میں گزری ہے"...... ہیڈ ویٹر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام ڈیمرل کا کمرہ لاکڈ ہے اور میں نے ابھی ہر صورت میں مادام ڈیمرل سے ملنا ہے ۔جیکی نے کاونٹر گرل کو بتایا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ مادام ڈیمرل کمرہ لاک کر کے کہاں گئی ہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔تو آپ مادام ڈیمرل کے دوسرے خفیہ کمرے کا نمبر جیکی سے پوچھنا چاہتے ہیں"...... ہیڈ ویٹر نے اس طرح بات کی جیسے اسے عمران کی بات سن کر بے حد اطمینان ہوا ہو اور عمران اس کے چہرے پر آنے والے اطمینان کے تاثرات سے سمجھ گیا کہ ریو کو بھی اس بارے میں علم ہے اور یہ بات بھی عمران سمجھ گیا تھا کہ مادام ڈیمرل نے یہیں کسی خفیہ نام سے دوسرا کمرہ بک کرایا ہوا ہے اور وہ اپنا کمرہ لاک کر

کے اس دوسرے کمرے میں شفٹ ہو گئی ہے اور ہو سکتا ہے اس نے نام بدلنے کے ساتھ ساتھ میک اپ بھی کر لیا ہو اور ظاہر ہے یہ بات ہوٹل کے پرانے ویٹروں اور ڈیوٹی بوائے سے تو چھپی نہیں رہ سکتی تھی

"ہاں ۔اور یہ گڈی میں تحفے کے طور پر دینا چاہتا ہوں ۔بشرطیکہ معلومات درست ہوں اور مادام ڈیمرل کو اس کی اطلاع نہ مل سکے کہ میں اس کے دوسرے کمرے میں موجودگی کے بارے جان چکا ہوں"...... عمران نے ہاتھ سے گڈی کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور ہیڈ ویٹر ریو نے یک لخت گڈی کی طرف اس تیزی سے ہاتھ بڑھایا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی ۔تو گڈی کہیں ہوا میں ہی تحلیل نہ ہو جائے ۔اس نے بجلی کی سی تیزی سے گڈی اٹھائی اور جلدی سے اپنی میز کی دراز کھول کر اس میں ڈالی اور دراز بند کر کے وہ میز کی سائیڈ سے نکلا اور عمران کے پاس پہنچ کر کہنے لگا۔

"مادام ڈیمرل مسز روسل کے نام سے تیسری منزل کے کمرہ نمبر ایک سو ایک میں موجود ہے"...... ریو نے سرگوشیانہ انداز میں کہا اور واپس میز کے پیچھے موجود کرسی کی طرف مڑ گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک بار پھر ہال کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔اس نے ہال میں موجود اپنے ساتھیوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالی اور سیدھا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"تھرڈ سٹوری"...... عمران نے لفٹ میں داخل ہو کر اندر موجود

لفٹ بوائے سے مخاطب ہو کر کہا اور لفٹ بوائے نے دروازہ بند کر کے تیسری منزل کا بٹن دبا دیا اور لفٹ تیزی سے اوپر چڑھتی چلی گئی۔

تیسری منزل کا کاریڈور خالی تھا۔ وہ ڈیوٹی بوائے جیکی نظر نہ آرہا تھا شاید وہ کسی آرڈرز کی تکمیل کے لئے گیا ہوا تھا۔ عمران اطمینان سے قدم بڑھاتا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر کاریڈور کی دائیں طرف سب سے آخری کمرے کے دروازے پر رک گیا۔ اس پر کمرے کا نمبر ایک سو ایک کے ساتھ نیم پلیٹ پر مسز روسل کا نام بھی لکھا ہوا تھا۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر آہستہ سی دستک دی۔

"کون ہے"........ اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیڈ ویٹر ریو"....... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ہیڈ ویٹر ریو کی آواز اور لہجے میں جواب دیا۔

"کیا بات ہے"........ اندر سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"آپ کو آپ کے مفاد میں ایک اہم اطلاع دینی ہے مسز روسل"۔ عمران نے ہیڈ ویٹر ریو کی آواز میں جواب دیا۔ لیکن لہجہ ایسا تھا۔ جیسے وہ کوئی پراسرار بات کرنا چاہتا ہو۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی عمران دروازے پر موجود عورت کو تیزی سے دھکیلتا ہوا اندر لیتا چلا گیا۔

"کک۔ کک۔ کون"....... عورت نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہنا شروع ہی کیا تھا کہ عمران نے ٹانگ سے دروازہ بند کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں

سائیلنسر لگا ریوالور نمایاں تھا۔ جس کا رخ ظاہر ہے ڈیرل کی طرف ہی تھا۔

"تم مجھے اچھی طرح پہچانتی ہو ڈیرل۔ اس لئے کسی تعارف کی ضرورت نہیں ہے"........ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ تو ڈیرل بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کا چہرہ یک لخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"تم۔ تم۔ یہاں۔ مم۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ میں تو مسز روسل ہوں"...... ڈیرل نے بے ربط سے لہجے میں کہا۔

"ڈیرل۔ تم میرے متعلق اچھی طرح جانتی ہو۔ اس لئے کسی اداکاری کی ضرورت نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ کوئی غلط حرکت بھی نہ کرنا۔ ورنہ میری انگلی تمہاری پلک جھپکنے سے پہلے حرکت میں آ جائے گی اور تم یہ بھی جانتی ہو کہ میرا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوا اور یہ بھی سن لو کہ وہ مسئلہ جس کی خاطر تم مجھ سے چھپتی رہی تھیں۔ اب ختم ہو چکا ہے۔ وہ اسی وقت ختم ہو گیا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے۔ اگر مجھے تمہیں تلاش کرنا ہوتا تو تم ایکریمیا پالینڈ تو کیا پاتال میں بھی گھس جاتیں۔ تب بھی میں تمہیں تلاش کر لیتا۔ اس لئے اب مجھے تمہیں ہلاک کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ لیکن یہاں تم نے جو کچھ کیا ہے اس سے ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے اور میں نے اب تک گولی اس لئے نہیں چلائی کہ میں اس مسئلہ پر تم سے پہلے مذاکرات کرنا چاہتا ہوں ورنہ تو جیسے ہی دروازہ کھلا تھا ٹھک کی آواز آتی اور اب تک تم

فرشتوں کو حساب کتاب بھی دے کر فارغ ہو چکی ہوتیں۔
عمران نے مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"گک۔ گک۔ کیسا مسئلے۔ تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے مت مارو۔ میں
تم سے ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں"...... ڈیمرل نے لمبے
لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔
"اس صورت میں تمہاری زندگی بھی بچ جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ
تم اس سے زیادہ رقم بھی کما لو جتنی تم نے کرنل کارسٹن سے حاصل
کی ہے"...... عمران نے اسی طرح نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"مم۔ مم۔ میں تیار ہوں۔ پلیز۔ یہ ریوالور ہٹا لو۔ میں تمہارے
ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں ساری زندگی تمہارے
خوف کی وجہ سے چھپتی رہی ہوں۔ کیونکہ تم نے کہا تھا کہ تم مجھے ہر
قیمت پر ہلاک کر دو گے اور مجھے معلوم ہے کہ تم جو کچھ کہتے ہو۔ اسے
لازماً پورا کرتے ہو۔ مگر اب تم خود کہہ رہے ہو کہ وہ مسئلہ ختم ہو چکا
ہے اور تم مجھے ہلاک نہیں کرنا چاہتے۔ تو میں تم سے پورا تعاون
کروں گی مکمل تعاون۔ میں پوری نیک نیتی سے کہہ رہی ہوں"......
ڈیمرل نے کہا۔
"میں اس وقت تک کسی کو ہلاک نہیں کرتا جب تک کوئی شخص
میرے ملک کے مفادات کے راستے میں ایسی رکاوٹ نہ بن جائے کہ
اس آدمی کی ہلاکت کے بغیر مسئلہ حل نہ ہو سکے۔ جس وقت میں نے
تمہیں ہلاک کرنے کے الفاظ کہے تھے۔ اس وقت میرے ملک کے

مفادات کا یہی تقاضا تھا۔ مگر بعد میں حالات تبدیل ہو گئے اور میں نے
تمہارا خیال چھوڑ دیا اور اگر تم واقعی مجھ سے تعاون کرنا چاہتی ہو تو اپنی
اسکرٹ کی جیب سے پستول نکال کر ایک طرف پھینک دو اور
اطمینان سے کرسی پر بیٹھ جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
ڈیمرل نے جس کا ایک ہاتھ مسلسل اسکرٹ کی جیب میں تھا۔ ایک
طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ باہر نکالا۔ اس میں واقعی ایک چھوٹا سا
پستول موجود تھا۔ اس نے پستول کمرے کے ایک کونے میں اچھال
دیا اور پھر واپس مڑ کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔
"گڈ۔ اب میری بات غور سے سن لو۔ میرا شکار تم نہیں۔ کرنل
کارسٹن ہے۔ مجھے اس کے اڈے کی تفصیلات معلوم ہیں۔ لیکن میں
چاہتا ہوں کہ تم کرنل کارسٹن کو کسی بھی طریقے سے یہاں بلواؤ۔
اس طرح کہ اسے شک بھی نہ ہو سکے اور وہ یہاں آ بھی جائے۔ بولو۔
کیا تم تیار ہو"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔
"میرا خیال ہے کہ وہ یہاں نہیں آئے گا۔ وہ انتہائی ہوشیار اور ذہین
آدمی ہے۔ میں اسے چاہے کچھ بھی کہوں وہ بہر حال ہوشیار ہو جائے گا۔
کیونکہ تمہارے آنے سے پہلے میں خود اسے ایسی باتیں بتا چکی ہوں کہ
اس کے بعد وہ اب شاید میری کسی بھی بات پر یقین نہ کرے"......
ڈیمرل نے ہونٹ چباتے ہوئے رک رک کر بولتے ہوئے اپنی بات
مکمل کی۔
"مجھے معلوم ہے۔ کہ تم نے سی شارک بن کر میرے واچ ٹرانسمیٹر

پر مجھ سے بات کی تھی اور یقیناً تم نے اس فریکونسی کی مدد سے اس بات
کو بھی ٹریس کیا ہوگا کہ میں بلیو واٹر کلب میں موجود ہوں "۔
عمران نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔ لیکن ریوالور
بدستور اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔

" اوہ ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ۔ میں نے تو "........ ڈیرل نے
حیران ہو کر کہا۔

" پہلے مجھے معلوم نہ ہوا تھا ۔ میں یہی سمجھا تھا کہ کوئی رانگ کال
میں نے وصول کر لی ہے ۔ اس وقت میرے ذہن میں تمہارا خیال تک
نہ تھا لیکن اب تمہاری آواز سننے کے بعد میں پہچان گیا ہوں کہ وہ تم
تھیں ۔ حالانکہ تم نے آواز بدل کر بات کی تھی ۔ لیکن میرے لئے یہ
معمولی بات ہے ۔ یہ تو میں سمجھ گیا ہوں کہ تم نے انسانی نفسیات کے
پیش نظر میری پرانی فریکونسی کو ٹرائی کیا تھا کہ انسان اپنی ذاتی چیزوں
کو بلاوجہ تبدیل نہیں کیا کرتا ۔ لیکن تم نے پارکنگ بوائے رے سے
میری کار کا پتہ چلایا جب کہ وہ مقامی کار تھی "........ عمران نے کہا۔

" تم رے کو سپیشل روم میں لے گئے تھے اور تم نے اس پر تشدد
بھی کیا ۔ کیا تم نے اس سے یہ بات نہ پوچھی تھی " ۔ ڈیرل نے اس بار
مسکراتے ہوئے کہا ۔ وہ اب پوری طرح نارمل ہو چکی تھی ۔

" نہیں وہاں اس قدر تفصیل میں جانے کا وقت ہی نہیں تھا " ۔
عمران نے جواب دیا۔

" یہاں بھی انسانی نفسیات ہی کام آئی ۔ تمہاری لاشعوری عادت

ہے کہ تم کار کا دروازہ بند کر کے اسے کھینچ کر دوبارہ بند کرتے ہو ۔ گو
تمہاری یہ حرکت اس قدر تیز ہوتی ہے کہ عام طور پر اسے مارک نہیں
کیا جا سکتا ۔ لیکن میرا ذہن شروع سے ہی ایسی حرکات نوٹ کرنے کا
عادی تھا اور مجھے تمہاری یہ عادت اب تک یاد تھی ۔ میں نے یہی بات
رے سے پوچھی اور یہ اتفاق تھا کہ رے اس وقت جب تم کار سے
اترے کار کے قریب موجود تھا ۔ اس لئے اسے یاد رہ گیا اور اس نے مجھے
کار کے متعلق بتا دیا "........ ڈیرل نے جواب دیا۔

" گڈ ۔ یہ میرے لئے واقعی ایک اہم بات ہے ۔ اب مجھے یہ عادت
تبدیل کرنی ہو گی ۔ بہرحال اب بتاؤ کہ تم کرنل کو یہاں کیسے بلوا
سکتی ہو "........ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہیں بتایا ہے کہ کرنل بے حد ہوشیار اور ذہین آدمی ہے
اور میں جو کچھ اسے تمہارے متعلق بتا چکی ہوں ۔ اس کے بعد اگر میں
اسے اچانک بلاؤں بھی سہی تو وہ سیدھا بھاگا چلا نہیں آئے گا "........
ڈیرل نے وہی پہلے والا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے اسے کیا بتایا ہے "........ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
پوچھا اور ڈیرل نے اسے تفصیل سے بتایا کہ اس نے فون کر کے
کرنل کو ٹیڈ کی موت ۔ رے کی گرفتاری اور سارا کچھ بتا دیا تھا ۔

" اوہ ۔ پھر تو واقعی وہ ہوشیار ہو چکا ہو گا اب یقیناً وہ اس اڈے پر بھی
موجود نہ ہو گا "........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" سنو عمران ۔ اگر تم وعدہ کرو کہ واقعی مجھے ہلاک نہ کرو گے تو میں

تمہارے ساتھ ایسا تعاون کر سکتی ہوں جس کا خیال شاید تمہارے ذہن میں بھی نہ ہو گا"........ ڈیمرل نے کہا۔

"میں نے پہلے تمہیں بتایا نہیں کہ" .... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"غصہ کھانے کی ضرورت نہیں۔ تم ایک سیکرٹ ایجنٹ ہو اور سیکرٹ ایجنٹوں کے مفادات تبدیل ہوتے دیر نہیں لگتی۔ اس لئے میں حتمی وعدہ لینا چاہتی ہوں"........ ڈیمرل نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ تمہیں ہلاک نہیں کروں گا"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور بھی جیب میں ڈال لیا۔

"شکریہ۔ میں تمہارا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھوں گی اور اب جو کچھ میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے میں تمہارے اس احسان کا بدلہ اتار سکوں۔ لیکن بہرحال اب میں آزادانہ پوری دنیا میں گھوم پھر سکوں گی۔ ورنہ میری زندگی پالینڈ تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ میں نے کئی بار سوچا تھا کہ کسی طرح تم سے اپنی زندگی کی بھیک مانگ لوں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ مجھے ہمت نہ ہوتی تھی"....... ڈیمرل نے بڑے ممنونانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ڈیمرل۔ تم جانتی ہو کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں یہاں بیٹھا تمہاری باتیں سنتا رہوں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم

فضول باتیں چھوڑ کر جو کچھ کہنا چاہتی ہو۔ کھل کر اور ڈائریکٹ کہہ دو" عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کرنل کارسٹن تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اس لئے ہلاک کرنا چاہتا ہے کہ وہ تمہیں یہودیوں کی اس خفیہ لیبارٹری تک پہنچنے سے روک سکے۔ جس کا انچارج ڈاکٹر ہمفرے ہے اور تم بھی اس کرنل کارسٹن کے پیچھے اس لئے لگے ہوئے ہو کہ تم اس سے اس لیبارٹری کی تفصیلات حاصل کر سکو۔ یہی بات ہے ناں"........ ڈیمرل نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"ہاں۔ واقعی یہی بات ہے۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیا کرنل کارسٹن نے تمہیں بتایا ہے"........ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ ایسی باتیں شاید اپنے سائے سے بھی چھپاتا ہو گا۔ لیکن میں نے یہاں مخبری کا ایک بڑا گروپ بنا رکھا ہے اور میرا ذہن اس پیشہ کے لئے شاید قدرت نے خاص طور پر بنایا ہے۔ اس لئے مجھے نہ صرف ہر قسم کی معلومات مل جاتی ہیں بلکہ میں ان کا تجزیہ کر کے صحیح نتیجے تک بھی آسانی سے پہنچ جاتی ہوں۔ کرنل کارسٹن جب ایکریمیا میں تھا تو وہ اکثر پالینڈ کسی نہ کسی مشن کے سلسلے میں آتا جاتا رہتا تھا اور اس سے میری ملاقاتیں رہتی تھیں۔ وہ مجھے اکثر کام بھی دے دیتا تھا۔ لیکن پھر اسرائیل چلا گیا۔ تو اس کا یہاں آنا بند ہو گیا۔ پھر اچانک وہ میرے

پاس آیا اور اس نے تمہارے متعلق بات کی تو میں چونک پڑی۔ اس
کے جانے کے بعد میں نے اپنے طور پر معلومات حاصل کرنے کی
کوشش کی آخر وہ یہاں کیوں آیا ہے اور تم اس سے کیوں ٹکرا رہے ہو
کیونکہ تمہارے متعلق بھی میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم پاکیشیا
سیکرٹ سروس سے متعلق ہو اور بغیر کسی خاص مشن کے تم پالینڈ
نہیں آسکتے۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ پالینڈ اور پاکیشیا کے درمیان
سفارتی تعلقات بھی موجود نہیں ہیں۔ یہاں یہودیوں کی اکثریت ہے
اور کرنل کارسٹن کا اچانک اسرائیل سے یہاں پہنچنے پر۔ میں اتنا تو سمجھ
گئی تھی کہ یہاں اسرائیل کا کوئی ایسا مشن ہے جسے ختم کرنے کے لئے
تمہیں یہاں آنا پڑا ہے اور اس مشن کی حفاظت کے لئے کرنل کارسٹن
کو تعینات کیا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے کرنل کارسٹن کے ہیڈ کوارٹر کے
بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اس مشن کی تفصیلات معلوم
کرنے کے لئے میں نے اپنے خاص آدمی لگا دیئے اور مجھے جو پہلی رپورٹ
ملی اس سے میں ساری بات سمجھ گئی۔ کرنل کارسٹن نے یہاں آنے
کے بعد ڈاکٹر ہمفرے سے ملاقات کی تھی۔ ڈاکٹر ہمفرے کا نام سامنے
آتے ہی میں سمجھ گئی کہ یہ سارا کھیل اس لیبارٹری کے لئے کھیلا جا رہا
ہے۔ جس کا انچارج ڈاکٹر ہمفرے ہے۔ ڈاکٹر ہمفرے یہاں کافی طویل
عرصے سے ہے۔ کٹر یہودی ہے۔ لیکن وہ سائنسدان ہونے کے ساتھ
ساتھ عیاش فطرت کا آدمی ہے۔ اس لئے اس کی یہاں ایسے کلبوں اور
ہوٹلوں میں مسلسل آمد و رفت رہتی ہے۔ جہاں اس قماش کے لوگ

زیادہ ہوتے ہیں۔ بہرحال مجھے اس کی لیبارٹری کے بارے میں پہلے سے
علم تھا اور یہ علم میں نے اپنے بزنس کے لئے حاصل کیا تھا۔ ایسی
معلومات بعض اوقات اچانک کام آتی ہیں اور ان کے عوض بھاری
معاوضہ مل جاتا ہے۔ اس لئے میں ایسی معلومات اکثر اکٹھی کرتی رہتی
ہوں۔ تم نے مجھے ہلاک نہ کرنے کا جو وعدہ کیا ہے۔ اس کے عوض
میں تمہیں اس لیبارٹری کا محل وقوع تفصیل سے بتا سکتی ہوں اور اگر
تم چاہو تو ایک ایسی عورت کا پتہ بھی دے سکتی ہوں جو ڈاکٹر ہمفرے
کی خاص عورت ہے اور اگر وہ چاہے تو ڈاکٹر ہمفرے اس کی خاطر آدھی
رات کو بھی لیبارٹری چھوڑ کر اس کے پاس پہنچ سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ ڈیرل
نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور عمران کا چہرہ بے اختیار
کھل اٹھا۔

"اوہ۔ ویری گڈ ڈیرل۔ تم نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔
حالانکہ پہلے میں سوچ رہا تھا کہ تم سے ملنا صرف وقت ضائع کرنے کا
باعث بنا ہے۔ لیکن اب میری سوچ بدل گئی ہے اور سنو۔ ان
معلومات کے عوض تمہارا منہ مانگا معاوضہ بھی ادا کروں گا"۔۔۔۔۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس ڈاکٹر ہمفرے سے کام ہے یا اس لیبارٹری سے۔ مجھے
کھل کر بتا دو۔ ہو سکتا ہے کہ میں اس سلسلے میں بھی تمہاری کوئی
ایسی مدد کر سکوں جس سے تمہارا فائدہ ہو جائے"۔۔۔۔۔۔۔ ڈیرل نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"دونوں باتیں سمجھ لو"...... عمران نے گول مول سا جواب دیا۔

"یہ لیبارٹری دارالحکومت سے دو سو کلو میٹر دور ایک چھوٹے سے شہر لاؤز کے قریب موجود شمالی ویران پہاڑیوں کے اندر بنی ہوئی ہے اور یہ پہاڑیاں اور لاوز شہر اور اس کے گرد و نواح کا سارا علاقہ ایک یہودی لارڈ سیمسن ٹرمز کی ملکیت ہے۔اس کا عظیم الشان محل لاوز میں موجود ہے۔وہ ادھیڑ عمر آدمی ہے۔لیکن اس کا قد و قامت بالکل تمہاری طرح کا ہے جسم بھی۔ کیونکہ وہ ماہر شکاری بھی ہے اور ورزش کا عادی بھی۔میرا مطلب تم اچھی طرح سمجھ گئے ہو گئے"...... ڈیمرل نے کہا۔

"تمہارا مطلب یہی ہے کہ میں لارڈ ٹرمز کی جگہ لے لوں اور پھر اس لیبارٹری تک آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پہنچنے والی بات میں نے نہیں کی۔ کیونکہ جہاں تک میری معلومات ہیں۔اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ لیبارٹری کے اندر تو کیا ان پہاڑیوں تک بھی کوئی انسان زندہ سلامت نہیں پہنچ سکتا۔ ڈاکٹر ہمفرے کی جگہ تم یا تمہارا آدمی لے بھی لے تب بھی نقلی ڈاکٹر ہمفرے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ لارڈ ٹرمز آسانی سے نہ صرف ڈاکٹر ہمفرے بلکہ لیبارٹری میں موجود اس کے کسی ساتھی کو اپنے محل میں بلوا سکتا ہے اور ڈاکٹر ہمفرے کو یا اس کے کسی ساتھی کو مجبور بھی کر سکتا ہے کہ وہ لیبارٹری سے کوئی فارمولا یا جو چیز بھی تم کہو اس کے محل میں لا سکتا ہے۔یہ میرا ذاتی آئیڈیا ہے۔ حتمی بات نہیں ہے"...... ڈیمرل نے جواب دیتے

ہوئے کہا

"لارڈ ٹرمز کیا مستقل اس محل میں ہی رہتا ہے۔وہاں کتنے افراد اس کے ساتھ رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سوائے شکار پر جانے کے محل میں ہی رہتا ہے۔غیر شادی شدہ آدمی ہے۔لیکن ظاہر ہے لارڈ ہے۔اس لئے محافظوں اور ملازموں کی پوری فوج محل میں موجود رہتی ہے۔ لیکن میں اس کی ایک ایسی کمزوری جانتی ہوں کہ وہ فوری طور پر تم سے علیحدگی میں ملنے پر مجبور ہو جائے گا اور اس کے بعد تم بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو کہ تم اسے کس طرح ڈیل کر سکتے ہو"...... ڈیمرل نے کہا۔

"کون سی کمزوری"...... عمران نے پوچھا۔

"قیمتی اور نایاب جواہرات اس کی کمزوری ہیں۔اس کی بے پناہ دولت کا کثیر حصہ اسی شوق پر ہی خرچ ہوتا ہے۔ایکریمیا اور دوسرے ملکوں کے جوہری اسے یہ جواہرات بیچتے بھی ہیں اور اس سے ملنے بھی آتے رہتے ہیں۔اس کے اپنے پاس بھی انتہائی قیمتی جواہرات کا بہت بڑا ذخیرہ ہے"...... ڈیمرل نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کے بارے میں مزید تفصیلات"۔عمران نے پوچھا۔

"مزید مجھے معلوم نہیں ہے۔میں بس اتنا ہی جانتی ہوں جتنا تمہیں بتا چکی ہوں۔ کیونکہ مزید معلومات حاصل کرنے کی مجھے ضرورت ہی نہیں پڑی"...... ڈیمرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کسی ایسی سواری کا بندوبست کر سکتی ہو جس سے میں اور میرے ساتھی محفوظ طریقے سے لاؤز پہنچ سکیں"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"کسی بھی کمپنی سے کار کسی بھی فرضی نام سے خریدی جا سکتی ہے۔ یہاں مسئلہ صرف رقم خرچ کرنے کا ہوتا ہے۔ کام سب ہو جاتے ہیں"۔ ڈیمرل نے جواب دیا۔

"تم یہ مسز روسل والا میک اپ ختم کر کے کوئی ایسا میک اپ کر لو۔ جس میں تمہیں ہوٹل کے ملازمین پہچان نہ سکیں اور باہر جا کر کوئی ایسی گاڑی خریدو جس پر چھ سات افراد سفر کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلحہ بھی مجھے چاہئے اور تمہیں ہمارے ساتھ اس لارڈ ٹرنر کے محل تک جانا ہوگا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے۔ وہ کیوں۔ سوری عمران۔ میں تمہارے ساتھ کسی حالت میں بھی نہیں جا سکتی۔ اگر مجھے پہچان لیا گیا تو پھر میں کسی صورت بھی نہ بچ سکوں گی۔ یہودی ایجنٹوں کے ہاتھ بے حد لمبے ہوتے ہیں"..... ڈیمرل نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ڈیمرل۔ تمہیں ساتھ چلنے کا اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں تمہیں ہلاک نہ کرنے کا وعدہ کر چکا ہوں۔ ورنہ میرے لئے یہ زیادہ آسان بات ہوتی کہ میں سائیلنسر لگے ریوالور سے ایک گولی تمہارے دل میں اتار کر خاموشی سے یہاں سے چلا جاؤں اس طرح مجھے یقین ہو

جاتا کہ میرے جانے کے بعد تم میرے متعلق تفصیلات کرنل کارسٹن یا اس لارڈ ٹنک نہ پہنچا سکو گی"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں کیوں پہنچاؤں گی۔ میں نے تو تمہیں یہ سب کچھ اپنے طور پر خود ہی بتایا ہے۔ پھر میں ایسا کیوں کروں گی"...... ڈیمرل کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ میں جو کچھ کرتا ہوں۔ اپنے ملک کے مفادات کی خاطر کرتا ہوں اور میرے ملک کا مفادات اس میں ہے کہ میں کوئی رسک نہ لوں اور میں وعدے سے بھی مجبور ہوں اس لئے میں نے دوسرا راستہ یہی نکالا ہے کہ تمہیں ساتھ لے جایا جائے۔ تیسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اب بولو تم کیا چاہتی ہو"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گئی ہوں۔ او۔ کے میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں"...... ڈیمرل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میک اپ بدل لو"...... عمران نے کہا اور ڈیمرل سر ہلاتی ہوئی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

ڈکسی ایک نوجوان اور خوب صورت عورت تھی ۔ وہ ڈکسی کلب
کی مالکہ تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ٹیڈ گروپ کی سیکنڈ چیف بھی تھی
ٹیڈ کے ساتھ اس کہ خصوصی تعلقات تھے اور ٹیڈ پر اس نے نجانے کیا
جادو کیا تھا کہ ٹیڈ نہ صرف اس سے دبتا تھا بلکہ اس نے ٹیڈ کے کلب اور
اس کی تمام جائیداد بھی اپنے نام کرا رکھی تھی ۔ بلکہ ٹیڈ کا بنک بیلنس
بھی اس کی تحویل میں رہتا تھا اور ٹیڈ کا سارا گروپ اس کی اس حیثیت
سے اچھی طرح واقف تھا ۔ عملی لحاظ سے وہی گروپ کی انچارج تھی اور
ٹیڈ کا صرف نام ہی تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ ٹیڈ کے ہلاک ہوتے ہی اس نے
خود بخود ٹیڈ کی جگہ حاصل کر لی تھی اور گروپ میں سے کسی کو بھی اس
کے سیکنڈ چیف سے فل چیف بن جانے پر کوئی حیرت نہ ہوئی تھی اور
نہ کسی نے احتجاج کیا تھا ۔ لیکن اس نے ٹیڈ کے کلب میں جا کر اس
دفتر سنبھالنے کی بجائے اپنے کلب والے دفتر کو ہی مین دفتر بنا لیا تھا اور

وہ اس وقت اپنے دفتر میں ہی موجود تھی ۔ کرنل کارسٹن کا فون ملنے
کے بعد اس نے نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش کا کام
پہلے سے کہیں زیادہ زور شور سے شروع کر دیا تھا ۔ بلکہ اس نے میری کی
تلاش کے لئے بھی اپنی پوری تنظیم کو الرٹ کر دیا تھا ۔ کیونکہ فل
چیف بننے کے بعد یہ اس کا پہلا کیس تھا اور اس نے اسے اپنی کارکردگی
کے لئے ٹیسٹ کیس بنا لیا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ ہر قیمت پر اس کیس
میں کامیابی حاصل کرے ۔ یہی وجہ تھی کہ وہ پورے گروپ کو حرکت
میں لے آئی تھی ۔ لیکن اب تک اسے مسلسل یہی معلومات مل رہی
تھیں کہ ان کا کھوج نہیں لگایا جا سکا اور ہر بار یہی پیغام ملنے پر اس کی
جھنجلاہٹ بڑھتی ہی جا رہی تھی ۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ لوگ آخر
کہاں غائب ہو گئے ہیں ۔ لیکن گروپ بھی کیا کرتا ۔ اسے سوائے میری
کے اس گروپ میں سے کسی کے حلیے کا علم ہی نہ تھا ۔ صرف ان کے
لیڈر علی عمران کا قد و قامت ہی اسے معلوم ہو سکا تھا ۔ اور وہی اس نے
اپنے گروپ کو بتا دیا تھا ۔

اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

"یس ۔ ڈکسی بول رہی ہوں" .... اس نے سپاٹ لہجے میں کہا ۔

" مادام ۔ میں ریو بول رہا ہوں رچمنڈ ہوٹل سے " .... دوسری
طرف سے ایک آواز سنائی دی اور ڈکسی چونک پڑی ۔ کیونکہ ریو کا فون
پہلی بار آیا تھا ۔ ریو بھی اس کے گروپ کا آدمی تھا ۔ لیکن اس کا دائرہ کار

صرف ہوٹل رچمنڈ تک ہی محدود تھا۔

"یس"....... ڈکسی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مادام مجھے ایک آدمی پر شک پڑا ہے کہ وہ اس گروپ کا لیڈر عمران ہو سکتا ہے"........ ریو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈکسی بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"کیا مطلب۔ پوری تفصیل سے رپورٹ دو"....... ڈکسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام۔ مجھے گروپ چیف نے پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش کے بارے میں تفصیلات نوٹ کرائی تھیں کہ شاید یہ لوگ ہوٹل رچمنڈ میں رہائش رکھیں۔ تو میں چیک کر سکوں۔ اس تفصیلات میں اس گروپ کے لیڈر جس کا نام عمران بتایا گیا تھا کا قدوقامت بھی شامل تھا میں نے چیکنگ کی لیکن وہاں کوئی مشکوک آدمی نظر نہ آیا۔ مگر تھوڑی دیر پہلے میں ویٹرز کامن روم میں تھا کہ ایک مقامی آدمی اندر آیا۔ وہ مجھے باہر لے گیا اور اس نے مجھے ایک بڑی مالیت کا نوٹ دیا کہ میں اسے ایک ویٹر جیکی سے ملوادوں۔ میں اسے اپنے دفتر میں لے گیا اور اس سے مزید بات چیت کی تو مجھے پتہ چلا کہ وہ جیکی سے اس لئے ملنا چاہتا ہے کہ اس کے ذریعے مادام ڈیرل کو تلاش کر سکے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ مادام ڈیرل بھی مخبری والے ایک گروہ کی چیف ہے۔ وہ ہمارے ہوٹل میں مستقل طور پر رہتی ہے۔ لیکن اس نے ایک فرضی نام سے ایک اور کمرہ بھی لے رکھا ہے۔ جس کا علم سوائے

ہوٹل کے عملے کے اور کسی کو نہیں ہے۔ مادام ڈیرل جب بھی ضرورت محسوس کرتی ہے مسز روسل کے نام سے اپنا کمرہ چھوڑ کر اس کمرے میں شفٹ ہو جاتی ہے۔ آج بھی ایسا ہی ہوا۔ وہ آدمی جیکی سے یہی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ مادام ڈیرل اپنے کمرے سے کہاں چلی گئی ہے۔ بہرحال اس نے مجھے بھاری رقم دی تو میں نے اسے بتا دیا اور وہ چلا گیا۔ لیکن اس کے جانے کے بعد مجھے اچانک خیال آیا کہ اس آدمی کا قدوقامت بالکل اس جیسا تھا۔ جیسا کہ مجھے اس عمران کا بتایا گیا تھا۔ ویسے وہ میک اپ میں نہ تھا۔ کیونکہ میں نے اسے بہت قریب سے دیکھا ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ وہ میک اپ کے فن میں بہت ماہر ہو اور میں کوشش کے باوجود نہ پہچان سکا ہوں"....... ریو نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اب وہ آدمی کہاں ہے"......... ڈکسی نے پوچھا۔

"میں نے معلوم کیا ہے۔ وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر گیا ہے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی اور مادام ڈیرل کا دوسرا کمرہ بھی تیسری منزل پر ہی ہے۔ اس لئے یقیناً وہ اس کے کمرے میں ہی ہوگا"۔ ریو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلوم کیا"....... ڈکسی نے پوچھا۔

"میں نے راؤنڈ تو لگایا ہے مادام۔ لیکن ہال تو ہر ٹائپ کے لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ اب پتہ نہیں کہ اس کے ساتھی کون ہیں اور ہیں بھی

ہی یا نہیں ۔ہو سکتا ہے وہ یہاں کیلا ہی آیا ہو "...... ریو نے جواب دیا۔

" کیا تم کسی طرح مادام ڈیرل کے کمرے میں جا کر اس پر قابو پا سکتے ہو "........ ڈکسی نے پوچھا۔

" اوہ نہیں مادام ۔مجھے ایسی باتوں کا کوئی تجربہ نہیں ہے "۔ریو نے جواب دیا۔

" او۔کے ۔ تم اس کی نگرانی کرو ۔ میں خود آ رہی ہوں ۔اگر وہ میرے پہنچنے تک وہاں سے نکل جائے تو یہ تمہاری ڈیوٹی ہے کہ تم اسے کسی نہ کسی طرح چیک کرتے رہو "........ ڈکسی نے تیز لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے ریو کا جواب سنے بغیر اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔پاڈل بول رہا ہوں "........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی آواز سنائی دی ۔

" ڈکسی بول رہی ہوں پاڈل ۔چار مسلح آدمی لے کر فوراً ہوٹل رچمنڈ پہنچو ۔ میں خود وہیں آ رہی ہوں ۔ وہاں پاکیشیا گروپ کے لیڈر عمران جیسا آدمی چیک کیا گیا ہے ۔ میں اسے فوری طور پر کور کرنا چاہتی ہوں ۔ہو سکتا ہے اس کا گروپ بھی ساتھ ہو ۔اس لئے ایسے آدمی ساتھ لینا جو ایسی سچوئشن کو اچھی طرح ڈیل کر سکیں "......... ڈکسی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام "........ پاڈل نے جواب دیا اور ڈکسی نے رسیور رکھا

اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ہوٹل رچمنڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی ۔لیکن چونکہ فاصلہ کافی تھا ۔اس لئے اسے وہاں تک پہنچتے پہنچتے آدھا گھنٹہ بہرحال لگ ہی گیا ۔ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر ہی اسے پاڈل ایک کار کے قریب کھڑا نظر آ گیا اور ڈکسی نے کار اس کے قریب جا کر روک دی ۔

" اندر جاؤ اور ہیڈ ویٹر ریو کو تلاش کر کے اس سے معلوم کرو کہ وہ آدمی کہاں موجود ہے ۔ہو سکتا ہے کہ میری اس کے ساتھ ہو اور وہ مجھے اچھی طرح پہچانتی ہے ۔جب کہ وہ تم سے واقف نہیں ہے ۔اس لئے تم اندر جاؤ ۔ میں یہیں باہر ہی رکتی ہوں "....... ڈکسی نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر پاڈل سے کہا۔

" اگر وہ ہو تو کیا اسے گولی مار دی جائے "........ پاڈل نے پوچھا۔

" نہیں ۔فی الحال ہم نے اس کی نگرانی کرنی ہے ۔کیونکہ جب تک اس کے پورے گروپ کا پتہ نہ چل جائے ۔اس وقت تک کام مکمل نہیں ہو سکتا "........ ڈکسی نے جواب دیا اور پاڈل سر ہلاتا ہوا کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا ۔ پھر اس کی واپسی تقریباً دس منٹ بعد ہوئی ۔

" ریو نے بتایا ہے کہ وہ ابھی تک مادام ڈیرل کے کمرے میں ہے "۔ پاڈل نے آ کر بتایا۔

" او۔کے ۔ تم ریو سے اس کا مکمل حلیہ معلوم کرو اور پھر خود بھی اور اپنے آدمیوں کو ہوٹل میں پھیلا دو ۔اسے اب نظروں سے اوجھل

نہیں ہونا چاہئے "........ ڈکسی نے کہا۔

" مادام.......... اس سے یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم اس کمرے میں ہی اسے قابو میں کر لیں اور پھر اس پر تشدد کر کے آسانی سے اس کے پورے گروپ کو ٹریس کیا جا سکتا ہے "......... پاڈل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم اسے کوئی عام مجرم سمجھ رہے ہو پاڈل ۔ کرنل کارسٹن نے مجھے بتایا ہے کہ وہ دنیا کا شاطر ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے اور اگر اسے ذرا بھی اپنی نگرانی کی بھنک پڑ گئی ۔ تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے ہاتھوں سے چکنی مچھلی کی طرح نکل جائے اور اگر اس کا گروپ بھی موجود ہوا تو یقیناً وہ اس کمرے کی نگرانی کر رہے ہوں گے "۔ ڈکسی نے جواب دیا اور پاڈل مڑنے ہی لگا تھا کہ وہ چونک پڑا ۔ ایک ویٹر کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آرہا تھا۔

" یہ ریو ہے مادام ۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ آپ باہر موجود ہیں "۔ پاڈل نے کہا اور تیزی سے اس ادھیڑ عمر ویٹر کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ اسے لئے ہوئے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گیا ۔ ڈکسی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی ۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ اکیلا واپس آیا اور تیز تیز قدم بڑھاتا ڈکسی کی کار کے قریب پہنچ گیا۔

" مادام ۔ وہ ایک عورت کے ساتھ نیچے ہال میں پہنچا تو ریو ہمیں اطلاع دینے کے لئے یہاں باہر آگیا ۔ اب میں دوبارہ اس کے ساتھ گیا ہوں تو بقول اس کے وہ ہال میں موجود نہیں ہے ۔ ہو سکتا ہے وہ کسی

عقبی دروازے سے نکل گیا ہو ۔ اس لئے میں نے ریو کے ساتھ اندر موجود اپنے آدمیوں کو بھیجا ہے ۔ تاکہ وہ چیک کر سکیں "......... پاڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ وہ پھر غائب ہو گیا ۔ جاؤ اور جا کر اسے تلاش کرو ۔ ارد گرد کا سارا علاقہ چھان مارو "......... ڈکسی نے تیز لہجے میں کہا اور پاڈل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا ۔ اب ظاہر ہے ۔ ڈکسی کے باہر رکنے کا کوئی فائدہ نہ تھا اس لئے اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے ہوٹل کے اندر لے گئی اور اس کے چہرے پر شدید مایوسی کے آثار نمایاں تھے ۔

ڈیرل میک اپ اور لباس بدل کر جیسے ہی تیار ہوئی۔ عمران اسے ساتھ لے کر نیچے ہال میں آگیا۔ لیکن جیسے ہی وہ لفٹ سے نکل کر ہال میں پہنچا اس نے ہال کے مین گیٹ کے قریب کھڑے ریو کو دیکھا جو انہیں باہر آتے دیکھ کر اس طرح چونکا تھا۔ جیسے وہ ان کے انتظار میں ہی کھڑا ہو۔

"ادھر آؤ۔ پہلے بیٹھ کر کچھ پی لیں"........ عمران نے ایک خالی میز کی طرف بڑھتے ہوئے ڈیرل سے کہا اور ڈیرل جو بیرونی گیٹ کی طرف جا رہی تھی۔ ٹھٹھک کر مڑی اور اس میز کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا ہوا۔ یہاں کیوں بیٹھ رہے ہو"........ ڈیرل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بیٹھ جاؤ۔ ابھی چلتے ہیں"........ عمران نے کہا اور پھر جیسے ہی وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھے عمران نے ریو کو تیزی سے مڑ کر ہال سے باہر

پلٹتے ہوئے دیکھا۔

"ہمیں چیک کیا جا رہا ہے۔ کوئی ایسی جگہ ہے جہاں ہم فوری طور پر چھپ سکیں اور اس جگہ کا علم ویٹروں کو بھی نہ ہو"........ عمران نے تیز لہجے میں ڈیرل سے کہا اور ڈیرل چونک پڑی۔

"اوہ ہاں۔ آؤ میرے ساتھ"........ ڈیرل نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سر پر مخصوص انداز میں ہاتھ رکھ کر ہال میں موجود اپنے ساتھیوں کو وہیں بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا اور پھر تیزی سے ڈیرل کے پیچھے چلتا ہوا دائیں ہاتھ پر موجود ایک راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک کمرے کا دروازہ تھا۔ ڈیرل نے اسے دھکیلا تو وہ کھل گیا اور ڈیرل تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ یہاں ہر طرف میلے کپڑوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔

"فوری طور پر یہاں کا خیال کسی کو نہیں آسکتا۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے"........ ڈیرل نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"دروازہ بند کر دو۔ میں میک اپ کر لوں"........ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس میں موجود ایک باریک سا ماسک نکالا اور اسے اپنے چہرے پر چڑھا کر اس نے دونوں ہاتھوں سے بڑے ماہرانہ

انداز میں اسے جگہ جگہ سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ کمرے کی چھت پر ایک بلب جل رہا تھا۔ اس لئے ڈیرل دروازے کے پاس کھڑی حیرت سے اسے ایسا کرتے دیکھ رہی تھی۔ چند لمحوں بعد عمران کے ہاتھ رکے تو اس کا چہرہ کافی حد تک تبدیل ہو چکا تھا۔ عمران نے باکس میں موجود گھنی مونچھیں نکال کر انہیں ہونٹوں پر چسپاں کیا۔ ایک مندمل زخم جیسا ٹیپ اس نے بائیں گال کے کنارے پر اور ایک مسہ دائیں گال پر لگانے کے بعد باکس بند کیا اور پھر اسے نیچے رکھ کر دہ کپڑوں کے ایک ڈھیر کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں شاید ہوٹل میں مقیم افراد کے دھلنے کے لئے جانے والے لباس ہی رکھے جاتے تھے۔ کیونکہ یہ ڈھیر تمام مردانہ سوٹوں پر ہی مشتمل نظر آرہا تھا۔ عمران نے چند لمحوں میں اپنے ناپ کا ایک سوٹ تلاش کر لیا۔ گو وہ خاصا میلا تھا اور اس پر شکنیں بھی تھیں۔ لیکن بہرحال گزارا ہو سکتا تھا۔ اس نے اپنا کوٹ اتارا اور اس سوٹ والا کوٹ پہن لیا۔

"دروازے کی طرف منہ کر لو ڈیرل"...... عمران نے ڈیرل سے کہا اور ڈیرل نے دروازے کی طرف منہ کر لیا اور عمران نے تیزی سے پتلون اتاری۔ گو پتلون کے نیچے اس نے گرم اونی پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ پاجامہ ٹانگوں کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے اسے شائستگی کے خلاف سمجھا کہ ڈیرل کی نظریں اس پاجامے پر پڑیں۔ چند لمحوں بعد اس نے دوسرے سوٹ کی پتلون پہن لی۔ پھر اس نے اپنے سوٹ میں موج[illegible] تمام سامان نکال کر اسے نئے لباس میں رکھا۔

"تم یہیں رکو۔ میں باہر جاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ڈیرل کو ہٹا کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آگیا۔ چند لمحوں بعد دوبارہ ہال میں پہنچ گیا تھا۔ لیکن ہال میں ریو نظر نہ آرہا تھا۔ البتہ اس کے ساتھی بدستور اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران خاموشی سے چلتا ہوا مین گیٹ سے باہر نکل آیا۔ لیکن باہر بھی حالات پر سکون تھے۔ کوئی خاص بات اسے محسوس نہ ہو رہی تھی۔ اب اسے خیال آنے لگا کہ شاید یہ سب کچھ اس کا اپنا وہم ہو۔ لیکن ابھی وہ برآمدہ کراس کر کے باہر پہنچا ہی تھا کہ اس نے ریو کو ایک اور لمبے تڑنگے آدمی کے ساتھ ہوٹل کی ایک سائیڈ سے نکل کر آتے ہوئے دیکھا۔ ریو کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران وہیں رک گیا اور اس نے جیبیں ٹٹولنے لگا جیسے اسے کسی خاص چیز کی تلاش ہو۔

"کمال ہے۔ اتنی جلدی وہ نجانے کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... عمران کے قریب سے گزرتے ہوئے ریو کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم یہیں رکو۔ میں باہر جا کر مادام کو رپورٹ دے دوں"...... دوسرے آدمی نے کہا اور ریو سر ہلاتا ہوا وہیں رک گیا جب کہ دوسرا تیزی سے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ لیکن ابھی وہ کمپاؤنڈ گیٹ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ گیٹ سے ایک نوجوان اور خوب صورت عورت اندر آتی دکھائی دی اور ریو جو عمران کے قریب ہی کھڑا تھا اسے دیکھ کر چونک پڑا اور پھر تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا۔

" مادام ۔ وہ نکل گیا ہے ۔ میں نے عقبی طرف بھی چیک کر لیا ہے
اور اردگرد بھی ۔ لیکن وہ دونوں کہیں نظر نہیں آئے " ...... ریو نے
اس عورت کے قریب جا کر کہا ۔
" اتنی جلدی وہ کیسے غائب ہو سکتے ہیں ۔ کہیں وہ واپس اپنے کمرے
میں نہ چلے گئے ہوں یا ہوٹل میں کسی اور جگہ نہ چھپے ہوئے ہوں "
اس عورت نے تیز لہجے میں کہا ۔
" میں نے لفٹ بوائے سے پوچھا ہے مادام ۔ وہ اوپر نہیں گئے "
ریو نے جواب دیا ۔
" ہوٹل میں اور بھی چھپنے کی جگہیں ہو سکتی ہیں ۔ انہیں چیک کرو
میں پارکنگ میں موجود ہوں ۔ پاڈل کہاں ہے " ...... اس عورت نے
کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی ۔ اسی لمحے وہ دوسرا آدمی کمپاؤنڈ گیٹ سے
واپس آتا ہوا دکھائی دیا عمران اب ساتھ والے ستون سے اس طرح
کھڑا تھا جیسے کسی کا انتظار کر رہا ہو ۔
" وہ آ رہا ہے پاڈل " ...... اس عورت نے کہا اور ریو نے بھی مڑ کر
دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا ۔
" مادام ۔ ہم نے اردگرد کا پورا علاقہ چھان مارا ہے ۔ لیکن وہ آدمی اور
عورت کہیں نہیں ملے اور نہ ہی کسی نے انہیں دیکھا ہے "
پاڈل نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔
" ریو ۔ اب تم یہاں اس ڈیرل کی نگرانی کرو گے ۔ اس نے
میری کی طرح ڈیرل کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا ہے ۔ ڈیرل جیسے

واپس آئے تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے ۔ اب ڈیرل کے ذریعے
ہی ان تک پہنچا جا سکتا ہے " ...... عورت جسے مادام کہا گیا تھا ۔ ریو سے
مخاطب ہو کر کہا ۔
" یس مادام " ...... ریو نے کہا ۔
" پاڈل ۔ تم بھی جاؤ اور اپنے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ " ۔ اس
عورت نے پاڈل سے مخاطب ہو کر کہا اور پاڈل سر ہلاتا ہوا مڑا اور اسنے
ہاتھ اٹھا کر اسے مخصوص انداز میں لہرایا اور پھر تیزی سے کمپاؤنڈ گیٹ
کی طرف بڑھ گیا ۔ عمران نے دیکھا کہ ادھر ادھر بکھرے ہوئے چار آدمی
پاڈل کا اشارہ دیکھتے ہی حرکت میں آئے اور اسکے پیچھے چلتے ہوئے
کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گئے ۔ جب کہ وہ عورت پارکنگ کی طرف
بڑھ گئی اور ریو خاموشی سے ہوٹل کے اندر ہال کی طرف بڑھ گیا ۔
عمران وہیں کھڑا رہا ۔ تھوڑی دیر بعد اسنے اس عورت کو ایک کار میں
بیٹھے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا ۔ کار کا نمبر اسنے چیک کر
لیا تھا ۔ تاکہ اس عورت کی اصل حیثیت کا اندازہ لگا سکے اور پھر وہ
واپس مڑا اور ہوٹل کے ہال میں داخل ہو کر وہ ایک بار پھر اس
راہداری کی طرف بڑھ گیا ۔ جس کے اختتامی کمرے میں وہ ڈیرل کو
چھوڑ کر آیا تھا ۔ لیکن جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا بری طرح چونک
پڑا ۔ کیونکہ کمرہ خالی تھا ۔ ڈیرل وہاں سے جا چکی تھی ۔ اس کی نظریں
دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے ایک کاغذ پر پڑیں تو وہ تیزی سے آگے بڑھا
اور اس نے کاغذ اٹھا لیا ۔ اس پر ڈیرل کی طرف سے پیغام تھا کہ وہ

واپس اپنے کمرے میں جا رہی ہے اور عمران نے سر ہلا دیا اور کاغذ کو مروڑ کر جیب میں ڈالنے کے بعد وہ تیزی سے مڑا اور واپس ہال میں آگیا اس نے سر پر ہاتھ رکھ کر بالوں کو مخصوص انداز میں سیٹ کیا اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس عورت کی بات سن چکا تھا کہ اب وہ لوگ ڈیرل کے ذریعے اس تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے اب ڈیرل کے پاس جانے کا مطلب اپنی شناخت کرانے کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ اس لئے اس نے ڈیرل کو ساتھ لینے یا اس کے پاس جانے کا فیصلہ بدل دیا۔ اب وہ عورت جسے وہ ریو اور پاڈل مادام کہہ رہے تھے۔ وہ اس تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اس کا ایک طریقہ تو یہ تھا کہ وہ اس ریو کو دوبارہ گھیر کر اس عورت کے متعلق معلومات حاصل کرتا۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ میری مخبری گروپ کی سیکشن چیف ہے۔ اس لئے یقیناً میری ہی اس عورت کو جانتی ہوگی۔ اس لئے اس نے ہال میں موجود اپنے ساتھیوں کو باہر بلا لیا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آئے تو عمران نے انہیں اشارہ کیا اور آگے بڑھ گیا۔ کافی دور جا کر وہ ایک گلی میں جا کر رک گیا۔ یہ گلی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور اس میں ہر طرف کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم رکھے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھی بھی اس گلی میں مڑ آئے۔ عمران گو نئے میک اپ میں تھا۔ لیکن اس کے مخصوص اشارے کی وجہ سے اس کے ساتھی اسے پہچان گئے تھے۔

"کیا کرتے رہے ہو۔ اتنی دیر تم اس عورت کے کمرے میں رہے

ہو"...... جولیا نے قریب آتے ہی کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

"مس میری۔ آپ نے اس عورت کو ہوٹل میں دیکھا ہوگا۔ کیا آپ اسے جانتی ہیں"...... عمران نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے میری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کس عورت کو جو آپ کے ساتھ تھی"...... میری نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ میں ایک دوسری عورت کی بات کر رہا ہوں۔ میں اس کا حلیہ اور لباس بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس نے پاڈل اور ریو کی مادام کا حلیہ اور اس کے لباس کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ اوہ۔ آپ کا مطلب اس ڈکسی سے تھا۔ ہاں۔ میں اسے جانتی ہوں۔ وہ ٹیڈ کی خاص عورت اور اس گروپ کی سیکنڈ چیف ہے، انتہائی ہوشیار۔ عیار اور خطرناک عورت ہے۔ میں تو اسے ہوٹل میں دیکھ کر چونکی تھی۔ مگر پھر میں نے سوچا کہ شاید وہ اپنے کسی کام آئی ہوگی"...... میری نے جواب دیا۔

"وہ کہاں رہتی ہے۔ اس کا پتہ"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ڈکسی کلب کی مالکہ ہے اور ڈکسی کلب میں ہی اس کا دفتر ہے"...... میری نے جواب دیا۔

"کسی پاڈل نامی آدمی کو جانتی ہو۔ یا اس کا بھی حلیہ بتاؤں۔ وہ یقیناً ہال کے اندر گیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"حلیہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتی

ہوں ۔ وہ ٹیڈ گروپ کے ایک سیکشن کا انچارج ہے ۔ جس سیکشن کو قاتلوں کا سیکشن کہا جاتا ہے"........ میری نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" سنو ۔ اب ہم سب نے علیحدہ علیحدہ ٹیکسیاں لے کر ڈکسی کلب پہنچنا ہے ۔ یقیناً اس ٹیڈ کی موت کے بعد یہ ڈکسی چیف بن چکی ہے اور ہماری تلاش انتہائی منظم اور اعلیٰ طریقے سے ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پیشہ ور قاتلوں کے گروپ بھی حرکت میں ہیں ۔ اس لئے جب تک اس تلاش کو نہیں روکا جائے گا ۔ ہم آزادی سے کام نہ کر سکیں گے اور کسی بھی لمحے وہ لوگ ذرا بھی مشکوک ہوئے تو اندھیرے سے آنے والی گولیاں ہماری زندگیوں کو بھی چاٹ سکتی ہیں ڈکسی کلب میں پہلے اکیلا میں جاؤں گا اور اگر ضرورت پڑی تو واچ ٹرانسمیٹر پر آپ کو بھی بلا لوں گا"....... عمران نے تیز لہجے میں ان سب سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس سے مزید بات کرتا ۔ وہ تیزی سے مڑا اور بڑے بڑے قدم اٹھاتا سڑک کی طرف بڑھ گیا۔

ڈکسی جیسے ہی اپنے دفتر پہنچی ۔ اس کی سیکرٹری نے اسے بتایا کہ رچمنڈ ہوٹل سے ریو کا فون آیا تھا اور وہ اس سے فوری بات کرنا چاہتا تھا ۔ جس پر ڈکسی نے سیکرٹری کو اس سے بات کرانے کا کہا اور خود اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئی ۔ وہ سوچ رہی تھی کہ ریو کے اتنی جلدی فون آنے کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اس نے عمران اور ڈیرل دونوں کو ٹریس کر لیا ہے ۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈکسی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "........ ڈکسی نے سخت لہجے میں کہا۔

" مادام ۔ میں ریو بول رہا ہوں رچمنڈ ہوٹل سے ۔ میں نے پہلے بھی فون کیا تھا ۔ مگر آپ ابھی دفتر نہ پہنچی تھی "....... دوسری طرف سے ریو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہید مت باندھو ۔ بات کرو "....... ڈکسی نے قدرے غصیلے لہجے

میں کہا۔

" مادام ۔آپ کے حکم پر میں جب مادام ڈیرل کے کمرے کی نگرانی کے لئے گیا۔تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مادام ڈیرل کا کمرہ لاکڈ نہ تھا ۔ میں نے دستک دی ۔ تو مادام ڈیرل نے خود دروازہ کھولا ۔ میں نے ان سے بطور ہیڈ ویٹر کسی خدمت کے لئے کہا تو انہوں نے شراب کی بوتل منگوائی اور میں نے خود جا کر انہیں یہ بوتل دی اور جب میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کب دوسرے کمرے سے آئی ہیں ۔تو انہوں نے کہا کہ وہ ایک خاص ضرورت کے تحت دوسرے کمرے میں گئی تھی انہوں نے کچھ لکھنا تھا۔جب کام ختم ہو گیا تو واپس آ گئی..... ویسے وہ قطعی مطمئن اور پرسکون نظر آ رہی تھیں "....... ریو نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔میں پاڈل کو بھیجتی ہوں ۔وہ اسے بتائے گا کہ وہ کیا کرتی رہی ہے اور کیا نہیں "....... ڈکسی نے تیز لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے فون ڈائریکٹ کیا اور جب ٹون آ گئی تو اس نے پاڈل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔پاڈل سپیکنگ "....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے پاڈل کی آواز سنائی دی ۔

" ڈکسی بول رہی ہوں "....... ڈکسی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام "۔دوسری طرف سے پاڈل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" پاڈل ۔ابھی ریو نے مجھے فون پر بتایا ہے کہ ڈیرل رچمنڈ ہوٹل

میں اپنے کمرے میں موجود ہے ۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ جاؤ اور اسے اس طرح وہاں سے اغوا کر کے یہاں میرے پاس لے آؤ کہ وہاں کسی کو کانوں کان اس کی خبر نہ ہو سکے ۔ میں اس عورت سے اپنے سامنے اس گروپ کی شناخت اور کلیو اس کے منہ سے اگلوانا چاہتی ہوں ۔تاکہ اس گروپ کے خاتمے کا مشن حتمی طور پر مکمل کیا جا سکے "۔ ڈکسی نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام ۔آپ کے کلب میں اسے کہاں لے آنا ہے "....... پاڈل نے پوچھا۔

" کلب کے عقبی طرف گلی میں میرا آدمی موجود ہو گا ۔ وہ تمہاری مخصوص کمرے تک رہنمائی کرے گا "....... ڈکسی نے کہا۔

" یس مادام "....... پاڈل نے کہا اور ڈکسی نے رسیور رکھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

" یس مادام "....... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" جو کی کو کہو کہ وہ ایک آدمی عقبی گلی والے دروازے پر بھیج دے میں نے پاڈل کو حکم دیا ہے کہ وہ ایک عورت کو اغوا کر کے عقبی گلی میں لے آئے گا ۔ یہ آدمی اس کی رہنمائی کرے گا ۔اس عورت کو ریڈ روم میں پہنچایا جائے گا اور جیسے ہی یہ وہاں پہنچے مجھے فوری اطلاع دی جائے "..... ڈکسی نے تیز لہجے میں کہا۔

" کیا پاڈل اور اس کے ساتھیوں کو بھی ریڈ روم تک لے جانا ہے یا

صرف اس عورت کو "...... دوسری طرف سے سیکرٹری نے وضاحت پوچھتے ہوئے کہا۔

"صرف پاڈل کو ریڈ روم تک جانے کی اجازت دی جائے۔ اس کے ساتھیوں کو واپس بھیج دیا جائے "۔ ڈکسی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈکسی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈکسی سپیکنگ "...... ڈکسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل کارسٹن بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے کرنل کارسٹن کی آواز سنائی دی۔

"اوہ کرنل۔ تمہارا کام اب سرانجام پانے کے قریب پہنچ چکا ہے۔ میں جلد ہی تمہیں خوشخبری سناؤں گی "...... ڈکسی نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے۔ کیا وہ لوگ ٹریس ہو گئے ہیں "...... دوسری طرف سے کرنل کارسٹن کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہونے والے ہیں۔ اب یہ بات حتمی سمجھو "...... ڈکسی نے جواب دیا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ پلیز۔ میرے لئے یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے "۔ کرنل کارسٹن نے کہا۔

"مجھے ہوٹل رچمنڈ کے میرے ایک مخبر نے اطلاع دی کہ گروپ لیڈر عمران وہاں رہنے والی ایک مخبر گروپ کی چیف مادام ڈیرل کے

کمرے میں موجود ہے۔ جس پر میں نے فوری طور پر قاتل گروپ کے چیف کو کال کر کے وہاں پہنچنے کے لئے کہا اور خود بھی وہاں پہنچ گئی۔ لیکن ہمارے پہنچنے تک وہ دونوں ہوٹل سے غائب ہو گئے۔ جس پر میں نے اپنے مخبر کو نگرانی کا حکم دے دیا اور ابھی اس مخبر نے اطلاع دی ہے کہ مادام ڈیرل واپس اپنے کمرے میں پہنچ چکی ہے۔ اس پر میں نے اپنے قاتل گروپ کے چیف کو حکم دے دیا ہے کہ ڈیرل کو اغوا کر کے میرے کلب پہنچایا جائے اب میں اس سے ساری بات اگلوا لوں گی۔ وہ بھی میری طرح عمران کی ساتھی بن چکی ہے اور یقیناً اس سے ہمیں ان کے متعلق حتمی طور پر یہ معلوم ہو سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ڈیرل نے اس گروپ کو رہائش گاہ بھی دلائی ہو گی اور شاید اس لئے وہ اس کے ساتھ ہوٹل سے گئی ہو گی۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ ڈیرل سے اس گروپ کے تفصیلی کوائف مل جائیں گے اور ایک بار ان کے تفصیلی کوائف ہمیں مل جائیں۔ پھر ان کا خاتمہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا "...... ڈکسی نے کہا۔

"اوہ تو ڈیرل بھی اس عمران کی ساتھی بن گئی ہے۔ یقیناً اس عمران نے اس سے یہ معاہدہ کر لیا ہو گا کہ وہ اسے ہلاک نہ کرے اور وہ اسے میرے متعلق بھی تفصیلات بتائے گی اور اسے پناہ بھی مہیا کرے گی "...... کرنل کارسٹن نے جواب دیا۔

"جو کچھ بھی ہوا ہے۔ میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ اب یہ مشن تکمیل کے قریب پہنچنے والا ہے "...... ڈکسی نے جواب دیا۔

"کیا میں تمہارے پاس آجاؤں۔ تاکہ اس مشن کی تکمیل میرے سامنے ہو جائے"........ کرنل کارسٹن نے کہا۔

"آجاؤ۔ یہ تو زیادہ اچھا ہے"........ ڈکسی نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پر ہاتھ رہا۔ تو دفتر کا دروازہ کھلا اور باوردی چپڑاسی اندر داخل ہوا۔

"سنو۔ کرنل کارسٹن آرہے ہیں۔ انہیں فوراً میرے پاس لے آنا" ڈکسی نے چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"........ چپڑاسی نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ لیکن ابھی چپڑاسی کو گئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ وہ تیزی سے واپس آیا۔

"مادام۔ لاؤز کے لارڈ ٹرمز آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں"........ چپڑاسی نے اندر آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ ٹرمز اوہ۔ اتنی بڑی شخصیت یہاں میرے پاس اور تم نے انہیں باہر روک دیا ہے۔ جلدی لے آؤ انہیں"........ ڈکسی نے بے اختیار کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر چپڑاسی کے باہر جانے کے بعد وہ خود بھی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تاکہ لارڈ ٹرمز کا استقبال کر سکے۔ اس کے ذہن میں لارڈ ٹرمز کا نام سنتے ہی دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے۔ کیونکہ اس نے لارڈ ٹرمز کا نام سنا ہوا تھا اور اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ لارڈ ٹرمز کا اعلیٰ ترین حکومتی حلقوں میں بے پناہ اثر ہے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ جس

کے جسم پر میلا اور شکن آلود سوٹ تھا۔ گھنی مونچھوں اور سرد چہرے والا نوجوان۔ لیکن اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک نمایاں تھی اور اس نوجوان کو دیکھتے ہی ڈکسی بے اختیار اچھل پڑی۔ کیونکہ لارڈ ٹرمز کی تصاویر وہ اخبارات میں ہزاروں بار دیکھ چکی تھی۔ گو اس نوجوان کا قدوقامت لارڈ ٹرمز سے ملتا جلتا تھا لیکن بہرحال یہ لارڈ ٹرمز نہ تھا۔

"گک۔ گک۔ کون ہو تم"........ ڈکسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام وکٹر ہے اور میں لارڈ ٹرمز کا خصوصی سیکرٹری ہوں"۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈکسی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ملازم نے صرف لارڈ ٹرمز کا نام سنا اور بھاگ آیا ہو گا۔

"آیئے۔ تشریف رکھیئے"........ مادام نے واپس اپنی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ وہ تو لارڈ ٹرمز کے استقبال کے لئے دروازے پر گئی تھی۔ اسے سیکرٹری وغیرہ سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ اس لئے اس نے کسی قسم کی گرمجوشی کا مظاہرہ نہ کیا تھا۔ بلکہ ایک لحاظ سے اس کے رویے میں خود بخود سرد مہری سی آگئی تھی۔

"آپ مادام ڈکسی ہیں"........ سیکرٹری نے میز کی ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ میرا نام ڈکسی ہے اور میں اس کلب کی مالکہ ہوں۔ فرمایئے کیسے آنا ہوا"........ ڈکسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لارڈ صاحب نے خصوصی طور پر مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔"
نوجوان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ تو ڈکسی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"........ ڈکسی نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ یہ لیجئے۔ دس لاکھ ڈالر"........ نوجوان نے جیب سے
بھاری نوٹوں کی گڈی نکال کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کس لئے۔ کیوں"....... ڈکسی واقعی اتنی مالیت کے نوٹ دیکھ کر
حیران رہ گئی۔

"ٹیڈ گروپ کی اب آپ انچارج ہیں۔ لارڈ صاحب ہر ماہ دس لاکھ
ڈالر ٹیڈ کو دیا کرتے تھے۔ اب ظاہر ہے آپ اس کی حقدار ہیں"......
نوجوان نے جواب دیا تو ڈکسی بے اختیار چونک پڑی۔

"ہر ماہ دس لاکھ ڈالر۔ مگر ٹیڈ نے تو مجھے اب تک نہیں بتایا اور نہ
ہی اس مد میں کوئی رقم اس کے بنک میں کبھی داخل ہوئی ہے۔ میں
اس کی سیکنڈ چیف تھی اور مجھ سے اس کی کوئی بات چھپی نہیں رہتی
تھی"........ ڈکسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ٹیڈ صاحب کا مسئلہ تھا کہ وہ کیا بات کسی کو بتاتے ہیں اور کیا
نہیں۔ بہرحال میں خود ہر ماہ انہیں دس لاکھ ڈالر نقد پہنچاتا تھا اور اس
کے معاوضے میں اگر لارڈ کو کسی معلومات کی ضرورت ہوتی تھی تو ٹیڈ
گروپ انہیں معلومات مہیا کرتا تھا۔ ویسے گزشتہ کئی سالوں میں لارڈ
کو کوئی معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ لیکن وہ

معاوضہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ آخر لارڈ ہیں"........ سیکرٹری نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ میری طرف سے لارڈ صاحب کا شکریہ ادا کریں"........
ڈکسی نے جلدی سے نوٹوں کی گڈی اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر گڈی کو
میز کی دراز میں رکھ دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈکسی چونک پڑی۔ کیونکہ کرنل کارستن
دروازے میں داخل ہو رہا تھا۔

"آؤ۔ آؤ کرنل۔ ان سے ملو۔ یہ لارڈ ٹرمز کے خصوصی سیکرٹری
مسٹر ڈکٹر ہیں اور مسٹر ڈکٹر یہ کرنل کارستن ہیں۔ میرے دوست۔
اسرائیل کے ایک اہم عہدیدار"........ ڈکسی نے کرنل کے اندر آتے
ہی کہا اور کرنل بے اختیار چونک پڑا۔ سیکرٹری بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے"........ سیکرٹری نے
بڑے گرمجوشانہ انداز میں کرنل کارستن کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ
بڑھاتے ہوئے کہا۔ کرنل کارستن نے بڑے ڈھیلے سے انداز میں
مصافحہ کیا۔ مگر اس کی حیرت بھری نظریں سیکرٹری کے چہرے پر جمی
ہوئی تھیں اور دوسرے لمحے اس نے یک لخت جیب سے ریوالور نکال
لیا۔

"ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ گولی مار دوں گا"........ کرنل نے تیزی سے دو
قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور ڈکسی بے اختیار اچھل پڑی۔ جب کہ
سیکرٹری اس طرح حیرت سے آنکھیں پٹپٹا رہا تھا جیسے اسے کرنل کے

روپے کی سمجھ نہ آئی ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب ۔ یہ کیا کر رہے ہو کرنل ۔ یہ لارڈ ٹرمز ۔
.... ڈکسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آدمی جو بھی ہے ۔ اس وقت ماسک میک اپ میں ہے ہاتھ ا
دو تم ۔ ورنہ "........ کرنل نے چیختے ہوئے کہا اور ڈکسی میک اپ
سن کر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑی۔

"تو آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک مجرم تنظیم کی نئی چیف سے مجھے
اپنی اصل شکل میں ملنا چاہئے "........ نوجوان نے اس طرح حیرت
بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ کرنل کارسٹن اس کے
میک اپ پر کیوں حیرت ظاہر کر رہا ہے۔

"ڈکسی ۔ لارڈ ٹرمز سے فون کر کے اس کی تصدیق کرو ۔ جلدی کرو
فوراً "........ کرنل کارسٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

"آپ اطمینان سے ریوالور لے کر کھڑے رہیں ۔ مجھے آپ کے
کھڑے ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ لیکن میں ہاتھ اٹھا کر کھڑے
رہنے کی سزا برداشت کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔ میں بیٹھ رہا ہوں
.... سیکرٹری نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔ اور کرسی پر بیٹھنے کے لئے
گھوما ہی تھا کہ یک لخت تھپڑ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی کرنل کے منہ
سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ایک طرف جا گرا ۔ سیکرٹری نے گھومتے
ہوئے پوری قوت سے اس پر ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور اس کا تھپڑ اس قدر زور
دار تھا کہ کرنل جیسا ٹھوس جسم رکھنے والا آدمی بھی اس کی ضرب

کر اپنے پیروں پر کھڑا نہ ہو سکا تھا ۔ مگر اسی لمحے ڈکسی بجلی کی سی تیزی
سے حرکت میں آئی اور دوسرے لمحے میز پر پڑا ہوا سنگی پیپر ویٹ پوری
قوت سے کرنل کو تھپڑ مار کر گھومتے ہوئے سیکرٹری کی کنپٹی پر پڑا اور
سیکرٹری بے اختیار چیخ مار کر اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ
کرنل اچھل کر اس پر آ گرا اور نیچے گر کر لاشعوری طور پر اٹھتے ہوئے
سیکرٹری کی ناک پر اس نے پوری قوت سے سر مارا اور سیکرٹری کا جسم
ایک جھٹکا لے کر ساکت ہو گیا اور کرنل بے اختیار لمبے لمبے سانس لیتا
ہوا اٹھ کھڑا ہوا ۔ اٹھتے ہی وہ تیزی سے ایک کونے میں پڑے اپنے
ریوالور کی طرف جھپٹا ۔ اس کے چہرے پر جوش نمایاں تھا۔

"رک جاؤ کرنل ۔ اسے مت مارنا ۔ ہو سکتا ہے ۔ یہ لارڈ کا سیکرٹری
ہو ۔ اگر ہوا تو ہمارا پورا گروپ مارا جا سکتا ہے "........ ڈکسی نے
کرنل کو جوشیلے انداز میں ریوالور کی طرف جھپٹتے ہوئے دیکھ کر چیختے
ہوئے کہا۔

"م ۔ م ۔ میرا خیال ہے ۔ یہ علی عمران ہے ۔ اس کا قد و قامت ۔
اس کا تھپڑ مارنے کا انداز ۔ اس کی باتیں اور میں اسے ایک لمحہ کے لئے
بھی زندہ نہیں چھوڑنا چاہتا "........ کرنل نے ریوالور پر جھپٹ کر
اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں کرنل ۔ ایسے نہیں ۔ پہلے چیکنگ ضروری ہے ۔ یہ بے
ہوش پڑا ہے ۔ اس لئے کچھ نہیں کر سکتا "........ ڈکسی نے سخت لہجے
میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔اس کے اتنی آسانی سے بے ہوش ہو جانے پر میں بھی کچھ متذبذب سا ہو گیا ہوں۔اس کے باوجود اسے قابو میں رکھنا ضروری ہے۔کیا کلپ ہتھکڑی ہے تمہارے پاس"........ کرنل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں"........ ڈکسی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس نے دیوار میں موجود الماری کھولی اور اس میں سے ایک کلپ ہتھکڑی نکال کر کرنل کی طرف پھینک دی۔کرنل نے جلدی سے سیکرٹری کے دونوں بازو اس کی پشت پر کئے اور کلپ ہتھکڑی لگا دی۔اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔اسی لمحے میز پر پڑے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈکسی نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"مادام۔پاڈل اور اس کی لائی ہوئی عورت ریڈ روم میں پہنچ چکے ہیں"۔دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اچھا سنو۔یہاں میرے دفتر میں ایک مشکوک آدمی بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ریگو کو بھیجو۔تاکہ وہ اسے بھی اٹھا کر ریڈ روم میں لے جائے اور جیکب کو کہہ دو کہ وہ میک اپ واشر لے کر ریڈ روم میں پہنچ جائے"........ ڈکسی نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ارے یہ ماسک میک اپ میں ہے۔اس کے لئے واشر کی ضرورت نہیں ہے۔میں ابھی چیک کر لیتا ہوں"........ کرنل نے چونک کر کہا اور پھر اس نے جھک کر سیکرٹری کے چہرے پر چڑھا ماسک چٹکیوں سے کھینچا اور چند لمحوں بعد ماسک اس کے چہرے سے

علیحدہ ہو گیا تھا۔مگر اس کے ساتھ ہی ڈکسی اور کرنل دونوں کے چہرے بے اختیار لٹک سے گئے۔کیونکہ ماسک ہٹنے کے باوجود سیکرٹری کا چہرہ عمران کا چہرہ نہ تھا۔جس کی توقع وہ کئے ہوئے تھے۔وہ مقامی آدمی ہی تھا۔

"دیکھا........ یہ وہ نہیں ہے۔تم اگر اسے مار ڈالتے تو لارڈ ٹرمز میرے لئے عذاب بن جاتا۔ہتھکڑی کھول دو اس کی"....... ڈکسی نے تیز لہجے کہا۔

"ابھی نہیں........ ہو سکتا کہ یہ ڈبل میک اپ میں ہو۔واشر سے چیک کرنا ضروری ہے"........ کرنل نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔تم بہرحال پوری تسلی کر لو"........ ڈکسی نے کہا۔اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک پہلوان نما آدمی اندر داخل ہوا۔

"ریگو۔اس کو اٹھا کر ریڈ روم میں لے چلو"....... ڈکسی نے آنے والے سے کہا۔

"یس مادام"....... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے سیکرٹری کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر دوبارہ اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ کرنل۔وہ ڈیرل بھی پہنچ چکی ہے۔دونوں کی وہاں مکمل ہیٹنگ ہو جائے گی"....... ڈکسی نے مسکراتے ہوئے کرنل سے کہا اور کرنل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے

پیچھے چلتے ہوئے اس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔ جدعرے ریگو اس سیکرٹری کو اٹھا کر لے گیا تھا ۔

"یہ اس عمران کو کیا ہو گیا ہے ۔ پہلے اس ڈیرل کے پاس اس نے ایک گھنٹہ لگا دیا اور اب اس ڈکسی کے پاس گئے ہوئے اسے آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو چکا ہے " .... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔ وہ اس وقت تنویر اور صفدر کے ساتھ ڈکسی کلب سے کچھ فاصلے پر ایک ریستوران میں بیٹھی ہوئی تھی ۔ میری ۔ کیپٹن شکیل اور چوہان علیحدہ میز پر موجود تھے ۔ عمران کو ڈکسی کلب میں گئے ہوئے واقعی آدھے گھنٹے سے کچھ زیادہ ہی ہو گیا تھا ۔

"مس جولیا ۔ عمران بچہ تو نہیں ہے " .... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا ۔

" تم خواہ مخواہ اس کی حمایت کرتے رہتے ہو صفدر ۔ مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں " .... تنویر نے کہا ۔ وہ ظاہر ہے ایسا موقع کہاں ہاتھ سے جانے دے سکتا تھا ۔

"میں خود جاتی ہوں اندر ۔ آخر کیا وجہ ہے کہ وہ ہم میں سے کسی کو

ساتھ نہیں لے جاتا"...... جولیا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں"۔ تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور جولیا اس کی بات سنے بغیر تیزی سے مڑی اور ریستوران کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ظاہر ہے تنویر اس کے پیچھے تھا۔ صفدر ہونٹ چباتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے جولیا کی یہ جذباتیت قطعی پسند نہ آئی تھی۔ لیکن ظاہر ہے۔ جولیا ڈپٹی چیف تھی۔ وہ اسے سختی سے منع نہ کر سکتا تھا۔ اس نے مڑ کر ساتھ والی میز پر بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں کو بھی آنے کا اشارہ کیا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک بڑا نوٹ جیب سے نکال کر کاؤنٹر پر رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد میری۔ چوہان اور کیپٹن شکیل بھی اس کے ساتھ آ ملے۔

"کیا بات ہے صفدر۔ وہ جولیا اور تنویر۔ آگے کیوں جا رہے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اور صفدر نے اسے جولیا اور تنویر کی بات بتا دی۔

"ڈکسی۔ بے حد خطرناک عورت ہے مسٹر صفدر اور یہ اس کا کلب ہے۔ ہمیں واقعی محتاط رہنا چاہئے"...... میری نے کہا۔ لیکن اس کی بات کا کسی نے جواب نہ دیا۔ وہ اسی طرح خاموشی سے چلتے ہوئے ڈکسی کلب کی شاندار عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تنویر اور جولیا پہلے ہی کلب میں جا چکے تھے اور جب وہ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئے تو جولیا جیسے ان کے انتظار میں کھڑی ہوئی تھی۔

"تنویر کو میں نے معلومات کے لئے اندر بھیجا ہے"...... جولیا نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا...... کہیں آپ کی طرف سے یہ مداخلت عمران کے پروگرام کو نہ خراب کر دے"...... کیپٹن شکیل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ بھی ہو۔ میں نے مداخلت کا فیصلہ کر لیا ہے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈکسی کا دفتر تو دائیں طرف علیحدہ ہے۔ میں ایک بار اس کے دفتر میں جا چکی ہوں"...... میری نے کہا۔ اسی لمحے تنویر واپس آتا دکھائی دیا۔

"وہ تو ہال میں گیا ہی نہیں اور کاؤنٹر والوں کو بھی اس کا علم نہیں ہے"...... تنویر نے قریب آ کر کہا۔

"میری بتا رہی ہے کہ اس کا دفتر علیحدہ ہے۔ چلو میری ہمیں دکھاؤ ڈکسی کا دفتر"...... جولیا نے میری سے کہا اور میری سر ہلاتی ہوئی دائیں طرف کو بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک برآمدے میں پہنچ گئے۔ جہاں واقعی ایک دروازے پر ڈکسی کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ دروازہ بند تھا اور باہر ایک نوجوان جس نے باقاعدہ چپراسیوں جیسی یونیفارم پہنی ہوئی تھی سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ انہیں برآمدے میں داخل ہوتا دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"مادام ڈکسی اندر ہیں۔ انہیں کہو کہ ان کے مہمان آئے ہیں۔

ویسٹرن کارمن سے "........ جولیا نے تحکمانہ لہجے میں اس چپڑاسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ دفتر میں موجود نہیں ہیں۔ مادام آپ ادھر کلب مینجر کے پاس تشریف لے جائیں وہ مادام سے بات کر سکتے ہیں۔ اگر مادام نے اجازت دی تو آپ کی ملاقات ہو جائے گی"...... اس چپڑاسی نے خشک لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے وہ مادام۔ بولو۔ اندر نہیں ہے تو کہاں ہے۔ ہمارا ساتھی یہاں ان سے ملنے آیا تھا"........ یک لخت تنویر نے آگے بڑھ کر چپڑاسی کو گردن سے پکڑ کر غصیلے انداز میں جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں"........ چپڑاسی نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔ لیکن اس دوران جولیا آگے بڑھ کر دروازہ کھول چکی تھی۔

"کمرہ تو واقعی خالی ہے"....... جولیا نے اندر جھانک کر واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"تو اسے اندر لے چلو۔ یہاں کوئی دیکھ لے گا"....... صفدر نے تنویر سے کہا اور تنویر اس چپڑاسی کو اسی طرح گردن سے پکڑے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"بولو کہاں ہے۔ ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"........ تنویر نے اس کی گردن سے ہاتھ ہٹا کر غراتے ہوئے کہا۔

"ج۔ ج۔ جناب۔ میں تو باہر موجود تھا۔ آپ دیکھ رہے ہیں کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ مادام اندر تھیں۔ پہلے لارڈ ٹرمز صاحب اندر گئے پھ

کرنل کارسٹن صاحب۔ میں تو باہر تھا۔ مجھے تو نہیں معلوم"........ چپڑاسی نے قدرے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔ وہ مسلسل اپنی گردن کو مسلے چلا جا رہا تھا۔

"بکواس مت کرو۔ اگر تمہیں معلوم نہ تھا تو تم نے یہ کیوں کہا تھا کہ مادام دفتر میں نہیں ہیں"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باہر کا بلب بجھ گیا تھا اور یہ نشانی ہوتی ہے کہ مادام دفتر میں نہیں ہیں"...... چپڑاسی نے جواب دیا۔

"کرنل کارسٹن کی آمد کے بعد عمران کا اور ان سب کا یوں غائب ہو جانا واقعی تشویش ناک بات ہے۔ ویسے بھی کمرے کی حالت بتا رہی ہے کہ یہاں کوئی جدوجہد ہوئی ہے"....... صفدر نے کہا اور جولیا سمیت سب ساتھی چونک پڑے۔

"سنو۔ جلدی بتاؤ کہ مادام کہاں ہے۔ ورنہ میں تمہیں گولی سے اڑا دوں گا"....... تنویر نے یک لخت جیب سے ریوالور نکال کر چپڑاسی پر تانتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں اس قدر سرد مہری تھی کہ چپڑاسی کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ خوف کے مارے دھلے ہوئے لٹھے کی طرح سفید پڑ گیا تھا۔ وہ بے چارا ایک عام سا ملازم لگتا تھا

"ج۔ ج۔ جناب۔ آپ ان کی سیکرٹری سے پوچھ لیں۔ مم۔ مم۔ میں تو باہر موجود تھا"........ چپڑاسی نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم خود پوچھو اور سنو۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو ایک لمحے میں گولی دل پر پڑے گی"........ صفدر نے کہا اور چپڑاسی سر ہلاتا ہوا میز

کی طرف بڑھا۔اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا۔

"میں جمی بول رہا ہوں مس۔مادام کے مہمان آئے ہیں۔ولیسن کارمن سے۔مادام کہاں ہیں"....... ملازم نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"مادام ریڈ روم میں مصروف ہیں۔مہمانوں کو بٹھاؤ۔جب مادام فارغ ہوں گی خود ہی مل لیں گی"........ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔تنویر جو اس چپڑاسی کے قریب کھڑا تھا۔اسے دوسری طرف سے آنے والی آواز صاف سنائی دے رہی تھی اور چپڑاسی نے رسیور رکھ دیا۔

"جناب مادام"....... چپڑاسی نے کہنا شروع کیا۔

"میں سن چکا ہوں۔کہاں ہے یہ سیکرٹری۔کہاں بیٹھی ہے"..... تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

"ادھر جناب۔اس دروازے کی دوسری طرف۔راہداری کے پہلے کمرے میں جناب"........ چپڑاسی نے جواب دیا۔

"چلو"....... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیکرٹری کا جواب باقی ساتھیوں کو بھی بتا دیا۔

"ریڈ روم کا لفظ بتا رہا ہے کہ کوئی چکر یہاں چل گیا ہے"..... صفدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے چند لمحوں بعد وہ دوسری طرف راہداری کے ایک کمرے میں پہنچ چکے تھے۔جہاں ایک لڑکی میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔

"تک۔تک۔کون ہو تم"........ اس لڑکی نے اتنے سارے

آدمیوں کو اچانک اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔مگر دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی میز کے اوپر سے گھسٹ کر ایک دھماکے سے نیچے قالین پر آگری"....... تنویر نے انتہائی بے دردی سے اسے گردن سے پکڑ کر گھسیٹ لیا تھا۔

"کہاں ہے وہ مادام اور کہاں ہے وہ ریڈ روم۔جلدی بتاؤ"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور نیچے گر کر اٹھتی ہوئی دھان پان سی سیکرٹری بری طرح چیختی ہوئی ایک کونے میں جا گری۔تنویر کا بھرپور تھپڑ اس کی گال پر پڑا تھا۔لڑکی کے منہ اور ناک سے خون کی لکیریں سی بہہ نکلیں۔

"بولو۔کہاں ہے۔ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا"........ تنویر نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"نیچے۔نیچے۔تہہ خانے میں۔مم۔مم"....... لڑکی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ تنویر"........ یک لخت جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر لڑکی سے مخاطب ہو کر بولی۔

"سنو لڑکی۔ہمیں سب کچھ بتا دو۔لارڈ ٹرمز اور کرنل کارسٹن کہاں ہے اور مادام ریڈ روم میں کیوں گئی ہیں"........ جولیا نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

"مم۔مم۔مجھے نہیں معلوم۔مادام نے پہلے ریگو کو بلوایا کہ وہ

ایک آدمی کو جو دفتر میں بے ہوش پڑا ہے۔ اٹھا کر ریڈ روم میں لے جائے۔ پھر ریگو اس کو اٹھائے واپس جاتا دکھائی دیا۔ اس کے پیچھے مادام اور اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا۔ میں اس نوجوان کو نہیں جانتی "........ سیکرٹری نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

" ریڈ روم میں کیا ہوتا ہے "......... جولیا نے پوچھا۔

" وہاں۔ وہاں اذیت دی جاتی ہے مخالفوں کو "........ لڑکی نے کہا اور اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

" وہاں تک ہماری رہنمائی کرو۔ چلو "....... تنویر نے اسے بازو سے پکڑ کر دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

" مم۔ مم۔ مگر راستے میں ریگو اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ وہ خطرناک غنڈے ہیں "........ سیکرٹری نے اور زیادہ خوف زدہ لہجے میں کہا۔

" تم چلو۔ ان سے ہم خود نمٹ لیں گے۔ چلو "....... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اسے دروازے کی طرف دھکیل دیا۔

" مم۔ مم۔ میں جاؤں جناب "........ یک لخت اس چپڑاسی نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ وہ ایک کونے میں اب تک خاموش کھڑا تھا۔

" ہاں جاؤ۔ "....... صفدر نے کہا اور وہ چپڑاسی جیسے ہی دروازے کی طرف بڑھا۔ صفدر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور چپڑاسی چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر دروازے کے قریب گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ صفدر کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی کنپٹی پر

پڑا تھا اور وہ ایک ہی ضرب کھا کر بے ہوش ہو چکا تھا۔

" چلو۔ جلدی کرو۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ عمران خطرے میں ہے "۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب اس سیکرٹری کی رہنمائی میں اس کمرے سے نکل کر راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ وہ بے چاری سیکرٹری اس طرح چل رہی تھی جیسے کسی مقتل کی طرف جا رہی ہو۔

" لفٹ نیچے جائے گی تو وہاں ریگو اور اس کے ساتھی موجود ہوں گے "....... لڑکی نے راہداری کے اختتام پر رکتے ہوئے مڑ کر انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

" تم چلو۔ فکر مت کرو۔ کچھ نہیں ہوتا "....... صفدر نے اس لڑکی کو سمجھایا اور لڑکی نے ایک سائیڈ پر موجود سوئچ پینل پر ایک بٹن دبایا تو دیوار درمیان سے کسی دروازے کی طرح کھل کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ دوسری طرف واقعی لفٹ موجود تھی اور وہ سب اس لفٹ میں داخل ہو گئے۔ لڑکی نے اندر سے ایک بٹن دبایا تو لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی لفٹ تیزی سے اترتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد لفٹ ایک جھٹکے سے رک گئی۔

" تم کہنا کہ ہم مادام کے مہمان ہیں۔ باقی ہم سب سنبھال لیں گے "۔ صفدر نے لفٹ رکتے ہی کہا اور لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے ایک بٹن دبایا۔ دوسرے لمحے لفٹ کا دروازہ کھلا اور سیکرٹری نے ڈرتے ڈرتے قدم آگے بڑھایا۔ تنویر اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے ہو لئے۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جس کے درمیان صوفوں پر بیٹھے ہوئے چار قوی

ہیکل افراد تاش کھیلنے میں مصروف تھے ۔ لفٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی وہ چاروں چونک کر لفٹ کی طرف دیکھنے لگے ۔

" تم ۔ تم ٹریسا تم زخمی ہو ۔ یہ کون ہیں "...... ایک پہلوان نما آدمی نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے باقی تین ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے ۔ ان کے چہروں کے تاثرات بھی بدل گئے تھے اور ان سب کے ہاتھ تیزی سے جیبوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ کمرہ ریوالور کے دھماکوں اور ان چاروں کی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ اس لڑکی نے بھی بے اختیار چیخ ماری اور خوف زدہ ہو کر وہیں فرش پر اوندھی سی ہو گئی ۔ وہ چاروں تنویر کے ریوالور سے نکلنے والی گولیوں کا شکار ہو چکے تھے ۔ نیچے گر کر انہوں نے اٹھنے کی کوشش کی تو تنویر نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں میں ہی وہ چاروں ٹھنڈے پڑ چکے تھے ۔

" چلو اٹھو اور بتاؤ کہاں ہے وہ ریڈ روم "...... تنویر نے اوندھے منہ بیٹھی ہوئی لڑکی کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھاتے ہوئے کہا ۔

" تت ۔ تت ۔ تم نے انہیں مار ڈالا "...... لڑکی کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس جسم ڈھیلا پڑ گیا ۔ وہ خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکی تھی ۔

" لعنت بھیجو اس پر ۔ وہ سامنے دروازہ ہے ۔ ادھر چلو "...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے سامنے والی دیوار میں موجود

دروازے کی طرف بڑھی ۔

" مت مارو اسے ۔ عام سی لڑکی ہے ۔ اسے میں اٹھا کر ساتھ لے چلتا ہوں "...... صفدر نے تنویر کو روکتے ہوئے کہا جس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کا رخ لڑکی کی طرف ہو رہا تھا اور تنویر نے ہاتھ اٹھا لیا ۔

" میں اٹھاتا ہوں "...... چوہان نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بے ہوش لڑکی کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا اور چند لمحوں بعد وہ سب اس دروازے کی دوسری طرف راہداری میں پہنچ چکے تھے ۔ راہداری کے اختتام پر ایک اور بند دروازہ نظر آ رہا تھا ۔ جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا ۔

" یہی کمرہ ہو گا ریڈ روم "...... جولیا نے کہا اور وہ سب تیزی سے آگے بڑھے ۔ اسی لمحے انہیں دروازے کی طرف سے ایک کربناک انسانی چیخ سنائی دی اور وہ سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ چیخ صاف علی عمران کی تھی اور چیخ میں موجود کرب نے ان سب کو واقعی تڑپا کر رکھ دیا تھا ۔ جولیا اچھل کر دروازے سے ٹکرائی ۔ لیکن دروازہ اندر سے بند تھا ۔

" ہٹو جولیا ۔ میں لاک توڑتا ہوں "...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور جیسے ہی جولیا ہٹی ۔ تنویر نے لاک پر گولیوں کی جیسے بارش کر دی ۔ عمران کی کربناک چیخ سن کر ان سب کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی نامعلوم دلدل میں لمحہ بہ لمحہ غرق ہوتے جا رہے ہوں ۔ ان کے دل اس تیزی سے دھڑک رہے تھے جیسے ابھی سینہ توڑ کر باہر آ جائیں

گے ۔ لاک ٹوٹتے ہی تنویر نے دروازے پر زور سے لات ماری اور
دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا اور وہ سب جیسے پاگلوں کے سے
انداز میں اندر داخل ہو گئے ۔

عمران کو ہوش آیا تو وہ ایک ستون کے ساتھ رسیوں سے جکڑا کھڑا
ہوا تھا ۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں تھے ۔ لیکن ستون کی دوسری
طرف نہ تھے ۔ اس کا صاف مطلب تھا ۔ کہ اس کے ہاتھ پہلے عقب پر
باندھے گئے تھے اور پھر اس کے جسم کو ستون کے ساتھ باندھا گیا تھا ۔
ساتھ والے ستون کے ساتھ مادام ڈیمرل بھی بندھی ہوئی کھڑی تھی ۔
وہ پہلے سے ہوش میں تھی ۔ لیکن اس کا چہرہ سوجا ہوا زخمی سا لگ رہا تھا
کمرے میں چار افراد موجود تھے ۔ ان میں ایک ڈکسی اور دوسرا کرنل
کارسٹن تھا ۔ جب کہ تیسرے کو بھی عمران نے دیکھتے ہی پہچان لیا ۔ وہ
پاؤل تھا ۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی ۔ جب کہ چوتھا آدمی ایک
طرف خاموش اور سہما ہوا کھڑا تھا ۔ اس کے ہاتھ میں میک اپ واشر
صاف نظر آ رہا تھا ۔ عمران واشر کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ اس کا میک
اپ صاف ہو چکا ہے ۔

"تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں علی عمران"...... کرنل کارسٹن نے تیز لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"عمران۔ باقی ساتھی۔ کیا مطلب"...... عمران نے دانستہ طور پر کہا۔ وہ اب وقت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ خود کو کسی طرح آزاد کرا سکے اور اس وقت اس کی انگلیاں اپنی کلائیوں کو ٹٹولنے میں مصروف تھیں۔

"تمہارا میک اپ بھی صاف ہو چکا ہے اور ڈیرل بھی ہمیں سب کچھ بتا چکی ہے۔ میں تو تمہیں اسی بے ہوشی کے دوران ہلاک کر دینے کا خواہشمند تھا۔ لیکن ڈکسی نے بروقت مجھے روک دیا۔ تاکہ تم سے پہلے تمہارے ساتھیوں کا پتہ پوچھا جا سکے"...... کرنل کارسٹن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا بتا چکی ہے ڈیرل"...... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں پوچھا۔ اس نے کلپ ہتھکڑی کھول لی تھی لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ اس کے جسم کے گرد رسیاں اس انداز میں بندھی ہوئی تھیں کہ وہ انگلیوں کے ناخنوں کو استعمال ہی نہ کر سکتا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے جسم کے ساتھ جیسے چسپاں سے ہو کر رہ گئے تھے اور بازو رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ کلپ ہتھکڑی بھی کھول کر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ کیونکہ ظاہر ہے اس کے نیچے گرنے سے آواز پیدا ہوتی تھی اور اس طرح انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ ہتھکڑی کھول چکا

ہے اور کرنل کارسٹن سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ فوراً ہی گولی چلا دیتا۔ لیکن اس کا ذہن مسلسل اپنی رہائی کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔

"ڈیرل نے ہمیں بتا دیا ہے کہ اس نے تمہیں لارڈ ٹرمز کی ٹپ دی تھی اور شاید اسی لئے تم لارڈ ٹرمز کے سیکرٹری کے روپ میں ڈکسی کے پاس آئے تھے۔ اگر میں بروقت یہاں نہ پہنچ جاتا تو تم یقیناً ڈکسی کے ذریعے کوئی چکر چلانے میں کامیاب ہو جاتے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ اب تمہیں اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتانا ہی پڑے گا"۔ کرنل کارسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل کارسٹن۔ تم ایکریمیا کے تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹ ہو اور اب تمہارا تعلق اسرائیل سے ہے۔ اس کے باوجود تم احمقوں کی سی باتیں کر رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... کرنل کارسٹن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سیدھی سی بات ہے۔ اس وقت میں تمہارے قبضے میں ہوں۔ تم آسانی سے مجھے ہلاک کر سکتے ہو۔ لیکن کیا میرے ہلاک ہونے سے میرے ساتھی بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ ہرگز نہیں اور میں اب تمہاری طرح احمق تو نہیں ہوں کہ اپنے ساتھیوں کے بارے میں تمہیں بتا کر انہیں بھی تمہارے ہاتھوں ہلاک کرا دوں اور یہ بھی بتا دوں کہ جس لیبارٹری کی تم حفاظت کر رہے ہو۔ اس وقت وہ لیبارٹری میرے ساتھیوں کے نرغے میں ہو گی۔ تم بے شک مجھے یہاں ہلاک کر دو لیکن

پاکیشیا کے سپوت بہرحال اپنا مشن مکمل کر کے ہی جائیں گے۔ اسے ایک مسلمہ حقیقت سمجھو"........ عمران نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ گھی نکالنے کے لئے انگلی ٹیڑھی کرنی ہی ہوگی .... کرنل کارسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"گھی کی خوشبو پر ہی گذارا کر لو کرنل ۔ گھی تمہاری قسمت میں نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ۔ تم اس حالت میں مجھ پر طنز کر رہے ہو ۔ میں دیکھتا ہوں تم میں کتنی قوت برداشت ہے"........ کرنل نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور گولی عمران کے بازو میں گھستی چلی گئی ۔ عمران کے جسم نے بے اختیار ایک جھٹکا کھایا اور اس کے چہرے پر ہلکا سا تناؤ پیدا ہوا۔

"بتاؤ ۔ ورنہ گولیوں سے چھلنی کر دوں گا"......... کرنل نے دوسرا فائر کیا اور اس بار گولی عمران کے دوسرے بازو میں گھس گئی ۔ اب عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے اس کا ذہن ایٹم بم کے دھماکوں کی زد میں آ گیا ہو ۔ لیکن عمران کے منہ سے اف تک کی آواز نہ نکلی تھی اور عمران کے اس کمال ضبط نے کرنل پر جیسے وحشت سی طاری کر دی اس نے اندھا دھند عمران کے بازو اور ٹانگوں پر گولیاں برسانی شروع کر دیں ۔ کمرہ ریوالور کے دھماکوں سے جیسے گونج اٹھا۔ عمران کی ذہنی

حالت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی ۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑتا چلا جا رہا ہو اور آخر کار لاشعوری طور پر اس کے منہ سے کرب ناک چیخ نکلی اور کمرہ کرنل کارسٹن کے زوردار قہقہے سے گونج اٹھا۔

"ہا ۔ ہا ۔ ہا........ کہاں گیا تمہارا ضبط ۔ کہاں گیا ۔ بولو ۔ ورنہ"........ کرنل نے ریوالور کی آخری گولی بھی عمران کی ران میں مارتے ہوئے کہا ۔ مگر عمران کا جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا ۔ اس کی گردن ڈھلک گئی تھی ۔ اس کے پورے جسم سے خون جگہ جگہ سے فوارے کی طرح ابل رہا تھا۔

"یہ مر گیا ہے کرنل"........ ڈکسی نے کہا۔

"مجھے مشین گن دو ۔ یہ عفریت ہے عفریت ۔ یہ اتنی آسانی سے مرنے والا نہیں ہے ۔ میں اس کا پورا جسم چھلنی کر دوں گا"........ کرنل نے چیختے ہوئے کہا اور پیچھے کھڑے پاؤل کی طرف مشین گن لینے کے لئے مڑا ۔ پاؤل نے مشین گن آگے کر دی اور ابھی کرنل نے مشین گن پکڑی ہی تھی کہ یک لخت دروازے کی دوسری طرف سے گولیوں کے دھماکوں کی آواز سنائی دی اور وہ سب حیرت سے دروازے کی طرف دیکھنے ہی لگے تھے کہ یک لخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے کمرہ ریوالور اور پستولوں کے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ کرنل کارسٹن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں کسی نے آگ کی سلاخیں داخل کر دی ہوں ۔ اس نے

سنبھلنے کی کوشش کی مگر بے سود اور دوسرے لمحے وہ لہرا کر نیچے گرا اور اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں محفوظ ہوا تھا۔ وہ ڈکسی اور پاڈل کی کربناک چیخوں کا تھا اور پھر سب احساسات جیسے یک لخت فنا ہو کر رہ گئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو اسے سارا منظر دھندلا دھندلا سا نظر آیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ دھند چھٹتی چلی گئی اور عمران نے دیکھا کہ وہ ایک ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا ہے۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا کمبل پڑا ہے اور سائیڈ پر خون اور گلوکوز کی بوتلیں ٹنگی ہوئی تھیں۔ لیکن خون کی بوتل خالی تھی۔ جبکہ گلوکوز کی سپلائی جاری تھی۔ ایک ڈاکٹر اس کے بائیں طرف کرسی پر بیٹھا کوئی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ چونکہ اس کے چہرے کے سامنے رسالہ تھا۔ اس لئے عمران کو اس کی شکل نظر نہ آرہی تھی۔ صرف اس کے جسم پر موجود سفید اوور آل کی وجہ سے اس نے پہچان لیا تھا کہ یہ ڈاکٹر ہے۔ کمرے میں اس ڈاکٹر کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔ عمران کو بے پناہ نقاہت محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن بہرحال وہ ہوش میں آچکا تھا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر اس کے ذہن میں کسی فلم کی

طرح گھومنے لگا۔ جب وہ کرنل کارسٹن اس کے جسم پر انتہائی سرد مہری سے گولیاں برسا رہا تھا۔ اسے اب یاد آرہا تھا کہ اس کے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے تھے اور اس کے حلق سے لاشعوری طور پر انتہائی کربناک چیخ نکلی تھی اور اس کے بعد اس کا ذہن اندھیرے میں ڈوب گیا تھا۔

"کیا کرنل کارسٹن کا پاگل رحمدلی میں تبدیل ہو چکا ہے ڈاکٹر"۔ عمران نے آہستہ سے کہا تو رسالہ پڑھنے میں مصروف ڈاکٹر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"آپ کو ہوش آگیا۔ اوہ تھینک گاڈ......... آپ واقعی خوش قسمت ہیں ورنہ آپ کی حالت دیکھ کر ہمیں آپ کے ہوش میں آنے کی امید کم تھی"......... ڈاکٹر نے اس کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ آپ کی نبض بتا رہی ہے کہ آپ خطرے سے باہر آچکے ہیں۔ ویسے ہمارے سنیئر ڈاکٹرز آپ کی جسمانی قوت مدافعت پر بے حد حیران ہیں۔ اگر اتنی گولیاں ہرکولیس کو بھی ماری جاتیں اور اتنا خون اس کا بھی نکل جاتا تو یقیناً وہ بھی ہلاک ہو جاتا۔ آپ کے ساتھی بھی آپ پر جان چھڑکتے ہیں۔ خاص طور پر ایک صاحب ہیں مسٹر تنویر۔ انہوں نے چار بوتل خون دیا ہے آپ کے لئے کیونکہ صرف انہی کا خون گروپ آپ سے ملتا ہے"........... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خون گروپ چونکہ مشترک ہے اس لئے تو پسند بھی مشترک

ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈاکٹر چونک پڑا۔

"پسند۔ کیا مطلب"......... ڈاکٹر نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔ اسے شاید شک پڑ گیا تھا کہ عمران کا ذہن متاثر ہوا ہے۔ جبھی اس نے یہ بے جوڑ سی بات کر دی ہے۔

"آپ پریشان نہ ہوں ڈاکٹر۔ میرا ذہن سر فٹ ہے۔ میں ایک ایسی پسند کی بات کر رہا ہوں جو ہم دونوں کی مشترکہ پسند ہے"......... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ظاہر ہے۔ اب وہ ڈاکٹر کو اس پسند کے بارے میں کیا تفصیل بتاتا۔ لیکن ڈاکٹر کی بات سے اسے یہ اطمینان بہرحال ہو گیا تھا کہ وہ کرنل کارسٹن اور ڈکسی کی قید میں نہیں ہے۔

"اوہ۔ اچھا۔ میں انچارج ڈاکٹر کو آپ کے ہوش میں آنے کی اطلاع کرتا ہوں"......... ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ اب سوچ رہا تھا کہ اس کے ساتھی آخر کس طرح اس تک پہنچے ہوں گے۔ کیونکہ وہ تو انہیں باہر چھوڑ آیا تھا اور اسے ٹرانسمیٹر واچ پر انہیں کال کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا اور وہ لوگ تو جان ہی نہ سکتے تھے کہ اس کے ساتھ اندر کلب میں کیا ہو رہا ہے۔ وہ ابھی اس ادھیڑ بن میں مصروف تھا کہ دروازہ کھلا اور سفید بالوں والا سینئر ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

"خدا کا شکر ہے عمران صاحب کہ آپ کو ہوش آگیا۔ ورنہ ہم آپ

کے لئے بے حد پریشان تھے "......... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور
عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ ویسے وہ اس بات پر حیران ہو رہا تھا کہ
ڈاکٹر کے لہجے میں جو اپنائیت اور خلوص تھا۔ ایسی اپنائیت اور خلوص
ایک اجنبی ملک میں ایک اجنبی مریض کے لئے تو نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن
ڈاکٹر کے لہجے میں بے پایاں خلوص واقعی موجود تھا۔

"الحمدُللہ ۔ اب آپ خطرے سے باہر ہیں ۔۔ لیکن ابھی آپ ایک ماہ
تک حرکت نہ کر سکیں گے "......... ڈاکٹر نے چیک اپ سے فارغ
ہوتے ہوئے کہا اور الحمدُللہ کا لفظ ڈاکٹر کے منہ سے سن کر عمران بے
اختیار چونک پڑا۔

"آپ مسلمان ہیں "۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں ۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے مجھے مسلمان ہونے کی
توفیق بخشی ہے ۔ ہسپتال کا تمام عملہ مسلمان ہے ۔ ہم نے پالینڈ کے
مسلمانوں کے لئے یہ خصوصی ہسپتال قائم کیا ہوا ہے ۔ مریم آپ کو
یہاں لے آئی تھی اور مریم نے جو کچھ آپ کے متعلق اور آپ کے
ساتھیوں کے متعلق بتایا ہے اور جس طرح آپ کے ساتھی آپ کے
لئے تڑپ رہے تھے ۔ ان سے ہم سب کو آپ کی شخصیت کی اہمیت کا صحیح
اندازہ ہوا ہے ۔ آپ کو شاید معلوم نہ ہو ۔ آپ کے جسم میں گیارہ
گولیاں ماری گئی تھیں ۔ گو ساری گولیاں بازوؤں اور ٹانگوں میں ماری
گئیں اور گولیاں اس طرح ماری گئیں کہ آپ کی کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی ۔
لیکن یہاں تک پہنچتے پہنچتے آپ کا جس قدر خون ضائع ہوا تھا ۔ وہ ہمارے

لئے انتہائی تشویش کا باعث تھا اور آپ کا خون گروپ بھی ہمارے
ہسپتال میں موجود نہ تھا ۔ لیکن آپ کے ایک ساتھی تنویر کا خون
گروپ آپ جیسا تھا اور ان صاحب نے ہمارے منع کرنے کے باوجود
صرف آپ کی جان بچانے کے لئے چار بوتل خون دیا ہے ۔ وہ تو کہہ رہے
تھے کہ ان کے جسم سے خون کا ایک ایک قطرہ نکال لیا جائے ۔ لیکن
آپ کو کچھ نہیں ہونا چاہئے ۔ ہم ان کے ایثار اور آپ سے بے پناہ محبت
سے بے حد متاثر ہوئے ہیں ۔ ایسے دوست اور ایسے ساتھی تو خدا کی
نعمت ہوتے ہیں "......... ڈاکٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا
اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کی محبت اور خلوص کا بے حد شکریہ ۔ مجھے واقعی ایسے محسوس
ہو رہا ہے جیسے میں اجنبی ملک کی بجائے اپنے ملک میں ہوں ۔ میرے
ساتھی کہاں ہیں "......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں انہیں بلاتا ہوں ۔ وہ سب ساتھ والے کمرے میں انتہائی
پریشان بیٹھے ہوئے ہیں ۔ آپ کو تین روز بعد ہوش آیا ہے اور ان تین
دنوں میں آپ کے ساتھیوں کی جو حالت رہی ہے ۔ میں آپ کو بتا
نہیں سکتا ۔ ابھی تک انہیں معلوم نہیں ہے کہ آپ کو ہوش آگیا ہے
اب جا کر میں انہیں خوشخبری سناتا ہوں "......... ڈاکٹر نے مسکراتے
ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ پہلے والا ڈاکٹر
کمرے میں ہی رہ گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ دھماکے سے کھلا اور
دوسرے لمحے جولیا اور دوسرے ساتھی اس طرح اندر داخل ہوئے جیسے

وہ چلنے کی بجائے اڑتے ہوئے اندر آرہے ہوئے۔ان سب کے چہرے وفور مسرت سے گلاب کے پھولوں کی طرح کھلے ہوئے تھے۔تنویر بھی ان میں شامل تھا۔اس کے چہرے اور آنکھوں میں بھی بے پناہ مسرت کی چمک موجود تھی۔

" تمہیں ہوش آگیا ہے۔خدا کا شکر ہے۔اللہ نے میری دعائیں سن لی ہیں "......... جولیا نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

" شکریہ جولیا اور خاص طور پر میں تنویر کا ممنون ہوں کہ اس نے اپنا جیتا جاگتا خون دے کر مجھے موت کی دلدل سے باہر نکالا ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہاری زندگی ہم سب سے زیادہ قیمتی ہے عمران "......... تنویر نے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔سارے ساتھیوں نے باری باری اسے مبارک باد دی۔

" پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم لوگ وہاں پہنچ کیسے گئے اور وہ کرنل کارسٹن اور ڈکسی وغیرہ ان کا کیا ہوا "......... عمران نے پوچھا اور پھر صفدر نے اسے بتایا کہ کس طرح جولیا کو اس کے اکیلے ڈکسی کے پاس جانے اور دیر لگانے پر غصہ آیا اور پھر وہ سب جولیا کی وجہ سے مجبوراً ڈکسی کلب پہنچے اور وہاں سے کس طرح اس ریڈ روم تک جا پہنچے۔آپ کی کربناک چیخ سن کر واقعی ہم سب پر پاگل پن کا دورہ پڑ گیا تھا عمران صاحب۔خاص طور پر تنویر کی تو ذہنی حالت ہی بگڑ گئی تھی۔دروازہ بند تھا۔تنویر نے لاک پر فائر کر کے اسے توڑ ڈالا اور ہم اندر داخل ہو

گئے اور پھر صرف ایک نظر آپ کی حالت دیکھ کر ہم نے بیک وقت کرنل۔ڈکسی اور کمرے میں موجود افراد پر فائر کھول دیا۔حالانکہ ان کے پاس مشین گن تھی لیکن ہمارے اچانک اندر پہنچ جانے کی وجہ سے وہ حیرت کی وجہ سے حرکت بھی نہ کر سکے تھے اور گولیوں کا نشانہ بن گئے۔آپ کو رسیوں سے آزاد کرایا گیا۔لیکن آپ کی حالت بے حد خراب تھی اور وہاں باوجود تلاش کے کوئی میڈیکل باکس بھی نہ ملا تو ہم نے فوری طور پر آپ کو کسی ہسپتال پہنچانے کا فیصلہ کیا۔چنانچہ آپ کو ہاتھوں پر اٹھا کر ہم بجلی کی سی تیزی سے واپس اس ڈکسی کے دفتر پہنچے۔چوہان ہم سے پہلے جا چکا تھا اور جب ہم دفتر پہنچے تو چوہان کلب کی پارکنگ سے ایک سٹیشن ویگن چرا کر وہاں تک لے آ چکا تھا۔اس وقت مس مریم نے بتایا کہ ان کی مسلم تنظیم نے مسلمانوں کے لئے ایک خفیہ ہسپتال قائم کیا ہوا ہے اور وہ تھا بھی کلب کے نزدیک۔ ویسے بھی کسی دوسرے ہسپتال میں جانے سے پولیس۔ڈکسی اور کرنل کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہم سب کی گرفتاری یا موت کا خطرہ تھا اس لئے یہاں ہسپتال میں ہم پہنچ گئے۔مس مریم کی وجہ سے یہاں ہمیں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور پھر آٹھ گھنٹوں تک سینئر ڈاکٹروں نے آپ کا آپریشن کیا۔لیکن خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے آپ کی زندگی شدید خطرے میں تھی۔تین روز تک آپ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہے اور ہم سب ان تین دنوں میں ایک ایک لمحہ آپ کی وجہ سے مرتے اور جیتے رہے اور آج چوتھے روز آپ کو ہوش آیا ہے ".........

صفدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" مجھے ہوش میں آجانے کی اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی تم سب ساتھیوں کے خلوص اور محبت نے مجھے خوشی دی ہے ۔ خاص طور پر مس مریم کا تو میں بے حد مشکور ہوں جس کی وجہ سے میں اس ہسپتال تک پہنچ سکا ہوں ۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ میں تو ظاہر ہے ۔ ایک مہینہ نہ سہی کم از کم ایک ہفتہ تک تو چل پھر نہ سکوں گا اور کرنل کارسٹن کی موت کے بعد یقیناً اسرائیل نہ صرف اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے چوکنا ہو جائے گا ۔ بلکہ ہو سکتا ہے ۔ اسرائیل سے ایجنٹوں کی پوری فوج لیبارٹری کی حفاظت کے لئے یہاں پہنچ جائے اور یقیناً ان سب نے ہمیں بھی تلاش کرنا ہے ۔ اس لئے اب آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل طے کیا جائے " .... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس لیبارٹری کا پتہ چل جائے تو ہم سب تمہارے ٹھیک ہونے تک اس مشن کی تو تکمیل کر ہی سکتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم یہاں اپنی جانیں بچانے کے لئے چوہوں کی طرح چھپتے پھر رہے ہیں " ...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" لیبارٹری کا محل وقوع تو ڈیرل سے میں نے معلوم کر لیا ہے ۔ لیکن " .... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" اوہ ۔ اگر لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو گیا تھا تو پھر تم وہاں جانے کی بجائے یہاں ڈکسی کے پاس کیا کرنے آئے تھے " .... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میرا پروگرام تو یہی تھا ۔ لیکن کرنل کارسٹن اور ٹیڈ کے بعد ڈکسی کا گروپ انتہائی منظم طریقے سے ہمیں تلاش کر رہا تھا ۔ وہ لوگ ہوٹل رچمنڈ میں بھی پہنچ گئے تھے ۔ اس لئے مجھے وہاں ریڈی میڈ میک اپ کر کے نکلنا پڑا ۔ میں نے وہاں اس ڈکسی اور اس کے آدمی پاڈل کی باتیں سن لیں ۔ جس پر مجھے احساس ہوا کہ جب تک اس گروپ کو علیحدہ نہ کیا جائے گا ۔ ہم اطمینان سے کوئی کارروائی نہ کر سکیں ۔ چنانچہ میں یہاں ڈکسی کے پاس پہنچ گیا ۔ میرا پروگرام یہی تھا کہ لارڈ ٹرمز کے سیکرٹری کی حیثیت سے ڈکسی کو بھاری رقم دے کر میں اسے اس بات پر قائل کر لوں گا کہ وہ کرنل کارسٹن کا آلہ کار بننے کی بجائے ایک طرف ہو جائے ۔ لیکن وہاں اچانک کرنل کارسٹن پہنچ گیا اور اس نے میرا ریڈی میڈ میک اپ پہچان لیا ۔ میں اس سے الجھ پڑا ۔ لیکن ڈکسی نے اچانک میری کنپٹی پر کوئی چیز مار کر مجھے بے ہوش کر دیا اور جب مجھے ہوش آیا تو میں اس تہہ خانے میں رسیوں سے بندھا ہوا تھا ۔ رسیاں اس انداز میں بندھی ہوئی تھیں کہ میں فوری طور پر اپنے آپ کو آزاد نہ کرا سکتا تھا ۔ اس لئے میں نے اسے باتوں میں الجھانے کی کوشش کی لیکن وہ پاگل ہو گیا اور اس نے تم لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے مجھے گولیوں کی باڑ پر رکھ لیا ۔ میں ضبط کرتا رہا ۔ لیکن ضبط کی آخری کار انتہا ہو گئی اور مجھے احساس ہے کہ میرے منہ سے لاشعوری طور پر کربناک چیخ نکل گئی اور اس کے بعد میں بے ہوش ہو گیا " .... عمران نے اپنے متعلق تفصیل بتاتے

ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ چیخ تمہاری زندگی کی وجہ بن گئی۔ اگر ہم تمہاری چیخ نہ سنتے تو ظاہر ہے ہم طوفانی انداز میں کارروائی نہ کرتے اور اندر موجود لوگ سنبھل بھی جاتے اور ہو سکتا ہے۔ وہ آخری حربے کے طور پر تمہارے دل میں گولی اتار دیتے"......... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ ہمیں بتائیں کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے۔ تاکہ ہم اس کے خلاف کوئی لائحہ عمل طے کر لیں"......... صفدر نے کہا۔

"ڈیمرل نے مجھے بتایا تھا کہ یہ لیبارٹری لاوز شہر کی شمالی ویران اور بنجر پہاڑیوں کے اندر بنائی گئی ہے۔ اسے بھی اتنا ہی معلوم تھا۔ لیکن اس کے ساتھ اس نے لارڈ ٹرمز کی بھی ٹپ دی تھی کہ لارڈ ٹرمز اس سارے علاقے کا مالک اور بڑا جاگیردار ہے اور اس کا قد و قامت بھی مجھ جیسا ہے۔ اس لئے میں اگر لارڈ ٹرمز کی جگہ سنبھال لوں تو پھر اس لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ہمفرے کو آسانی سے لیبارٹری سے باہر اور لارڈ ٹرمز کے محل میں بلوایا جا سکتا ہے اور پھر اس کے ذریعے اس لیبارٹری کو کسی طرح تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے لیبارٹری کے اندر یہودیوں کی عام روایت کے مطابق انتہائی زبردست حفاظتی انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ اس لئے میرا خیال ہے۔ جب تک میں چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو جاؤں۔ اس وقت تک ہم ہسپتال میں چھپے رہیں"......... عمران نے کہا۔

"لارڈ ٹرمز کے محل کا سیکورٹی انچارج گرسن مسلمان ہو چکا ہے اور ہماری خفیہ تنظیم کا سرگرم ممبر ہے۔ اگر اس سے رابطہ کیا جائے اور اسے ساری بات بتائی جائے۔ تو وہ یقیناً ہماری مدد کر سکتا ہے"۔ مریم نے جو اب تک خاموش کھڑی تھی اچانک بات کرتے ہوئے کہا اور وہ سب چونک پڑے۔

"لیکن اس سے رابطہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ لارڈ ٹرمز اور اس کا سارا عملہ یہودی ہو گا۔ وہاں اکیلا گرسن کیا کر سکتا ہے اور ہو سکتا ہے اسرائیلی ایجنٹوں کے ذہن میں بھی یہ بات ہو اور وہ اس محل کے ملازموں کی نگرانی کر رہے ہوں"......... عمران نے جواب دیا۔

"اگر آپ کہیں تو میں گرسن کو یہاں بلا سکتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری ضرور مدد کرے گا۔ وہ وہاں سیکورٹی انچارج ہے اور خاصا با اثر ہے"......... مریم نے جواب دیا۔

"تم اسے کیا کہہ کر بلاؤ گی۔ ہو سکتا ہے کہ لارڈ کے محل کے فون ٹیپ کئے جا رہے ہوں"......... عمران نے کہا۔

"میں اسے مخصوص کوڈ میں اپنی خفیہ تنظیم کے ہنگامی اجلاس کے لئے بلواؤں گی۔ ہم نے اس کے لئے خاص اشارے مقرر کر رکھے ہیں اور اگر فون ٹیپ بھی ہو رہے ہوں۔ تب بھی کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا"......... مریم نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو اسے بلا لو۔ تاکہ میں اس سے خود بات چیت کر کے کوئی لائحہ عمل تیار کر سکوں"......... عمران نے کہا

اور مریم سرہلاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔اسی لمحے سینئر ڈاکٹر نے اندر آکر ان سب کو جانے کے لئے کہا۔تاکہ عمران کو مزید آرام کرنے کا موقع مل سکے اور وہ سب ڈاکٹر کے کہنے پر خاموشی سے کمرے سے باہر چلے گئے۔

ایک بڑے سے کمرے کے درمیان موجود میز کے گرد رکھے صوفوں پر اس وقت چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔یہ کمرہ لارڈ ٹرمز کے وسیع و عریض محل کے ایک حصے میں تھا اور یہ چاروں افراد ایک خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ویسٹرن کارمن سے ابھی چند لمحے پہلے یہاں لاؤز میں لارڈ ٹرمز کے محل میں پہنچے تھے۔ان کا تعلق اسرائیل کی ایک ایسی خفیہ تنظیم سے تھا جو ویسٹرن کارمن میں اسرائیل کے مفادات کا تحفظ کرتی تھی۔انہیں اسرائیل سے خصوصی طور پر اس بات کی ہدایات ملی تھیں کہ وہ ذاتی طور پر پالینڈ کے شہر لاؤز میں لارڈ ٹرمز کے محل میں پہنچیں اور لارڈ ٹرمز انہیں ایک خصوصی مشن کے بارے میں بریف کرے گا اور انہیں وہاں لارڈ ٹرمز کی ماتحتی میں ہی کام کرنا ہوگا۔اس گروپ کا انچارج مارکوٹ تھا۔جب کہ اس کے باقی تین ساتھیوں کے نام سام مارک۔اور مارکونی تھے۔ویسٹرن کارمن میں اس گروپ کا کوڈ نام

وائلٹ تھا اور وہ انتہائی تربیت یافتہ اور منجھے ہوئے افراد تھے۔
مارکوٹ امپورٹ ایکسپورٹ فرم کا مالک تھا۔ جب کہ سام۔ مارک
اور مارکونی مختلف نائٹ کلبوں اور جوئے خانوں کے مالک تھے اور
ویسٹرن کارمن کے زیرزمین حلقوں میں ان تینوں کا نام خاصا بدنام تھا
مارکوٹ صرف ذہنی پلاننگ کرتا تھا۔ وہ براہ راست فیلڈ کا آدمی نہ تھا۔
جب کہ یہ تینوں اس کی پلاننگ کے تحت فیلڈ ورک کرتے تھے۔

"کیا مشن ملے گا باس یہاں اور لارڈ ٹرمز کس طرح ہماری سربراہی
کرے گا"......... سام نے مارکوٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تو اس کے آنے پر ہی علم ہو گا۔ تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ
مجھے بتایا گیا ہے کہ لارڈ ٹرمز کا براہ راست تعلق اسرائیل کے صدر سے
ہے"......... مارکوٹ نے جواب دیا اور باقی سب کے چہروں پر حیرت
کے تاثرات ابھر آئے۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی۔
کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک صحت مند اور ورزشی جسم کا ادھیڑ عمر آدمی
اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی سوٹ تھا۔ اس کے پیچھے
مشین گنوں سے مسلح دو لمبے تڑنگے آدمی اس طرح چل رہے تھے جیسے
وہ اس کے باڈی گارڈ ہوں اور وہ چاروں یہ دیکھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے
کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ آنے والا ہی لارڈ ٹرمز ہے، ہیلی پیڈ پر ان کا
استقبال لارڈ ٹرمز کی طرف سے اس کے منیجر نے کیا تھا اور وہی انہیں
یہاں چھوڑ کر گیا تھا۔

"میرا نام لارڈ ٹرمز ہے"......... آنے والے نے مسکراتے ہوئے
کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"مجھے مارکوٹ کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ سام۔ مارک اور
مارکونی"......... مارکوٹ نے لارڈ سے مصافحہ کرتے ہوئے اور اپنے
ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ رسمی جملوں کے بعد لارڈ نے
اپنے باڈی گارڈوں کو باہر جانے اور شراب بھجوانے کا کہا اور دونوں
مسلح باڈی گارڈ خاموشی سے باہر چلے گئے۔ چند لمحوں بعد انتہائی قیمتی
شراب کی بوتلیں اور جام ان تک پہنچا دیئے گئے۔ لارڈ نے خود ان سب
کے جام بھرے اور پھر ان سب نے لارڈ کے نام کے جام پینے شروع کر
دیئے۔

"آپ لوگوں سے پہلی بار تعارف ہو رہا ہے۔ حالانکہ مجھے بتایا گیا
ہے کہ آپ ہمسایہ ملک ویسٹرن کارمن میں کام کرتے ہیں"۔ لارڈ نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہمارے کام کی نوعیت ہی ایسی
ہے کہ ہمیں اپنے دائرے کے اندر ہی محدود رہنا پڑتا ہے"۔ مارکوٹ
نے جواب دیا۔

"آپ کا گروپ وائلٹ کہلاتا ہے"......... لارڈ ٹرمز نے کہا اور
مارکوٹ نے منہ سے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔کے۔ اب تعارف ہو چکا ہے۔ اب ہمیں اپنے اس نئے مشن
کے بارے میں بات کرنی چاہئے۔ میں آپ کو مختصر طور پر اس مشن کا

پس منظر بتاتا ہوں ۔ اسرائیل کی ایک اہم خفیہ لیبارٹری لاہڑ کے
قریب پہاڑیوں میں قائم ہے ۔ جس کے انچارج ڈاکٹر ہمفرے ہیں ۔
وہاں ایک ایسے ہتھیار پر کام ہو رہا ہے ۔ جو آگے چل کر اسرائیل کا بڑ
ترین ہتھیار ثابت ہو گا ۔ اسرائیل نے اس ہتھیار کا پہلا تجربہ پاکیشیا
میں کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے ۔ کیونکہ پاکیشیا مسلمانوں کا ایک ایسا
ملک ہے جو اس وقت اسرائیل کا نمبر ایک دشمن ہے ۔ اس لے
اسرائیل ہر صورت میں پاکیشیا کو صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتا ہے اور اگر
اس ہتھیار کا کامیاب تجربہ پاکیشیا میں ہو گیا ۔ تو ہم یہودیوں کا یہ خواب
شرمندہ تعبیر ہو جائے گا ۔ اس راز کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ۔ لیکن کسی
طرح پاکیشیا کو اس کا علم ہو گیا ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال
اور انتہائی خطرناک سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے ۔ حتیٰ کہ اس سروس
نے اسرائیل میں کئی بار گھس کر اسرائیل کی بڑی منظم اور طاقتور
ایجنسیوں کو شکست دی ہے ۔ ایکریمیا جیسی سپر پاور بھی عالمی سطح پر
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سب سے خطرناک سیکرٹ سروس قرار دیتی
ہے ۔ اس سیکرٹ سروس کی ٹیم جب بھی اپنے ملک سے باہر کسی مشن
پر نکلتی ہے تو اس کا لیڈر ایک شخص علی عمران ہوتا ہے ۔ جس کے
متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کا براہ راست رکن بھی نہیں
ہے ۔ لیکن اس کے باوجود انتہائی محب وطن اور انتہا درجے کا ذہین
شاطر اور تیز آدمی ہے اور کہا جاتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آدھی
طاقت یہ اکیلا علی عمران ہے ۔ بہر حال جب پاکیشیا کو علم ہوا کہ ایسا

ہتھیار بنایا جا رہا ہے اور اس کا تجربہ پاکیشیا میں کیا جانا مقصود ہے تو
اس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر اس بات کا پتہ چلا لیا کہ یہ لیبارٹری
پالینڈ میں ہے ۔ پالینڈ کے پاکیشیا کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں ہیں
اس لئے یہ ٹیم ویسٹرن کارمن پہنچ گئی ۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ اسرائیل کی
نمایاں تنظیمیں ان کے خلاف کام نہ کر سکتی تھیں ۔ کیونکہ اس طرح
ایکریمیا ۔ روسیاہ اور دوسرے بڑے ملک بھی اس ہتھیار سے واقف ہو
جاتے اور پھر اسرائیل کی اجارہ داری ختم ہو جاتی ۔ چنانچہ اسرائیل کے
ایک انتہائی ہوشیار ایجنٹ کرنل کارسٹن کو یہاں اس ٹیم کے مقابلے
کے لئے بھیجا گیا ۔ کرنل کارسٹن کا مجھ سے رابطہ تھا ۔ کیونکہ اس
سارے علاقے میں اسرائیل کے مفادات کی نگہبانی میرے ذمے ہے ۔
کرنل کارسٹن نے پالینڈ کے دارالحکومت ہولگن میں ہیڈ کوارٹر بنایا ۔
کیونکہ یہ ٹیم ویسٹرن کارمن سے ہولگن پہنچ گئی تھی اور پھر اس نے وہاں
کے مخبر گروپوں کی مدد سے انہیں ٹریس کرنے اور ان کا خاتمہ کرنے کا
کام شروع کر دیا ۔ لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ بڑے مخبر گروپ کا چیف
ٹیڈ مارا گیا ہے ۔ پھر اطلاع ملی کہ ٹیڈ کی موت کے بعد اس گروپ کی نئی
چیف مادام ڈکسی کرنل کارسٹن اور ایک اور مخبر گروپ کی چیف
ڈیرل کی لاشیں ڈکسی کلب کے ایک تہہ خانے سے ملی ہیں ۔ ڈکسی کا
چپڑاسی اور اس کی سیکرٹری زندہ بچ گئے تھے انہوں نے جو کچھ بتایا ۔ اس
سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ ان کی ہلاکت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
ہی ہاتھ ہے اور ان کا ایک آدمی شدید زخمی بھی ہوا ہے ۔ لیکن پھر یہ

لوگ غائب ہو گئے۔ حالانکہ میں نے ویسٹرن کارمن کے سارے
سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتال چیک کرائے لیکن نہ ہی اس زخمی کا پتہ
چلا اور نہ اس گروپ کے کسی آدمی کا۔ کرنل کارسٹن کی موت کی
اطلاع میں نے اسرائیل کے صدر کو دی۔ تو انہوں نے یہ مشن مکمل
طور پر مجھے سونپ دیا اور میری مدد کے لئے آپ لوگوں کو تعینات
کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح آپ لوگ یہاں پہنچے"۔ لارڈ ٹرمز نے پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس گروپ میں کتنے افراد ہیں۔ کاش اسرائیلی حکام ویسٹرن
کارمن میں ہمیں ان کے بارے میں اطلاع دے دیتے۔ تو ہم آسانی سے
اس کا کھوج نکال لیتے"........... مارکوٹ نے جواب دیا۔

" تفصیل کا علم تو کرنل کارسٹن کو بھی نہ تھا۔ کیونکہ یہ لوگ
میک اپ کے ماہر ہیں۔ صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ اس گروپ میں
ایک عورت اور پانچ مرد ہیں۔ اس سے زیادہ تفصیل کا علم نہیں ہو سکا
۔ البتہ کرنل نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ ٹیڈ گروپ کی ایک سیکشن چیف
مس میری جس کی افورڈ روڈ پر انٹیک شاپ ہے۔ وہ اس گروپ سے
مل گئی ہے اور اس نے انہیں پناہ دے رکھی ہے۔ کرنل نے اسے بھی
تلاش کرایا لیکن وہ بھی نہیں مل سکی"........ لارڈ ٹرمز نے کہا۔

" تو ہمیں اب ہولگن میں انہیں ٹریس کرنا ہوگا"........ مارکوٹ
نے پوچھا۔

" نہیں۔ اب نیا لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق اب ہم

نے ہولگن میں نہیں بلکہ لاؤز میں ان کے خلاف کام کرنا ہے۔ یہاں ہم
آسانی سے انہیں ٹریس بھی کر سکتے ہیں اور ان کا خاتمہ بھی کر سکتے ہیں۔
کیونکہ یہاں کا ہر فرد ہمارا آدمی ہے اور وہ یقیناً یہاں آئیں گے۔ اگر ہم
لاؤز میں واقع تمام ہوٹلوں۔ کلبوں اور ریستورانوں میں آنے والے ہر
اجنبی کو چیک کریں تو یہاں انتہائی آسانی سے انہیں ٹریس کر کے ختم
کیا جا سکتا ہے۔ میں نے یہاں کی ایک مقامی تنظیم کے چیف گارفیلڈ
کو اس سلسلے میں ہائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ابتدائی احکامات دے
دیئے ہیں۔ اس کی تنظیم لاؤز میں خاصی منظم اور تیز ہے۔ میں نے اسے
یہاں بلوا لیا ہے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ تنظیم آپ کے تحت کام
کرے اور آپ اس سے مل کر اپنا لائحہ عمل طے کر سکیں۔ آپ نے مجھ
سے مسلسل رابطہ رکھنا ہے اور میری ہدایات کے تحت کام کرنا ہے۔
میں ہر صورت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ چاہتا ہوں"...........
لارڈ ٹرمز نے کہا۔

" اس لیبارٹری کی حفاظت کا کیا انتظام ہے"......... مارکوٹ نے
پوچھا۔ چونکہ وائلٹ کا ہیڈ وہ تھا۔ اس لئے تمام بات چیت وہی کر رہا
تھا۔ باقی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

" اس کی آپ فکر نہ کریں۔ اول تو لیبارٹری کے اندر اس قدر جدید
حفاظتی انتظامات ہیں کہ اس کے اندر کوئی مکھی بھی نہیں جا سکتی۔
دوسری بات یہ ہے کہ لیبارٹری کو مکمل طور پر سیل کر دیا گیا ہے۔
جب تک حتمی طور پر اس ٹیم کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔

اس لیبارٹری میں نہ کوئی آدمی اندر جائے گا اور نہ ہی باہر آسکے گا۔
دو ماہ کی خوراک اور دوسرا ضروری سامان لیبارٹری میں سٹور کر دیا گیا
ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پہاڑیوں پر میں نے اپنا خاص محافظ دستہ
اور شکاری دستہ تعینات کر دیا ہے۔ تاکہ کسی بھی مشکوک آدمی کو
وہاں آسانی سے گولی ماری جاسکے"......... لارڈ ٹرمز نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"تو ہمیں یہاں لاؤز میں رہ کر ان کی یہاں آمد کا انتظار کرنا ہوگا۔
لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ لاؤز آنے کی بجائے براہ راست لیبارٹری تک ہی
کسی ذریعے سے پہنچ جائیں"......... مارکوٹ نے کہا۔

"نہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ انہیں بہرحال یہ علم نہیں ہو سکتا کہ
لیبارٹری کہاں ہے۔ یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ انہیں یہ تو علم ہو گیا
ہے کہ لیبارٹری پالینڈ میں ہے۔ لیکن کہاں ہے۔ اس کا یقیناً انہیں علم
نہیں ہے۔ ورنہ وہ ہولگن میں رکنے کی بجائے لازماً یہاں پہنچ جاتے۔
زیادہ سے زیادہ اگر انہیں معلوم بھی ہو گیا ہوگا کہ لیبارٹری لاؤز میں
ہے۔ لیکن انہیں یہ کسی طرح بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ لیبارٹری
لاؤز کی بجائے اس سے ہٹ کر ویران اور بنجر پہاڑیوں میں ہے۔ اس
لئے اگر وہ آئیں گے تو لازماً لاؤز میں ہی آئیں گے اور یہاں ہم ہولگن کی
نسبت زیادہ آسانی سے انہیں ٹریس بھی کر سکیں گے اور ان کا خاتمہ
بھی کر سکیں گے"......... لارڈ ٹرمز نے بڑے یقینی لہجے میں بات کرتے
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ ہم کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ ان
گارفیلڈ صاحب سے ہمارا رابطہ کرا دیں تاکہ ہم ان سے مل کر پلاننگ
کرلیں"......... مارکوٹ نے کہا۔

"گارفیلڈ کو میں نے یہاں بلوالیا ہے۔ میں چاہتا تھا کہ پہلے آپ
حضرات کو بریف کر دوں پھر اس سے ملواؤں"......... لارڈ ٹرمز نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے چھوٹا سا کارڈلیس انٹرکام پیس
نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"روکی۔ گارفیلڈ کو میٹنگ روم میں بھجوا دو"......... لارڈ ٹرمز نے
تحکمانہ لہجے میں کہا اور بٹن آف کر کے انٹرکام کو دوبارہ جیب میں ڈال
لیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن مضبوط جسم کا
نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے کے خدوخال اور ان پر موجود
نشانات بتا رہے تھے کہ وہ زیر زمین دنیا کا فرد ہے۔ اس نے اندر آکر
بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"آؤ گارفیلڈ بیٹھو"......... لارڈ ٹرمز نے کہا اور گارفیلڈ سلام کر کے
ایک طرف صوفے پر بیٹھ گیا۔ لارڈ ٹرمز نے مارکوٹ اور اس کے
ساتھیوں کا اس سے تعارف کرایا اور پھر اسے بتا دیا کہ اس نے اور اس
کی تنظیم نے اب وائلٹ کے تحت کام کرنا ہے۔

"مجھے آپ حضرات کے تحت کام کر کے بے حد مسرت ہوگی جناب
یہ میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں"......... گارفیلڈ نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" او ۔ کے ۔ اب آپ آپس میں پلاننگ کر لیں اور آپ مجھے وقتاً فوقتاً رپورٹیں دیتے رہیں گے تاکہ میں یہ رپورٹیں اسرائیل کے صدر تک پہنچا سکوں "........ لارڈ ٹرمز نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی تمام افراد اٹھ کھڑے ہوئے اور لارڈ ٹرمز تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔ جب لارڈ ٹرمز واپس چلے گئے ۔ تو وہ سب دوبارہ بیٹھ گئے ۔

" میرا خیال ہے ۔ ہمیں زیادہ توجہ اس لیبارٹری کی طرف رکھنی چاہیئے "........ مارکوٹ نے لارڈ ٹرمز کے باہر جاتے ہی دوبارہ صوفوں پر بیٹھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا ۔

" لیکن لارڈ صاحب کہتے ہیں کہ وہاں اس کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔ وہاں ان کا محافظ دستہ اور شکاری دستہ تعینات ہے "........ مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" وہ اپنی جگہ ۔ لیکن ہمیں پھر بھی ہر طرف کا خیال رکھنا ہے ۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ گارفیلڈ کے ساتھ میں یہاں لاؤنز میں کام کروں اور آپ تینوں وہاں پہاڑیوں میں لارڈ صاحب کے آدمیوں کے ساتھ رہیں اور وہ لوگ آپ کے تحت کام کریں ۔ اس طرح ہماری کامیابی یقینی ہو جائے گی "........ مارکوٹ نے کہا ۔

" لیکن اس کے لئے لارڈ صاحب سے اجازت لینی ہو گی جناب "۔ گارفیلڈ نے کہا ۔

" اس کی فکر مت کرو ۔ یہ میرا کام ہے "....... مارکوٹ نے جواب

دیا اور پھر اس نے گارفیلڈ سے اس کی تنظیم کے بارے میں تفصیلات پوچھنی شروع کر دی اور جو کچھ گارفیلڈ نے بتایا ۔ اس سے مارکوٹ اور اس کے ساتھی پوری طرح مطمئن نظر آنے لگ گئے ۔

جولیا اور میری دونوں ٹیکسی میں بیٹھیں لاؤز شہر کے بس اڈے سے لارڈ ٹرمز کے محل کی طرف جارہی تھیں۔ وہ دونوں اس وقت اصل چہروں میں تھیں۔ کیونکہ یہاں لاؤز میں میک اپ کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ میری کا رابطہ لارڈ ٹرمز کے محل کے سیکورٹی انچارج گرسن سے فون پر نہ ہو سکا تھا۔ اس لئے عمران کے کہنے پر وہ جولیا کے ساتھ خود اس سے ملنے ہولگن سے لاؤز پہنچ گئی تھیں۔ ہولگن سے لاؤز کا فاصلہ انہوں نے ایک پبلک بس میں طے کیا تھا اور بس اڈے سے محل تک جو شہر کے ایک کونے میں تھا۔ انہوں نے ٹیکسی ہائر کرلی تھی۔ وہ دونوں ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک شاندار اور قدیم انداز کے محل کے پھاٹک پر پہنچ کر رک گئی۔ وہ دونوں ٹیکسی سے نیچے اتریں اور میری نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور ٹیکسی ڈرائیور گاڑی کو بیک کر کے واپس لے گیا۔ تو وہ دونوں

پھاٹک کی طرف بڑھنے لگیں۔ پھاٹک کے سامنے دو مسلح باوردی دربان موجود تھے۔ جب کہ سائیڈ پر ایک کیبن سا بنا ہوا تھا۔ جس میں ایک ادھیڑ عمر باوردی آدمی بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ میری سیدھی اس کیبن کی طرف بڑھتی گئی۔ جولیا نے ظاہر ہے اس کی پیروی کرنی تھی۔

"میرا نام میری ہے اور میں ہولگن سے آئی ہوں۔ گرسن میرا دوست ہے۔ میں نے اس سے ملنا ہے"...... میری نے کیبن میں داخل ہو کر میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے اس باوردی آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گرسن تو محل میں موجود نہیں ہے مس"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے خشک لہجے میں کہا۔

"وہ کہاں ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں"...... میری نے پوچھا۔

"سوری۔ وہ تین روز سے لارڈ صاحب کے کسی کام گیا ہوا ہے۔ کہاں گیا ہے اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے جواب دیا۔

"کیا لارڈ صاحب محل میں موجود ہیں"...... اس بار جولیا نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ موجود ہیں"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ان سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ مجھے لارڈ صاحب سے ملاقات کا

بے حد شوق ہے ۔ اب اتفاق سے میں یہاں آ گئی ہوں ۔ تو اگر ملاقات ہو جائے تو میرے لئے انتہائی اعزاز ہو گا "........ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری مس ۔ اول تو لارڈ صاحب اس طرح کسی سے ملاقات ہی نہیں کرتے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت لارڈ صاحب ایک اہم میٹنگ میں مصروف ہیں ۔ ویسٹرن کارمن سے ہیلی کاپٹر پر ان کے مہمان آئے ہیں اور یہاں شہر سے بھی ایک خاص مہمان گارفیلڈ صاحب آئے ہوئے ہیں ۔ اس لئے اس وقت تو ملاقات قطعی ناممکن ہے "........ ادھیڑ عمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ بتا سکیں گے کہ گرسن یہاں لاؤز میں ہے یا شہر سے باہر گیا ہوا ہے "........ میری نے پوچھا۔

"معلوم نہیں مس ۔ وہ اپنے پورے دستے کے ساتھ گیا ہے اور سنا گیا ہے کسی لیبارٹری کی حفاظت کے لئے لارڈ صاحب نے اس کے دستے کو خصوصی طور پر تعینات کیا ہے ۔ اب یہ معلوم نہیں کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے اور کب تک وہ وہاں رہے گا "........ ادھیڑ عمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او ۔ کے ۔ شکریہ "........ میری نے کہا اور پھر جولیا اور وہ دونوں واپس مڑ کر کیبن سے باہر آ گئیں ۔

"لیبارٹری کی حفاظت کا مطلب ہے کہ لارڈ ٹرمز بھی اس کام میں براہ راست ملوث ہے اور ویسٹرن کارمن سے مہمانوں کی آمد کا مطلب

ہے ۔ یقیناً اس سلسلے میں کوئی خاص میٹنگ ہو رہی ہو گی ۔ کیا ہم کسی طرح محل کے اندر خفیہ طور پر نہیں جا سکتے "........ جولیا نے باہر نکلتے ہی کہا۔

"اوہ نہیں جولیا ۔ ایسا تو سوچنا بھی حماقت ہے ۔ یہاں چاروں طرف مسلح لوگ گشت کرتے رہتے ہیں اور یہ محل بھی بہت بڑا ہے ۔ یہ گارفیلڈ والی ٹپ ایسی ہے ۔ جسے استعمال کیا جا سکتا ہے "........ میری نے کہا۔

"کون ہے یہ گارفیلڈ "........ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے اس کا نام سنا ہوا ہے ۔ یہ کوئی بڑا بدمعاش ہے ۔ پہلے شاید ہولگن میں تھا ۔ پھر یہاں آ گیا ہو گا ۔ یہاں ایک اور آدمی ہے ۔ راک ہڈ وہ بھی پہلے ہولگن کے ایک کلب کا منیجر تھا ۔ اس زمانے میں اس سے خاصی دوستی بھی رہی تھی ۔ پھر وہ یہاں شفٹ ہو گیا ۔ اس نے یہاں ایک گیم کلب بنا لیا ہے ۔ اس سے یقیناً گارفیلڈ کے متعلق تفصیل معلوم ہو سکتی ہے "........ میری نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی ۔ جس نے تھوڑی دیر میں ہی انہیں ایک چھوٹی سی عمارت کے سامنے اتار دیا ۔ عمارت پر راک ہڈ گیم کلب کا بورڈ موجود تھا ۔

"راک ہڈ دفتر میں ہے "........ میری نے دربان سے پوچھا۔

"یس مس ۔ وہ اپنے دفتر میں موجود ہیں "........ دربان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور میری کلب کے اندر جانے کی بجائے بائیں

طرف کو بڑھ گئی۔ بائیں طرف عمارت کے اختتام کے قریب سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر ایک کھلے برآمدے میں پہنچ گئیں۔ وہاں ایک دروازہ تھا۔ جس کے باہر راک ہڈ کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ دروازہ بند تھا اور باہر ایک آدمی موجود تھا۔

"راک ہڈ سے ملنا ہے۔ میرا نام میری ہے اور ہم ہولگن سے آئے ہیں"........ میری نے باہر موجود آدمی سے کہا۔

"یس مس۔ معلوم کرتا ہوں"........ اس آدمی نے کہا اور دروازہ کھول کر اندر چلا گیا اور وہ دونوں باہر ہی رک گئیں۔ چند لمحوں بعد وہ آدمی باہر آ گیا اور اس نے ان دونوں کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔ تو میری نے جولیا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور آگے بڑھ گئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جسے بڑے فنکارانہ انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک میز کے پیچھے ایک سفید بالوں اور بھاری چہرے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر خاصا قیمتی اور نیا سوٹ تھا۔

"آیئے آیئے۔ مس میری۔ میں اپنے کلب میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں"........ سفید بالوں والے نے ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"شکریہ راک ہڈ۔ میں یہاں آئی تھی۔ میں نے سوچا کہ راک ہڈ سے بھی ملاقات ہو جائے۔ یہ میری فرینڈ ہیں مس جولیا"........ میری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی جولیا کا بھی تعارف کرا دیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گی"........ راک ہڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور میری نے لائم جوس کا کہہ دیا۔ راک ہڈ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور لائم جوس لانے کا آرڈر دے دیا۔

"یہاں لاؤز جیسے چھوٹے شہر میں کوئی کام تھا آپ کو"........ راک ہڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا تعلق وہاں ہولگن میں کس کے ساتھ ہے"........ میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ مگر میں نے سنا ہے کہ ٹیڈ کو کسی نے ہلاک کر دیا ہے اور اس کے بعد مادام ڈکسی چیف بنی۔ وہ بھی ہلاک ہو گئی ہے اور اب اس گروپ کا انچارج ھولی بن گیا ہے۔ یہ کیا چکر چل گیا ہے"........ راک ہڈ نے چونک کر کہا۔

"کسی ایشیائی ملک کی سیکرٹ سروس کو ہمارا گروپ ٹریس کر رہا تھا۔ لیکن یہ سروس سنا ہے انتہائی خطرناک ہے۔ اس لئے اس نے الٹا ٹیڈ اور ڈکسی دونوں کو ہی ہلاک کر دیا ہے۔ میں نے صرف سنا ہے۔ کیونکہ میرا سیکشن عملی کام نہیں کرتا"........ میری نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ کہیں آپ کا مطلب پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تو نہیں کیونکہ یہاں بھی اس سروس کے خلاف کام کرنے میں لارڈ ٹرمز صاحب بہت سرگرم ہو رہے ہیں"........ راک نے کہا اور میری اور جولیا دونوں چونک پڑے۔

"یہاں۔ مگر یہاں کیوں کام ہو رہا ہے۔ وہ تو ہولگن میں ہیں

.... میری نے بڑی جاندار اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے گارفیلڈ نے بتایا تھا۔ وہ یہاں کا معروف آدمی ہے۔ لارڈ ٹرمز کے لئے بھی کام کرتا رہتا ہے۔ وہ میرا ذاتی دوست ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ لارڈ ٹرمز نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں لاؤز میں ٹریس کرنے اور اس کے خاتمے کے لئے اسے ہائر کیا ہے اس نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ ویسٹرن کارمن سے بھی کوئی خاص گروپ وائلٹ نامی بھی یہاں پہنچ رہا ہے۔ گارفیلڈ کے مطابق وائلٹ بے حد تربیت یافتہ گروپ ہے "........ راک ہڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک باوردی ملازم ہاتھ میں ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ جس پر لائم جوس کے تین گلاس موجود تھے اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں گلاس میری۔ جولیا اور راک ہڈ کے سامنے رکھے اور پھر مڑ کر واپس چلا گیا۔

" ہو گا۔ لیکن میرے خیال میں تم اپنے دوست کو آگاہ کر دو کہ وہ بے حد محتاط رہے۔ جو لوگ ٹیڈ اور ڈکسی کو ختم کر سکتے ہیں۔ وہ گارفیلڈ کے قابو میں کیسے آ سکتے ہیں "........ میری نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا اور راک ہڈ بے اختیار ہنس دیا۔

" یہاں کی بات اور ہے مس میری۔ یہ چھوٹا سا شہر ہے۔ یہاں اجنبی آدمی فوراً ہی چیک ہو جاتا ہے۔ ہولگن تو بہت بڑا شہر ہے۔ وہاں وہ لوگ شاید چھپ بھی جائیں لیکن یہاں ان کا چھپنا مشکل ہے۔ پھر یہاں گارفیلڈ کا مکمل طور پر ہولڈ ہے۔ اس لئے انہیں کسی اور گروپ

کی طرف سے معمولی سی پناہ بھی نہیں مل سکتی "......... راک ہڈ نے ہنستے ہوئے کہا اور میری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" پھر تو گارفیلڈ صاحب یہاں کے کنگ ہوئے۔ کیا ان کا کوئی کلب وغیرہ ہے "......... جولیا نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں مس جولیا۔ گارفیلڈ کلب یہاں کا مشہور ترین کلب ہے اور نہ صرف مشہور ترین ہے بلکہ یوں سمجھیں کہ بدنام ترین بھی ہے۔ وہاں بڑے سے بڑا بدمعاش بھی سر جھکا کر جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہاں اصل ہولڈ لارڈ ٹرمز کا ہے اور گارفیلڈ کو لارڈ ٹرمز کی مکمل سرپرستی حاصل ہے "........ راک ہڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں یہاں گرسن سے ملنے آئی تھی۔ اس سے ایک ذاتی کام تھا۔ لیکن وہ محل میں موجود نہیں ہے "........ میری نے لائم جوس کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

" گرسن آپ کا مطلب لارڈ صاحب کے محافظ دستے کے انچارج سے ہے "...... راک ہڈ نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں۔ وہی۔ وہ میرا ذاتی دوست ہے "....... میری نے جواب دیا۔

" وہ تو واقعی محل میں نہیں ہے۔ وہ میرے گیم کلب کا مستقل ممبر ہے۔ دو تین روز پہلے تو آیا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ وہ اپنے دستے اور لارڈ صاحب کے شکاری دستے کے ہمراہ بلیک ہلز جا رہا ہے۔ وہاں انہوں نے لارڈ صاحب کے لئے شکار کے انتظامات کرنے ہیں اور یہ بھی کہہ رہا تھا نجانے لارڈ صاحب وہاں کتنے روز رہیں "........ راک ہڈ نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"بلیک ہلز۔ یہاں کوئی بلیک ہلز بھی ہے"...... میری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ لاؤز شہر سے پچاس کلو میٹر شمال میں ایک ویران اور بنجر پہاڑی سلسلہ ہے۔ اسے بلیک ہلز کہا جاتا ہے وہ لارڈ صاحب کی ملکیت ہے اور وہاں لارڈ صاحب پہاڑی لومڑیوں اور پہاڑی خرگوشوں کا شکار کھیلتے ہیں"...... راک ہڈ نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ مسٹر راک ہڈ۔ اب اجازت دیجئے۔ آپ کا بہت سا وقت لیا"...... میری نے گلاس خالی کر کے میز پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے نہیں مس۔ آپ کی آمد پر تو مجھے خوشی ہوئی ہے۔ کافی عرصے بعد ملاقات ہوئی ہے۔ دراصل یہاں کام اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب ہولگن تک بھی جانا نہیں ہوتا"...... راک ہڈ نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں راک ہڈ سے اجازت لے کر اس کے دفتر سے باہر آ گئیں۔

"میرا خیال ہے۔ ہمیں اس گارفیلڈ کا کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ ورنہ یہاں واقعی ٹیم فوری طور پر چیک کر لی جائے گی۔ یہ بالکل ہی چھوٹا سا شہر ہے۔ یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم کوئی ایسا راستہ تلاش کریں کہ لاؤز میں آئے بغیر ہم ان بلیک ہلز تک پہنچ جائیں"۔ جولیا نے کہا۔

"گرسن یقیناً بلیک ہلز گیا ہوا ہے اور لیبارٹری بھی وہیں ہے۔ اس

لئے ہمیں اپنا ٹارگٹ بلیک ہلز کو ہی بنانا چاہئے۔ یہاں سے نقشہ مل سکتا ہے۔ اس سے یقیناً ایسے راستے کی نشاندہی ہو سکتی ہے جو لاؤز شہر میں آئے بغیر ہمیں وہاں تک پہنچا دے"...... میری نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میری چونکہ ایک منجھی ہوئی مخبر تھی۔ اس لئے وہ اس معاملے میں واقعی بے حد گہرائی پر سوچ رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد ایک بک سٹال سے انہیں اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ مل گیا۔ وہ دونوں ایک ریستوران میں بنے ہوئے ایک علیحدہ کیبن میں بیٹھ گئیں اور مشروب منگوائے۔ جب ویٹر مشروب کی بوتلیں دے کر چلا گیا۔ تو میری نے نقشہ میز پر پھیلا لیا اور وہ دونوں اس پر جھک گئیں اور چند لمحوں بعد وہ بلیک ہلز کی عقبی طرف ایک راستہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئیں۔ گو اس طرح انہیں دو تین دور دراز کے قصبوں کا طویل چکر کاٹ کر آنا پڑتا تھا۔ لیکن بہرحال یہ راستہ محفوظ تھا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ واپس ہولگن چلا جائے"...... میری نے نقشہ لپیٹتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ریستوران سے نکل کر وہ ہولگن جانے والی بسوں کے اڈوں پر پہنچ چکی تھیں۔ لیکن وہاں پہنچ کر وہ جیسے ہی ٹیکسی سے اتر کر بکنگ آفس کی طرف بڑھیں۔ اچانک چار پانچ غنڈے ٹائپ افراد ان کے گرد پھیل گئے۔ جولیا مڑ کر سیدھی ہوئی ہی تھی کہ یک لخت ایک آدمی نے مٹھی کھولی اور دوسرے لمحے جولیا کی ناک پر غبارہ سا پھٹا اور اس کے ساتھ ہی جولیا

کا ذہن ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں تاریک پڑ گیا۔ غبارے سے
نکلنے والی گیس واقعی بے پناہ زود اثر تھی اور پھر درد کی ایک تیز لہر
کے جسم میں دوڑی اور درد کی اس تیز لہر کی وجہ سے ہی جولیا کے ذہن
پر چھائی ہوئی تاریکی چھٹنے لگی۔ چند لمحوں بعد اس کا شعور بیدار ہو گیا۔
اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بس اڈے پر بے ہوش ہو جانے سے
پہلے کا منظر فلم کی طرح گھومنے لگا۔ اس نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھا
اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ
ایک دیوار پر نصب کنڈوں کے ساتھ لٹکی ہوئی مضبوط فولادی زنجیروں
میں جکڑی ہوئی تھی۔ ساتھ ہی میری تھی اور ایک آدمی اس کے بازو پر
انجکشن لگا رہا تھا۔ میری کو بھی بالکل اسی طرح باندھا گیا تھا جس طرح
جولیا کو۔ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ لیکن ہر قسم کے فرنیچر سے عاری تھا۔

"یہ ہم کہاں ہیں"......... جولیا نے میری کو انجکشن لگا کر مڑتے
ہوئے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لارڈ ٹرمز کے محل کے ایک تہہ خانے میں"......... اس آدمی نے
بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں۔ ہمارا کیا قصور ہے"......... جولیا نے لہجے میں حیرت
پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو لارڈ صاحب کو ہی پتہ ہو گا۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ
ویسے تو آج تک یہاں سے زندہ انسان کبھی باہر نہیں گیا۔ لیکن تم
ایک خوب صورت اور نوجوان عورت ہو اور لارڈ صاحب حسن کے

ن ہیں۔ اس لئے کوشش کرنا کہ لارڈ صاحب۔ تمہیں پسند کر
و شاید تمہاری زندگی کا سکوپ بن جائے۔ یہ بات میں تمہیں اس
بتا رہا ہوں کہ مجھے تمہارے حسن اور جوانی پر رحم آ رہا ہے"........
دمی نے سرگوشیانہ انداز میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ
زیادہ تیزی سے مڑا اور بڑے بڑے قدم اٹھاتا دروازہ کھول کر باہر نکل
دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سن کر ہی جولیا چونک پڑی۔
کہ دروازہ جس انداز میں بند ہوا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ
ساؤنڈ پروف ہے اور شاید اس کو اس لئے ساؤنڈ پروف بنایا گیا تھا۔
یہاں سے شکار کی چیخیں باہر نہ جا سکیں۔ اسی لمحے مریم نے بھی
ہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور جولیا نے بے اختیار ایک طویل
س لیا اور اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لئے اس نے زنجیروں اور
وں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ یہ کیا ہو گیا ہے"......... مریم کی انتہائی
رزدہ آواز سنائی دی۔

"گھبراؤ مت مریم۔ گھبراہٹ سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ ہمیں اپنے
ں سلامت رکھ کر اس سچوئشن کو ڈیل کرنا ہے ہم لارڈ ٹرمز کے
ی ہیں"......... جولیا نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ٹرمز کے مگر"......... مریم نے حیران ہو کر کہا۔ لیکن اس سے
پہلے کہ جولیا اس کی بات کا جواب دیتی۔ بند دروازہ ایک دھماکے سے
کھلا اور ایک ادھیڑ عمر مگر ورزشی جسم کا مالک آدمی جس کے جسم پر

انتہائی قیمتی سوٹ تھا۔ اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے مشین گن سے
مسلح ایک درمیانے قد مگر مضبوط جسم کا نوجوان تھا۔ اسکے چہرے پر
بے پناہ سختی تھی۔ چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ اس آدمی کا تعلق
زیر زمین دنیا سے ہے۔ مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکائی ہوئی تھی۔

"تو یہ ہیں وہ عورتیں گارفیلڈ"......... سوٹ میں ملبوس ادھیڑ عمر
نے جولیا اور مریم کو غور سے دیکھتے ہوئے اس نوجوان سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"یس لارڈ۔ بقول راک ہڈ کے یہ میری ہے اور یہ اس کی سہیلی جولیا
جس کا تعلق یقیناً اس پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوگا"...... نوجوان
نے جس کا نام گارفیلڈ تھا مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کہ انہیں کس طرح پکڑا گیا۔ اگر واقعی یہ
دونوں وہی ہیں جو تم بتا رہے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ سیکرٹ
سروس بھی یہاں موجود ہوگی"......... لارڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ یہ اتفاق ہے کہ مجھے راک ہڈ سے جو میرا ذاتی دوست ہے
ایک ذاتی کام یاد آگیا تھا۔ میں نے محل سے ہی اسے فون کیا۔ تو اس
نے باتوں ہی باتوں میں کہا کہ ٹیڈ گروپ کی سیکشن چیف میری اور
اس کی فرینڈ جولیا اس کے پاس آئی تھیں۔ میں میری کے نام پر چونکا۔
کیونکہ آپ بتا چکے تھے کہ ٹیڈ گروپ کی سیکشن چیف میری نے اس
سروس کو پناہ دی ہے۔ میں نے اس سے مزید تفصیل پوچھی تو اس نے
کہا کہ میری آپ کے محل کے سیکورٹی انچارج گرسن سے ملنے آئی تھی۔

لیکن وہ نہ مل سکا۔ اس لئے وہ چلی گئی ہے۔ جس پر مجھے احساس ہوا کہ
یہ لوگ کسی بڑی سازش کے لئے یہاں آئے ہیں۔ میں نے راک ہڈ سے
ان دونوں کے حلیے معلوم کئے اور پھر اپنے آدمیوں کو حکم دے دیا کہ
سارے شہر میں فوراً ان کو تلاش کیا جائے اور انہیں زندہ گرفتار کیا
جائے تاکہ ان سے اصل حقیقت معلوم کی جا سکے اور پھر میرے
آدمیوں نے انہیں بس اڈے پر گھیر لیا۔ اس کے بعد میں نے فوری طور
پر انہیں یہاں منگوایا تاکہ آپ خود ان سے حقیقت حال معلوم کر
سکیں۔ لیکن آپ وائلٹ کے ساتھ بلیک ہلز گئے ہوئے تھے اس لئے
مجھے انتظار کرنا پڑا"........ گارفیلڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ لیکن
اس تفصیل سے جولیا اور مریم دونوں کو ان کی گرفتاری کی اصل
صورت حال کا بھی علم ہو گیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب یہ دونوں بتائیں گی کہ ان کے ساتھی
کہاں ہیں"........ لارڈ ٹرمز نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

"لارڈ صاحب۔ میں نے گارفیلڈ صاحب کی بات سن لی ہے۔ یہ مجھے
کسی ایشیائی ملک کی سیکرٹ سروس کارکن بتا رہے ہیں۔ مگر آپ یقین
کر سکتے ہیں کہ ایک سوئس نژاد کسی ایشیائی ملک کی سیکرٹ سروس
میں شامل ہو سکتی ہے۔ مجھے تو کسی بات کا علم ہی نہیں۔ میں تو سیاح
ہوں۔ ہوٹل میں مس میری سے میری ملاقات ہوئی یہ لاوز آ رہی تھیں
اور انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ لاوز کے لارڈ کے محل جا رہی ہیں۔ تو میں
ان کے ساتھ آ گئی۔ آپ بے شک اپنے پھاٹک کے ساتھ والے کیبن

میں موجود اپنے آدمی سے پوچھ لیں۔ میں نے اس سے خواہش ظاہر کی تھی کہ کیا میری آپ سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ مجھے لارڈ صاحب کو قریب سے دیکھنے اور ان سے ملاقات کا بے حد شوق ہے۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا"...... جولیا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ہاں گارفیلڈ۔ واقعی یہ بات سوچنے کی ہے کہ ایک غیر ملکی عورت کس طرح کسی ملک کی سیکرٹ سروس میں شامل ہو سکتی ہے۔ لیکن میری تو بہرحال موجود ہے۔ سب کچھ اس سے آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے"...... لارڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ...... میں نے تو یہ خیال اس لئے ظاہر کیا تھا کہ چونکہ یہ عورت میری کے ساتھ تھی۔ بہرحال اصل بات تو میری کی گرفتاری ہے اور اب اسے بتانا ہی ہوگا"...... گارفیلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا

"ہاں تو مس میری۔ تم کچھ بتانے کے لئے تیار ہو۔ یا میں ہنٹر منگواؤں"...... لارڈ نے میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم جو چاہے کر سکتے ہو۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں کسی سیکرٹ سروس کو نہیں جانتی اور پھر میں زندگی میں کبھی کسی ایشیائی ملک گئی ہی نہیں۔ اس لئے میں کسی ایشیائی گروپ کو کیوں پناہ دوں گی"...... میری نے جواب دیا۔

"یہ بھی تم ہی بتاؤ گی کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔ بہرحال یہ ایک حتمی بات ہے کہ تم نے انہیں پناہ دی اور تمہاری وجہ سے وہ کرنل کارسٹن کے ہاتھ نہ آسکے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ تمہاری وجہ سے

کرنل کارسٹن کو بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑا"...... لارڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ جب تم میری بات پر یقین ہی نہیں کر رہے"...... میری نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم انتہائی خطرناک عورت ہو۔ اگر تم کوئی عام عورت ہوتیں تو تم کسی بھی لمحے مجھ سے ایسے عام سے لہجے میں بات نہ کرتیں۔ لازماً تم میرا احترام کرتیں۔ گارفیلڈ سامنے الماری میں ہنٹر موجود ہے۔ وہ نکال کر لاؤ۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کے نازک جسم میں کتنا خون موجود ہے"...... لارڈ نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ"...... گارفیلڈ نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ کی دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"پپ۔ پپ۔ پلیز لارڈ۔ آپ مجھ پر رحم کریں اور اسے ہنٹر مارنے سے پہلے مجھے یہاں سے بھیج دیں۔ ورنہ ورنہ۔ میں مرجاؤں گی۔ آپ مجھ پر احسان کریں۔ میں آپ کے اس احسان کے بدلے آپ کی دل وجان سے خدمت کروں گی۔ میں آپ کی کنیز بن جاؤں گی۔ مجھ پر رحم کریں"...... یک لخت جولیا نے انتہائی بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ اوہ واقعی۔ تم نے اچھی بات کی ہے۔ تم واقعی اس قابل ہو۔ کہ میری کنیز بن سکو۔ میں نے پہلے خیال ہی نہ کیا تھا۔

اوہ ۔ ویری گڈ "........ لارڈ نے اس بار بھرپور نظروں سے جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔اس دوران گارفیلڈ ایک خوف ناک قسم کا ہنٹر اٹھا کر واپس لارڈ کے پاس پہنچ چکا تھا۔لارڈ نے ہنٹر اس کے ہاتھ سے لیا اور پھر گارفیلڈ کو حکم دیا۔

" اس عورت کو زنجیروں سے آزاد کر کے اسے میرے ذاتی محافظوں کے حوالے کر آؤ اور انہیں کہو کہ اسے میرے خاص کمرے میں پہنچا دیں "........ لارڈ نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

" مم ۔ مم ۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں ۔ احسان مند ہوں "........ جولیا نے انتہائی فرمابردانہ لہجے میں کہا اور لارڈ کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے ۔ جیسے اسے جولیا کی یہ فرمابرداری بے حد پسند آئی ہو ۔ میری ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی ۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"یس لارڈ"........ گارفیلڈ نے کہا اور تیزی سے جولیا کی طرف لپکا۔

"ہاں ۔اب بتاؤ میری ۔ تم نے یہ ہنٹر تو دیکھ ہی لیا ہو گا ۔اب بولو ۔ لارڈ نے میری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہنٹر کو ہوا میں جھٹکا دیا۔

"پپ ۔ پپ ۔ پلیز لارڈ ۔ میرا دل بیٹھ جائے گا ۔ پلیز مجھے یہاں سے جانے دیں پلیز"........ جولیا نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے ۔ میں نہیں چاہتا کہ تم جیسی خوب صورت عورت خوف سے بے ہوش ہو جائے اور ویسے بھی اب مجھے یقین آگیا

ہے کہ تمہارا کوئی تعلق اس سیکرٹ سروس سے نہیں ہو سکتا ۔ تم جیسی معصوم اور خوفزدہ عورت کسی سیکرٹ سروس کی رکن نہیں ہو سکتی "........ لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

" شش ۔ شش ۔ شکریہ جناب "........ جولیا نے انتہائی احسان مندانہ لہجے میں کہا۔

" مس میری ۔ لارڈ صاحب کو سب کچھ بتا دو پلیز ۔ میرا مشورہ ہے " جولیا نے لارڈ کا شکریہ ادا کر کے میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو کچھ میں جانتی تھی ۔ وہ پہلے ہی بتا چکی ہوں اور کیا بتاؤں "........ میری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ابھی تم سب کچھ بتا دو گی ۔ ابھی تمہاری روح بھی سچ بولنے لگے گی اس لڑکی کو ذرا باہر تو جانے دو "...... لارڈ نے ہنٹر کو ایک بار پھر ہوا میں پٹخاتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے گارفیلڈ نے جولیا کے پیروں سے بندھی ہوئی زنجیریں بھی کھول دیں اور جولیا آزاد ہو گئی اور پھر جیسے ہی گارفیلڈ سیدھا ہوا جولیا نے بڑے اطمینان سے ہاتھ بڑھا کر اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار لی ۔ چونکہ گارفیلڈ اس کی پیروں کی زنجیریں کھولنے کے لئے جھکا ہوا تھا اور پھر مشین گن بھی اس کے دائیں کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی ۔ اس لئے سیدھا ہوتے وقت جولیا نے واقعی انتہائی اطمینان اور سہولت سے مشین گن اتار لی تھی اور گارفیلڈ مزاحمت بھی نہ کر سکا تھا۔

"یہ۔یہ" .... لارڈ اور گارفیلڈ دونوں نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھ رہی ہوں کہ اس میں کتنا وزن ہے۔ تم اسے اتنی آسانی سے اٹھائے پھر رہے ہو" .... جولیا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے دو قدم سائیڈ پر ہٹی اور پھر اس سے پہلے کہ گارفیلڈ اور لارڈ اس کے جواب میں کچھ کہتے یک لخت کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور گارفیلڈ کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ گارفیلڈ تو مشین گن کا برسٹ کھا کر اچھل کر پشت کے بل گرا تھا۔ جب کہ لارڈ کے ہنٹر کو گولیاں تھیں اور وہ نہ صرف ٹوٹ گیا تھا بلکہ اس کے ہاتھ سے بھی نکل گیا۔ گو لارڈ کے جسم کو گولی نے نہ چھوا تھا۔ لیکن وہ صرف خوف کی شدت سے پہلو کے بل فرش پر گر گیا تھا۔

گارفیلڈ تو بس معمولی سی حرکت کر کے ہی ہمیشہ کے لئے ساکت ہو چکا تھا۔ کیونکہ اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔ لیکن لارڈ صاحب فرش پر پڑے ہذیانی انداز میں چیخ رہے تھے۔

"تم تو مجھے بزدل کہہ رہے تھے لارڈ صاحب اور خود تم گولیوں کی آوازیں سن کر ہی خوف سے پاگل ہوئے جا رہے ہو۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور دیوار کی طرف منہ کر لو۔ ورنہ گارفیلڈ کی طرح تمہارے جسم میں بھی پورا برسٹ اتار دوں گی" .... جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مم۔مم۔مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ مجھے مت مارو" .... لارڈ نے یک لخت دونوں ہاتھ جوڑ کر اٹھ

کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ چکا تھا اور آنکھیں خوف کی شدت سے پھیل کر تقریباً کانوں تک پہنچ گئی تھیں۔

"کھڑے ہو جاؤ اٹھ کر" .... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ تو لارڈ یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"دیوار کی طرف منہ کرو۔ میں صرف تمہاری تلاشی لینا چاہتی ہوں اگر میرا مقصد تمہیں مارنا ہوتا تو گارفیلڈ کی طرح اب تک تمہارا جسم بھی گولیوں سے چھلنی ہو جاتا" .... جولیا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مم۔مم۔میرے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے۔ میں نے کبھی اپنے پاس اسلحہ نہیں رکھا۔ اسلحہ صرف میرے محافظوں کے پاس ہوتا ہے" لارڈ نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا اور جولیا کو یقین آ گیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ کیونکہ وہ جس انتہا درجے کی بزدلی کا مظاہرہ کر رہا تھا اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ صرف لارڈ ہی ہے۔ جو دوسروں کے بل پر حکومت کرتا ہے۔ ورنہ وہ خود دنیا کا بزدل ترین انسان تھا۔

"چلو۔ آگے بڑھ کر میری کو کھولو۔ چلو۔ اگر تم نے ذرا بھی دیر لگائی یا کوئی غلط حرکت کی تو گولیوں سے اڑا دوں گی" .... جولیا نے سخت لہجے میں کہا اور لارڈ تیزی سے میری کی طرف بڑھ گیا۔ میری کے چہرے پر حیرت اور مسرت کے ملے جلے تاثرات تھے۔ شاید اس کے ذہن میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ جولیا اس طرح سچوئشن پر قابو پا لے گی اور پھر وہ چند لمحوں بعد ہی وہ آزاد ہو چکی تھی۔

"میری۔ اب اس لارڈ کو ان زنجیروں میں جکڑ دو۔ میں نے اس سے

پوچھ گچھ کرنی ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ یہ آزاد ہونے کی بنا پر کسی بھی وقت کوئی غلط حرکت کرے اور مارا جائے"...... جولیا نے میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کوئی غلط حرکت نہ کروں گا۔ مجھے مت مارو۔ وعدہ کرو کہ مجھے مارو گے نہیں۔ تم جو پوچھو گی وہی سب کچھ بتا دوں گا"...... لارڈ نے پہلے سے زیادہ گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری زندگی اسی میں ہے لارڈ کہ تم زنجیروں میں بندھ جاؤ۔ تاکہ مجھے اطمینان ہو جائے کہ تم کوئی غلط حرکت نہ کر سکو گے۔ اس کے بعد اگر تم نے میرے ساتھ مکمل تعاون کیا تو میں تمہیں آزاد کر دوں گی" جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بے شک باندھ لو۔ میں مکمل تعاون کروں گا۔ مکمل۔ یقین رکھو"...... لارڈ نے کہا اور جلدی سے خود ہی جا کر اس جگہ کھڑا ہو گیا جہاں کچھ لمحے پہلے میری بندھی ہوئی تھی اور میری نے پھرتی سے اس کے پیروں اور ہاتھوں میں زنجیروں والے کڑے ڈال کر ان کے بٹن پریس کر دیئے اور اب لارڈ میری کی جگہ زنجیروں سے بندھا ہوا کھڑا تھا۔

"تمہارے محل میں اس وقت کتنے افراد موجود ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"محل میں بہت لوگ ہیں۔ ملازم مرد ہیں۔ عورتیں ہیں"...... لارڈ نے جواب دیا۔

"مسلح افراد کتنے ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"مسلح افراد تو پھاٹک سے باہر ہیں۔ میرا محافظ دستہ محل سے باہر گیا ہوا ہے"...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ وائلٹ گروپ جو ہیلی کاپٹر سے ویسٹرن کارمن سے یہاں آیا تھا وہ کہاں ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اوہ۔ اوہ...... تم ان کے بارے میں بھی جانتی ہو۔ وہ۔ وہ۔ تو محل سے چلا گیا ہے۔ ان میں سے ایک مارکوٹ گارفیلڈ کے کلب میں ہے۔ جب کہ باقی تینوں کو میں پہاڑیوں چھوڑنے گیا تھا۔ وہاں سے جب میں اپنے ذاتی ہیلی کاپٹر پر واپس آیا تو گارفیلڈ یہاں موجود تھا۔ اس نے مجھے تمہارے متعلق بتایا تو میں سیدھا یہاں اس کے ساتھ آ گیا"...... لارڈ نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر کا سن کر جولیا کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"کیا تم کبھی بلیک ہلز میں واقع لیبارٹری کے اندر گئے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ تو بنوائی ہوئی میری ہے۔ مم۔ مم۔ میں نے اسے خود بنوایا تھا"...... لارڈ نے رک رک کر جواب دیا۔

"ڈاکٹر ہمفرے کو محل میں بلوا سکتے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ نہیں۔ اب نہیں۔ لیبارٹری سیلڈ ہے اور اسرائیل کے صدر کے حکم پر دو ماہ تک نہ کوئی اندر جا سکتا ہے اور نہ باہر آ سکتا ہے اور نہ ڈاکٹر ہمفرے سے کوئی رابطہ ہو سکتا ہے"...... لارڈ نے جواب

دیتے ہوئے کہا اور جولیا اس کے لہجے سے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"بلیک ہلز پر تمہارے کتنے لوگ موجود ہیں"۔ جولیا نے پوچھا۔

"بیس تھے۔ لیکن اب تین اور پہنچ گئے ہیں۔ تیئیس ہو گئے ہیں"۔ لارڈ نے جواب دیا۔

"وہاں سے رابطہ فون پر ہوتا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہاں میرا شکاری ریسٹ ہاؤس ہے۔ اس میں فون بھی موجود ہے اور دوسرا سامان بھی۔ میں اکثر وہاں پہاڑی لومڑیوں اور خرگوشوں کے شکار کے لئے جاتا رہتا ہوں"...... لارڈ نے جواب دیا۔

"تم ہو ہی لومڑیوں اور خرگوشوں کے شکار کے قابل"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور لارڈ نے دانت نکوس لئے۔

"یہاں سے ہیلی کاپٹر تک جہاں تمہارا ہیلی کاپٹر موجود ہے تمہارے کتنے ملازم موجود ہیں اور سن لو میں اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اور میری تمہارے ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر نہ صرف محل سے بلکہ لاؤز سے ہی نکل جائیں اور تمہیں زندہ چھوڑ دیں اور تمہارے محل کے ملازموں کو بھی۔ ورنہ دوسری صورت میں مجھے تم سمیت سب کو ہلاک کرنا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"وہاں تک ایک خفیہ راستہ موجود ہے۔ میں تمہیں خاموشی سے وہاں تک پہنچا سکتا ہوں۔ کسی کو معلوم نہیں ہو گا"...... لارڈ نے جلدی سے کہا۔

او۔ کے۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم زندہ رہنا چاہتے ہو یا سرد قبر میں اترنا چاہتے ہو۔ اس لئے جو بھی حرکت کرنا سوچ سمجھ کر کرنا"...... جولیا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے میری کو اشارہ کر دیا کہ لارڈ کو کھول دے۔

"مم۔ مم۔ میں تم سے مکمل تعاون کروں گا"...... لارڈ نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میری نے آگے بڑھ کر لارڈ کو آزاد کر دیا اور پھر جولیا کے کہنے پر اس نے جب گارفیلڈ کے لباس کی تلاشی لی تو اسے ایک بھاری ریوالور مل گیا۔ جو اس نے خود رکھ لیا۔

"چلو۔ لے چلو ہمیں"۔ جولیا نے کہا اور لارڈ تیزی سے قدم بڑھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اور میری اس کے پیچھے تھیں۔ جولیا کے ہاتھ میں گن موجود تھی اور ظاہر اس کا رخ لارڈ کی طرف ہی تھا۔ جب کہ میری ہاتھ میں ریوالور اٹھائے ہوئی تھی۔ لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اتنا بھاری ریوالور چلانا اس کے بس کا روگ نہیں تھا۔

دروازہ کھول کر وہ باہر ایک راہداری میں آئے اور تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک خفیہ راستے سے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے جہاں ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"تمہیں ہیلی کاپٹر اڑانا تو آتا ہی ہو گا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں خود اڑاتا ہوں۔ مگر تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے یہاں چھوڑ جاؤ گی"...... لارڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمیں راستوں کا علم نہیں ہے۔ اس لئے تم ہمیں ہیلی کاپٹر پر شہر

سے باہر چھوڑ آؤ"...... جولیا نے کہا اور لارڈ سر ہلاتا ہوا ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ جولیا نے میری کو سائیڈ سیٹ پر بٹھایا اور خود وہ گن لے کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس ہال نما ہیلی پیڈ کی چھت خود بخود کھلی اور ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ جولیا اور میری خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا میں تمہیں ساتھ والے قصبے میں چھوڑ دوں۔ وہاں سے تمہیں آسانی سے ہولگن کے لئے بس مل جائے گی"...... لارڈ نے کہا۔

"نہیں، تم ہمیں صرف لاؤز سے باہر کسی کھیت میں اتار دو۔ ہم وہاں سے خود پیدل سڑک تک چلی جائیں گی"...... جولیا نے جواب دیا اور لارڈ نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارنا شروع کر دیا اور پھر واقعی اس نے ہیلی کاپٹر دور دور تک پھیلے ہوئے کھیتوں کے درمیان ایک خالی جگہ پر اتار دیا اور جولیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہے شکریہ"...... جولیا نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا ہاتھ تیزی سے گھوما اور مشین گن کا بھاری دستہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے لارڈ کے سر پر کسی دھماکے سے پڑا اور لارڈ چیختا ہوا وہیں اوندھا ہو گیا۔ جولیا نے گن ایک طرف رکھی اور لارڈ کو کھینچ کر عقبی سیٹ پر ڈال دیا

"اب تم اس کی حفاظت کرو۔ مجھے یقین ہے کہ اسے جلدی ہوش نہ آئے گا"...... جولیا نے میری سے کہا اور میری سر ہلاتی ہوئی عقبی سیٹ پر آ گئی۔ جب کہ جولیا نے پائلٹ سیٹ سنبھال لی۔

"تم کہاں جانا چاہتی ہو۔ کیا ہولگن جاؤ گی"۔ میری نے پوچھا۔

"نہیں۔ بلیک ہلز"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر۔ مگر وہاں تو تینتیس آدمی ہیں"...... میری نے گھبرا کر کہا۔

اسی لمحے جولیا نے ہیلی کاپٹر کو دوبارہ فضا میں بلند کر دیا تھا۔

"گھبراؤ مت۔ ہمارے پاس مشین گن ہے اور وہ لوگ لارڈ کے ہیلی کاپٹر کو اچھی طرح پہچانتے ہوں گے اور سوائے تمہارے دوست گرسن کے اور کوئی تمہیں نہ پہچانتا ہو گا۔ اس لئے آسانی سے شکار ہو جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر گرسن کو کسی طرح علیحدہ بلا لیا جائے۔ تو وہ یقیناً ہمارے ساتھ تعاون کرے گا"...... میری نے کہا۔

"دیکھو۔ کوشش تو کروں گی"...... جولیا نے کہا۔ اس نے چونکہ نقشے کو غور سے دیکھا ہوا تھا اس لئے وہ اب آسانی سے ہیلی کاپٹر کو موڑ کر بلیک ہلز کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چند لمحوں بعد ہی اسے دور سے ویران اور بنجر پہاڑیوں کا سلسلہ نظر آنے لگ گیا۔

"ریوالور ساتھ والی سیٹ پر رکھ دو۔ یہ تم سے نہ چلے گا"۔ جولیا نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ بھاری مشین گن بھی تو مجھ سے نہ چل سکے گی۔ نجانے تم کس طرح اتنی آسانی سے اسے چلا لیتی ہو"...... میری نے ریوالور سائیڈ سیٹ پر رکھتے ہوئے کہا اور جولیا نے مسکرا کر ریوالور اٹھایا اور اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"اب میری بات غور سے سنو۔ میں یہ ہیلی کاپٹر اس ریسٹ ہاؤس

کے پاس اتار دوں گی ۔ تم نے نیچے اتر کر گرسن کو دیکھنا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ وہ انچارج ہونے کی وجہ سے ریسٹ ہاؤس میں ہی ہوگا اور وائلٹ کے تین آدمی اور باقی افراد پہاڑیوں میں چھپے ہوئے ہوں گے ۔ جیسے ہی تمہیں گرسن نظر آئے تم نے اسے پکارنا ہے میں اس دوران ہیلی کاپٹر میں ہی رہوں گی ۔ گرسن کو دیکھ کر تم نے فوراً کہنا ہے کہ لارڈ صاحب نے اس کے لئے ایک خصوصی پیغام بھیجا ہے اور اس کے بعد گرسن کو ساتھ لے کر تم علیحدہ ہو کر اسے ساری بات بتا دینا ۔ اگر وہ تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائے ۔ تو اپنا ہاتھ سر پر پھیر دینا ۔ اگر وہ ہچکچائے تو ہاتھ کو گردن پر پھیرنا ۔ اس کے بعد جو سچوئشن ہو گی ۔ میں ویسے ہی اسے ڈیل کروں گی "........ جولیا نے میری کو سمجھاتے ہوئے کہا اور میری نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ اب ہیلی کاپٹر پہاڑیوں پر اڑ رہا تھا اور پھر اسے دور سے ریسٹ ہاؤس کی عمارت نظر آنے لگ گئی اور جولیا نے ہیلی کاپٹر کا رخ اس کی طرف موڑ دیا ۔

سارے ساتھی عمران کے کمرے میں موجود تھے ۔ عمران کے دونوں بازوؤں اور ٹانگوں پر جگہ جگہ ڈریسنگ موجود تھی ۔ مگر وہ بیڈ پر تکیوں کا سہارا لئے ہوئے بیٹھا ہوا تھا ۔ جولیا کو میری کے ساتھ لاؤنز گئے ہوئے بارہ گھنٹے گزر چکے تھے اور چونکہ لاؤنز اتنا زیادہ دور بھی نہ تھا ۔ اس لئے ان کا خیال تھا کہ انہیں وہاں پہنچنے اور گرسن سے ملنے اور پھر واپس آنے میں زیادہ سے زیادہ چھ گھنٹے لگ سکتے تھے ۔ مگر اب بارہ گھنٹے گزر چکے تھے اور ان دونوں کا کوئی پتہ نہ تھا ۔

"میرا خیال ہے ۔ ہمیں لارڈ ٹرمز کے محل میں فون کر کے معلوم کرنا چاہیے "...... صفدر نے کہا ۔

"میں معلوم کر چکا ہوں ۔ نہ ہی وہاں لارڈ ہے اور نہ وہ گرسن "۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا ۔

"اوہ ۔ پھر اب کیا کیا جائے ۔ کیا اس کا انتظار کیا جائے ۔ یا ہمیں

خود وہاں جانا چاہئے"........ صفدر نے کہا۔

" اس قدر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جولیا تم سب کے تصورات سے بھی زیادہ ذہین اور ہوشیار ہے۔ وہ ضرور کسی خاص چکر میں مصروف ہو گی"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی عمران صاحب۔ وہ جگہ جولیا کے لئے قطعی اجنبی ہے اور میری بھی صرف مخبری ہے۔ فیلڈ کا اسے تجربہ نہیں ہے"..... صفدر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جولیا کو اس طرح ساتھ جانا ہی نہ چاہئے تھا۔ اکیلی مریم چلی جاتی"۔ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" پھر تمہاری جگہ چوہان پریشان ہوتا۔ بات تو ایک ہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان بے اختیار جھینپ گیا۔

"آپ نے خواہ مخواہ مجھے ملوث کر دیا ہے"........ چوہان نے قدرے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی خواہ مخواہ تو بعد میں سب کچھ بن جاتا ہے"........ عمران نے جواب دیا اور چوہان اور زیادہ جھینپ گیا۔

" میرا خیال ہے کہ تنویر اور مجھے وہاں جانا چاہئے۔ اگر مس جولیا اور مریم واپس آجائیں تو آپ ہمیں ٹرانسمیٹر پر آگاہ کر سکتے ہیں۔ ورنہ وہاں جا کر ہم انہیں تلاش کریں گے۔ لاؤز چھوٹا سا شہر ہے۔ کہیں نہ کہیں ان کا اتہ پتہ معلوم ہو ہی جائے گا"........ صفدر نے کہا۔

" ارے ارے۔ تم بھی پریشانی کا شکار ہو گئے صفدر۔ تم لوگوں

نے جولیا کو شاید کانچ کی گڑیا سمجھ رکھا ہے۔ میں جانتا ہوں اسے۔ وہ اکیلی کارکردگی کے لحاظ سے سب پر بھاری ثابت ہو سکتی ہے۔ چیف نے اسے خواہ مخواہ اپنا نائب نہیں بنا رکھا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا فون ہے جناب"........ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نرس نے ہاتھ میں کارڈلیس فون اٹھائے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

اس کا اشارہ عمران کی طرف تھا اور وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"اوہ اچھا"...... عمران نے کہا اور نرس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔

"آپ پلیز۔ جا سکتی ہیں"....... عمران نے نرس سے نرم لہجے میں کہا اور نرس سر ہلاتی ہوئی خاموشی سے واپس چلی گئی۔

"ہیلو"........ عمران نے پہلے اس کا لاؤڈر کا بٹن اور پھر رابطے کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں بلیک ہلز سے"........ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی اور آواز پورے کمرے میں سنائی دی اور تنویر کا ستا ہوا چہرہ جولیا کی آواز سنتے ہی بے اختیار کھل اٹھا۔ عمران مسکرا دیا۔

"تمہاری وہاں موجودگی کے بعد بلیک ہلز بلیک کیسے رہ سکتی تھیں وہ تو تمہارا عکس پڑتے ہی وائٹ ہلز بن چکی ہوں گی"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مذاق کا وقت نہیں ہے عمران ۔ صورت حال کسی بھی وقت پلٹ سکتی ہے ۔ میری بات تفصیل سے سن لو "...... دوسری طرف سے جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤز پہنچنے سے لے کر لارڈ ٹرمز کے محل میں قید ہونے اور پھر وہاں گارفیلڈ کو ہلاک کر کے لارڈ ٹرمز کے ہیلی کاپٹر میں میری سمیت بلیک ہلز تک پہنچنے کی پوری تفصیل سنا دی ۔ یہاں پہنچ کر صورت حال میری توقع سے کہیں زیادہ آسانی سے قابو میں آ گئی ۔ یہاں اکیلا گرسن موجود تھا۔ وائلٹ گروپ کے تینوں افراد اپنے ہیلی کاپٹر پر لاؤز اپنے چیف سے ملنے گئے ہوئے تھے ۔ مریم نے جب گرسن کو ساری صورت حال بتائی تو وہ ہمارے ساتھ مکمل تعاون پر آمادہ ہو گیا اور پھر اس کے تعاون سے میں نے وہاں موجود لارڈ ٹرمز کے تمام افراد کو واپس محل میں بھجوا دیا ہے ۔ اس وقت لارڈ ٹرمز ہمارے قبضے میں ہے ۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ لیبارٹری سیلڈ ہے اور لیبارٹری کے اندر رابطے کا کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ اب ہم کیا کریں ۔ ویسے بھی وہ وائلٹ گروپ کسی بھی لمحے واپس آسکتا ہے اور وہ تربیت یافتہ افراد ہیں ۔ اس لئے سچوئشن تبدیل بھی ہو سکتی ہے "...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میری ہیلی کاپٹر اڑا لیتی ہے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ۔ میں نے معلوم کیا ہے ۔ وہ اسے پائلٹ نہیں کر سکتی ۔

البتہ گرسن اسے پائلٹ کر سکتا ہے "...... جولیا نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ میری کو گرسن کے ساتھ یہاں ہولگن بھیج دو اور خود وہاں اس وائلٹ گروپ کا انتظار کرو ۔ یہ لوگ یقیناً ہیلی کاپٹر پر ہی آئیں گے اور چونکہ وہ لوگ پوری طرح مطمئن ہوں گے اس لئے تم آسانی سے انہیں ڈیل کر سکتی ہو ۔ میں میری اور گرسن کے ساتھ یہاں سے تنویر اور دوسرے ساتھیوں کو ہیلی کاپٹر پر تمہاری امداد کے لئے بھجوا دوں گا "...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ کیا لارڈ ٹرمز کو بھی ساتھ بھجوا دوں "...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں اس کو وہیں رکھو ۔ کیونکہ وہ تمہارے لئے ترپ کا پتہ ثابت ہو سکتا ہے "...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے او ۔ کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"جولیا نے تو واقعی کمال کر دیا ۔ اس قدر ذہانت سے اس خطرناک سچوئشن کو ڈیل کیا ہے "...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران سمیت دوسرے ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے شدید انتظار کے بعد دروازہ کھلا اور میری ایک لمبے تڑنگے نوجوان کے ساتھ اندر داخل ہوئی اور پھر اس نے گرسن کا تعارف کرایا۔

"ہیلی کاپٹر کتنا بڑا ہے "...... عمران نے پوچھا۔

"چھوٹا ہیلی کاپٹر ہے ۔ زیادہ سے زیادہ چار افراد سوار ہو سکتے ہیں "۔

میری نے جواب دیا۔

"کیا یہاں کوئی ایسی کمپنی ہے جو ہیلی کاپٹر کرایے پر دے سکتی ہو"........ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ایک کمپنی ہے اور اس کمپنی کا مالک لارڈ ٹرمز ہے۔اس کا منیجر میرا اچھا دوست ہے۔وہ لارڈ صاحب کو حساب کتاب دینے محل میں آتا جاتا ہے۔میں اس سے لارڈ صاحب کے نام سے بڑا ہیلی کاپٹر آسانی سے حاصل کر سکتا ہوں"........ گرسن نے جواب دیتے ہوئے کہا

"لارڈ صاحب کے محل میں بھاری اسلحہ ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔عام سی مشین گنیں اور ان کا میگزین ہے۔جو وہ اپنے محافظ دستے کے لئے سٹاک رکھتے ہیں"........ گرسن نے جواب دیا۔

"یہاں کوئی ایسا گروپ ہے۔جس سے بھاری اسلحہ خریدا جا سکتا ہو"........ عمران نے پوچھا۔

"ہوگا۔لیکن میں کسی گروپ سے واقف نہیں ہوں"........ گرسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری تم جانتی ہو ایسے کسی گروپ کو"........ عمران نے میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔مجھے کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی"۔میری نے جواب دیا۔

"او۔کے۔ٹھیک ہے۔گرسن جا کر کسی بڑے ہیلی کاپٹر کا

بندوبست کرو۔وہاں جولیا اکیلی ہے۔اس لئے میں زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا"........ عمران نے کہا اور گرسن سرہلاتا ہوا واپس مڑ گیا میری بھی اس کے پیچھے چل پڑی۔

"بغیر بھاری اسلحے کے وہ لیبارٹری کیسے تباہ ہو گی"........ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب عقل کا اسلحہ استعمال کرنا ہوگا۔اس لئے اس حالت کے باوجود مجھے اب ساتھ جانا ہوگا"........ عمران نے جواب دیا۔

"کمال ہے۔تم اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہو۔میرے نزدیک تو تم احمق ہو"........ تنویر نے مسکرا کر شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم احمق کسے سمجھتے ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"جس کے پاس عقل نہ ہو"........ تنویر نے فوراً جواب دیا۔

"پھر تو تمہیں تعلیم بالغان کے کسی سنٹر میں داخل کرانا ہوگا۔عقل تو اللہ تعالیٰ سب کو دیتا ہے۔وہ انصاف کرتا ہے۔اس لئے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ عمران کو عقل دے اور تنویر کو اس سے محروم رکھے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تم احمق کسے سمجھتے ہو"........ تنویر نے تنک کر کہا، سب ساتھی مسکرا کر ان دونوں کے درمیان ہونے والی یہ نوک جھونک سن رہے تھے۔

"عقل کے قارون کو"........ عمران نے جواب دیا۔

"عقل کے قارون۔کیا مطلب"........ تنویر نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا اور باقی ساتھی بھی عمران کا یہ جواب سن کر حیرت سے اسے دیکھنے لگے ۔ شاید بات ان کی سمجھ میں بھی نہیں آئی تھی ۔

" یعنی جس کے پاس عقل کا خزانہ تو موجود ہو ۔ لیکن اسے استعمال کرنے کی بجائے بس جمع کئے رکھے ۔ جس طرح قارون نے بے پناہ خزانہ جمع کر لیا لیکن اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی اسے توفیق نہ ہوئی ۔ اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ احمق کون ہے ۔ میں ہوں یا " ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا ۔ جس میں تنویر کی شرمندہ سی ہنسی بھی شامل تھی ۔

" تم عقل کے قارون ہو یا نہ ہو ۔ بہر حال زبان کے حاتم طائی ضرور ہو " .... تنویر نے کہا اور اس کے اس خوب صورت فقرے پر باقی ساتھیوں کے ساتھ ساتھ عمران خود بھی بے ساختہ ہنس پڑا ۔

" چلو اس مثال کا یہ فائدہ تو ہوا کہ تم نے خزانہ استعمال کرنا شروع کر دیا " .... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے ۔ اسی لمحے انچارج ڈاکٹر اندر داخل ہوئے ۔ وہ شاید ان کے قہقہے سن کر اندر آگئے تھے ۔

" واہ خوب محفل جمی ہوئی ہے " .... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" ڈاکٹر صاحب ۔ آپ خود تشریف لے آئے ہیں ۔ ورنہ میں آپ کو بلوانا چاہتا تھا ۔ مجھے ایک ایمرجنسی معاملے میں جانا ہے ۔ آپ برائے کرم میرے بازوؤں اور ٹانگوں سے اب یہ ڈریسنگ ہٹوا دیں "

عمران نے کہا ۔

" ارے نہیں عمران صاحب ۔ ابھی آپ کے زخم ابھی اس قابل نہیں ہیں ۔ ڈریسنگ ہٹائی جا سکے " .... ڈاکٹر نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" آپ ان زخموں پر الاسٹک بینڈیجز لگا دیجئے ۔ اس طرح زخم بھی صحیح رہیں گے اور میں آسانی سے حرکت بھی کر سکوں گا " .... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" لیکن میرا خیال ہے کہ ابھی حرکت آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے " .... ڈاکٹر نے جواب دیا ۔

" حرکت کبھی نقصان دہ نہیں ہوتی ۔ بشرطیکہ غلط یا اخلاق سے گری ہوئی نہ ہو اور میں نے آج تک غلط یا اخلاق سے گری ہوئی حرکت تو ایک طرف سرے سے حرکت ہی نہیں کی " .... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" حرکت ہی نہیں کی ۔ کیا مطلب " .... ڈاکٹر عمران کی بات پر الجھ گیا تھا ۔

" اسی لئے تو کنوارہ ہوں " .... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور ڈاکٹر چند لمحے تو شاید اس کی بات پر غور کرتا رہا ۔ پھر جیسے ہی اسے عمران کی گہری بات سمجھ آئی ۔ وہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا ۔

" بہت خوب ۔ بہت خوب صورت اور دلچسپ معنی ہے حرکت کا ۔

بہر حال ٹھیک ہے۔ مریم نے آپ سب حضرات کے بارے میں چونکہ تفصیل سے بتا دیا تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہاں سیر و تفریح کرنے نہیں آئے۔ بلکہ آپ کے پیش نظر ایک اہم مشن ہے۔ اس لئے میں نے مسلسل آپ کو ایسی ادویات دی ہیں۔ جس سے آپ کے زخم جلد سے جلد مندمل ہو سکیں۔ گو میرے خیال میں آپ کو ایک ہفتہ مزید بیڈ ریسٹ کرنی چاہئے۔ لیکن اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے کام کرنا ہے تو میں اس کا بندوبست کرتا ہوں۔ لیکن اس کے باوجود میرا مشورہ ہے کہ آپ محتاط رہیں۔ ورنہ اگر زخم خراب ہو گئے تو پھر"......... ڈاکٹر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ڈاکٹر صاحب۔ آج تک میں نے اصل زخم کو خراب نہیں ہونے دیا۔ ان جسمانی زخموں کو کیسے خراب ہونے دوں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل زخم"........ ڈاکٹر نے چونک کر سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"آپ شادی شدہ ہیں"......... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ مگر"........ ڈاکٹر نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں کہا۔

"تو پھر آپ کا زخم تو مندمل ہو چکا ہے۔ میرا مطلب دل کے زخم سے تھا"........... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر بے اختیار ہنس دیا۔

"آپ واقعی انتہائی دلچسپ باتیں کرتے ہیں"........ ڈاکٹر نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پوری ٹیم

لے کر واپس آیا اور عمران کے بازوؤں اور ٹانگوں پر موجود بینڈیجز کھلنی شروع ہو گئیں۔ تقریباً ایک گھنٹہ ڈاکٹر اپنی ٹیم کے ساتھ مصروف رہا جب وہ فارغ ہوئے تو عمران اب بینڈیجز کے باوجود حرکت کرنے کے قابل ہو گیا تھا۔

"میرا لباس تو خون آلود ہو گا تنویر۔ تم مارکیٹ جا کر میرے لئے لباس لے آؤ۔ تاکہ جب تک مریم اور گرسن واپس آئیں۔ میں پوری طرح تیار ہو جاؤں"....... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹھہرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ یہاں ہسپتال میں بند رہتے رہتے میں اکتا گیا ہوں"....... صفدر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی قدم بڑھاتا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جو لیا مشین گن لئے ریسٹ ہاؤس سے کچھ دور ایک پہاڑی چٹان کی
آڑ میں بیٹھی ہوئی تھی ۔ اس کی نظریں اس طرف کو لگی ہوئی تھیں
جہاں سے واسنڈ گروپ ہیلی کاپٹر آسکتا تھا ۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ
اگر یہ گروپ آیا تو وہ فضا میں ہی ہیلی کاپٹر کو گولیوں سے تباہ کر دے
گی ۔ اس لئے اس نے خاص طور پر ایسی چٹان کا انتخاب کیا تھا جہاں سے
وہ آسانی سے ہیلی کاپٹر کا نشانہ بنا سکے ۔ میری اور گرسن ہیلی کاپٹر پر
ہولگن جا چکے تھے ۔ جب کہ لارڈ ٹرمز ریسٹ ہاؤس میں بندھا ہوا بے
بس پڑا تھا ۔ لارڈ کے محافظ اور شکاری پہلے ہی واپس لاوز جا چکے تھے ۔
گرسن نے انہیں لارڈ ٹرمز کے احکامات سنا کر واپس بھجوا دیا تھا کہ لارڈ
کے مطابق اب ان کی یہاں ضرورت نہیں رہی اور وہ جیپوں میں بیٹھ
کر واپس چلے گئے تھے ۔ اس لئے پہاڑیوں میں جو لیا اور لارڈ ٹرمز اکیلے
موجود تھے ۔ میری اور گرسن کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی اور جو لیا

جانتی تھی کہ چونکہ سفر کافی ہے ۔ اس لئے آنے جانے میں بہر حال دو
تین گھنٹے گزر ہی جائیں گے ۔ اس لئے وہ اطمینان سے چٹان کی اوٹ
میں بیٹھی ہوئی بس آسمان پر نظریں جمائے ہوئے تھی ۔ اس حالت میں
بیٹھے بیٹھے جب تقریباً دو گھنٹے گزر گئے اور وہ گروپ واپس نہ آیا تو جو لیا
اکتا گئی ۔ اس نے سوچا کہ وہ ریسٹ ہاؤس جا کر ان کا انتظار کرے تین
ہی تو آدمی ہیں انہیں آسانی سے ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے اور اب تو اس
کے خیال کے مطابق اس کے ساتھیوں کی واپسی کا بھی وقت ہو چکا تھا
چنانچہ وہ چٹان کی اوٹ سے نکلی اور مشین گن کو کاندھے سے لٹکائے
پہاڑی چٹانوں کو پھلانگتی ہوئی نیچے اترنے لگی ۔ کچھ فاصلہ طے کرنے
کے بعد جیسے ہی وہ ایک بڑی سی چٹان کے گرد گھوم کر آگے بڑھنے لگی ۔
یک لخت کوئی سایہ سا اس پر جھپٹا اور پھر اس سے پہلے کہ جو لیا کچھ سمجھتی
اس کے سر پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی اور وہ اچھل کر نیچے چٹان پر
گری ہی تھی کہ اس کے سر پر دوسرا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی
اس کا ذہن تاریک ہوتا چلا گیا ۔ پھر جب اسے ہوش آیا تو اسے یوں
محسوس ہوا جیسے اس کا ایک جبڑا ٹوٹ گیا ہو اور سر میں بھی دھماکے
سے ہو رہے تھے ۔ لیکن آنکھیں کھلتے ہی اسے جو منظر نظر آیا اسے دیکھ
کر اسے اپنی ساری تکلیف بھول گئی ۔ وہ ایک بڑے سے غار کے اندر
رسیوں سے بندھی ہوئی پڑی تھی ۔ جب کہ غار میں لارڈ ٹرمز اور ایک
لمبا تڑنگا آدمی موجود تھا ۔ اسی لمحے لارڈ ٹرمز نے اچھل کر پوری قوت سے
اس کی پسلیوں میں لات ماری اور جو لیا کا جسم بے اختیار تڑپ اٹھا ۔ درد

کی تیز لہر اس کے پورے جسم میں دوڑتی چلی گئی۔

"میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔ بد بخت عورت"...... لارڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ ہذیانی تھا۔ جیسے وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا ہو۔

"جناب۔ اگر یہ مر گئی تو پھر اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات نہ مل سکیں گی"...... لارڈ کے ساتھ کھڑے لمبے تڑنگے آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں اسے کتے کی موت ماروں گا مارکونی۔ میں اس کی ہڈیاں خود اپنے ہاتھوں سے توڑوں گا"...... لارڈ نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر پوری قوت سے جولیا کے پہلو میں زوردار لات ماری اور جولیا کے حلق سے بے اختیار سی چیخ نکل گئی۔ وہ لارڈ جو گارفیلڈ کی موت اور جولیا کی مشین گن کے سامنے بھیگے ہوئے چوہے کی نظر آرہا تھا۔ اب وحشی اور دیوانہ نظر آرہا تھا۔

"لارڈ صاحب۔ لارڈ صاحب"......... اچانک باہر سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور لارڈ اور دوسرا آدمی بے اختیار چونک کر باہر کی طرف مڑے۔

"لارڈ صاحب۔ ایک ہیلی کاپٹر آرہا ہے۔ یقیناً اس کے ساتھی ہوں گے"........ باہر سے آواز سنائی دی اور وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے غار سے باہر نکل گئے اور جولیا بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

اس کا پورا جسم اس وقت پکے ہوئے پھوڑے کی طرح درد کر رہا تھا۔ جبڑے اور پسلیوں میں درد کی تیز ٹیسیں سی اٹھ رہی تھیں۔ لیکن باہر سے آنے والی آواز نے اسے یہ سب کچھ برداشت کرنے پر مجبور کر دیا وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ وائلٹ گروپ کسی اور طرف سے ریسٹ ہاؤس پہنچا ہے اور اس نے لارڈ کو آزاد کرایا اور پھر وہ اسے تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچے جب کہ جولیا بے خبر تھی۔ اس لئے وہ ان کے ہاتھ لگ گئی اور اب اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر پر آرہے ہوں گے اور یہ لوگ یقیناً انہیں بھون ڈالیں گے۔ اس لئے اسے ان کے بچاؤ کی خاطر کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے۔ لیکن اس کے ہاتھ عقب میں کر کے اور دونوں پیر اکٹھے کر کے رسی سے باندھ دیئے گئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد گھسٹ گھسٹ کر اور غار کی دیوار کا سہارا لے کر وہ بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گئی۔ اسی لمحے اس کی نظریں غار کی دیوار سے نکلے ہوئے ایک پتھر پر پڑی۔ جس کا سرا کسی بلیڈ کی طرح باہر کو نکلا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنا جسم کو موڑا اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر اس نے اس پتھر کے کنارے پر اس طرح رکھے کہ رسیاں اس کنارے پر آجائیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ہاتھوں کو حرکت دینی شروع کر دی۔ گو اس کی کلائیاں بھی ساتھ رگڑ کھانے لگیں اور بازوؤں میں بھی غلط انداز میں مڑ جانے کی وجہ سے شدید درد ہونے لگ گیا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ اپنی کوشش میں لگی رہی۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اس کے ساتھی اگر ان

لوگوں کے قابو آ گئے ۔ تو پھر وہ انہیں بھی اور جولیا کو بھی گولی مارنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہ کریں گے ۔ اس لئے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی کے لئے وہ مسلسل ہاتھوں کو حرکت دیئے چلی جا رہی تھی ۔ اسے اپنی تکلیف وغیرہ سب بھول گئی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد رسی ڈھیلی پڑ گئی اور جولیا کو جیسے مزید حوصلہ ہو گیا ۔ اس نے اور زیادہ تیزی سے ہاتھوں کو رگڑنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہلکی سی سرسراہٹ کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے ۔ اس نے تیزی سے بازو سیدھے کئے ۔ تو اس کی کلائیوں سے خون بہہ رہا تھا اور وہاں زخم آ گئے تھے لیکن بہرحال ہاتھوں کے درمیان موجود رسی کٹ چکی تھی اور اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو چکے تھے اور یہ اتنی بڑی مسرت تھی کہ جیسے اسے نئی زندگی مل گئی ہو ۔ اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے پیروں میں موجود رسی کھولنی شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ پیروں کی رسیاں کھول چکی تھی ۔ رسیاں کھلتے ہی وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ لیکن اسے باہر کسی کے تیز قدموں کی آواز سنائی دی ۔ آنے والا چونکہ پہاڑی چٹانوں کو پھلانگتا ہوا آ رہا تھا ۔ اس لئے اس کے پیروں کی دھمک یہاں غار میں واضح طور پر سنائی دے رہی تھی ۔ جولیا نے پیروں سے کھلی ہوئی رسی اٹھائی اور اسے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے غار کے دہانے کے قریب اوٹ میں ہو کر کھڑی ہو گئی ۔ چند لمحوں بعد غار کے دہانے میں سایہ سا نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے یک لخت چھلانگ لگا دی اور اس کے ساتھ ہی غار ہلکی سی چیخ سے گونج اٹھی ۔ جولیا

نے واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں آنے والے کی گردن میں رسی ڈال کر اس کے دونوں سروں کو اس تیزی سے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر کھینچا کہ آنے والا ایک لمحے کے لئے بھی نہ سنبھل سکا اور پلک جھپکنے میں وہ اس کی گرفت میں ڈھیلا پڑ گیا اور اس کا جسم نیچے کی طرف لڑھکنے لگا ۔ جولیا نے پھرتی سے ایک ہاتھ سے رسی چھوڑی اور وہ آدمی منہ کے بل نیچے اس طرح گرا جیسے ریت کا خالی ہوتا ہوا بورا گرتا ہے ۔ یہ کوئی دوسرا آدمی تھا ۔ وہ پہلے والا نہ تھا ۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی ۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا ۔ جولیا نے تیزی سے اسے پہلو کے بل کیا اور پھر اس کے کاندھے سے مشین گن اتار کر اس نے اس کا میگزین چیک کیا اور رسی سے اس آدمی کے ہاتھ عقب میں باندھ کر وہ غار کے دہانے سے باہر آ گئی دور اسے ریسٹ ہاؤس کی عمارت نظر آ رہی تھی ۔ لیکن وہاں نہ ہی کوئی ہیلی کاپٹر نظر آ رہا تھا اور نہ ہی کوئی آدمی ۔ جولیا نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لیتی ہوئی وہ ریسٹ ہاؤس کی طرف بڑھنے لگی ۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس کے ساتھی جو ہیلی کاپٹر میں آ رہے تھے ۔ وہ کہاں چلے گئے ہیں ۔ کیونکہ نہ ہی اس نے فائرنگ کی آواز سنی تھی اور نہ ہی کوئی دھماکہ ۔ وہ چٹانیں پھلانگتی جیسے ہی ریسٹ ہاؤس کے قریب پہنچی اچانک وہ تیزی سے ایک پتھر کی اوٹ میں دبک گئی ۔ کیونکہ اس نے ریسٹ ہاؤس کے دروازے سے اسی مارکونی کو باہر نکلتے دیکھ لیا تھا ۔ جو پہلے اس لارڈ کے ساتھ غار میں آیا تھا ۔ وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے اسی طرف

دیکھ رہا تھا۔ جس طرف وہ غار تھا۔ جہاں سے جولیا نکلی تھی۔ جب کہ جولیا چٹانوں کے درمیان چکر کاٹ کر غار والی سمت سے ہٹ کر ریسٹ ہاؤس کی طرف آ رہی تھی۔ وہ آدمی چند لمحے دیکھتا رہا۔ پھر تیزی سے مڑا اور ریسٹ ہاؤس کے دروازے میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔ ابھی جولیا پتھر کی اوٹ سے نکل کر آگے بڑھنا ہی چاہتی تھی کہ ایک بار پھر دبک گئی۔ کیونکہ دروازے سے مارکونی دوبارہ باہر نکلا۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا اور وہ دونوں تیزی سے بھاگتے ہوئے اس طرف کو بڑھنے لگے۔ جس طرف وہ غار تھی۔ اب صورت حال واضح ہو چکی تھی۔ اس کے ساتھی ابھی واپس نہ آئے تھے۔ وہ شاید کوئی اور ہیلی کاپٹر ہو گا جو آگے نکل گیا ہو گا۔ لارڈ نے جولیا کو غار سے اٹھا کر ریسٹ ہاؤس میں لے آنے کا حکم دیا ہو گا اور چونکہ وہ آدمی واپس نہ آیا تھا۔ اس لئے اس کے ساتھی اس کے پیچھے جا رہے تھے اور گرسن نے اسے بتا دیا تھا کہ ان کی تعداد تین ہے اور تینوں اب سامنے آ چکے تھے۔ ایک غار میں پڑا ہوا تھا۔ جب کہ دو اس غار کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ اس لئے اس نے مشین گن سیدھی کی اور پھر جیسے ہی وہ چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے اس کی سائیڈ سے نکل کر اوپر چڑھتے ہوئے آگے بڑھے۔ جولیا نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں سے پہاڑیاں گونج اٹھیں اور وہ دونوں گولیاں کھا کر چیختے ہوئے اچھل کر گرے اور پھر چٹانوں پر بری طرح لڑھکتے ہوئے نیچے آنے لگے۔ وہ ابھی زندہ تھے۔ کچھ نیچے ایک مسطح سطح پر جیسے ہی ان کے جسم آئے۔ جولیا نے ایک بار

پھر ٹریگر دبا دیا اور چٹانوں پر پڑے تڑپتے ہوئے ان دونوں کے جسم ایک پھر گولیوں کی زد میں آ گئے۔ اسی لمحے اسے ریسٹ ہاؤس کے دروازے سے لارڈ کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کو گھمایا اور دوسرے لمحے دروازے کی طرف مڑ کر بھاگتا ہوا لارڈ چیخ کر اوندھے منہ نیچے گرا۔ اس کے دونوں اطراف میں گولیاں برس رہی تھیں۔ جولیا نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔ تاکہ بزدل لارڈ خوف زدہ ہو کر رک جائے۔ وہ اسے فوری طور پر ہلاک نہ کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس لیبارٹری کے بارے میں جو کچھ لارڈ جانتا تھا اور کوئی دوسرا نہ جان سکتا تھا۔

"خبردار۔ اگر ذرا بھی حرکت کی تو گولیوں سے بھون ڈالوں گی"۔ جولیا نے فائرنگ روک کر چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی ریسٹ ہاؤس کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔۔ لارڈ وہیں دروازے کے سامنے ہی اوندھے منہ پڑا کانپ رہا تھا۔ چند لمحے پہلے بندھی ہوئی اور بے بس جولیا پر وہ جس وحشت اور جنون کا مظاہرہ کرتے ہوئے جس طرح غصے سے کانپ رہا تھا۔ اب بالکل اسی طرح وہ خوف کی شدت سے کانپ رہا تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ معاف کر دو۔ معاف کر دو۔ میں احمق ہوں۔ میں بے وقوف ہوں۔ میں تمہارا گناہ گار ہوں۔ مجھے معاف کر دو"........ لارڈ نے اٹھتے ہوئے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔ لیکن جولیا اس دوران مشین گن کو نال سے پکڑ چکی تھی۔ دوسرے لمحے اس کے

ہاتھ گھومے اور اٹھتے ہوئے لارڈ کے سر پر مشین گن کا دستہ پوری قوت
سے پڑا اور لارڈ بری طرح چیختا ہوا ایک بار پھر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا
جولیا نے جھک کر اسے سیدھا کیا اور پھر اس کی نبض چیک کرنی شروع
کر دی ۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔ کیونکہ لارڈ
کی نبض بتا رہی تھی ۔ کہ اسے خود ہوش میں آنے کے لئے کئی گھنٹے
چاہئیں سے چنانچہ وہ تیزی سے مڑی اور چٹانیں پھلانگتی دوبارہ اسی غار کی
طرف بڑھنے لگی جہاں بے ہوش شخص پڑا ہوا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ
غار میں پہنچی تو وہ آدمی ویسے ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا ۔ جولیا نے رسیاں
اٹھا کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے انہیں اچھی طرح باندھا ۔
اور پھر اس نے اس آدمی کو گھسیٹ کر اسے غار کی ایک دیوار کے ساتھ
بٹھایا اور پھر اس کے چہرے پر اس نے مسلسل اور زور دار تھپڑ رسید
کرنے شروع کر دیئے ۔ تقریباً دس بارہ تھپڑ کھانے کے بعد اس آدمی کے
جسم میں حرکت کا احساس پیدا ہوا اور جولیا پیچھے ہٹ گئی ۔ چند لمحوں
بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" .... جولیا نے مشین گن کی نال اس کے
سینے پر رکھ کر سخت لہجے میں کہا ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تم ۔ تم" .... اس آدمی نے پوری طرح شعور میں
آتے ہی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا ۔ اس کا چہرہ تکلیف اور حیرت کی
شدت سے خاصا مسخ ہو گیا تھا ۔

"کھڑے ہو جاؤ ۔ ورنہ" .... جولیا نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے

کرخت لہجے میں کہا اور وہ آدمی جھٹکے سے اٹھنے لگا ۔ لیکن ہاتھ عقب میں
بندھے ہونے کی وجہ سے وہ لڑکھڑا کر گرنے لگا مگر غار کی دیوار کا سہارا
لے کر سنبھل گیا ۔ جولیا نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک
جھٹکے سے کھڑا کر دیا ۔ مگر دوسرے لمحے اسے انتہائی برق رفتاری سے
سائیڈ پر چھلانگ لگانی پڑی ۔ کیونکہ اس آدمی نے کھڑے ہوتے ہی یک
لخت اچھل کر اس کو سر سے ٹکر مارنی چاہی تھی اور جولیا انتہائی برق
رفتاری سے سائیڈ پر نہ ہو جاتی تو یقیناً وہ پشت کے بل نیچے گرتی اور نیچے
موجود سخت پتھروں کی وجہ سے ہو سکتا ہے اس کا سر زخمی ہو جاتا اور وہ
بے ہوش ہو جاتی ۔ لیکن اس کے بر وقت ہٹ جانے کی وجہ سے وہ آدمی
چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا اور پانی سے نکلنے والی مچھلی کی
طرح اس نے تڑپنا شروع کر دیا ۔ جولیا نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر
جوتے کی ٹو ماری تو اس آدمی نے چیخ ماری اور بری طرح تڑپنے لگا ۔ جولیا
پر تو جیسے جنون طاری ہو گیا تھا ۔ اس نے بالکل اسی طرح اچھل اچھل
کر اس کی پسلیوں اور سینے پر مسلسل ضربیں لگانی شروع کر دیں جس
طرح لارڈ اسے مار رہا تھا ۔ غار اس آدمی کی چیخوں سے گونج اٹھی اور چند
لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا ۔ جولیا چند لمحے کھڑی لمبے لمبے سانس لیتی رہی
پھر اس نے جھک کر اس کی ایک ٹانگ پکڑی اور اسے گھسیٹتی ہوئی غار
کے دہانے کی طرف لے جانے لگی ۔

"میں نے سوچا تھا کہ تم اپنے قدموں پر چل کر نیچے جاؤ ۔ مگر تم ہو
ہی اس قابل کہ تمہیں مردہ کتے کی طرح گھسیٹ کر لے جایا جائے" ۔

جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد جب وہ اسے گھسیٹتے ہوئے غار سے باہر آئی تو پتھروں کی رگڑ کی وجہ سے اسے یقیناً جو تکلیف پہنچتی تھی۔ اس سے وہ ہوش میں آگیا اور بری طرح چیخنے لگا۔

" میں تمہیں اس حالت میں اب بلندی سے نیچے گراؤں گی۔ تمہاری ہڈیاں ضرور چور چور ہو جائیں گی۔ مگر تم مرو گے نہیں اور پھر تمہیں گھسیٹ کر اور نیچے گراؤں گی "......... جولیا نے مڑ کر کھٹکنی بلی کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ اب میں کوئی حرکت نہ کروں گا۔ مجھے معاف کر دو "......... اس آدمی نے اپنے ساتھ ہونے والے حشر کے تصور سے ہی بری طرح کانپتے ہوئے کہا اور جولیا نے اس کی ٹانگ چھوڑ دی۔

" چلو۔ کھڑے ہو جاؤ "......... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر اس کا بازو پکڑا اور اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ اس آدمی کی پشت پر سے شرٹ پھٹ گئی تھی اور پوری پشت زخمی ہو رہی تھی۔ وہ بری طرح کراہ رہا تھا۔ لیکن وہ کھڑا ہو گیا۔

" چلو۔ اب نیچے اترو "......... جولیا نے مشین گن کی نال سے اس کی پشت پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا اور وہ آدمی قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھنے لگا لیکن چونکہ اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ بری طرح لڑکھڑا رہا تھا۔

" سنبھل کر چلو۔ ورنہ گر کر ہڈیاں تڑوا بیٹھو گے "......... جولیا نے

تھا۔ مگر دوسرے لمحے وہ آدمی یک لخت اچھل کر گھومتا ہوا کولہوں کے بل نیچے گرا اور اس کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں جولیا کی ٹانگوں سے پوری قوت سے ٹکرائیں اور جولیا جس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ زخمی اس طرح کی حرکت کر سکتا ہے۔ اپنا توازن کھو بیٹھی اور دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی اس آدمی کے جسم کے اوپر سے ہوتی ہوئی سر کے بل نیچے گہرائی میں گری اور چٹان کے ساتھ ٹکرا کر اور کسی پتھر کی طرح لڑھکتی ہوتی ہوئی۔ ایک دھماکے سے نیچے والی چٹان پر دور جا گری۔ مشین گن بھی اس کے ہاتھوں سے نکل کر کہیں جا گری تھی۔ چٹان پر گرنے سے ہونے والا ٹکراؤ اس قدر زور دار تھا۔ کہ جولیا کا سانس جیسے سینے میں رک گیا اور اس کے دماغ میں جیسے بیک وقت سینکڑوں ایٹم بم پھٹ پڑے ہوں۔ اس نے اپنا سر ادھر ادھر مار کر اپنے سینے میں رکنے والے سانس کو نکالنے اور اپنے سر میں ہونے والے دھماکوں پر قابو پانے کی لاشعوری کوشش کی۔ مگر بے سود۔ دوسرے لمحے اس کے سارے احساسات جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔ مگر پھر اچانک اس کے جسم کے اندر جیسے آتش فشاں پھٹتا ہے اس طرح دھماکا ہوا اور جولیا بے اختیار چیختی ہوئی ہوش میں آ گئی۔ اس کا رکا ہوا سانس بھی بحال ہو گیا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم کے اور نیچے لڑھکنے کا احساس ہوا اور ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا۔ جیسے اس کے جسم میں موجود ہڈیاں یکے بعد دیگرے ٹوٹتی چلی جا رہی ہوں۔ اس نے بے اختیار ادھر ادھر ہاتھ مارے اور پھر جس طرح ڈوبتے ہوئے آدمی کا ہاتھ کسی کشتی

کے کنارے پر پڑجائے ۔اس طرح اس کے ہاتھ میں ایک چٹان کا کونا آ
گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے بازو کو زور دار جھٹکا لگا ۔ مگر اس کا
لڑھکتا ہوا جسم رک گیا ۔ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی ۔ اسے یوں
محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے سرخ وسیاہ آندھی سی
چل رہی تھی ۔

" ارے کتے کی جان ہے تم میں " ۔ اچانک جولیا کو اوپر سے چیختی
ہوئی آواز سنائی دی اور اس آواز اور فقرے نے جیسے اس کے ڈوبتے
ہوئے ذہن کو سہارا دے دیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ناچتے ہوئے
بگولے جیسے رک سے گئے ۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنے اردگرد کے
ماحول اور اپنی حالت کا شعور ہو گیا وہ ایک چٹان کے کونے کو پکڑے
لٹکی ہوئی تھی اور اس کا باقی جسم چٹان پر پڑا ہوا تھا ۔ اس نے تیزی سے
اپنی ٹانگیں سمیٹیں اور اس کے ساتھ ہی وہ یک لخت اچھل کر کھڑی ہو
گئی ۔ اس کی حالت اس طرح لڑھکنے اور ضربوں کی وجہ سے خاصی تباہ
ہو گئی تھی ۔ لیکن بہرحال اس طرح اٹھ کر کھڑے ہو جانے سے اسے یہ
احساس ہو گیا تھا کہ اس کے جسم کی ہڈیاں ابھی سلامت ہیں اور یہی
احساس اس کے لئے طاقت کا ٹانک ثابت ہوا ۔ وہ جو کھڑے ہو کر
ڈول رہی تھی ۔ یک لخت تن کر سیدھی ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس
نے اس آدمی کو چٹان سے نیچے اترتے ہوئے دیکھا ۔ وہ باوجود ہاتھوں
کے بندھے ہونے کے تیزی سے اس کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا ۔ لیکن
اب جولیا پوری طرح سنبھل گئی تھی ۔ چنانچہ جیسے ہی اس آدمی کے قدم

چٹان پر پڑے جہاں جولیا کھڑی تھی ۔ جولیا یکلخت اچھلی اور دوسرے
لمحے وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا اس ڈھلوان پر گرا اور پھر کسی رول
ہوتے قالین کی طرح لڑھکتا ہوا نیچے گرتا چلا گیا ۔ اس کے حلق سے
مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں ۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب وہ نیچے سطح
زمین پر ایک دھماکے سے گرا تو اس کی چیخیں بند ہو چکی تھیں ۔ یا وہ
بے ہوش ہو چکا تھا یا مر چکا تھا ۔ جولیا کی اپنی حالت درست نہ تھی ۔
اس کا چہرہ ۔ سر اور جسم جگہ جگہ سے زخمی اور خون آلود ہو رہا تھا ۔
پورے جسم میں درد کی شدید ٹیسیں اٹھ رہی تھیں ۔ لیکن اس حالت
میں بھی اسے احساس تھا کہ اگر وہ بے ہوش ہو گئی تو پھر یقیناً اسے
طویل عرصے تک ہوش نہ آسکے گا اور لارڈ تو بہرحال بے ہوش پڑا تھا ۔
اسے ہوش آسکتا تھا اور نجانے اس کے ساتھی کب آئیں ۔ اس لئے اس
نے اپنی پوری توانائی کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھالا اور
پیر جما جما کر نیچے اس خطرناک ڈھلوان سے نیچے اترنے لگی ۔ تھوڑی دیر
بعد وہ اس جگہ پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی جہاں غار والا آدمی اوندھے
منہ پڑا ہوا تھا ۔ اس نے جھک کر اسے چیک کیا تو وہ بے ہوش پڑا تھا ۔
لیکن اس کے سر کی سائیڈ پر گہرا زخم تھا اور اس سے خون نکل رہا تھا ۔
باقی جسم پر بھی زخم موجود تھے ۔ لیکن سر کا یہ زخم اس قدر گہرا تھا کہ
جولیا سمجھ گئی کہ یہ آدمی اس زخم کی وجہ سے ہی بے ہوش ہوا ہے اور
اب اس کا ہوش میں آنا ناممکن ہے ۔ چنانچہ وہ اسے چھوڑ کر ریسٹ
ہاؤس کی طرف بڑھنے لگی جہاں لارڈ ابھی تک دروازے کے سامنے بے

ہوش پڑا ہوا تھا۔ لیکن اس طرح چلنے کی وجہ سے اس کے ذہن میں ہونے والے دھماکے پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئے۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتی ہوئی اور لڑکھڑاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ لیکن پھر اچانک اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے وہ منہ کے بل نیچے گری اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

ہیلی کاپٹر پوری رفتاری سے بلیک ہلز کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر گرسن تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر مریم موجود تھی۔ عقبی سیٹوں پر عمران۔ کیپٹن شکیل۔ تنویر اور چوہان موجود تھے تنویر اور چوہان سائیڈوں پر تھے۔ جب کہ کیپٹن شکیل اور عمران درمیان میں تھے۔

"بلیک ہلز قریب آجانے کے بعد ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر دینا گرسن۔ تنویر اور چوہان دوربینوں کی مدد سے نیچے چیکنگ کریں گے۔ جب پوری طرح تسلی ہو جائے۔ تب ہیلی کاپٹر نیچے اتارنا"........ عمران نے جو نشست پر تقریباً نیم دراز تھا ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہاں وہ وائلٹ گروپ نہ پہنچ گیا ہو"......... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ہیلی کاپٹر میں خاموشی طاری ہو گئی۔

"چند لمحوں بعد گرسن نے بلیک ہلز کے قریب آنے کا اعلان کیا تو تنویر اور چوہان دونوں نے دور بینیں سنبھال لیں ۔ دور بینیں ہیلی کاپٹر سے متعلقہ تھیں ۔ ہیلی کاپٹر پر موجود کمپنی کا نام ہی بتا رہا تھا کہ یہ کوئی تفریحی ٹرپ مرتب کرنے والی کمپنی ہے اور اس لئے شاید ہیلی کاپٹر کے اندر طاقتور دور بینیں بھی موجود تھیں ۔ ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ ہو گئی تھی ۔ لیکن تنویر اور چوہان دونوں کی طرف سے کوئی بات سنائی نہ دی یقیناً نیچے انہیں کوئی خاص بات نظر نہ آ رہی ہو گی ۔ اس وقت دوپہر تھی لیکن پہاڑیوں پر دھوپ اس طرح چمک رہی تھی ۔ جیسے سہہ پہر کا وقت ہو ۔

"کوئی خاص بات نظر نہیں آ رہی ۔ جولیا بھی نظر نہیں آ رہی "...... تنویر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر نیچے اتار دیا ۔ جس جگہ ہیلی کاپٹر اتارا گیا ۔ وہاں سے ریسٹ ہاؤس کا عقبی حصہ نظر آ رہا تھا اور وہ وہاں سے تقریباً دو سو میٹر دور تھا ۔ ہیلی کاپٹر رکتے ہی سوائے عمران کے باقی سارے ساتھی نیچے اتر گئے ۔ جب کہ صفدر نے عمران کو نیچے اترنے میں مدد دی ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ لاشیں ۔ یہاں لاشیں موجود ہیں "...... اچانک تنویر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھ کھڑا صفدر بے اختیار چونک پڑا ۔ باقی ساتھی ادھر ہی گئے تھے جدھر ریسٹ ہاؤس تھا ۔

"کس کی لاشیں ہوں گی "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا ۔ جب کہ صفدر اسے بازو سے

پکڑے باقاعدہ سہارا دیتے ہوئے چل رہا تھا ۔

"یقیناً وہ وائلٹ گروپ ہو گا اور جولیا نے انہیں مار گرایا ہو گا "۔ صفدر نے جواب دیا ۔ مگر اسی لمحے تنویر اور چوہان دوڑتے ہوئے ان کے پاس واپس آئے ۔

"جولیا اور لارڈ دونوں غائب ہیں ۔ جب کہ یہاں مختلف جگہوں پر تین لاشیں موجود ہیں ۔ دو کی پشت گولیوں سے چھلنی ہے ۔ جب کہ ایک کے ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں اور اس کا سارا جسم شدید زخمی ہے ۔ سر میں لگنے والے گہرے زخموں کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوئی ہے ۔ وہ شاید اس بندھی ہوئی حالت میں پہاڑی ڈھلوان سے گرا ہے "...... تنویر نے قریب آ کر تیز لہجے میں کہا ۔ تو عمران کے چہرے پر یک لخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے ۔

"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ سب کیا ہوا ہے "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"جولیا کو اچھی طرح تلاش کرو تنویر ۔ وہ لازماً کہیں قریب ہی ہو گی "۔ صفدر نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور صفدر عمران کو ساتھ لئے دوبارہ آگے بڑھنے لگا ۔

"یہ آدمی یقیناً وائلٹ گروپ کے ہوں گے ۔ گرسن کے مطابق تین تھے اور تین لاشیں ہی ملی ہیں اور ایک کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں ۔ اس کا تو یہی مطلب ہے کہ یہ سب کچھ جولیا نے کیا ہو گا ۔ مگر پھر جولیا کہاں گئی "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔

"ہو سکتا ہے۔ کسی بھی وجہ سے وہ لارڈ کو لے کر دوبارہ اس کے محل نہ گئی ہو"........ صفدر نے کہا۔

"ایسی صورت میں وہ لازماً ہمارے لئے کوئی نہ کوئی پیغام چھوڑ کر جاتی"......... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ریسٹ ہاؤس کے دروازے پر پہنچ گئے۔ اس کا کوئی ساتھی وہاں موجود نہ تھا۔

"میں اندر سے کوئی کرسی لے آتا ہوں"........ صفدر نے کہا اور عمران کا بازو چھوڑ کر وہ تیزی سے ریسٹ ہاؤس میں داخل ہوا اور کچھ دیر بعد وہ ایک کرسی لے کر باہر آگیا۔

"ریسٹ ہاؤس بھی خالی پڑا ہے اور میں نے چیک کر لیا ہے کہ کوئی پیغام بھی موجود نہیں ہے"........ صفدر نے کرسی رکھتے ہوئے کہا اور عمران کوئی جواب دیئے بغیر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں بھی چیک کرنے جا رہا ہوں"......... صفدر نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ بھی تیزی سے دوڑتا ہوا پہاڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر کے جانے کے بعد عمران کرسی سے اٹھا اور خود ہی سنبھل کر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ریسٹ ہاؤس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ریسٹ ہاؤس میں داخل ہو چکا تھا۔ ریسٹ ہاؤس دو کمروں اور ایک باتھ روم پر مشتمل تھا۔ جن کے دروازے اندر سے ہی تھے۔ باہر سے یہ ایک ہی عمارت تھی۔ ریسٹ ہاؤس کو انتہائی قیمتی سازوسامان سے سجایا گیا تھا۔ عمران آہستہ آہستہ وہاں گھومتا رہا۔ وہ

وہاں موجود ہر چیز کو انتہائی غور سے دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہاں موجود کوئی چیز بھی خلاف معمول نہ تھی۔ حتیٰ کہ اس نے باتھ روم بھی چیک کر لیا باتھ روم چیک کر کے وہ واپس کمرے میں آیا تو اسے تنویر اور کیپٹن شکیل کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ شاید ریسٹ ہاؤس کے پہلے کمرے میں آ چکے تھے۔ عمران جب پہلے کمرے میں داخل ہوا تو سوائے صفدر کے باقی سب کمرے میں موجود تھے۔

"جولیا کہیں موجود نہیں ہے اور نہ ہی وہ لارڈ ہے۔ یہاں سے اوپر ایک غار میں ایسے آثار موجود ہیں جیسے وہاں کسی کو باندھ کر رکھا گیا ہو اور پھر اس نے ایک پتھر کے کنارے پر رسی کاٹی ہو۔ کٹی ہوئی رسی بھی وہاں پڑی ہوئی ہے۔ راستے میں دو جگہوں پر خون کے نشانات بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے"........... تنویر نے کہا۔

"یہ تینوں لاشیں انہی لوگوں کی ہیں جو وائٹ گروپ کے طور پر لارڈ کے ساتھ آئے تھے اور جو بعد میں ہیلی کاپٹر لے کر لاؤز اپنے چوتھے ساتھی سے ملنے گئے تھے"........... گرسن نے جواب دیا۔

"ہیلی کاپٹر موجود ہے"........ عمران نے وہاں موجود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ان کا ہیلی کاپٹر بھی موجود نہیں ہے۔ میں نے دور دور تک چیک کر لیا ہے۔ البتہ یہاں کچھ دور جیپ کے پہیوں کے مدھم سے نشانات نظر آئے ہیں۔ لیکن کچھ دور جا کر وہ بھی غائب ہو گئے ہیں"........ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر بھی اندر آ گیا۔ اس

کاچہرہ بھی لٹکا ہوا تھا۔

" تمہیں اندازہ ہے گرسن کہ لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے "......... عمران نے گرسن سے پوچھا۔

" نہیں جناب ۔ میں تو پہلی بار یہاں آیا ہوں "......... گرسن نے جواب دیا اور عمران کی پیشانی پر موجود شکنوں میں اضافہ ہو گیا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر چونک پڑا۔

" گرسن ۔ تم لارڈ کے محل میں فون کر کے معلوم کرو کہ وہاں کیا صورت حال ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ جولیا لارڈ سمیت وہاں گئی ہو "......... عمران نے کہا اور گرسن سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک طرف میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ رسیور اٹھاتا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کمرے میں موجود سب لوگ بے اختیار چونک پڑے۔

" فون اٹھا کر خود بات کرو۔ نجانے کس کا فون ہو۔ تم تو بہر حال یہیں کے آدمی ہو "......... عمران نے گرسن سے کہا۔ جو مڑ کر اب سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا اور گرسن نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "......... گرسن نے محتاط لہجے میں کہا۔

" مارکوٹ بول رہا ہوں ۔ کون بات کر رہا ہے "......... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی ۔ چونکہ کمرے میں گہری خاموشی تھی ۔ اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز تقریباً سب کو کسی نہ کسی حد

تک سنائی دے رہی تھی۔

" میں گرسن بول رہا ہوں "......... گرسن نے کہا۔

" گرسن ۔ کون گرسن "......... دوسری طرف سے حیرت بھری آواز میں پوچھا گیا۔

" میں لارڈ صاحب کے محل کا سکیورٹی انچارج ہوں "......... گرسن نے جواب دیا۔

" اوہ اچھا ۔ میرے ساتھی کہاں ہیں ۔ ان میں سے کسی سے میری بات کراؤ "......... دوسری طرف سے مارکوٹ نے کہا اور گرسن نے فون پیس پر ہاتھ رکھ کر سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھا ۔ جو اس دوران خود ہی کرسی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھ رہا تھا ۔ عمران نے منہ پر انگلی رکھ کر گرسن کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور رسیور گرسن کے ہاتھ سے لے لیا۔

" آپ کے ساتھی ۔ وہ تو ہیلی کاپٹر پر آپ سے ملنے گئے تھے اور پھر ان کی واپسی نہیں ہوئی "......... عمران نے گرسن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ وہ تینوں تو جیپ پر واپس گئے تھے ۔ مجھے ایک ضروری کام کی وجہ سے ہیلی کاپٹر پر ہولگن جانا تھا ۔ اس لئے میں نے انہیں جیپ پر واپس بھجوا دیا تھا ۔ گارفیلڈ کی جیپ پر "......... مارکوٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب وہ یہاں واپس ہی نہیں آئے ".........

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں خود وہاں آرہا ہوں۔ یہ تو کوئی نیا ہی چکر چل گیا ہے" .... دوسری طرف سے مارکوٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تو جیپ پروائلٹ کے آدمی آئے۔ چونکہ ان تینوں کی لاشیں یہاں موجود ہیں اور جیپ موجود نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولیا لارڈ کو جیپ پر بیٹھا کر کسی خاص مقصد کے لئے اس کے محل ہی گئی ہو گی" .... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر وہی بات کہ جب اسے ہماری آمد کا علم تھا تو وہ پیغام کیوں نہیں چھوڑ کر گئی" .... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ کوئی خاص ایمرجنسی ہو۔ بہرحال مجھے اب محل فون کرنا ہو گا۔ کیا نمبر ہے محل کا گرسن" .... عمران نے گرسن سے پوچھا اور گرسن نے نمبر بتا دیا۔

"وہ مارکوٹ جو آرہا ہے۔ اس کا کیا کرنا ہے۔ وہ تو لاؤز سے ابھی یہاں پہنچ جائے گا" .... تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں گرسن۔ تم باہر جا کر رکو اور تنویر اور صفدر تم نے چھپ کر اس کا انتظار کرنا ہے۔ گرسن کو دیکھ کر اسے کوئی شک نہ پڑے گا اور وہ نیچے ہیلی کاپڑ اتار دے گا۔ پھر اسے قابو کرنا مشکل نہ ہو گا" .... عمران نے کہا۔

"وہ ہمارا ہیلی کاپڑ دیکھ کر نہ چونک پڑے" .... تنویر نے کہا۔

اب اسے کہاں چھپایا جائے۔ یہاں تو کوئی آڑ بھی نہیں ہے۔ فری صورت یہی ہو سکتی ہے کہ اگر وہ نیچے نہ اترے تو پھر اس کے ہیلی کاپڑ پر فائر کھول دینا۔ ویسے بھی وہ اب ہمارے لئے بے کار ہے" ....

عمران نے کہا اور تنویر۔ صفدر اور گرسن تینوں مڑے اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

عمران نے رسیور اٹھایا اور گرسن کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"میں بلیک ہلز سے گرسن بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کراؤ" .... عمران نے گرسن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ گرسن تم۔ راجر بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب تو موجود نہیں ہیں۔ وہ تو ہیلی کاپڑ پر یہاں سے بہت دیر پہلے چلے گئے تھے۔ البتہ گارفیلڈ کی لاش اس کمرے سے ضرور ملی ہے۔ جس میں وہ گارفیلڈ کے ساتھ گئے تھے" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لاش۔ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو" .... عمران نے جان بوجھ کر لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا اور جواب میں راجر نے وہی کہانی سنا دی جو اس سے پہلے وہ مریم سے سن چکا تھا۔

"لارڈ صاحب پھر واپس نہیں آئے۔ ان کا کوئی فون" ....

عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ نہ ہی پھر وہ واپس آئے ہیں اور نہ ہی ان کا فون آیا ہے"۔

راجر نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے۔ آخر یہ جولیا اور لارڈ کہاں غائب ہو گئے ہیں"۔ عمران نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میرا خیال ہے۔ جولیا اس وقت لیبارٹری کے اندر ہو گی"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل سا پڑا۔

"لیبارٹری کے اندر۔ وہ کیوں"........ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے تمام صورت حال کو دیکھتے ہوئے اپنے طور پر ایک اندازہ لگایا ہے۔ باہر موجود لاشوں اور ان کی پوزیشن۔ خاص طور پر بندھے ہوئے آدمی کی لاش۔ وہ غار جہاں رسیاں کٹی ہوئی موجود ہیں اور خون کے نشانات ان سب سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وائلٹ گروپ کے یہ تینوں افراد جیپ پر یہاں پہنچے۔ اس لئے جولیا کو ان کا علم نہ ہو سکا۔ انہوں نے جولیا کو قابو میں کر لیا۔ پھر کسی بھی وجہ سے انہوں نے اسے یہاں رکھنے کی بجائے اس غار میں باندھ کر رکھا۔ وہاں جولیا نے رسیاں کاٹ کر خود کو آزاد کرا لیا۔ پھر یقیناً وہ زخمی آدمی وہاں پہنچا ہو گا۔ جولیا نے اسے قابو میں کر کے باندھ دیا ہو گا۔ اس کے بعد کسی بھی صورت میں اس نے باقی دونوں افراد کو گولیوں سے چھلنی کیا۔ اس دوران وہ بندھا ہوا آدمی ہوش میں آگیا ہو گا۔ اس کی اور جولیا کے درمیان لڑائی ہوئی۔ جس میں جولیا یقیناً زخمی ہوئی ہو گی اور وہ آدمی اوپر سے گر کر زخمی ہو گیا۔ مگر جولیا بھی اس لڑائی میں زخمی ہونے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی۔ اب رہ جاتا ہے لارڈ۔ اگر جولیا اسے مار ڈالتی

تو یقیناً اس کی لاش بھی ان تینوں کے ساتھ موجود ہوتی۔ اس کی عدم موجودگی اور جیپ کے غائب ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ لارڈ نے جولیا کو جیپ میں ڈالا۔ اب چونکہ وہ محل واپس نہیں پہنچا۔ تو یقیناً اس نے کسی طرح لیبارٹری کا راستہ کھلوایا ہو گا اور اسے لے کر لیبارٹری کے اندر چلا گیا ہو گا۔ کیونکہ پہاڑیوں پر اس کے لئے محفوظ ترین جگہ یہی ہو سکتی ہے"......... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن وہ واپس محل میں بھی تو جا سکتا تھا۔ اسے کیا ضرورت تھی کہ لیبارٹری کا راستہ کھلواتا اور جولیا کو اندر لے جاتا اور جولیا کو ہلاک کر کے بھی یہاں چھوڑ سکتا تھا"......... عمران کے بولنے سے پہلے چوہان نے کہا۔

"اگر لارڈ جولیا کو زیر کر بھی لیتا ہے۔ تو پھر اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ باقاعدہ لیبارٹری کا دروازہ کھلوا کر اسے اندر لے جاتا۔ اگر ہم فرض کر لیں کہ اس نے جولیا کو اس لئے ہلاک نہ کیا ہو کہ وہ اس سے ہمارے متعلق پوچھنا چاہتا ہو۔ تو وہ یہ پوچھ گچھ اس ریسٹ ہاؤس میں بھی کر سکتا تھا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری آمد کے خطرے کے پیش نظر جولیا کو باندھ کر جیپ میں ڈال کر کسی طویل راستے سے محل واپس گیا ہو کہ ہم اسے ہیلی کاپٹر سے چیک نہ کر سکیں اور وہ ابھی تک محل نہ پہنچا ہو".......... عمران نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی عمران کی بات کا جواب دیتا۔ باہر سے گولیاں چلنے کی آواز سنائی دی اور ابھی وہ چونکے ہی تھے کہ یک لخت

ایک خوف ناک دھماکے کی آواز سنائی دی ۔اس دھماکے کی آواز سے ہی وہ سمجھ گئے کہ یہ ہیلی کاپٹر کے کسی چٹان سے ٹکرانے کا دھماکہ ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی تصدیق بھی ہو گئی ۔جب تنویر نے آکر بتایا کہ وہ نیچے اترتے اترتے دوبارہ ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھانے لگا تھا ۔ اوپر پہاڑی پر موجود صفدر نے ہیلی کاپٹر پر فائر کھول دیا اور ہیلی کاپٹر چٹانوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا ہے ۔

"اسے ہمارا ہیلی کاپٹر دیکھ کر شک پڑ گیا ہو گا ۔ بہر حال ٹھیک ہے یہ وائلٹ گروپ تو ختم ہوا ۔ لیکن اب جولیا کو کہاں تلاش کیا جائے " ۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔

" عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے ۔ ہمیں ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر پہاڑیوں کے گرد چکر لگانا چاہیے ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ جیپ کہیں نظر آجائے "........ کیپٹن شکیل نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ یہ بھی کر کے دیکھو ۔ شاید اس طلسم کا راز سامنے آجائے "......... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا، تنویر بھی اس کے پیچھے ہی باہر چلا گیا اب کمرے میں صرف چوہان اور میری ہی رہ گئے ۔ لیکن وہ دونوں ہی خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔

ایک خوف ناک دھماکے کی آواز جولیا کے ذہن میں گونجی اور اس
ساتھ ہی اس کے پورے جسم میں جیسے درد کی لہر دوڑتی چلی گئی اور
با کی آنکھیں کھل گئیں ۔ چند لمحے تو وہ لاشعوری کی کیفیت میں رہی
پھر جسم میں دوڑنے والی درد کی تیز لہروں نے اسے شعور کی دنیا
آنے پر مجبور کر دیا اور شعور بیدار ہوتے ہی جولیا کے حلق سے بے
ختیار چیخ سی نکل گئی ۔اس نے دیکھا کہ وہ ایک کھلے پہاڑی کریک کے
میان بہنے والے ہلکے ہلکے پانی کی سطح پر پہلو کے بل پڑی ہے اور اس
بائیں ٹانگ کے اوپر ایک خاصا بڑا سا پتھر موجود تھا ۔ کچھ دور ایک
جیپ پانی میں پڑی ہوئی دھڑا دھڑ جل رہی تھی اور جلتی ہوئی جیپ میں
اسے لارڈ کا آدھا جسم باہر اور آدھا جیپ کے نیچے دبا ہوا صاف نظر آ
تھا ۔ لارڈ کا جسم بھی جیپ کے ساتھ جل رہا تھا ۔ جولیا کے حلق سے
بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا ۔ اس نے اب شعوری طور پر

اٹھنے کی کوشش کی اور پھر آہستہ آہستہ وہ کراہتی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی
لیکن اس کی ٹانگ ابھی اس بھاری پتھر کے نیچے دبی ہوئی تھی ۔ اس نے
دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر اس پتھر کو دھکیلا اور تھوڑی سی کوشش
کے بعد وہ اس پتھر کو تو ہٹانے میں کامیاب ہو گئی ۔ لیکن ٹانگ کی
حالت دیکھ کر اس کے ہونٹ بھینچ گئے ۔ پنڈلی کی ہڈی یقیناً ٹوٹ چکی
تھی ۔ اس نے ٹانگ کو سمیٹنے کی کوشش کی تو ٹانگ سمٹ آئی ۔ اس
نے جلدی سے پنڈلی کو چیک کیا تو اس کے حلق سے بے اختیار
اطمینان بھرا سانس نکل گیا ۔ پنڈلی پر گوشت پھٹ گیا تھا اور زخم
موجود تھا لیکن ہڈی بہرحال نہ ٹوٹی تھی ۔ اس نے اٹھنے کی کوشش
شروع کر دی اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ کھڑی ہونے میں
کامیاب ہو گئی ۔ اس نے اوپر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے
بے اختیار کلمہ شکر نکل گیا ۔ کافی دور اوپر ایک پتلی سی پہاڑی سڑک
جاتی دکھائی دے رہی تھی اور اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ہوا کیا ہے
اسے یاد تھا کہ ریسٹ ہاؤس کے دروازے پر وہ بے ہوش ہو گئی تھی ۔
یقیناً لارڈ کو اس سے پہلے ہوش آ گیا اور پھر وہ اسے جیپ میں ڈال کر
وہاں سے چل پڑا ۔ اس پگڈنڈی نما سڑک پر وہ شاید اپنی جیپ کا توازن
برقرار نہ رکھ سکا ہو گا اور جیپ پھسل کر نیچے کریک میں آ گری ۔ وہ
چونکہ ڈرائیونگ سیٹ پر تھا ۔ اس لئے پھنس گیا ۔ جب کہ جولیا عقبی
سیٹ پر ہو گی ۔ اس لئے اس کا جسم جیپ سے نکل کر ادھر آ گرا اور لارڈ
جیپ سمیت نیچے گرا ۔ جیپ کے دھماکے سے گرنے کی وجہ سے اسے

ٗ لگ گئی اور پھر اس کی پٹرول ٹینکی پھٹ گئی اور لارڈ بھی جیپ کے
ساتھ ہی جل گیا ۔ ادھر اگر نیچے چٹانی سطح ہوتی تو پھر اتنی بلندی سے
رنے کی وجہ سے اس کی بھی کوئی ہڈی سلامت نہ رہتی ۔ لیکن نیچے
ہاڑی نالہ تھا ۔ پہاڑی ہونے کے باوجود نالے میں پانی کی وجہ سے
یت کی تہہ موجود تھی ۔ اس لئے پانی اور ریت کی ہلکی سی تہہ کی وجہ
ے وہ ٹوٹ پھوٹ سے بچ گئی ۔ البتہ پتھر گرنے کی وجہ سے اس کی
نگ زخمی ہو گئی ۔ یہ سارے اتفاقات صرف اس لئے پیش آئے تھے
۔ اللہ تعالیٰ کو ابھی اس کی زندگی منظور تھی اس لئے وہ بڑے خلوص
ے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہی تھی ۔ اب اس نے اوپر
نا تھا ۔ تاکہ وہ معلوم کر سکے کہ وہ کہاں ہے اور اس ریسٹ ہاؤس سے
تنی دور ہے ۔ لیکن جب وہ چلنے لگی تو اسے محسوس ہوا کہ وہ صحیح طور پر
۔ نہ پا رہی تھی ۔ نہ صرف پنڈلی پر موجود زخم بلکہ اس کے کولھے پر
چوٹ لگی تھی ۔ اس لئے اس کی ٹانگ گھسٹ رہی تھی ۔ بہرحال وہ
ب پگڈنڈی کی طرف بڑھنے لگی ۔ جو بل کھاتی ہوئی اوپر سڑک کی
ب جا رہی تھی ۔ ابھی وہ پگڈنڈی کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اچانک
کی نظریں کچھ دور ایک بڑے سے سوراخ پر پڑیں اور وہ بری طرح
ب پڑی ۔ کیونکہ ایک چٹان سے لوہے کی جالی سی لگی ہوئی نظر آئی ۔
کا نچلا حصہ لوہے کی پلیٹ پر مبنی تھا ۔

یہ ۔ یہ یہاں جالی ۔ کیا مطلب "....... جولیا نے حیرت بھرے
میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بجائے پگڈنڈی پر اوپر چڑھنے

کے اس سوراخ کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ سوراخ کے قریب پہنچ کر وہ رک گئی۔ نالے میں بہنے والے پانی کی سطح اس پلیٹ تک تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے حیرت بھری آواز نکلی۔ کیونکہ قریب پہنچ کر اس نے چیک کر لیا تھا کہ جس جگہ پلیٹ تھی۔ وہاں خاصا بڑا سوراخ تھا جسے اس پلیٹ نے آدھے سے زیادہ ڈھانپ رکھا تھا اور جالی کے اوپر وہاں چٹان کے اندر باقاعدہ ایک مشین سی لگی ہوئی نظر آرہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ یقیناً لیبارٹری کے لئے یہاں سے پانی لیا جاتا ہوگا۔ اوہ۔ اوہ"........ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جالی کے سوراخ کے اندر ہاتھ ڈال کر اس مشین کو چیک کرنے کی کوشش کی لیکن جالی کے سوراخ اس قدر چھوٹے تھے۔ کہ کسی طرح بھی اس کا ہاتھ اندر نہ جا رہا تھا۔ اس نے قریب پڑا ایک بڑا سا پتھر اٹھا کر اس جالی کو توڑنے کی کوشش کی۔ لیکن جالی بے حد مضبوط ہونے کی وجہ سے ایسا بھی ممکن نہ ہو سکا۔ تو اس نے یہی سوچا کہ اسے کسی طرح دوبارہ ریسٹ ہاؤس تک پہنچنا چاہئے۔ اس کے ساتھی اب تک یقیناً وہاں پہنچ چکے ہوں گے۔ پھر وہ انہیں یہاں لے آئے گی۔ اس کے بعد اس جالی کو ہٹایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ پتھر پھینک کر وہ مڑی اور ایک بار پھر اوپر جانے والی پگڈنڈی کی طرف بڑھنے لگی۔ ابھی وہ پگڈنڈی کے قریب پہنچی تھی کہ اچانک وہ بری طرح اچھل پڑی۔ اسے اوپر ہیلی کاپٹر کی تیز آواز سنائی دی تھی۔ اس نے اوپر دیکھا تو اسی لمحے ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر

کریک کے اوپر سے گزر کر دوسری طرف غائب ہو گیا۔

"یہ تو وہ ہیلی کاپٹر نہیں ہے۔ جس پر میری اور گرسن گئے تھے۔ یہ تو اس سے مختلف اور بڑا ہے"........ جولیا نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا اور دوبارہ پگڈنڈی کی طرف مڑی ہی تھی کہ ہیلی کاپٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی اور ایک بار پھر اس نے گردن موڑ کر اوپر دیکھا۔ وہی بڑا سا ہیلی کاپٹر ایک بار پھر کریک پر نظر آیا اور دوسرے لمحے وہ کریک کے درمیان فضا میں رک گیا۔ جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر انہیں ہوا میں لہرانا شروع کر دیا اور پھر یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے اترنے لگا۔

"جولیا۔ جولیا۔ یہ تم ہو"........ اسی لمحے اس کے کانوں میں تنویر کی مسرت بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا کا دل مسرت سے دھڑک اٹھا۔ اس نے اب واضح طور پر تنویر کو ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سے باہر نکلے ہوئے دیکھ لیا تھا اور اس نے پہلے سے زیادہ گرمجوشی سے ہاتھ ہلانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر وہیں پانی پر ہی اتر گیا اور دوسرے لمحے تنویر اس میں سے کود کر نکلا اور پانی میں دوڑتا ہوا جولیا کی طرف بڑھا۔

"جولیا۔ جولیا۔ خدا کا شکر ہے۔ تم صحیح سلامت ہو"........ تنویر نے قریب آ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی خدا کا شکر ہے۔ ورنہ جس پوزیشن میں نیچے میں گری تھی۔ میرے بچ جانے کی ایک فیصد بھی امید نہ تھی"........ جولیا نے

مسکراتے ہوئے کہا۔اسی لمحے صفدر۔ کیپٹن شکیل اور گرسن بھی ہیلی کاپٹر سے اتر کر دوڑتے ہوئے اس کے پاس پہنچ گئے تھے۔

" ہمیں یہ جلتی ہوئی جیپ نظر آ گئی تھی ۔اس لئے ہم واپس مڑے تھے "......... صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

" یہ سب ہوا کیا تھا "......... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" یہ باتیں وہاں ریسٹ ہاؤس پہنچ کر ہو جائیں گی تنویر۔ مس جولیا کی حالت خاصی خراب ہے ۔اس لئے یہاں مزید نہیں رکنا چاہئے "۔ صفدر نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ایک منٹ ۔ میں تمہیں ایک خاص چیز دکھانا چاہتی ہوں "......... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس جالی کی طرف اشارہ کیا اور ان سب کی گردنیں تیزی سے اس طرف گھومیں اور پھر وہ سب بے اختیار دوڑتے ہوئے اس جالی کی طرف بڑھ گئے۔

" یہ ۔ یہ انسانی کام ہے ۔اس کا مطلب ہے کہ یہاں سے پانی لیبارٹری میں لے جایا جاتا ہے ۔ویری گڈ مس جولیا۔آپ نے یہاں گر کر بھی کارنامہ سرانجام دیا ہے "......... صفدر نے بے اختیار ہو کر کہا اور اس کے ان الفاظ پر جولیا سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے ۔خود صفدر بھی ہنسنے لگا۔

" میرا خیال ہے ہمیں اسے توڑ کر آگے جانا چاہئے "......... تنویر نے کہا۔

" نہیں ۔ ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے اور اسے یقیناً اندر سے آپریٹ کیا جاتا ہوگا ۔ ہمیں پہلے ریسٹ ہاؤس پہنچنا چاہئے ۔ لارڈ اور وائلٹ گروپ سب ختم ہو چکے ہیں ۔اس لئے اب ہم باقاعدہ منصوبہ بندی سے اس لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہیں ۔ مسئلہ تھا لیبارٹری کے محل وقوع جاننے کا ۔وہ مسئلہ حل ہو گیا ہے "......... صفدر نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر صفدر نے آگے بڑھ کر جولیا کو سہارا دیا اور وہ سب ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے ۔چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر تیزی سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔پائلٹ سیٹ پر صفدر تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ کی پرواز کے بعد وہ ریسٹ ہاؤس کے ساتھ اتر گئے۔

" ارے مس جولیا مل گئیں "......... ریسٹ ہاؤس کے دروازے سے چوہان کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

" کہاں تھیں آپ "......... چوہان نے کہا۔

" زندگی تھی بچ کر آ گئی ہوں ۔ورنہ جن حالات سے گزری ہوں ۔ زندگی کی امید کم تھی "......... جولیا نے نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا اور چند لمحوں بعد وہ سب ریسٹ ہاؤس میں پہنچ گئے۔

" اوہ ۔ تم تو خاصی زخمی ہو ۔یہاں میڈیکل باکس موجود ہے ۔ کیپٹن شکیل پہلے اس کی ڈریسنگ کر دو ۔ پھر اطمینان سے باتیں ہوں گی "......... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل تیزی سے ریسٹ ہاؤس کے اندرونی کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔

"گرسن ۔ تم باہر نگرانی کرو۔ایسا نہ ہو کہ کوئی نئی افتاد آ جائے اور ہم مفت میں مارے جائیں "........ عمران نے گرسن سے مخاطب ہو کر کہا اور گرسن سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف لپک گیا۔

کیپٹن شکیل نے مریم کی مدد سے جولیا کے زخموں کی نہ صرف مکمل ڈریسنگ کر دی بلکہ اسے طاقت کا ایک انجکشن لگا کر اس نے گرم کمبل سے اس کا جسم اچھی طرح لپیٹ دیا اور پھر جب جولیا نے تفصیل سے اچانک چھاپ لئے جانے سے غار میں ہوش آنے لارڈ کی وحشت اور پھر اس وائلٹ گروپ سے ہونے والے جان لیوا مقابلے کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ کریک میں ہوش آنے اور ہیلی کاپٹر کے نیچے اترنے تک تفصیلات بتائیں ۔تو باقی ساتھی تو ایک طرف عمران جیسے شخص کے چہرے پر بھی تحسین کے آثار نمودار ہو گئے۔

"گڈ شو جولیا۔ تم نے واقعی ڈپٹی چیف ہونے کا حق ادا کر دیا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"مس جولیا نے واقعی بے پناہ ہمت اور جرأت سے کام لیا ہے"...... صفدر نے کہا اور جولیا نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"تم نے کوئی ریمارک نہیں دیا تنویر"....... عمران نے خاموش بیٹھے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر چونک پڑا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ کاش اس وقت میں جولیا کے ساتھ ہوتا تو اسے اس قدر تکلیف تو نہ اٹھانی پڑتی"........ تنویر کے لہجے میں بے پناہ

خلوص تھا۔

"بہت شکریہ تنویر۔ تمہارے اس خلوص نے واقعی میرے دل کو مسرت سے بھر دیا ہے"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اب اس جالی کو توڑنے اور اس لیبارٹری میں داخل ہونے کی کوئی پلاننگ کر لینی چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ لارڈ کی گمشدگی کی اطلاع اسرائیلی ایجنٹوں تک پہنچ جائے اور وہ لوگ یہاں آ جائیں"..... صفدر نے کہا۔

"اس سوراخ کے ذریعے لیبارٹری کے اندر پہنچا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اس لیبارٹری میں زبردست حفاظتی انتظامات موجود ہیں اور ہو سکتا ہے۔جیسے ہی ہم جالی کو توڑیں انہیں وہاں ہماری موجودگی کا علم ہو جائے اور پھر کسی بھی طرف سے ہم پر قیامت توڑی جا سکتی ہے"........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر اب کیا کیا جائے"....... صفدر نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا"........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی ۔لیکن پھر اچانک میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور یہ آواز اس قدر اچانک تھی کہ وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ ۔اوہ ۔اب کس کی کال آ گئی"......... عمران نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ کیونکہ اب وہ اس میز کے قریب رکھی

ہوئی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ جس پر فون موجود تھا۔

"یس" .... عمران نے رسیور اٹھا کر گرسن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے" .... دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"گرسن بول رہا ہوں" .... عمران نے جواب دیا۔

"گرسن ۔ کون گرسن ۔ لارڈ صاحب ہیں یہاں" .... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"آپ کون صاحب ہیں" .... عمران نے پوچھا۔

"میں لیبارٹری سے ڈاکٹر ہمفرے بول رہا ہوں ۔ میں نے محل میں فون کیا تھا۔ مگر وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ لارڈ صاحب دو عورتوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر گئے ہیں اور پھر واپس نہیں آئے۔ اس پر میں نے سوچا کہ شاید وہ یہاں ریسٹ ہاؤس میں ہوں" .... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"لارڈ صاحب جیپ پر بیٹھ کر انہی پہاڑیوں میں واقع اپنے ایک خفیہ اڈے پر گئے ہیں ۔ دونوں عورتیں بھی ان کے ساتھ ہیں ۔ آپ ان کو کوئی پیغام دینا چاہیں تو مجھے بتا دیں میں پیغام ان تک پہنچا دوں گا اور اگر انہوں نے کوئی جواب دیا تو وہ جواب بھی آپ کو دے دوں گا آپ اپنا فون نمبر بھی بتا دیں" .... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے

میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"ہاں انہیں پیغام دے دو کہ واٹر وے کو چھیڑنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ وہ اس جگہ کو فوری چیک کرائیں" .... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"واٹر وے ۔ کیا مطلب ۔ جناب" .. .. عمران نے جان بوجھ کر حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"تم اس بات کو نہیں سمجھ سکو گے ۔ تم صرف پیغام ان تک پہنچا دو" ...... دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے جناب ۔ پھر ان کا جواب آپ کو کس نمبر پر دوں" ۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کی ضرورت نہیں ۔ صرف ان تک پیغام پہنچا دو ۔ اگر انہوں نے ضرورت سمجھی تو وہ خود ہی میرے ساتھ بات کر لیں گے" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ فون کا رابطہ بہرحال لیبارٹری سے ہے اور یہ ایک اہم انکشاف ہے" .... عمران مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن لارڈ تو مر چکا ہے ۔ اب فون نمبر کیسے معلوم ہو گا" .... جولیا نے کہا۔

"فون نمبر تو میں معلوم کر لوں گا ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ میری لارڈ سے اب تک بات نہیں ہو سکی ۔ اس لئے میں اس کے لہجے میں بات

نہیں کر سکتا۔ورنہ"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں اس کے لہجے اور انداز کی نقل کر سکتی ہوں۔لیکن ظاہر ہے ہو بہو ویسا لہجہ مجھ سے نہ بن سکے گا"...... جولیا نے کہا۔

"آپ گرسن کو بلوا کر پوچھ لیں وہ طویل عرصے سے لارڈ کے ساتھ رہ رہا ہے ہو سکتا ہے وہ اس کے لہجے کی نقل کر سکے"...... مریم نے کہا۔

"تنویر۔گرسن کو بھیج دو اور خود اس کی جگہ رہو"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تنویر سے کہا اور تنویر اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔چند لمحوں بعد گرسن اکیلا اندر آیا۔ظاہر ہے تنویر نے اس کی جگہ نگرانی کا کام سنبھال لیا تھا۔

"گرسن۔کیا تم لارڈ ٹرمز کے لہجے میں ہو بہو نقل نہیں کر سکتے ہو"...... عمران نے گرسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہو بہو نقل۔کیا مطلب"...... گرسن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"گرسن۔ابھی یہاں لیبارٹری سے ڈاکٹر ہمفرے کا فون آیا تھا۔وہ لارڈ سے بات کرنا چاہتا تھا۔لیکن عمران صاحب نے چونکہ لارڈ صاحب سے کبھی بات نہیں کی۔اس لئے وہ اس کے لہجے کی ہو بہو نقل نہیں کر سکتے۔اس لئے تمہیں بلوایا ہے۔کیونکہ تم لارڈ کے ساتھ طویل عرصے سے کام کر رہے ہو۔اس لئے تم شاید یہ مسئلہ حل کر سکو"...... مریم نے گرسن کو تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔مجھ میں تو یہ صلاحیت نہیں ہے عمران صاحب نے تو اس وقت میرے لہجے میں اس مارکوٹ سے بات کر کے مجھے بھی چونکا دیا تھا البتہ لارڈ ٹرمز کی گفتگو کا ٹیپ عمران صاحب کو سنوایا جا سکتا ہے"...... گرسن نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ٹیپ کہاں ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہیں اس ریسٹ ہاؤس میں"...... گرسن نے جواب دیا اور عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

"یہاں۔کس قسم کی ٹیپ ہے۔جسے یہاں رکھا گیا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"لارڈ صاحب نے ڈاکٹر ہمفرے کے نام پیغام ٹیپ کرایا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ جب بھی ڈاکٹر ہمفرے کا فون آئے تو انہیں یہ ٹیپ سنوایا جائے۔لیکن پھر ساری صورت حال ہی بدل گئی اور ڈاکٹر ہمفرے کا فون بھی نہ آیا"...... گرسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ویری گڈ۔یہ تو تم نے واقعی کام کی بات بتائی ہے۔ٹیپ بھی لے آؤ اور ٹیپ ریکارڈر بھی"۔عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور گرسن سر ہلاتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد ہی وہ واپس آیا۔تو اس کے ہاتھ میں ایک قیمتی ٹیپ ریکارڈر اور ایک ٹیپ موجود تھا۔اس نے ٹیپ لگا کر ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھا۔ٹیپ ریکارڈر بیٹری سے چلنے والا تھا۔اس لئے اس نے جیسے ہی اس کا بٹن دبایا ریکارڈر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دینے لگی۔

"یہ لارڈ ٹرمز کی آواز ہے"...... گرسن نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ وہ خاموشی سے لارڈ ٹرمز کی آواز سنتا رہا۔ لارڈ ٹرمز ڈاکٹر ہمفرے کو بتا رہا تھا کہ اس نے پاکیشیائی سیکرٹ سروس کی گرفتاری کے لئے انتہائی وسیع پیمانے پر تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں اور یہاں بلیک ہلز پر بھی اپنے آدمی رکھ دیئے ہیں۔ اس لئے وہ بے فکر ہو کر اپنا کام کرتا رہے۔ کسی بھی ٹاپ ایمرجنسی کی صورت میں وہ اسے محل میں فون کر کے مزید ہدایات لے سکتا ہے۔ لیکن اسے کسی بھی حالت میں لیبارٹری کو اوپن نہیں کرنا"...... اور بھی اسی قسم کی مزید ہدایات تھیں۔

"کافی ہے۔ اب بند کر دو"...... عمران نے کہا اور گرسن نے ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"لیکن اب تم کرو گے کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ایک ہی کام رہتا ہے۔ جب تک وہ نہ ہو جائے۔ سنا ہے گاڑی صرف ایک پہیئے پر ہی چلتی رہتی ہے اور ایک پہیئے پر چلنے والی گاڑی کا حال تم اچھی طرح سمجھ سکتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے جو کمبل میں لپٹی بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات سمجھ گئی تھی۔ گرسن اور مریم کے علاوہ باقی ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ تنویر کمرے میں موجود ہی نہ تھا۔ ورنہ لازماً عمران کے اس فقرے کا جواب دیتا۔

"گرسن۔ لاؤز کا انکوائری نمبر کیا ہے"...... عمران نے رسیور کی

رف ہاتھ بڑھاتے ہوئے گرسن سے پوچھا اور گرسن نے ایک نمبر بتا یا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہم لارڈ ٹرمز بول رہے ہیں"...... عمران نے لارڈ ٹرمز کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ لیکن لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"اوہ۔ یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے آپریٹر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بلیک ہلز میں نصب مائیکرو ٹرانس فون کا نمبر کیا تبدیل کر دیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"م۔ م۔ مجھے تو معلوم نہیں سر، یہ تو چیف انجنیئر صاحب کو معلوم ہو گا۔ مائیکرو ٹرانس فون براہ راست ان کے چارج میں ہے"...... آپریٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہاں سے بھی کوئی فون نہیں اٹھا رہا۔ کیا تم لوگوں نے سارے نمبر ہی تبدیل کر دیئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں سر۔ ٹرپل فور ٹرپل تھری وہی نمبر ہے سر"...... آپریٹر نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ دوبارہ ٹرائی کرتے ہیں ہم"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے آپریٹر کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ پی۔ اے۔ ٹو چیف انجنیئر فونز"...... رابطہ قائم ہوتے

ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف انجنیئر سے بات کراؤ۔ہم لارڈ ٹرمز بول رہے ہیں"...... عمران نے پہلے کی طرح انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔یس سر......... دوسری طرف سے عورت نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد ہی رسیور پر ایک آواز ابھری۔

"ہیلو سر۔میں چیف انجنیئر بول رہا ہوں سر۔حکم سر"........ بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"بلیک ہلز مائیکرو ٹرانس نمبر وہی ہے یا تم لوگوں نے اسے تبدیل کر دیا ہے"........ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہی ہے سر۔ہم بغیر آپ کی اجازت کے کیسے تبدیل کر سکتے ہیں سر"........ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہے۔تو نمبر دوہراؤ"....... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر دوہرایا جانے لگا۔

"اوہ۔اوہ۔اچھا......... ہمارے سیکرٹری نے فور نمبر کو فائیو لکھ دیا تھا۔او۔کے۔تھینک یو"......... عمران نے کہا اور ہاتھ مار کر ڈائل دبا دیا۔

"بس۔اتنی ہی بات تھی"........ عمران نے مسکرا کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ مائیکرو ٹرانس نمبر ہے"...... جولیا کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔

بی لیبارٹریوں میں جو زیر زمین بھی ہوں اور انہیں انتہائی خفیہ رکھا جانا مقصود ہو مائیکرو ٹرانس فون ہی لگایا جاتا ہے اور اس کا تمام تر نظام ایکس چینج کے کسی اعلیٰ ترین عہدیدار کے پاس ہوتا ہے۔تاکہ ے خفیہ رکھا جا سکے۔لارڈ ٹرمز کی بجائے اگر کوئی دوسرا پوچھتا۔تو یہ یف انجنیئر کبھی نہ بتاتا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"لیکن عمران صاحب نمبر معلوم ہو جانے سے کیا ہوگا"......... صفدر نے کہا۔

"وہی جو منظور خدا ہوگا"......... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر ہمفرے کی آواز سنائی دی۔

"ہم لارڈ ٹرمز بول رہے ہیں"........ عمران نے لارڈ ٹرمز کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔کیونکہ اس ٹیپ میں لارڈ ٹرمز نے اسی انداز میں اپنی گفتگو ٹیپ کرائی تھی۔

"اوہ یس لارڈ۔میں ڈاکٹر ہمفرے بول رہا ہوں۔میرا پیغام آپ تک پہنچ گیا ہے"۔دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔اس لئے ہم بات کر رہے ہیں۔واٹروے کو کس طرح چھیڑا گیا ہے۔تفصیل بتاؤ"........ عمران نے کہا۔

"کسی نے واٹروے کی جالی کو اکھاڑنے کی کوشش کی ہے۔جس

کانونس چیکنگ مشین نے لیا ہے اور یہ چونکہ انتہائی اہم بات تھی ۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو فون کر کے بتا دوں تاکہ آپ وہاں کی بیرونی چیکنگ کرا سکیں کہ ایسا کس نے کیا ہے" .... ڈاکٹر ہمفرے نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ہمفرے ۔ کیا تم اصل ڈاکٹر ہمفرے ہو" .... عمران نے کہا۔

"اصل ڈاکٹر ہمفرے ۔ کیا مطلب ۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں" .... اس بار ڈاکٹر ہمفرے کا لہجہ ایسا تھا ۔ جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو ۔

"تمہارا پیغام ملنے پر ہم نے واٹروے کے بیرونی علاقے کو چیک کیا تو معلوم ہے وہاں سے ہمیں کیا ملا ہے ۔ ایک غار میں بے ہوش پڑا ہوا ڈاکٹر ہمفرے" .... عمران نے کہا۔

"بے ہوش پڑا ہوا ڈاکٹر ہمفرے یہ آخر آپ کو کیا ہو گیا ہے لارڈ صاحب ۔ ڈاکٹر ہمفرے تو میں ہوں اور میں لیبارٹری سے بول رہا ہوں" .... ڈاکٹر ہمفرے نے اس بار انتہائی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ بھی یہی کہہ رہا ہے کہ وہ اصل ڈاکٹر ہمفرے ہے ۔ اس کا چہرہ اور جسم بھی ڈاکٹر ہمفرے جیسا ہے اور ہم نے چیک بھی کرا لیا ہے وہ میک اپ میں بھی نہیں ہے ۔ بلکہ اس نے ہمیں وہ تمام سابقہ باتوں کے بھی درست طور پر حوالے دیئے ہیں ۔ جو تم سے ہماری ہوتی رہی ہیں ۔ اس نے جو کہانی سنائی ہے اس کے مطابق واٹروے کو جب باہر

سے چھیڑا گیا ۔ تو وہ اس کی چیکنگ کے لئے واٹروے کو کھول کر باہر آیا تو کسی نے اچانک اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا" ۔ عمران نے کہا۔

"یہ ۔ وہ بکواس کر رہا ہے ۔ آپ تو خود جانتے ہیں کہ واٹروے سے کوئی آدمی نہ باہر جا سکتا ہے اور نہ واپس اندر ۔ پھر وہ ضرور کسی خاص مقصد کے لئے یہ ڈرامہ کر رہا ہے ۔ وہ یقیناً دشمن ایجنٹ ہے" .... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمفرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم جانتے ہیں ڈاکٹر ہمفرے ۔ لیکن اس نے جو حوالہ جات دیئے ہیں اس نے ہمیں مشکوک کر دیا ہے ادھر وہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی مارے جا چکے ہیں ۔ پورے گروپ کا ہمارے آدمیوں نے خاتمہ کر دیا ہے ۔ اس لئے اب لیبارٹری کو کوئی فوری خطرہ بھی باقی نہیں رہا ۔ اس لئے اس آدمی کی باتیں سن کر ہم پریشان ہو گئے ہیں ۔ اس کا یہی ایک حل ہے کہ آپ دونوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے اور اس بات کا فیصلہ کیا جائے کہ اصلی ڈاکٹر ہمفرے کون ہے اور نقل کون ہے اور اسے کس طرح یہ سب کچھ معلوم ہو گیا ہے" .... عمران نے کہا۔

"وہی نقل ہے لارڈ ٹرمز ۔ وہی نقل ہے ۔ آپ اس سے اگلوائیں کہ وہ کون ہے اور کیوں ڈرامہ کر رہا ہے" .... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمفرے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے ۔ لیکن وہ اس بات پر بضد ہے کہ وہ اصل ہے اور تم جانتے ہو ڈاکٹر ہمفرے کہ لیبارٹری میں ہونے

والے کام کی اہمیت اس قدر ہے کہ اسرائیل کے صدر براہ راست اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ان حالات میں معمولی سا رسک بھی نہیں لیا جا سکتا۔آپ ایسا کریں کہ صرف ایک آدھ گھنٹے کے لئے لیبارٹری کو اوپن کر کے یہاں ریسٹ ہاؤس میں آجائیں تاکہ اس بات کا حتمی فیصلہ ہو سکے"...... عمران نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔میں آرہا ہوں۔ویسے بھی جب وہ دشمن ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں تو اب لیبارٹری کے اندر موجود رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔اب میں خود اس سے ملنا چاہتا ہوں"......... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"او۔کے۔ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں"........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا وہ آجائے گا۔کہیں وہ مشکوک ہو کر براہ راست صدر اسرائیل سے نہ بات کرے"........ صفدر نے کہا۔

"جو کچھ جولیا اور مریم نے اس لارڈ کے متعلق بتایا ہے۔اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں اصل آدمی یہی ہے۔بہرحال دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔اب آپ لوگ باہر جا کر چھپ جائیں۔پھر جیسے ہی یہ ڈاکٹر ہمفرے نمودار ہو۔اس کو لے کر یہاں آجائیں۔ہو سکتا ہے وہ اکیلا نہ آئے اور لوگوں کو یہاں ساتھ لے آئے۔اس طرح ہم مشکل میں بھی پھنس سکتے ہیں"........ عمران نے کہا اور سوائے جولیا اور مریم کے باقی سب اٹھے اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

ڈاکٹر ہمفرے نے رسیور رکھا تو اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔وہ اس وقت لیبارٹری کے اندر اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ۔یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔آخر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"۔ ڈاکٹر ہمفرے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر۔آپ اس قدر پریشان کیوں نظر آرہے ہیں"..........
نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ہمفرے چونک پڑا۔

"اوہ فرانکو تم۔اچھا ہوا تم خود ہی آگئے۔لیبارٹری کا مین گیٹ اوپن کر دو۔اب خطرہ ختم ہو گیا ہے اور میں نے لارڈ ٹرمز سے فوری طور پر ملنے کے لئے اس کے ریسٹ ہاؤس جانا ہے"......... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"خطرہ کیسے ختم ہو گیا ہے۔ کیا کوئی اطلاع آئی ہے" .... فرانکو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ابھی لارڈ ٹرمز کا فون آیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ پاکیشیائی گروپ مارا جا چکا ہے اور اب خطرہ ختم ہو چکا ہے" ..... ڈاکٹر ہمفرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اچھا ہو گیا کہ خطرہ ٹل گیا ہے۔ لیکن یہ تو خوشی کی خبر ہے۔ آپ پریشان کیوں ہو رہے ہیں" .... فرانکو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پریشانی کی بات بھی سامنے آئی ہے۔ کوئی نقلی ڈاکٹر ہمفرے پیدا ہو گیا ہے۔ بالکل میرے جیسا اور اس نے لارڈ ٹرمز کو ایسے خصوصی حوالہ جات بھی دیئے ہیں کہ لارڈ ٹرمز بھی مشکوک ہو گیا ہے۔ اس لئے اس نے مجھے ریسٹ ہاؤس میں بلایا ہے۔ تاکہ اصل اور نقل کی پہچان کر سکے" .... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا تو فرانکو کا چہرہ اس بار شدید حیرت سے مسخ ہونے کے قریب پہنچ گیا۔

"نقلی ڈاکٹر ہمفرے۔ حوالے۔ یہ آپ آخر کیا کہہ رہے ہیں" .... فرانکو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے۔ تمہیں تفصیل بتا دوں۔ تم بھی میرے ساتھ چلو تو بہتر ہے" .... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لارڈ ٹرمز کے ساتھ فون پر ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ سے بات کرنے والا لارڈ ٹرمز ہی تھا۔

فرانکو نے کہا۔ تو ڈاکٹر ہمفرے بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم" .... ڈاکٹر ہمفرے نے حیران ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر ہمفرے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں لیبارٹری کا سیکورٹی چیف ہوں اور میرا تعلق اسرائیل کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے۔ اس لئے میرا ذہن دوسری طرح کام کرتا ہے۔ جب کہ آپ صرف سائنسدان ہیں۔ آپ اس انداز میں سوچ ہی نہیں سکتے۔ آپ نے جو کچھ بتایا ہے۔ وہ سراسر ناممکن ہے۔ نہ ہی کوئی واٹر وے سے باہر جا سکتا ہے اور نہ اندر آ سکتا ہے اور لارڈ ٹرمز بھی اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اس کے باوجود اس کا یہ اصرار کہ آپ باہر آئیں۔ مجھے یہ ساری بات ہی مشکوک لگ رہی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ بات کرنے والا لارڈ ٹرمز نہ ہو۔ پاکیشیائی ایجنٹوں میں سے کوئی ہو۔ ایسے لوگ بڑی آسانی سے آواز اور لہجے کی نقل کر لیتے ہیں" .... فرانکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وہ لارڈ ٹرمز نہیں ہیں تو پھر انہیں لیبارٹری کے اس خفیہ نمبر کا علم کیسے ہو سکتا ہے" ..... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ انہوں نے لارڈ ٹرمز پر تشدد کر کے معلوم کر لیا ہو۔ لارڈ ٹرمز تو جانتا ہے" .... فرنکو نے کہا اور ڈاکٹر ہمفرے اس طرح سر ہلانے لگے جیسے یہ بات ان کی سمجھ میں بھی آ رہی ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری باتوں نے مجھے مزید پریشان کر دیا ہے۔ ہمیں

اب کیا کرنا چاہیئے "....... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

" ہمیں کسی صورت بھی لیبارٹری کو اوپن نہیں کرنا چاہیئے ۔ بلکہ آپ ایسا کریں کہ براہ راست صدر اسرائیل سے بات کریں ۔ وہ ضرور اس کا کوئی فوری بندوبست کر دیں گے "......... فرانکو نے کہا۔

" نہیں ۔ صدر کے نوٹس میں یہ بات اس وقت تک نہیں لائی جا سکتی جب تک کوئی حتمی بات نہ ہو ۔ یہ پروٹو کول کے خلاف ہے کہ ہم صرف شک شبہ والی بات ان تک پہنچائیں ۔ ہمیں کچھ سوچنا چاہیئے "۔ ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

" دوسری صورت یہ ہے کہ میں سپیشل وے کھول کر باہر جاؤں اور گھوم کر اس ریسٹ ہاؤس تک پہنچ کر وہاں کے حالات چیک کروں اگر وہاں واقعی آپ کا کوئی ہم شکل موجود ہے اور لارڈ ٹرمز بھی موجود ہے ۔ تو پھر میں سپیشل ٹرانسمیٹر پر آپ کو اطلاع کر دوں گا اور آپ مین گیٹ کھول کر وہاں پہنچ جائیں اور اگر وہاں غلط لوگ ہوں ۔ تو پھر میں وہاں بموں کی بارش کر کے اس پورے ریسٹ ہاؤس کو ہی اڑا دوں گا" .... فرانکو نے کہا۔

" میں تمہارے ساتھ جاؤں گا ۔ اس سپیشل وے سے ۔ میں یہاں بیٹھ کر مزید انتظار نہیں کر سکتا ۔ یہاں تمہارے پاس اسلحہ موجود ہے تم وہ لے لو اور اگر ہو سکے تو اپنے ساتھ دو تین آدمی بھی لے لو "...... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں ۔ پھر ہمیں فوری طور پر

کام شروع کر دینا چاہیئے ۔ آپ تیار رہیں ۔ میں سارا بندوبست کر کے واپس آتا ہوں ۔ پھر آپ کو ساتھ لے لوں گا "........ فرانکو نے کہا اور ڈاکٹر ہمفرے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر ہمفرے دو مزید آدمیوں کے ساتھ ایک پہاڑی غار سے باہر نکل رہے تھے ۔ اس غار میں لیبارٹی کا سپیشل وے تھا ۔ جس کا علم صرف ڈاکٹر ہمفرے اور فرانکو کو تھا ۔ لیکن لارڈ ٹرمز کو یقیناً نہ تھا ۔ کیونکہ یہ راستہ فرانکو کے کہنے پر ڈاکٹر ہمفرے نے خصوصی طور پر ابھی حال ہی میں تیار کرایا تھا ۔ فرانکو کے ساتھیوں کی پشت پر بڑے تھیلے لدے ہوئے تھے ۔ جب کہ ان کے ساتھیوں کے ہاتھ میں انتہائی جدید میزائل گنیں بھی موجود تھیں ۔

" میں سپیشل رینج آٹو ڈکٹ بھی ساتھ لے آیا ہوں ۔ اس طرح ہم دور سے اس ریسٹ ہاؤس میں ہونے والی گفتگو آسانی سے سن لیں گے"
فرانکو نے غار سے باہر نکل کر ڈاکٹر ہمفرے سے کہا اور ڈاکٹر ہمفرے نے صرف سر ہلا دیا ۔ اس کے چہرے سے ہی نظر آ رہا تھا کہ وہ بری طرح الجھا ہوا ہے ۔

پہاڑی راستوں پر چلتے ہوئے وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر ریسٹ ہاؤس کے اس طرف پہنچ گئے جہاں سیدھی دیوار نما ناقابل عبور پہاڑی تھی ۔ فرانکو کو یقین تھا کہ اگر یہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹ بھی ہوئے تو بھی وہ انتظار کر رہے ہوں گے ۔ اس طرف ان کا خیال نہ گیا ہو گا ۔ جب کہ ریسٹ ہاؤس وہاں سے چھ سو میٹر سے زیادہ فاصلے پر نہ تھا اور جس آٹو

ڈکٹ کا ذکر فرانکو نے کیا تھا۔اس کی رینج نو سو میٹر سے زیادہ تھی۔
چنانچہ اس سیدھی پہاڑی کے قریب پہنچ کر فرانکو رک گیا اور اس نے
اپنے آدمی کی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے ایک بڑا سا باکس نکالا
جس کے اوپر کور چڑھا ہوا تھا۔اس نے وہ کور ہٹایا اور باکس کو اٹھا کر
وہ اس سیدھی پہاڑی پر چڑھنے لگا۔جب آگے چڑھائی بالکل ناممکن ہو
گئی تو فرانکو نے اس باکس کو دو پتھروں کے درمیان پھنسایا اور پھر
اس میں سے ایک ایریل نکال کر اسے کھینچتا چلا گیا۔ایریل کافی بلندی
تک چلا گیا۔تو اس نے باکس پر موجود چار بٹن پریس کر دیئے۔باکس
میں سے زوں زوں کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں اور اس پر دو
چھوٹے چھوٹے بلب جل اٹھے۔فرانکو واپس مڑا اور پھر احتیاط سے نیچے
موجود ڈاکٹر ہمفرے اور اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔وہاں پہنچ کر
اس نے تھیلے میں سے ایک اور چھوٹا سا باکس نکالا اور اس پر موجود
ایک بٹن دبا دیا۔

"ابھی تک ڈاکٹر ہمفرے نظر نہیں آیا۔نجانے لیبارٹری کا راستہ
کہاں اور کس طرف ہوگا"...... باکس میں سے ایک آواز ابھری اور
ڈاکٹر ہمفرے سمیت سب یہ آواز سن کر چونک پڑے۔کیونکہ بولنے
والا مقامی زبان ضرور بول رہا تھا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بہر حال
غیر ملکی ہے مقامی نہیں ہے۔

"عمران نے چکر تو خوب چلایا ہے صفدر صاحب۔پتہ نہیں اللہ
تعالیٰ نے اس شخص کا ذہن کیسا بنایا ہے۔بعض اوقات تو مجھے یوں

محسوس ہوتا ہے جیسے اس کے سر میں کسی مافوق الفطرت مخلوق کا ذہن
ہو"۔ایک اور آواز سنائی دی۔

"وہ واقعی سپر مائینڈ ہے چوہان اور میرا ایمان ہے کہ پاکیشیا پر اللہ
تعالیٰ نے خاص رحمت کی ہے کہ اس جیسا شخص پاکیشیا میں پیدا کر دیا
ہے"...... پہلے والے نے کہا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔فرانکو نے
باقی کے بٹن آف کر دیئے۔

"اب تو آپ کو یقین ہو گیا ڈاکٹر ہمفرے کہ لارڈ ٹرمز اصل نہیں
ہے"...... فرانکو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی بات درست نکلنے
پر اسے بے پناہ مسرت ہو رہی ہو۔

"یہ۔تم۔تم واقعی بے پناہ ذہین ہو۔یہ۔یہ لوگ پاکیشیائی
ایجنٹ ہیں۔ٹھیک ہے۔واپس لیبارٹری چلو۔اب میں صدر اسرائیل
سے بات کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"لیکن اسرائیل تو دور ہے۔ڈاکٹر ہمفرے اور ظاہر ہے صدر صاحب
کو یہاں آدمی بھیجتے بھیجتے کئی دن لگ جائیں گے اور یہ لوگ آپ کی آمد
کا اتنے طویل عرصے تک انتظار نہیں کریں گے۔لیبارٹری میں داخل
ہونے کا کوئی اور طریقہ بھی سوچ سکتے ہیں۔اس لئے ان کا فوری خاتمہ
ضروری ہے"...... فرانکو نے کہا۔

"لیکن کس طرح۔نجانے ان کی تعداد کتنی ہو اور پھر یہ یقیناً مسلح
بھی ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ یہ سب ریسٹ ہاؤس میں اکٹھے ہونے
کی بجائے بکھرے ہوئے ہوں"...... ڈاکٹر ہمفرے نے سوچنے کے

سے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"اس کا ایک طریقہ ہے کہ آپ ریسٹ ہاؤس میں اکیلے جائیں۔ وہ سب آپ کے منتظر ہوں گے اور آپ کی جان کو فوری خطرہ بھی نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ لوگ آپ کو اس بات پر مجبور کر سکتے ہیں کہ آپ انہیں سپیشل وے سے لیبارٹری کے اندر لے چلیں۔ کیونکہ باہر سے تو کسی طرح بھی لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سپیشل وے کے قریب مناسب جگہوں پر چھپ جاتا ہوں۔ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں گے ہم پلک جھپکنے میں ان کا خاتمہ کر دیں گے"........ فرانکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سب کچھ ختم ہو جائے۔ میرا خیال ہے۔ تمہاری تجویز میں بے پناہ رسک ہے۔ ہم لیبارٹری میں چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں اور صدر کو رپورٹ دے دیتے ہیں۔ اب یہ ہمارا کام تو نہیں ہے کہ ہم سائنسدان دشمن ایجنٹوں سے لڑتے پھریں"........ ڈاکٹر ہمفرے نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں ڈاکٹر اور مجھ پر بھروسہ کریں۔ آپ کی جان کو اور لیبارٹری کو قطعی کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ بلکہ ان ایجنٹوں کے خاتمے سے حکومت آپ سے خوش بھی ہو جائے گی اور دوسری بات یہ کہ ان کے خاتمے کے بعد آپ سکون سے کام بھی کر سکیں گے"........ فرانکو نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"مگر"........ ڈاکٹر ہمفرے ابھی تک متذبذب تھا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں ڈاکٹر صاحب۔ میں نے ساری عمر یہی کام کیا ہے۔ جب آپ کے سامنے ان لوگوں کی لاشیں پڑی ہوں گی اور حکومت اسرائیل آپ کو بہادری کا سب سے بڑا اعزاز دے گی اور آپ کی جرأت اور ہمت پر اخبارات ایڈیشن شائع کریں گے۔ تو تب آپ خود سوچیں کہ آپ کو کیسی عزت ملے گی جب کہ اگر آپ چھپ کر بیٹھ گئے تو ہو سکتا ہے یہ ایجنٹ کوئی ایسا اسلحہ حاصل کر لیں جس سے پوری لیبارٹری پہاڑیوں کے اندر ہی بھسم کر دی جائے۔ آپ جانتے تو ہیں کہ موجودہ دور میں کیسے کیسے خطرناک ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں۔ آپ خود بھی تو ایسے ہی ہتھیاروں کی تیاری پر کام کر رہے ہیں"........ فرانکو نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ پھر میں جاؤں"۔ ڈاکٹر ہمفرے نے رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آپ چکر کاٹ کر جائیں۔ تاکہ آپ کے ریسٹ ہاؤس پہنچنے تک ہم سپیشل وے تک پہنچ سکیں"........ فرانکو نے کہا۔

"لیکن تمہارے پاس کافی اسلحہ ہے۔ تم یہیں سے کسی طرح ان کا خاتمہ نہیں کر سکتے"........ ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ وہ نجانے کہاں کہاں بکھرے ہوئے ہوں۔ ہم دو کو ماریں گے چار کو۔ نجانے ان کی تعداد کتنی ہو"........ فرانکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جاتا ہوں"........ ڈاکٹر ہمفرے نے کہا اور مڑ

کر دائیں طرف کو بڑھنے لگا۔ جہاں سے ایک راستہ لمبا چکر کاٹ کر ریسٹ ہاؤس کی طرف جانکلتا تھا۔

جب ڈاکٹر ہمفرے کافی دور جا کر فرانکو اور اس کے ساتھیوں کی نظروں سے غائب ہو گیا تو فرانکو اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"سنو۔ اب تم نے میرا پوری طرح ساتھ دینا ہے۔ ڈاکٹر ہمفرے کو میں نے چارے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ ہم اس کا تعاقب کریں گے اور جب یہ ریسٹ ہاؤس میں چلا جائے گا۔ تو ہم نے دونوں اطراف میں چیکنگ کرنی ہے۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ اکٹھے ہوں ہم نے پورے ریسٹ ہاؤس کو اڑا دینا ہے"........ فرانکو نے کہا۔

"مگر باس۔ اس طرح تو ڈاکٹر ہمفرے بھی ہلاک ہو جائیں گے"۔ ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ایک سائنسدان کی قربانی دینے سے دشمن ایجنٹوں کا گروپ ختم ہو سکتا ہے اور لیبارٹری بچ سکتی ہے۔ تو یہ سودا مہنگا نہیں ہے اور پھر اصل بات یہ ہے۔ کہ اسرائیل سے اعلیٰ ترین اعزازات بھی ہم تینوں کو ہی ملیں گے اور اعلیٰ عہدے بھی"......... فرانکو نے کہا اور اس کے دونوں ساتھیوں کے چہرے اعلیٰ اعزاز اور عہدوں کا نام سن کر مسرت سے چمک اٹھے۔

عمران۔ جولیا اور مریم ریسٹ ہاؤس میں موجود تھے۔ جب کہ باقی تمام ساتھی ڈاکٹر ہمفرے کو چیک کرنے کے لئے باہر چلے گئے تھے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ڈاکٹر ہمفرے آئے گا"........ جولیا نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ میں نے ایک داؤ کھیلا ہے۔ اب اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے یہ تو بعد میں معلوم ہو گا"......... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ تینوں چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔

"ڈاکٹر ہمفرے آ رہا ہے"......... گرسن نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ اکیلا ہے"......... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ فی الحال تو اکیلا ہی لگ رہا ہے"......... گرسن نے جواب

دیا۔

"تم باہر جا کر سب ساتھیوں کو کہہ دو کہ جب ڈاکٹر ہمفرے یہاں آئے تو وہ سب پھیل کر چیک کریں۔ ڈاکٹر ہمفرے نے آنے میں توقع سے کہیں زیادہ دیر لگا دی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اس نے یہاں آنے سے پہلے کوئی پلاننگ کی ہو"....... عمران نے کہا اور گرسن سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"ڈاکٹر ہمفرے تو ایک سائنسدان ہے اس نے کیا پلاننگ کرنی ہے"......... جولیا نے کہا۔

"ایسی لیبارٹریوں میں سیکورٹی کے افراد رکھے جاتے ہیں جو تربیت یافتہ لوگ ہوتے ہیں۔ اس لئے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہر پہلو کا خیال رکھنا چاہئے۔ مجھے دراصل اس کا دیر سے آنا مشکوک کر رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً دس منٹ بعد گرسن ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ وہ آدمی اپنی وضع قطع اور لباس سے ہی کوئی سائنسدان لگ رہا تھا۔

"کہاں ہیں لارڈ"........ اس ادھیڑ عمر نے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

"آپ ڈاکٹر ہمفرے ہیں"......... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ مگر آپ لوگ کون ہیں۔ لارڈ صاحب کہاں ہیں"........

ڈاکٹر ہمفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میں لارڈ صاحب کا خاص آدمی ہوں۔ تشریف رکھیئے۔ ابھی لارڈ صاحب آجاتے ہیں۔ وہ ایک ضروری کام سے لاؤز گئے ہیں اور مجھے کہہ کر گئے ہیں کہ میں آپ کو یہاں روکوں"....... عمران نے کہا۔

"مگر تم تو زخمی ہو اور یہ۔ یہ خاتون۔ یہ بھی"......... ڈاکٹر ہمفرے نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے لڑتے ہوئے ہم زخمی ہوئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ۔ وہ ڈاکٹر ہمفرے کہاں ہے۔ جو نقلی ہے"........ ڈاکٹر ہمفرے نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اسی کو لے کر تو لارڈ صاحب لاؤز گئے ہیں۔ تاکہ اس کے متعلق پوری طرح تصدیق کر سکیں۔ انہوں نے آپ کو کال کرنے کے بعد اس سے پوچھ گچھ کی تھی اور انہیں یقین ہو گیا ہے کہ وہ نقلی ہے اور آپ اصلی ہیں"........ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ پھر میں جاؤں۔ میں انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں"........ ڈاکٹر ہمفرے نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں ڈاکٹر ہمفرے .... لارڈ صاحب نے کہا ہے کہ ان کی واپسی تک آپ کو یہاں روکا جائے"........... اس بار عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ہمفرے ہونٹ بھینچتے ہوئے بیٹھ گیا۔ پھر اس

سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی ۔ اچانک دور سے فائرنگ اور پھر خوف ناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ہمفرے بھی چونک پڑا۔

"یہ ۔یہ کیا ہو رہا ہے"......... ڈاکٹر ہمفرے نے بری طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ میں نے فرانکو کو کہا بھی تھا مگر"........ ڈاکٹر ہمفرے نے انتہائی پریشانی کے عالم میں لاشعوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"فرانکو کون ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"فرانکو ۔ کون فرانکو ۔ میں تو کسی فرانکو کو نہیں جانتا"۔ ڈاکٹر ہمفرے نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہمفرے آپ سائنسدان ضرور ہیں ۔ لیکن آپ بہر حال انسان بھی ہیں ۔اس لئے آپ کو اس بات کا تو احساس ہو گا کہ موت کتنی تکلیف دہ چیز ہے"........ عمران نے کہا۔

"موت ۔ کس کی موت"......... ڈاکٹر ہمفرے نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی پتہ چل جائے گا"........ عمران نے جواب دیا۔ فائرنگ اور دھماکے اب ختم ہو گئے تھے اور پھر کافی دیر بعد تنویر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے ۔ تو ان کے کاندھوں پر دو آدمی لدے ہوئے تھے ۔

جن کی حالت دیکھ کر ہی معلوم ہو رہا تھا ۔ کہ وہ زندہ انسانوں کی بجائے لاشیں ہیں ۔ تنویر اور کیپٹن شکیل نے ان دونوں کو فرش پر پٹخ دیا۔

"ان کا تیسرا ساتھی فرار ہو گیا ہے ۔ لیکن گرسن ۔ صفدر اور چوہان اس کے پیچھے ہیں"........ تنویر نے کہا۔

"ان میں فرانکو بھی شامل ہے ڈاکٹر ہمفرے"........ عمران نے ڈاکٹر ہمفرے کی طرف دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"نہ ۔ نن ۔ نہیں ۔ مگر کون فرانکو"......... ڈاکٹر ہمفرے نے بات کر کے بعد میں اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا ڈاکٹر ہمفرے کہ موت بے حد تکلیف دہ چیز ہے ۔ اب دیکھو یہ دونوں جو چند لمحے پہلے زندہ تھے اور یقیناً تمہارے ساتھ لیبارٹری سے باہر آئے ہوں گے اب مردہ پڑے ہوئے ہیں یہی حالت تمہاری بھی ہو سکتی ہے"....... عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ ڈاکٹر ہمفرے کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔

"مم ۔ مم ۔ میں تو بے قصور ہوں ۔ لارڈ صاحب کو معلوم ہے"۔ ڈاکٹر ہمفرے نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"لارڈ صاحب کی لاش دکھاؤں آپ کو"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ تو ڈاکٹر ہمفرے بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ ۔ یہ ۔ یہ ۔ تم کیا کہہ رہے ہو"......... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا اور دوسرے لمحے وہ یک لخت دروازے کی طرف دوڑ پڑا ۔ مگر اس سے پہلے

کہ وہ دروازے تک پہنچتا۔ گولی چلنے کی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر ہمفرے چیختا ہوا منہ کے بل دروازے کے سامنے ہی گر گیا۔

"ابھی میں نے صرف دھمکی دی ہے۔ ورنہ گولی تمہاری کھوپڑی میں بھی اتر سکتی تھی۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"........ عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور ڈاکٹر ہمفرے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا جسم اب نمایاں طور پر کانپ رہا تھا۔

"کاش۔ مم۔ مم۔ میں فرانکو کی بات نہ مانتا۔ کاش"........ ڈاکٹر ہمفرے نے زور دینے والے لہجے میں کہا اور پھر مرے ہوئے قدموں سے چلتا ہوا واپس کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ کیونکہ عمران کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے اسے ایسا ہی اشارہ دیا تھا۔

"اب اگر تم بھی لاش میں تبدیل ہونا نہیں چاہتے تو پوری تفصیل بتاؤ کہ یہ فرانکو کون ہے اور تم ان لوگوں کو ساتھ لے کر کیوں آئے تھے"........ عمران نے کہا۔

"مم۔ میں تو آ رہا تھا۔ لیکن فرانکو نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی نقلی لارڈ ٹرمز بول رہا ہو۔ پھر اس نے ایسے دلائل دیئے کہ میں قائل ہو گیا۔ فرانکو لیبارٹری میں سیکورٹی چیف ہے۔ یہ دونوں اس کے ساتھی ہیں۔ پھر ہم نے تمہارے اس ریسٹ ہاؤس کو تباہ کرنے کی پلاننگ کی۔ میں، فرانکو اور یہ دونوں آدمی اسلحہ لے کر سپیشل وے سے باہر نکلے اور ہم لمبا چکر کاٹ کر ریسٹ ہاؤس کے عقبی طرف سیدھی پہاڑی کے پیچھے پہنچے۔ وہاں فرانکو نے کوئی آلہ لگایا جس پر کسی صفدر اور چوہان کی

بات چیت سنی گئی۔ اس طرح ہمیں معلوم ہو گیا کہ فرانکو جو کچھ کہہ رہا تھا وہ درست ہے۔ اس پر میں نے فرانکو کو کہا کہ ہم واپس لیبارٹری میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ وہاں ہم محفوظ ہوں گے اور پھر اعلیٰ حکام کو اطلاع کر دیتے ہیں۔ لیکن اس نے ضد کی اور مجھے یہاں بھیج دیا کہ میں جا کر تم لوگوں سے ملوں اور پھر تم سب کو سپیشل وے تک لے جاؤں وہاں فرانکو اپنے آدمیوں کے ساتھ چھپا ہوا ہو گا۔ وہ وہاں تم لوگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا۔ مگر اب یہ دونوں لاشیں یہاں آئی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ فرانکو واپس نہیں گیا بلکہ وہ میرے پیچھے یہاں آیا تھا"........ ڈاکٹر ہمفرے نے آخر کار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر تنویر اور دوسرے ساتھیوں نے جب آکر بتایا کہ وہ آدمی پہاڑی چٹانوں میں کہیں غائب ہو گیا ہے تو عمران سمجھ گیا کہ فرانکو اس سپیشل راستے سے واپس لیبارٹری کے اندر چلا گیا ہو گا اور یقیناً اب وہ خود لیبارٹری کے اندر سے ہی اسرائیل کے صدر سے بات کرے گا اور پھر صدر اسرائیل کی وجہ سے شاید پورے پالینڈ کی فوج ان پہاڑیوں پر ریڈ کر دے۔ چنانچہ عمران نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور چیف انجینئر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی۔ اے۔ ٹو چیف انجینئر فونز"......... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہم لارڈ ٹرمز بول رہے ہیں۔ چیف انجینئر سے بات کراؤ فوراً"۔ عمران نے لارڈ ٹرمز کے لہجے میں کہا۔ تو کرسی پر بیٹھا ہوا ڈاکٹر ہمفرے

بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ لیکن وہ بولا کچھ نہیں۔

"یس سر۔ چیف انجنیئر بول رہا ہوں"......... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے چیف انجینئر کی آواز سنائی دی۔

"ہم لارڈ ٹرمز بول رہے ہیں ویلس۔ بلیک ہلز لیبارٹری کا مائیکرو ٹرانس نمبر فوری طور پر آف کر دو اور جب تک ہم حکم نہ دیں اس وقت تک یہ نمبر آن نہیں ہونا چاہئے"......... عمران نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ ظاہر ہے یہ ہدایت چیف انجنیئر کے لئے انتہائی خلاف توقع تھی۔

"سنو ویلس۔ چند دشمن سیکرٹ سروس ایجنٹ لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس فون کے ذریعے اس لیبارٹری تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر تم نے فوری طور پر یہ فون بند نہ کیا تو پھر لیبارٹری کی تباہی کی تمام تر ذمہ داری تم پر عائد ہو جائے گی اور جانتے ہو کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ تم کیا تمہارا پورا خاندان تہہ تیغ کر دیا جائے گا"......... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں ابھی اسے آف کر دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے چیف انجنیئر ویلس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب تک ہم حکم نہ دیں۔ تم نے اسے کسی صورت بھی آن نہیں کرنا"........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر ہمفرے۔ اب تم ہمیں اس سپیشل وے تک لے جاؤ گے"۔ عمران نے رسیور رکھ کر ڈاکٹر ہمفرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر اسے تو اندر سے کھولا جا سکتا ہے۔ باہر سے کسی صورت میں بھی نہیں اور فرانکو اب اسے کسی صورت بھی نہ کھولے گا"......... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"ہم تمہیں اکیلا اس سپیشل وے تک بھیجیں گے اور خود کافی دور رہیں گے۔ البتہ تم نے صرف ایک کام کرنا ہے کہ اندر جا کر اس سپیشل وے کو مستقل طور پر کھول دینا ہے اور اس فرانکو کو ہمارے حوالے کر دینا ہے"......... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر ہمفرے کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھی بھی چونک پڑے۔ کیونکہ عمران کی یہ بات ڈاکٹر ہمفرے کے لئے تو ایک نعمت تھی جب کہ باقی ساتھیوں کے لئے انتہائی احمقانہ تھی۔

"کیا۔ کیا مطلب........ کیا تم مجھے واپس لیبارٹری میں جانے دو گے"......... ڈاکٹر ہمفرے نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا ہو۔

"تم ایک سائنسدان ہو ڈاکٹر ہمفرے اور ہم لوگ سائنسدانوں کی بے حد عزت کرتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ ہم نے تمہیں مار کر یا اپنے پاس رکھ کر کیا کرنا ہے۔ ہمارا مشن تو لیبارٹری سے صرف وہ فارمولا حاصل کرنا ہے۔ جس کی تجربہ تم پاکیشیا میں کرنا چاہتے ہو اور اگر تم وعدہ کرو کہ اس فارمولے کی کاپی ہمیں دے دو گے۔ تو ہم

لیبارٹری بھی تباہ نہ کریں گے اور خاموشی سے یہاں سے واپس چلے جائیں گے" .... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ فارمولا میں تمہیں دے دیتا ہوں۔ تم مجھے مت مارو اور لیبارٹری کو تباہ نہ کرو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ فارمولا تمہیں مل جائے گا" .... ڈاکٹر ہمفرے نے فوراً ہی کہا۔

"لیکن اگر تم لیبارٹری کے اندر جا کر اپنے وعدے سے مکر گئے تو پھر تم سمیت یہ پوری لیبارٹری تباہ کر دی جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ میں وعدہ پورا کروں گا ۔ مجھ پر یقین کرو" .... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"مجھے تمہارے وعدہ پر یقین ہے کہ تم ہماری پوزیشن کو اچھی طرح سمجھتے ہو ۔ اس لئے ہماری تسلی کے لئے تفصیل سے بتاؤ کہ تم باہر سے یہ سپیشل وے کیسے کھلواؤ گے ۔ فرانکو کو کیا کہو گے ۔ اگر اس نے تمہارے کہنے کے باوجود سپیشل وے کھولنے سے انکار کر دیا تو" .... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ میرے کہنے کے باوجود سپیشل وے نہ کھولے گا۔ کیونکہ اسے خطرہ ہو گا کہ تم لوگ کہیں مجھے چارے کے طور پر تو استعمال نہیں کر رہے ۔ لیکن وہ صرف سیکورٹی انچارج ہے ۔ جب کہ میں لیبارٹری انچارج ہوں ۔ اس لئے تم فکر مت کرو ۔ میں بہرحال لیبارٹری میں داخل ہو جاؤں گا اور پھر وہاں سے فارمولے کی کاپی لا کر تمہیں دے دوں گا" .... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"صرف زبانی باتیں مت کرو۔ پوری تفصیل بتاؤ" .... عمران نے کہا۔

"مجھ پر اعتماد کرو مسٹر" .... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"صرف اعتماد سے کام نہیں چلے گا ڈاکٹر۔ تمہیں پوری تفصیل بتانی ہو گی" .... عمران کا لہجہ سرد ہو گیا۔

"سوری ۔ میں تمہیں یہ راز نہیں بتا سکتا۔ کسی صورت میں بھی نہیں بتا سکتا" .... ڈاکٹر ہمفرے نے مضبوط لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"تنویر اور صفدر۔ تم دونوں ڈاکٹر ہمفرے کو یہاں سے لے جاؤ اور باہر لے جا کر اسے گولی مار دو اور اس کی لاش کسی کھڈ میں دھکیل دو۔ یہ ہمارے لئے بے کار ہے ۔ اب اس کی لاش پہاڑی گدھ ہی کھائیں گے" .... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ تو تنویر بجلی کی سی تیزی سے ڈاکٹر ہمفرے پر جھپٹا۔ اس نے ڈاکٹر ہمفرے کو بڑے بے دردانہ انداز میں گردن سے پکڑا اور انتہائی بے دردی سے گھسیٹتا ہوا دروازے کی طرف لے جانے لگا۔ ڈاکٹر ہمفرے نے بری طرح چیخنا شروع کر دیا۔ وہ اس طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا جیسے ذبح ہونے والی بکری چلاتی ہے۔

"بے کار آدمیوں کا یہی انجام ہوتا ہے ۔ ڈاکٹر ہمفرے" .... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"بب ۔ بب ۔ بتاتا ہوں ۔ مجھے چھوڑ دو ۔ بتاتا ہوں" .... دروازے کے قریب پہنچ کر ڈاکٹر ہمفرے نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں

کہا۔

"اسے زندگی بچانے کا آخری چانس دے دو تنویر"......... عمران نے کہا اور تنویر نے ایک جھٹکا دے کر ڈاکٹر ہمفرے کو چھوڑ دیا اور ڈاکٹر ہمفرے زوردار جھٹکے کی وجہ سے چیختا ہوا اوندھے منہ نیچے جا گرا۔ پھر اس نے خود ہی اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا۔ اچانک ریسٹ ہاؤس کے باہر تیز سیٹی کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک کان پھاڑ خوف ناک دھماکہ کمرے کی چھت پر سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا۔ جیسے ان کے جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر فضا میں بکھرتے چلے گئے ہوں۔ دھماکے کے ساتھ ہی ہلکی ہلکی کربناک انسانی چیخیں سنائی دیں اور پھر ان سب کے احساسات فنا ہو کر رہ گئے

اپنے دونوں ساتھیوں کو آگے بھیج کر فرانکو خود کافی فاصلہ دے کر ان کے پیچھے چلنے لگا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ کسی طرح ریسٹ ہاؤس کو ان ایجنٹوں سمیت ہی اڑا دے۔ اس کے لئے ڈاکٹر ہمفرے تو کیا وہ اپنے ان دونوں ساتھیوں کی قربانی دینے کے لئے بھی تیار تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ تو پھر اسرائیل میں واقعی اعلیٰ ترین اعزازات اس کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ اس نے اپنے پاس ایک زیرو میگنم ایکسٹرا فورس میزائل گن رکھ لی تھی۔ یہ گن اس کی ذاتی ملکیت تھی اور وہ اسے اپنے ساتھ اسرائیل سے لیبارٹری میں لے کر آیا تھا۔ اس گن کی یہ خصوصیت تھی کہ اس کی رینج کافی وسیع تھی اور یہ چونکہ کمپیوٹر کنٹرول تھی۔ اس لئے اس کا نشانہ کبھی خطا نہ ہو سکتا تھا۔ اس سے نکلنے والی خصوصی شعاعیں بے جان اور ٹھوس چیزوں کو تو چشم زدن میں راکھ کا ڈھیر بنا دیتی تھیں۔ جب کہ

انسانوں پر اس کا اثر بے ہوشی کی صورت میں نکلتا ہے۔ کافی آگے بڑھنے کے بعد جیسے ہی وہ ایک چٹان کے پیچھے سے نکلا۔ اچانک اسے کچھ دور اپنے دائیں ہاتھ پر تیز فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ چونک کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ اس نے دور سے اپنے ایک ساتھی کو دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ اس کے پیچھے اسے دو آدمی نظر آئے۔ اسی لمحے تیز فائرنگ کی آواز سنائی دی اور اس کا ساتھی چیختا ہوا منہ کے بل نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں ختم ہو گئیں۔ فرانکو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں سمجھ گیا کہ اس کے دونوں ساتھی ہٹ چکے ہیں اور یہ دھماکے ان بموں کے تھے جو اس کے ایک ساتھی کی پشت پر لدے ہوئے تھیلوں میں موجود تھے۔

"ایک اور آدمی ان چٹانوں کے پیچھے موجود ہے۔ میں نے اس کی جھلک دیکھی ہے"......... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی گولیوں کی ایک تیز بوچھاڑ اسی چٹان سے آٹکرائی۔ جس کے پیچھے فرانکو چھپا ہوا تھا۔ فرانکو کو صورت حال کی سنگینی کا احساس ہو گیا وہ کسی پہاڑی لومڑی کی طرح مڑا اور بجلی کی سی تیزی سے جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا اپنے دائیں طرف کو بھاگ پڑا۔ میزائل گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ چونکہ وہ ان پہاڑیوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے جلد ہی اسے ایک ایسا خفیہ راستہ مل گیا۔ جہاں سے وہ آسانی سے اپنے پیچھے آنے والوں کو ڈاج دے سکتا تھا۔ مسلسل بھاگنے کی وجہ سے اس کا سانس چڑھا ہوا تھا۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ اب اگر

اس نے ذرا سی کم ہمتی دکھائی۔ تو نہ صرف وہ خود مارا جائے گا بلکہ لیبارٹری پر بھی یہ لوگ قبضہ کر لیں گے۔ کیونکہ سپیشل وے کھلا ہوا تھا اور ڈاکٹر ہمفرے ان لوگوں کے قبضے میں تھا۔ خفیہ راستے میں داخل ہونے سے پہلے کئی بار گولیاں اس کے بالکل قریب سے نکل گئی تھیں اور وہ بال بال بچا تھا اور اس کے ساتھ ہی اسے پوری طرح احساس ہو گیا تھا کہ اس کا تعاقب کرنے والے بھی اپنے کام میں اناڑی نہیں ہیں۔ لیکن فرانکو جانتا تھا کہ یہ لوگ ان پہاڑیوں سے واقف نہیں ہیں اور یہی پوائنٹ فرانکو کے حق میں جاتا تھا۔ خفیہ راستے میں دوڑتا ہوا فرانکو تھوڑی دیر بعد کافی دور واقع پہاڑی علاقے میں پہنچ گیا۔ اب وہ اپنے تعاقب کرنے والوں کو جھٹک دینے میں کامیاب ہو چکا تھا ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ سپیشل وے سے واپس لیبارٹری میں جا کر اپنے آپ کو بند کر لے اور پھر فون پر صدر اسرائیل کو تمام حالات سے آگاہ کر کے ان سے مدد مانگے۔ لیکن پھر اس نے خود ہی یہ ارادہ ترک کر دیا۔ اس کے پاس مخصوص میزائل گن موجود تھی اور وہ اس کی مدد سے کوئی کارنامہ سرانجام دینے کی پوزیشن میں بھی تھا۔ اس لئے وہ آخری لمحے تک جدوجہد کرنا چاہتا تھا۔ پہاڑی دروں میں ایک طویل چکر کاٹ کر ایک بار پھر وہ اسی جگہ پہنچ گیا جہاں اس نے وہ مخصوص آلہ لگا کر دشمن ایجنٹوں کی باتیں سنی تھیں۔ اب اس نے اس سیدھی پہاڑی کو عبور کر کے ریسٹ ہاؤس کی طرف جانے کا فیصلہ کر لیا چنانچہ وہ ایک بار پھر اوپر چڑھنے لگا۔ گو اس سیدھی پہاڑی کو کراس

کرتے ہوئے ہزاروں بار موت اس کے بالکل قریب سے گزر گئی۔
لیکن بہرحال بے پناہ جدوجہد کے بعد آخر کار وہ اسے کراس کر کے اوپر
پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔کافی دیر تک وہ ایک چٹان کی اوٹ میں
پڑا اپنا سانس ٹھیک کرتا رہا۔پھر اٹھ کر جھکے جھکے انداز میں آگے بڑھنے
لگا۔چند لمحوں بعد اسے دور سے ایک ایسی چٹان نظر آ گئی۔جہاں سے
اسے یقین تھا کہ وہ ریسٹ ہاؤس کو اپنی گن سے ٹارگٹ بنا سکے گا۔
چنانچہ وہ اس چٹان کی طرف بڑھنے لگا۔چٹان تک پہنچنے کا راستہ اس قدر
دشوار گزار تھا کہ اس قدر دشواری اسے اس سیدھی چٹان پر چڑھتے
وقت بھی پیش نہ آئی تھی۔بہرحال بے پناہ جدوجہد کے بعد آخر کار وہ
اس چٹان تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دل
بے پناہ مسرت سے جھوم اٹھا۔کیونکہ ریسٹ ہاؤس کی پوری عمارت
اب نہ صرف اس کی نظروں کے سامنے تھی بلکہ وہ اس کی مخصوص گن
کی رینج میں بھی تھی۔چند لمحے وہ پڑا ہانپتا رہا۔مگر جب اس کا سانس
درست ہو گیا۔تو اس نے کاندھے سے گن اتاری۔اس میں میگزین
لوڈ کیا اور پھر اسے کاندھے سے لگا لیا۔گن کے پچھلے حصے پر کمپیوٹر
ٹارگٹ چیکنگ آلہ موجود تھا۔اس نے گن کو کاندھے سے لگا کر ریسٹ
ہاؤس کی چھت کو ٹارگٹ بنانے کا کام شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد
جب اس کمپیوٹر آلے کی چھوٹی سی روشن سکرین میں سرخ رنگ کے
مخصوص دائرے کے اندر ریسٹ ہاؤس نظر آنے لگ گیا تو اس نے
اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر گن کو اس طرح سیدھا کیا کہ

ریسٹ ہاؤس اس دائرے کے اندر ہی رہے اور پھر اس نے سانس
روک کر ٹریگر دبا دیا۔گن کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کی نال میں
سے ایک سرخ رنگ کا بڑا سا کیپسول نکل کر بجلی کی سی تیزی سے
ریسٹ ہاؤس کی طرف بڑھنے لگا۔کیپسول اس قدر تیز رفتاری سے جا رہا
تھا کہ اسی تیز رفتاری کی وجہ سے سیٹی کی تیز آواز اس کے فضا میں
گزرنے کی وجہ سے پیدا ہو رہی تھی۔گو جہاں سے یہ کیپسول فائر کیا
گیا تھا۔وہاں سے ریسٹ ہاؤس کا فاصلہ کافی تھا۔لیکن اس کے باوجود
انتہائی تیز رفتار کیپسول صرف چند سیکنڈ میں ہی ریسٹ ہاؤس تک پہنچ
گیا اور دوسرے لمحے فضا ایک خوف ناک اور زبردست دھماکے سے
گونج اٹھی اور جہاں ایک لمحے پہلے ریسٹ ہاؤس کی مضبوط عمارت نظر آ
رہی تھی وہاں ہر طرف سرخ رنگ کا تیز دھواں سا چھا گیا۔ٹارگٹ
انتہائی شاندار طریقے سے ہٹ ہو چکا تھا اور فرانکو کا چہرہ کھل اٹھا۔چند
لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو فرانکو بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
کیونکہ جہاں ریسٹ ہاؤس تھا وہاں اب سوائے راکھ کے ڈھیر کے اور کچھ
نظر نہ آ رہا تھا۔مکمل ریسٹ ہاؤس تباہ ہو کر رہ گیا تھا اور فرانکو نے گن
کاندھے سے لٹکائی اور ایک بار پھر تیزی سے نیچے اترنے لگا۔اسے معلوم
تھا کہ ریسٹ ہاؤس کے اندر موجود افراد اس خوف ناک تباہی کے
باوجود بہرحال زندہ ہوں گے اور ملبے کی راکھ کے نیچے دبے ہوئے بے
ہوش پڑے ہوں گے۔کیونکہ خصوصی شعاعوں نے ریسٹ ہاؤس کی
عمارت اور اس کے اندر موجود ہر بے جان چیز کو چشم زدن میں راکھ بنا

دیا ہوگا۔ لیکن یہ شعاعیں انسانی گوشت پوست کو نہ جلا سکتی تھیں۔ البتہ اس کے اثرات سے ان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی۔ یہ گن دراصل ایکریمیا کی ایک لیبارٹری نے خاص مقاصد کے تحت تیار کی تھی اور فرانکو اس لیبارٹری کی سیکورٹی میں رہ چکا تھا اور اسے یہ گن اس قدر پسند آئی تھی کہ وہاں سے اسرائیل واپسی پر وہ اسے چرا کر لے آیا تھا اور تب سے وہ اس کی تحویل میں رہی تھی۔ اس کا میگزین بھی وہ ساتھ لے آیا تھا۔ البتہ اسے استعمال کرنے کی نوبت پہلی بار آئی تھی۔

نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا ریسٹ ہاؤس والی جگہ کی طرف بڑھنے لگا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں پہلے ریسٹ ہاؤس تھا۔ تو واقعی راکھ کے گہرے سے ڈھیر کے نیچے اسے دشمن ایجنٹ دبے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ راکھ حیرت انگیز طور پر گرم نہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے راکھ کو یہاں پڑے کافی عرصہ گذر گیا ہو اور وہ ٹھنڈی پڑ چکی ہو۔ حالانکہ ایسا نہ تھا۔ اصل بات یہ تھی کہ یہ مخصوص شعاعیں بے جان ٹارگٹس کو گرم کر کے جلانے کی بجائے ان کا کے وجود چشم زدن میں توڑ پھوڑ دیتی تھیں۔ اس لئے ہر چیز راکھ کی صورت اختیار کر جاتی تھی۔ لیکن یہ راکھ ٹھنڈی ہوتی تھی۔ فرانکو نے راکھ کے ڈھیر میں دبے ہوئے انسانوں کو باہر کھینچنا شروع کر دیا۔ تقریباً سارے ہی افراد ایک جگہ پر اکٹھے ہی مل گئے۔ ان میں ڈاکٹر ہمفرے بھی موجود تھا اور اس کے دو مردہ ساتھی بھی۔ ان کے علاوہ دو عورتیں اور پانچ مرد تھے۔ ایک عورت اور ایک مرد خاصے زخمی تھے۔۔ ان کے جسموں پر زخم صاف نظر آ رہے تھے۔

"گڈ شو۔ اب یقیناً مجھے اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ ضرور مل جائے گا"......... فرانکو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے اس نے آٹو میٹک پسٹل نکال لیا تاکہ ڈاکٹر ہمفرے کے علاوہ باقی سب کو گولیوں سے اڑا دے۔ لیکن پھر ایک خیال اس کے ذہن میں ابھرا تو اس نے پسٹل واپس جیب میں رکھ لیا۔ وہ انہیں ہلاک کرنے سے پہلے ان کے بارے میں پوری تفصیل جان لینا چاہتا تھا۔ تاکہ جب اسرائیل کے صدر کو اپنے کارنامے کی رپورٹ دے تو اسے بتا سکے کہ اس نے دشمن کے کن کن ایجنٹوں کا خاتمہ کیا ہے۔ اسے یقین تھا کہ یہ لوگ یقیناً کوئی اہم اور مشہور ایجنٹ ہوں گے تبھی اسرائیل کا صدر اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے اس قدر پریشان تھا۔ لیکن یہاں کوئی ایسی جگہ نہ تھی۔ جہاں وہ انہیں ہوش میں لا کر پوچھ گچھ کر سکتا۔ اس لئے اس نے انہیں لیبارٹری میں لے جانے کا فیصلہ کیا۔ اسے معلوم تھا کہ جب تک ان لوگوں کو وہ مخصوص انداز میں ہوش میں نہ لائے گا۔ یہ از خود ہوش میں نہ آسکیں گے۔ اس لئے ان کی طرف سے انہیں کوئی فکر نہ تھی۔ وہ تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا۔ جدھر سپیشل دے تھا۔

درد کی ایک تیز لہر عمران کے جسم میں جیسے تیرتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اسے مت مارو...... پلیز اسے مت مارو۔ یہ پہلے بھی شدید زخمی ہے"...... جولیا کسی کی منت کر رہی تھی۔ درد کی تیز لہر اور جولیا کی منت بھری آواز نے عمران کے شعور کو ایک جھٹکے سے بیدار کر دیا۔ ہوش میں آتے ہی اسے بے اختیار ہونٹ بھینچنے پڑے۔ کیونکہ اسی لمحے شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ ایک کوڑا اس کے جسم سے ٹکرایا تھا اور اسے یوں لگا تھا جیسے اس کی رگ رگ میں جیسے آگ کی لہر دوڑتی چلی گئی ہو۔

"بڑے بہادر ہو دوست۔ جو ایک بے ہوش اور بندھے ہوئے بے بس آدمی پر تشدد کر رہے ہو"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

فرانکو۔ میرا نام فرانکو ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم اس ٹیم کے لیڈر ہو۔ دیکھو اب اپنا اور اپنے ساتھیوں کا حشر"...... فرانکو نے انتہائی غرور بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اسے صحیح معنوں میں سنگین صورت حال کا احساس ہوا۔ عمران اور اس کے مرد ساتھی سب زنجیروں میں جکڑے دیواروں کے ساتھ بندھے ہوئے کھڑے تھے۔ جب کہ جولیا اور مریم دو کرسیوں پر رسیوں سے جکڑی ہوئی بیٹھی ہوئی تھیں۔ جولیا اور مریم کے جسموں پر مردانہ لباس تھے۔ جب کہ عمران اور اس کے مرد ساتھیوں کے جسموں پر صرف پتلونیں تھیں اور وہ بھی ان کی ناپ کی نہیں تھیں۔ کسی کو وہ بہت ڈھیلی تھیں اور کسی کو بہت ٹائٹ۔ ان کے اوپر والے جسم عریاں تھے اور عمران کے جسم پر دو کوڑوں کی ضربوں نے لمبے لمبے زخم ڈال دیئے تھے۔

"بہت شکریہ مسٹر فرانکو۔ تم نے عورتوں کو کرسیوں پر بٹھایا ہے اور انہیں لباس بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بنیادی طور پر اچھے انسان ہو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اچھے برے کا تعلق نہیں مسٹر علی عمران۔ ہم دراصل تم لوگوں کو بالکل عریاں حالت میں حکام کے حوالے نہ کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ اس طرح میری وہ مخصوص گن سامنے آ سکتی تھی۔ جس کا نشانہ تم لوگ بنے ہو اور میں اس سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا۔ اس لئے مجبوراً مجھے

تمہیں سٹور سے لباس لا کر پہنانے پڑے ہیں "...... فرانکو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

" مخصوص گن ۔ کیا مطلب "......... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" تم اس بارے میں کچھ نہ سمجھ سکو گے ۔ اس لئے تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ۔ البتہ یہ بتا دیتا ہوں کہ اس گن سے میں نے تقریباً ڈیڑھ ہزار میٹر کے فاصلے سے پورے ریسٹ ہاؤس کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا تھا "......... فرانکو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے کہ ریسٹ ہاؤس تو راکھ کا ڈھیر بن جائے اور ہم زندہ اور صحیح سلامت رہ جائیں "......... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" زیرو میگنم ایکسٹرا فورس میزائل گن کی یہی تو خصوصیت ہے ۔ جس پر میں فدا ہوں "........ فرانکو نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" زیرو میگنم ایکسٹرا فورس میزائل گن ۔ اوہ ۔ اوہ یہ کیسے تمہارے پاس آ گئی ۔ یہ تو ایکریمیا کا ابھی حال میں ہی ایجاد کردہ انتہائی خفیہ ہتھیار ہے "......... عمران نے کہا اور فرانکو بے اختیار چونک پڑا۔

" تمہیں اس کے متعلق معلوم ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے "........ فرانکو نے حیران ہو کر کہا۔

" میں نے اس کے بارے میں صرف پڑھا تھا ۔ دیکھنے کا اتفاق کبھی نہیں ہوا "......... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایکریمیا کی جس لیبارٹری میں اسے ایجاد کیا گیا ہے ۔ میں وہاں سیکورٹی میں کام کرتا رہا ہوں اور واپسی پر میں ایک گن اور اس کا میگزین اڑا کر ساتھ لے آنے میں کامیاب رہا تھا "....... فرانکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے اس کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر ہمفرے اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر نیا لباس تھا۔

" فون کام نہیں کر رہا فرانکو ۔ اس عمران نے میرے سامنے لارڈ ٹرمز کے لہجے میں چیف انجنیئر فوز کو اسے آف کرنے کی ہدایت کی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ جب تک وہ نہ کہے وہ اسے آن نہ کرے اور اس کے بغیر ہم کسی طرح بھی اسرائیل کے صدر یا دوسرے اعلیٰ حکام کو اطلاع نہیں دے سکتے "........ ڈاکٹر ہمفرے نے فرانکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں تو اور کوئی فون نہیں ہے اور ریسٹ ہاؤس والا فون تو جل کر راکھ ہو چکا ہوگا ۔ اب اسے کیسے ٹھیک کرایا جائے ۔ ایک ہی صورت ہے کہ آپ خود جا کر چیف انجنیئر سے ملیں اور اسے ساری صورت حال بتا کر اسے ٹھیک کرائیں یا پھر لارڈز سے براہ راست کسی دوسرے فون پر اسرائیل بات کریں "........ فرانکو نے کہا۔

" دوسرے فون سے بات نہیں ہونی چاہئے ۔ اس طرح لیبارٹری کا راز ایکریمیا اور روسیاہی ایجنٹوں تک بھی پہنچ سکتا ہے اور وہ چیف انجنیئر پتہ نہیں میری بات پر یقین بھی کرے گا یا نہیں "......... ڈاکٹر

ہمفرے نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم میری ایک خواہش پوری کر دو۔تو میں اس حالت میں بھی تمہارا فون چالو کرا سکتا ہوں"........ عمران نے کہا تو ڈاکٹر ہمفرے اور فرانکو دونوں چونک کر عمران کو دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔کیا کہنا چاہتے ہو تم"........ فرانکو نے کہا۔

"اگر تم یہ گن مجھے دکھاؤ اور اسے یہاں کسی چیز کو ٹارگٹ بنا کر اسے چلا کر بھی دکھا دو تو میں تمہارا فون ٹھیک کرا سکتا ہوں"........ عمران نے کہا اور فرانکو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں اس کا میگزین ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے اور پھر یہ بھی سن لو کہ اگر میں چاہتا تو تم لوگوں کو وہیں ریسٹ ہاؤس والی جگہ پر ہی گولیوں سے لاشوں میں تبدیل کر دیتا۔لیکن میں تمہارے متعلق تفصیل معلوم کرنا چاہتا تھا۔اس لئے میں نے تمہیں یہاں لے آنے اور باندھنے کی تکلیف گوارا کر لی ہے اور اب میری بات سن لو۔تم اسرائیلی حکام کے یہاں پہنچنے تک اگر زندہ رہنا چاہتے ہو۔تو بتاؤ تم کیسے یہاں سے فون ٹھیک کرا سکتے ہو۔ورنہ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تم سب کو گولیوں سے اڑا دیا جائے اور پھر تمہاری لاشیں جیپ میں لاد کر لاؤنز لے جائی جائیں اور وہاں سے کسی بھی چارٹرڈ جہاز کے ذریعے انہیں اسرائیل پہنچا دیا جائے"..... فرانکو نے تیز لہجے میں کہا۔

"فرانکو۔ایک بار پھر میں کہہ رہا ہوں کہ یہ انتہائی خطرناک ترین

سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور تم انہیں زندہ لیبارٹری کے اندر لے آئے ہو۔یہ انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔اس لئے انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دو۔باقی کام بعد میں ہوتے رہیں گے"........ ڈاکٹر ہمفرے نے فرانکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فکر نہ کریں ڈاکٹر ہمفرے۔میں نے انہیں اس طرح بے بس کر رکھا ہے کہ یہ میری مرضی کے بغیر حرکت بھی نہیں کر سکتے۔میں چاہتا ہوں کہ انہیں زندہ اعلیٰ حکام کے حوالے کیا جائے۔کیونکہ میں جانتا ہوں کہ لاشوں کی نسبت یہ زندہ اسرائیلی حکام کے لئے زیادہ کار آمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ان سے وہ ان کے ملک کے بارے میں ایسی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جس سے اسرائیل کو بے پناہ فائدہ ہو سکتا ہے"........ فرانکو نے جواب دیا اور عمران اس کی اس سوچ پر بے اختیار مسکرا دیا۔کیونکہ اس کی یہ سوچ ان کے لئے فائدہ مند تھی۔لیکن ایک بات بہرحال تھی کہ اس فرانکو نے واقعی اسے اس انداز میں جکڑ رکھا تھا کہ بظاہر کوئی بھی حربہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔جس سے وہ آزادی حاصل کر سکتا۔لیکن اسے یقین تھا کہ اگر اسے وقت مل گیا۔تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی ترکیب سوچ ہی لے گا۔

"فرانکو۔تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔میں تو لارڈ ٹرمز کی پرسنل سیکرٹری ہوں اور ان لوگوں نے مجھے یرغمال بنا رکھا تھا۔میں تو ان کی ساتھی نہیں ہوں"........ یکلخت کرسی پر بندھی بیٹھی مریم نے کہا تو فرانکو چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم لارڈ صاحب کی پرسنل سیکرٹری ہو اور وہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اس چیف انجنیئر کو جانتی ہو گی۔ وہ لازماً لارڈ صاحب کے محل میں سلام کے لئے آتا جاتا رہتا ہو گا"......... فرانکو نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا نام ویلس ہے اور لارڈ صاحب نے اسے اس عہدے پر تعینات کر لیا تھا"......... مریم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ان کی ساتھی ہے فرانکو......... ریسٹ ہاؤس میں یہ ان کے ساتھ بالکل اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی جیسے یہ ان کی ساتھی ہو۔ کسی طرح بھی یرغمال محسوس نہیں ہو رہی تھی"......... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"آپ ایک عورت سے ڈر رہے ہیں ڈاکٹر۔ یہ ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہے میں اس سے فون ٹھیک کرانے کا کام لے سکتا ہوں۔ ویسے بھی یہ مقامی عورت ہے"......... فرانکو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس طرح تو یہ آدمی بھی مقامی ہے۔ حالانکہ یہ ان کا کارندہ بنا ہوا تھا"......... ڈاکٹر ہمفرے نے بندھے ہوئے گرسن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے تو میں رہا نہیں کر رہا"......... فرانکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کمرے میں موجود دو مشین گنوں سے مسلح افراد کی طرف مڑ گیا۔

"زیکو۔ اس عورت کو کھول دو اور پھر اسے ساتھ لے کر میرے دفتر میں آجاؤ۔ کمی یہیں رہے گا"......... فرانکو نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ڈاکٹر ہمفرے بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ زیکو نامی آدمی تیزی سے

مریم کی طرف بڑھا اور تھوڑی دیر بعد وہ رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی۔

"کوئی غلط حرکت نہ کرنا مس۔ ورنہ"......... زیکو نے مشین گن کی نال اس کی پشت سے لگاتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"میں کیوں غلط حرکت کروں گی مسٹر زیکو۔ میرا ان لوگوں سے کیا تعلق"......... مریم نے دونوں کلائیوں کو باری باری مسلتے ہوئے مڑ کر زیکو سے کہا۔

"چلو آگے بڑھو"......... زیکو نے غراتے ہوئے کہا اور مریم سر ہلاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ عمران اور اس کے سارے ساتھی خاموشی سے مریم کو دیکھ رہے تھے۔ مریم خاموشی سے چلتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ اس نے ایک بار بھی مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف نہ دیکھا تھا۔ جب اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو عمران سمیت سارے ساتھیوں کے منہ سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا۔ شاید ان کا خیال تھا کہ مریم کوئی ایسی حرکت کرے گی جس سے ان کی آزادی کی سبیل پیدا ہو سکے گی۔ لیکن اس نے حرکت کرنا تو کجا مڑ کر ان کی طرف دیکھا تک نہ تھا اور خاموشی سے سر جھکائے باہر چلی گئی تھی۔

"چلو میری کی تو جان بچ گئی۔ یہی کافی ہے"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی بات کا کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ ایک مسلح آدمی جسے کمی کہا گیا تھا۔ ہاتھ میں مشین گن پکڑے بڑے

چوکنا انداز میں کھڑا تھا۔ عمران نے اب اطمینان سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کی کوئی ترکیب سوچنی شروع کر دی۔ لیکن بظاہر کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ فرانکو نے واقعی انہیں اس انداز میں باندھا تھا کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے۔

"مسٹر کمی۔ کیا آپ مجھے ایک گلاس پانی پلوا سکتے ہیں۔ میں زخمی ہوں اور مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے"......... جولیا نے اچانک خاموشی توڑتے ہوئے منت بھرے لہجے میں سامنے کھڑے مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھی رہو۔ بغیر باس کے حکم کے کوئی پانی وانی نہیں مل سکتا"......... کمی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تمہارا باس تو بے حد بااخلاق آدمی ہے اور تم اتنے کٹھور کیوں بن رہے ہو۔ اگر ایک بندھی ہوئی بے بس زخمی عورت کو پانی پلوا دو گے تو کون سی قیامت ٹوٹ پڑے گی"......... عمران نے کمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کہتا ہوں خاموش رہو۔ ورنہ میں فائر کھول دوں گا"......... کمی نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے مریم بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر اندر آئی۔ اس کے بال پریشان تھے اور چہرہ سوجا ہوا تھا اور لباس کافی حد تک پھٹ گیا تھا۔

"کتیا۔ تم نے کیا سمجھا تھا کہ تم مجھ پر قابو پا لو گی۔ اب میں تمہارا

وہ عبرت ناک حشر کروں گا کہ دنیا دیکھے گی"......... اس کے پیچھے آنے والے فرانکو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ فرانکو کے پیچھے وہ زیکو تھا۔ جس کا چہرہ بھی غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ نظر آ رہا تھا۔

"ارے ارے۔ کیا ہوا۔ کیا ہوا"......... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس کتیا نے مجھ پر حملہ کر دیا تھا۔ یہ سمجھی تھی کہ مجھ پر قابو پا لے گی"......... فرانکو نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما۔ مریم بری طرح چیختی ہوئی کمی کے قدموں میں جا گری۔ جس نے انتہائی بے دردی سے اس کے پہلو میں زور دار لات ماری اور مریم ایک بار پھر اچھل کر زیکو کے قریب جا گری۔ اس کی حالت واقعی بری طرح تباہ ہو رہی تھی۔ زیکو نے بھی کمی والا کام کیا اور اس بار مریم چیختی ہوئی کمرے کے وسط میں گری اور ساکت ہو گی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ اس کے ناک اور منہ سے خون کی لکیریں بہہ رہی تھیں۔

"کیتا کو اٹھا کر کرسی پر باندھو۔ میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑوں گا"......... فرانکو نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور کمی اور زیکو دونوں تیزی سے فرش پر بے ہوش پڑی مریم کی طرف بڑھے۔ وہ دونوں اسے اٹھانے کے لئے جھکے ہی تھے کہ یک لخت بری طرح اچھل کر پیچھے ہٹے اور زیکو پیچھے کھڑے فرانکو سے ٹکرایا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے تھے۔ بظاہر بے ہوش پڑی مریم یک لخت اس طرح جھٹکے سے اٹھی تھی کہ جیسے بند سپرنگ کھلتا ہے اور اس کے اس طرح اچانک اٹھنے کی وجہ سے زیکو اور کمی دونوں بری طرح

اچھل کر پیچھے ہٹے تھے ۔ زیکو اور فرانکو تو چیختے ہوئے نیچے گرے تھے ۔ جب کہ کمی لڑکھڑا کر پیچھے ضرور ہٹا تھا ۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے میں کامیاب ہو گیا تھا ۔ مگر اسی لمحے اٹھ کر کھڑی ہو جانے والی مریم پاگلوں کے سے انداز میں کمی سے اچھل کر جا ٹکرائی اور وہ کمی کو ساتھ لئے ایک بار پھر نیچے جا گری کمی نے نیچے گرتے ہی ایک زور دار جھٹکے سے اپنے اوپر گرنے والی مریم کو ایک طرف اچھالا اور بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر اٹھا ہی تھا کہ مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ بری طرح چیختا ہوا منہ کے بل مریم کے اوپر جا گرا ۔ زیکو نے نیچے گرتے ہی گھوم کر مشین گن کا فائر مریم پر کھول دیا تھا ۔ مگر گھوم کر اٹھتا ہوا کمی سامنے آگیا اور مشین گن کا پورا برسٹ اس کی پشت میں اتر گیا ۔ اسی لمحے مریم کے جسم نے حرکت کی اور کمی کا جسم فرش پر گھسٹتا ہوا اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے فرانکو اور زیکو کی ٹانگوں سے بری طرح ٹکرایا اور وہ دونوں بے اختیار منہ کے بل کمی کے جسم پر ہی گر گئے ۔ دونوں نے نیچے گرتے ہی اپنے طور پر الٹی قلابازی کھا کر کھڑے ہونے کی کوشش کی ۔ لیکن اسی لمحے مشین گن کی ریٹ ریٹ کمرے میں گونجی اور کمرہ فرانکو اور زیکو دونوں کی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ مریم نے اس دوران کمی کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن نہ صرف اٹھا لی تھی بلکہ اس نے فرش پر بیٹھے بیٹھے اس کا رخ کمی کی لاش پر گر کر قلابازیاں کھاتے ہوئے ان دونوں پر کھول دیا تھا اور جس وقت گولیاں چلیں اس وقت الٹی قلا بازی کھانے کی وجہ سے ان کے سر نیچے اور ٹانگیں اوپر تھیں اور ان

دونوں کی پشت مریم کی طرف تھی اور گولیوں نے ان دونوں کی پشت کو ایک لمحے میں چھلنی کر کے رکھ دیا تھا ۔ گولیاں کھا کر ان کے جسم واپس کمی کی لاش پر گرے اور اسی لمحے مریم اچھل کر کھڑی ہوئی ۔ اس طرح اچھل کر کھڑے ہونے کی وجہ سے مشین گن اس کے ہاتھ سے گر گئی ۔ اس نے جھک کر اسے اٹھانا چاہا ۔ مگر دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر لہرا کر فرش پر گرتی چلی گئی ۔

"ہمت کرو مریم ہمت کرو ۔ ہم سب تمہارے جذبوں کو سلام کرتے ہیں " ۔ اسی لمحے عمران نے چیختے ہوئے کہا اور فرش پر لہرا کر ساکت ہوتی ہوئی مریم کے جسم میں ایک بار پھر حرکت پیدا ہونے لگی

"شاباش مریم شاباش ۔ آج تم نے وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ ہم سب ہمیشہ تم پر فخر کرتے رہیں گے "........ یک لخت جولیا نے کہا اور مریم آہستہ آہستہ اٹھنے لگی اور پھر عمران کے ساتھ ساتھ تقریباً سارے ہی ساتھیوں نے مریم کو حوصلہ دلانا شروع کر دیا ۔ مریم اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ اس کا چہرہ خون آلود تھا ۔ جسم لڑکھڑا رہا تھا ۔ لیکن اس کی آنکھوں میں اب چمک ابھر آئی تھی ۔

"مجھے کھولو مریم ۔ مجھے کھولو ۔ شاباش ہمت کرو ۔ ہمت کرو" ۔ جولیا نے کہا اور مریم لڑکھڑاتی ہوئی جولیا کی طرف بڑھنے لگی ۔ سب ساتھیوں کی نظریں مریم پر لگی ہوئی تھیں اور وہ اسے مسلسل حوصلہ دلا رہے تھے ۔ چونکہ جولیا کی کرسی دیوار سے ذرا آگے تھی ۔ اس لئے اس کی عقبی گانٹھ عمران کو صاف نظر آ رہی تھی ۔ چنانچہ عمران نے اسے

گانٹھ کھولنے کے لئے ہدایات دینی شروع کر دیں۔ مریم اب اپنے آپ پر پوری طرح کنٹرول کر لینے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اس لئے عمران کی ہدایات پر عمل کر کے اس نے چند لمحوں میں ہی جولیا کی رسیاں کھول دیں اور جولیا آزاد ہوتے ہی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہوئی اور دوسرے لمحے اس نے مریم کو کھینچ کر گلے لگایا اور بے اختیار اس کا خون آلود منہ چومنا شروع کر دیا۔

"تم — تم عظیم ہو مریم۔ تم عظیم ہو"........ جولیا نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور مریم مسکرا دی۔

"کسی بھی لمحے کوئی آسکتا ہے جولیا"........ عمران نے کہا اور جولیا سرہلاتی ہوئی تیزی سے ایک طرف کھڑے صفدر کی طرف بڑھ گئی۔ عمران چونکہ زخمی تھا اس لئے اس نے شاید اس لئے عمران کو پہلے کھولنے کی بجائے صفدر کو کھولنا مناسب سمجھا تھا۔ تاکہ اگر کوئی آ بھی جائے تو صفدر آسانی سے سچوئشن کنٹرول کر سکتا تھا۔ زنجیروں کے ساتھ منسلک کڑے بٹن سے کھلتے اور بند ہوتے تھے۔ اس لئے چند لمحوں میں ہی صفدر ان زنجیروں کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ صفدر نے انتہائی پھرتی سے تنویر کو اور جولیا نے صفدر کے ساتھ کھڑے گرسن کو آزاد کر دیا اور چند لمحوں بعد وہ سب اس بے بسی سے چھٹکارا حاصل کر چکے تھے۔

"میں نے زندگی میں کبھی اپنے آپ کو اس قدر بے بس محسوس نہیں کیا۔ جتنا آج اس وقت کیا۔ جب فرانکو اور اس کے ساتھی مریم پر

تشدد کر رہے تھے"........ عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اس کی تائید کر دی۔ صفدر اور تنویر نے مشین گنیں اٹھا لی تھیں اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگے تھے۔

"ابھی باہر مت جانا۔ پہلے مریم ہمیں بتائے گی کہ باہر کی کیا پوزیشن ہے"........ عمران نے کہا۔

"باہر کوئی نہیں ہے۔ نجانے وہ ڈاکٹر ہمفرے کہاں چلا گیا ہے۔ میں نے اس لئے اپنے آپ کو تم سے علیحدہ ہو کر آزاد کرایا تھا کہ میں موقع دیکھ کر ان میں سے کسی کا اسلحہ حاصل کر کے انہیں ہینڈز اپ کراؤں گی اور تمہیں آزاد کرادوں گی۔ لیکن ان کی تعداد کافی تھی۔ اس لئے میں ہمت ہی نہ کر سکی۔ یہ لوگ مجھے باہر ایک کمرے میں لے گئے اور فرانکو نے مجھ سے پوچھا کہ لارڈ ٹرمز لازماً محل میں ٹرانسمیٹر استعمال کرتا ہو گا۔ اس کی مخصوص فریکونسی کیا ہے۔ ظاہر ہے میرے فرشتوں کو بھی علم نہ تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ لارڈ ٹرمز ٹرانسمیٹر استعمال ہی نہیں کرتا تھا۔ لیکن نجانے اس فرانکو کو کیوں یقین تھا کہ وہ ایسا کرتا ہے اور میں جھوٹ بول رہی ہوں۔ چنانچہ اس نے مجھے جھوٹی کہا اور ساتھ ہی مجھے تھپڑ مار دیا اور میں لڑکھڑا کر نیچے گری۔ تو اس نے مجھے لات ماری جس پر میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب مجھے ان پر حملہ کر دینا چاہئے۔ اگر مرنا ہی ہے تو کم از کم موت تو آسانی سے آجائے گی۔ چنانچہ میں نے اس زیکو سے مشین گن چھیننی چاہی۔ لیکن میں چھین نہ سکی اور پھر تو مجھ پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ان تینوں نے مجھ پر لاتوں مکوں اور

تھپڑوں کی بارش کر دی ۔ پھر فرانکو نے کہا کہ یہ غدار ہے ۔اسے وہیں
اس کے ساتھیوں کے پاس لے چلو ۔ میں اس پر کوڑوں کی بارش
کر دوں گا۔چنانچہ وہ مجھے مارتے ہوئے یہاں لے آئے اور پھر جو کچھ ہوا۔
تمہارے سامنے ہے۔مجھے نہیں معلوم کہ کس طرح یہ سب کچھ ہوا۔
میں نے زندگی میں کبھی کوئی اسلحہ نہیں چلایا۔مگر نجانے کس طرح
مجھ سے مشین گن چلی اور کس طرح یہ لوگ مر گئے۔مجھے یقین ہے کہ
اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ سب کچھ ہوا ہے ۔اس نے میرے ہاتھوں ان
ظالموں کا خاتمہ کر دیا ہے ۔ورنہ میں تو کبھی ایسا سوچ بھی نہ سکتی تھی
"۔مریم نے جواب دیا۔

" واقعی اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے ۔وہ چڑیوں کے ہاتھوں باز مروا
دینے پر قادر ہے "........ عمران نے کہا اور سب نے بے اختیار اثبات
میں سر ہلا دیئے۔

"چلو پھر باہر۔اب ہمیں اس ڈاکٹر ہمفرے اور اس کے ساتھیوں کو
قابو کرنا ہوگا ۔یہ یقیناً اصل لیبارٹری کے نیچے والا حصہ ہے ۔لیبارٹری
اس کے اوپر ہوگی "......... عمران نے کہا اور پھر وہ سب آہستہ آہستہ
چلتے ہوئے اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

اسرائیل کے صدر انتہائی بے چینی کے عالم میں اپنی رہائش گاہ کے
ایک خاص کمرے میں مسلسل ٹہل رہے تھے ۔ان کے چہرے پر شدید
پریشانی اور اضطراب کا تاثر نمایاں تھا۔ ٹہلتے ہوئے ان کی نظریں بار بار
میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون پر پڑتیں۔لیکن ٹیلی فون خاموش پڑا ہوا تھا
پھر اچانک ٹیلی فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور صدر نے اس طرح
جھپٹ کر رسیور اٹھایا جیسے اگر انہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو
اسرائیل پر ایٹمی حملہ ہو جائے گا۔

"یس "........ صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

" سر۔لیبارٹری کا خصوصی فون لارڈ ٹرمز کی ہدایت پر آف کیا گیا تھا
حکومت پالینڈ نے خصوصی احکامات کے تحت فون بحال کرا دیا ہے ۔
اب آپ بات کر سکتے ہیں "........ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے
میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر ہمفرے سے بات کراؤ۔ مجھے معاملہ خطرناک محسوس ہو رہا ہے"...... صدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ان کا فون نمبر تو میرے پاس نہیں ہے"...... سیکرٹری نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں بتاتا ہوں نمبر"...... صدر نے چونک کر کہا اور پھر انہوں نے نمبر بتائے اور رسیور رکھ دیا۔

"لارڈ ٹرمز تو انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ پھر اس نے ایسا کیوں کیا ہے"...... رسیور رکھ کر صدر نے میز کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدر نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر ہمفرے سے بات کیجئے سر"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈاکٹر ہمفرے۔ میں پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"...... صدر نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سر۔ آپ۔ یہ فون کیسے ٹھیک ہو گیا۔ ہم تو اس کی وجہ سے انتہائی پریشان تھے۔ سر"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمفرے کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پریشان تھے۔ کیوں۔ کیا ہوا۔ لیبارٹری تو ٹھیک ہے۔ کوئی خطرہ تو نہیں"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ سر۔ انتہائی خطرناک دشمن ایجنٹوں نے لیبارٹری کو گھیر لیا تھا

سر۔ مگر اب سب ٹھیک ہے دشمن ایجنٹ اب ہمارے قابو میں آ گئے ہیں سر۔ میں اس کے لئے آپ کو کال کرنا چاہتا تھا۔ لیکن فون ڈیڈ تھا اور میرے پاس کوئی طریقہ نہ تھا۔ اسے بحال کرانے کا سر"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہمفرے نے کہا اور ڈاکٹر ہمفرے کی بات سن کر صدر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا ہوا ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا ہے"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر میں لیبارٹری میں تھا کہ لارڈ ٹرمز کا فون آیا کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ لیکن کوئی نقلی ڈاکٹر ہمفرے پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اصل اور نقل کی پہچان کے لئے مجھے بلیک ہلز پر واقع اپنے ریسٹ ہاؤس میں بلایا۔ مگر سیکورٹی انچارج فرانکو نے شک ظاہر کیا۔ تو میں فرانکو اور اس کے دو ساتھیوں کے ساتھ سپیشل وے سے باہر نکلا۔ فرانکو نے ایک خصوصی سیکورٹی آلے سے چیک کر لیا کہ اس ریسٹ ہاؤس پر قبضہ لارڈ ٹرمز کا نہیں۔ بلکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے۔ پھر جناب ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے مجھے دھوکے سے پکڑ لیا اور فرانکو کے دونوں ساتھی ہلاک ہو گئے۔ مگر سر فرانکو نے بے حد سمجھداری اور بہادری سے کام لیا۔ اس کے پاس کوئی خصوصی میزائل گن تھی۔ جس کی مدد سے اس نے ریسٹ ہاؤس کو اڑا دیا اور مجھ سمیت سارے پاکیشیائی ایجنٹ بے ہوش ہو گئے۔ پھر فرانکو نے لیبارٹری کے آدمیوں کی مدد سے ہم سب کو لیبارٹری میں منتقل کر

دیا۔ لیبارٹری کے نیچے تہہ خانے موجود ہیں۔ جہاں اس نے ان دشمن
ایجنٹوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا اور پھر اس نے مجھے ہوش دلایا۔ میں
نے انہیں فوراً قتل کرنے کے لئے کہا۔ مگر فرانکو ان کی شناخت چاہتا
تھا۔ یہ گروپ چھ مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل تھا۔ فرانکو نے ان
کے میک اپ صاف کئے۔ تو ان میں ایک مرد اور ایک عورت مقامی
تھے۔ جب کہ پانچ مرد پاکیشیائی تھے اور ایک عورت سوئس نژاد تھی۔
اس نے عورتوں اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو ہوش دلایا تو پتہ
چلا کہ ان کا لیڈر علی عمران ہے۔ جو شدید زخمی تھا"...... ڈاکٹر ہمفرے
نے تفصیلی رپورٹ دینی شروع کر دی۔

"علی عمران۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا وہ زندہ ہے"...... صدر نے اپنا سارا
وقار ایک طرف رکھتے ہوئے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ابھی تک تو سارے زندہ ہیں۔ مگر سر وہ زنجیروں میں
جکڑے ہوئے ہیں سر۔ بے بس ہیں"...... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ احمق۔ پاگل آدمی۔ اس قدر خطرناک ترین
ایجنٹوں کو قابو میں کر لینے کے باوجود تم نے زندہ رکھا ہوا ہے اور وہ
بھی لیبارٹری کے اندر۔ فوراً جا کر انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ فوراً۔
ایک لمحہ ضائع کئے بغیر۔ میں ہولڈ کر رہا ہوں۔ مجھے واپس رپورٹ دو۔
فوراً اور سنو تمہارے والد کا کیا نام ہے"...... صدر نے حلق کے بل
چیختے ہوئے کہا۔

"والد کا نام"...... ڈاکٹر ہمفرے کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ جلدی بتاؤ۔ تاکہ جب تم واپس آ کر مجھے رپورٹ دو تو مجھے
یقین ہو جائے کہ تم ڈاکٹر ہمفرے ہی بول رہے ہو۔ ورنہ وہ علی عمران
لہجے اور آوازوں کی نقل کرنے کا ماہر ہے"...... صدر نے کہا۔

"ہاں جناب۔ آپ درست فرما رہے ہیں۔ اس نے لارڈ ٹرمز کی آواز
اور لہجہ اس طرح بنایا تھا کہ میں بھی دھوکہ کھا گیا تھا جناب"۔ ڈاکٹر
ہمفرے نے کہا۔

"اوہ اوہ باتیں مت کرو۔ جلدی بتاؤ۔ تمہارے والد کا کیا نام تھا
اور پھر جا کر ان کا خاتمہ کر دو۔ ایک لمحہ بھی مت ضائع کرو ڈاکٹر
ہمفرے۔ وہ دنیا کے سب سے شاطر ترین لوگ ہیں۔ وہ ایک لمحے میں
سچوئشنز بدل دیتے ہیں"...... صدر نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"یس سر میرے والد کا نام میکارتھی تھا" ڈاکٹر ہمفرے نے کہا

"ٹھیک ہے جاؤ فوراً اور انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ جلدی کرو"۔
صدر نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور ایک طرف رکھے جانے کی
آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"ویری بیڈ۔ اس احمق فرانکو نے یہ کیا غضب کیا ہے کہ ان پر قابو
پانے کے بعد انہیں ختم کرنے کی بجائے لیبارٹری میں لے آیا ہے۔
نانسنس"۔ صدر نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر انہیں تقریباً پندرہ منٹ تک انتہائی اعصاب شکن انتظار
کرنا پڑا۔ پھر فون پر ڈاکٹر ہمفرے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو سر۔ آپ لائن پر ہیں۔ میں ڈاکٹر ہمفرے بول رہا ہوں"۔

ہمفرے کی آواز سنائی دی۔

"تمہارے والد کا کیا نام ہے"......... صدر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"جناب میرے والد کا نام میکارتھی تھا سر"۔ ڈاکٹر ہمفرے نے جواب دیا اور صدر کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھرا سانس نکل گیا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا تم نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"۔ صدر نے پوچھا۔

"یس سر۔ میں نے آپ کا حکم فرانکو کو دیا اور فرانکو نے سر ان پر میرے سامنے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور وہ سب میرے سامنے ہلاک ہو گئے ہیں۔ فرانکو کو میں ساتھ لے آیا ہوں سر۔ آپ خود اس سے بات کر لیجئے"......... ڈاکٹر ہمفرے نے کہا۔

"بات کراؤ"۔ اس بار صدر کے لہجے میں اطمینان اور وقار شامل تھا۔

"ہیلو جناب۔ میں فرانکو والد چرانکو بول رہا ہوں"......... دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز سنائی دی۔

"کیا۔ کیا نام کہہ رہے ہو چرانکو۔ یہ کیا نام ہوا"......... صدر نے بے اختیار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر نام تو نام ہی ہوتا ہے۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ آپ والد کی بجائے والدہ کا نام معلوم کرتے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ دوسری دنیا میں والد کے نام کی بجائے والدہ کا نام استعمال ہوتا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور صدر بے اختیار اچھل پڑے۔ فرانکو کا لہجہ کچھ عجیب سا تھا۔

"تک۔ تک۔ کون ہو تم۔ تمہیں کیسے جرأت ہوئی کہ مجھ سے اس لہجے میں بات کرو"......... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو بڑے ادب سے بات کر رہا ہوں۔ لیکن اب کیا کیا جائے فرانکو بے چارے کے والد کا نام ہی چرانکو تھا"......... اس بار پہلے سے مختلف آواز سنائی دی اور صدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے ایک نہیں سینکڑوں ایٹم بم مار دیئے ہوں۔ وہ عمران کی آواز اچھی طرح پہچانتے تھے اور ان کے ہاتھ سے بے اختیار رسیور گر گیا۔ ان پر جیسے سکتہ سا ہو گیا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ چلو اگر آپ کو پسند نہیں ہے تو پھر مرانکو کر لیتے ہیں۔ ہو گا تو ایسا ہی نام"۔ رسیور سے ہلکی ہلکی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ آخر کار وہی ہوا۔ جس کا مجھے خطرہ تھا۔ آخر کار وہی ہوا۔ آخر کار وہی ہوا۔ اوہ اوہ"۔ صدر نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑ لیا۔ ظاہر ہے۔ عمران کے اس انداز میں بات کرنے کے بعد اب مزید کچھ پوچھنے کے لئے باقی کیا رہا تھا۔ یہودیوں کی یہ انتہائی اہم ترین لیبارٹری مع اس اہم ترین ہتھیار کے فارمولے کے ختم ہو چکی تھی۔

"کاش۔ یہودیوں کے پاس بھی کوئی عمران ہوتا۔ کاش"......... صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ ان کا چہرہ اس وقت واقعی دھواں دھواں ہو رہا تھا اور انہوں نے انتہائی بے بسی کے انداز میں آنکھیں بند کر لیں۔

ختم شد

عمران سیریز میں سنیک کلرز کا ایک انتہائی دلچسپ کارنامہ

مکمل ناول

بلیک ماسک

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

بلیک ماسک اسلحہ سمگل کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم جس کا سیٹ اپ پاکیشیا میں بھی تھا۔

سنیک کلرز جس نے پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک علاقے میں غنڈوں اور بدمعاشوں کے اڈوں کے خاتمے کا مشن ہاتھ میں لیا اور پھر معاملہ بلیک ماسک تک پہنچ گیا۔

بلیک ماسک جس نے جوانا اور ٹائیگر دونوں کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا اور پھر ان دونوں پر خوفناک قاتلانہ حملے شروع ہو گئے۔ کیا وہ بچ سکے ——— یا ——— ؟

استاد کالو ٹاگورا کے علاقے کا سب سے بڑا بدمعاش جو بلیک ماسک کا پاکیشیا میں سیٹ اپ کا انچارج تھا اور جس نے جوانا اور ٹائیگر دونوں کے خاتمے کے لئے غنڈوں اور بدمعاشوں کی پوری فوج مقابلے پر اتار دی۔ پھر کیا ہوا ——— ؟

وہ لمحہ جب جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عمران بھی استاد کالو کے شکنجے میں پھنس گیا۔ کیسے ——— اور ان کا انجام کیا ہوا ——— ؟

کیا سنیک کلرز اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکے ——— یا ——— ؟

انتہائی دلچسپ واقعات، تیز اور ہولناک ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا یادگار ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان



مظہر کلیم ایم۔اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان